

اعمال صالحہ اور ان کے اجر و ثواب کے متعلق احادیث نبویہ کا بے مثال مجموعہ

المعجم الرابع

فی ثوابِ عملِ اصالح

www.KitaboSunnat.com

حافظ امام ابو محمد شرف الدین عبد المؤمن خلف الدمیاطی



ترجمہ

ڈاکٹر عبد الرحمن یوسف

تحقیق و تخریج

ڈاکٹر عبد المکین عبد اللہ بن حبش

مکتبہ قدوسیہ لاہور



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

محدث رانی
فضیلۃ الشیخ حافظ عبد الرحمن مدنی حفظہ اللہ
مدیر خاصۃ لاہور الاسلامیہ

عبد الرحمن یوسف
4 10 103

www.KitaboSunnat.com



الفتاویٰ الرابع

فی ثوابِ عملِ اصالح

اعمالِ صالحہ اور ان کے اجر و ثواب کے متعلق احادیثِ نبویہ کا
بے مثال مجموعہ

جلد دوم

حافظ امام ابو محمد شرف الدین عبد المؤمن خلف الدمیاطی

تحقیق و تخریج

ترجمہ

ڈاکٹر عبدالمکب عبد اللہ بن وحید ڈاکٹر عبد الرحمن یوسف

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قدوس



مکتبہ قدوسیہ

24369
۲۵۴۵



ناشر _____
اشاعت _____
مطبع _____
www.KitaboSunnat.com
دسمبر 2002ء
موڈرے پریس



MAKTABA QUDDUSIA

REHMAN MARKET GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN. Ph: 7351124 - 7230585
Fax: 92 - 42 - 7230585 Email: qadusia@brain.net.pk



www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

www.KitaboSunnat.com

۱۳	تلاوت قرآن مجید
۱۳	قرآن مجید کو پڑھنے پڑھانے تلاوت کرنے اور اللہ کی رضا کے لیے سننے کا ثواب
۲۷	سورۃ فاتحہ کی فضیلت اور اسے پڑھنے کا ثواب
۳۰	سورت بقرہ تلاوت کرنے کا ثواب
۳۱	آیت الکرسی تلاوت کرنے کا ثواب
۳۲	سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھنے کا ثواب
۳۵	سورۃ بقرہ وآل عمران پڑھنے کا ثواب
۳۶	سورۃ کہف کے شروع یا آخر سے دس آیتیں پڑھنے کا ثواب
۳۷	سورۃ یٰسین پڑھنے کا ثواب
۳۸	سورۃ دخان پڑھنے کا ثواب
۳۹	سورۃ ملک پڑھنے کا ثواب
۴۰	ثواب اذا زلزلت وقل یا ایہا الکافرون واذا جاء نصر اللہ سورتیں پڑھنے کا ثواب
۴۲	قل هو اللہ احد کا ثواب
۴۳	معوذتین پڑھنے کا ثواب اور فضیلت
۴۷	ذکر الہی
۴۷	اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا ثواب
۵۷	محاسن ذکر اور ان کے لیے اکٹھا ہونے کا ثواب
۶۵	کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ثواب
۷۰	ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنے کا ثواب
۷۱	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کا ثواب
۷۳	لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہنے کا ثواب
۷۵	مذکورہ دعائیں دفعہ پڑھنے کا ثواب
۷۶	بہی دعائیں دفعہ پڑھنے کا ثواب
۷۷	اسی قسم کی ایک دوسری دعا کا ثواب
۷۷	اسی قسم کی ایک اور دعا کا ثواب
۷۸	سبحان اللہ وبحمدہ کا ثواب
۷۹	ایک دن میں سو دفعہ سبحان اللہ و بحمدہ پڑھنے کا ثواب
۸۰	سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کہنے کا ثواب

۸۱	”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پڑھنے کا ثواب
۸۹	ان سب کلمات کو یا ان میں سے ایک کلمہ کو سو زیادہ دفعہ کہنے کا ثواب
۹۱	سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کا ثواب
۹۴	دس دفعہ اللہ اکبر اور دس دفعہ سبحان اللہ کہنے کا ثواب
۹۵	اسی قسم کے ایک جامع ذکر کا ثواب
۹۶	اسی قسم کی ایک اور جامع دعا کا ثواب
۹۷	ایک اور جامع دعا کا ثواب
۹۹	ایک دوسرے انداز میں الحمد للہ کہنے کا ثواب
۹۹	اسی قسم کی ایک اور دعا کا ثواب
۱۰۰	اسی قسم کی ایک اور جامع دعا کا ثواب
۱۰۱	ایک دوسرے انداز سے الحمد للہ کہنے کا ثواب
۱۰۲	لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ثواب
۱۰۶	صبح و شام پڑھی جانے والی سورتوں اور آیتوں کا ثواب
۱۰۸	صبح و شام کے وظائف کا ثواب
۱۲۳	بستر پر لیٹتے وقت کچھ سورتیں اور آیتیں پڑھنے کا ثواب
۱۲۶	سوتے وقت کی دعاؤں کا ثواب
۱۳۱	بیدار ہوتے وقت دعا پڑھنے کا ثواب
۱۳۳	گھر سے مسجد وغیرہ کی طرف جاتے ہوئے دعا پڑھنے کا ثواب
۱۳۵	مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دعا پڑھنے کا ثواب
۱۳۶	دوران نماز و سوا اس آنے پر دعا پڑھنے کا ثواب
۱۳۶	فرض نمازوں کے بعد دعاؤں کا ثواب
۱۴۱	بازار اور دیگر عوامی جگہوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا ثواب
۱۴۳	مجلس برحاست کرنے سے پہلے دعا پڑھنے کا ثواب
۱۴۵	نیالباس پہنتے وقت دعا پڑھنے کا ثواب
۱۴۷	سواری پر بیٹھتے ہوئے دعا پڑھنے کا ثواب
۱۴۷	سواری کے پھسلنے پر بسم اللہ کہنے کا ثواب
۱۴۸	کسی جگہ قیام کے دوران دعا پڑھنے کا ثواب
۱۴۹	عملی مالی یا جسمانی مصیبت میں جتنا شخص کو دیکھ کر دعا پڑھنے کا ثواب
۱۵۰	جسمانی تکلیف اور درد کے وقت دعا پڑھنے کا ثواب
۱۵۰	بیمار ہو جانے کے وقت یہ دعا پڑھنے کا ثواب
۱۵۳	اللہ تعالیٰ سے صحت و عافیت کی دعا کرنے کا ثواب
۱۵۵	دعا کرنے کا ثواب

۱۶۳	بعض مخصوص دعاؤں کا ثواب
۱۶۵	کسی مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنے کا ثواب
۱۶۶	اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے کا ثواب
۱۶۷	استغفار کا ثواب
۱۷۳	اشرف المخلوقات حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجنے کا ثواب
۱۸۵	حسن سلوک اور صلہ رحمی
۱۸۵	والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کا ثواب
۱۹۳	صلہ رحمی کا ثواب
۲۰۲	خاندان اور دیگر رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب
۲۰۵	بیوی اور اہل و عیال پر مال و دولت خرچ کرنے کا ثواب
۲۱۰	دو بہنوں یا بیٹیوں کے ساتھ صبر و ثواب کی نیت سے حسن سلوک کرنے کا ثواب
۲۱۳	بیوہ اور غریب خرچ کرنے کا ثواب
۲۱۵	یتیم کی پرورش کا ثواب
۲۱۹	شفقت اور مہربانی کے ساتھ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا ثواب
۲۲۰	رضائے الہی کی خاطر مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جانے کا ثواب
۲۲۵	مسلمان بھائیوں کے کام آنے کا ثواب
۲۳۰	کسی مسلمان کو خوش کرنے کا ثواب
۲۳۳	مریض کی عیادت کا ثواب
۲۳۹	مریض کے پاس دعا پڑھنے کا ثواب
۲۳۹	مریض کی طرف سے عیادت کرنے والے کے لیے دعا کا ثواب
۲۴۱	زہد و تقویٰ اور آداب
۲۴۱	حسن خلق کا ثواب اور فضیلت
۲۵۰	شرم و حیا کا ثواب
۲۵۲	سچ بولنے کا ثواب
۲۵۶	مسلمان بھائیوں کے سامنے عاجزی اختیار کرنے کا ثواب
۲۵۹	بردباری اختیار کرنے، درگزر کرنے اور غصہ نہی جانے کا ثواب
۲۶۳	ظلم و زیادتی کرنے والے کو معاف کرنے کا ثواب
۲۷۱	اللہ کی مخلوق میں سے کمزوروں پر شفقت رحمت اور نرمی کرنے کا ثواب
۲۷۴	تمام کاموں میں نرم رویہ اختیار کرنے کا ثواب
۲۷۶	مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرنے کا ثواب
۲۷۹	لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا ثواب
۲۸۱	مسلمان بھائی کی غیبت کی تردید کرنا اور اس کی عزت کا دفاع کرنا

۲۸۴	اللہ کے لیے محبت کرنے کا ثواب
۲۹۵	اہل ایمان کو سلام کہنے کا ثواب
۲۹۸	سلام کا آغاز کرنے اور جاتے وقت سلام کہنے کا ثواب
۲۹۹	گھر میں داخل ہونے کے وقت سلام کہنے کا ثواب
۳۰۱	مصافحہ کرنے کا ثواب
۳۰۴	خندہ پیشانی سے ملنے اور دیگر نیک کاموں کا ثواب
۳۰۶	خوش کلام ہونے کا ثواب
۳۰۸	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ثواب
۳۱۳	بارع صاحب اقتدار کے سامنے کلمہ حق کہنے کا ثواب
۳۱۵	مصیبت پر صبر کرنے کا ثواب
۳۲۸	www.KitaboSunnat.com بیماری اور مرض کا ثواب
۳۳۷	بخار ہو جانے کا ثواب
۳۳۴	سر درد ہونے کا ثواب
۳۴۴	تایینا ہو جانے پر ثواب کی امید رکھنے کا ثواب
۳۴۷	راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے اور دیگر نیک کاموں کا ثواب
۳۵۲	سانپ یا گرگٹ کو مارنے کا ثواب
۳۵۳	حلال طریقوں سے دولت کمانے اور صنعت و حرفت کا ثواب
۳۵۶	سچے اور دیانت دار تاجر کا ثواب
۳۵۸	خرید و فروخت اور قرض لینے دینے میں فراخ دلی کا ثواب
۳۶۱	پریشان ہونے والے کی بیخ ختم کرنے کا ثواب
۳۶۱	اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کے حقوق ادا کرنے والے غلام کا ثواب
۳۶۵	مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کرنے کا ثواب
۳۶۹	اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے پاک دامن رہنے کا ثواب
۳۷۴	اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ چیزوں سے انغماض کرنے کا ثواب
۳۷۵	اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے شادی کرنے کا ثواب
۳۷۹	نیک نیت سے ہم بستری کرنے کا ثواب
۳۷۹	اسلام کی حالت میں بڑھاپے کو پہنچنے کا ثواب
۳۸۱	نیکی کے علاوہ باتوں سے خاموش رہنے کا ثواب
۳۹۰	پر فتن دور میں تنہائی، گم نامی اور علیحدگی میں رہنے کا ثواب
۳۹۶	غلاموں سے کنارہ کش رہنے، ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرنے اور ظلم میں ان کا معاون نہ بننے کا ثواب
۳۹۹	اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے کا ثواب
۴۰۱	برائی کر بیٹھنے کے بعد نیکی کرنے کا ثواب

۴۱۱	پرفتن دور میں نیک عمل کرنے کا ثواب
۴۱۳	غربت کا ثواب اور غریبوں اور کمزوروں کی فضیلت
۴۳۰	دنیا سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا ثواب
۴۴۱	طاقت ہوتے ہوئے بھی زہد و تقویٰ کی نیت سے سست لباس پہننے اور سادگی اختیار کرنے کا ثواب
۴۴۳	اللہ تعالیٰ سے امید اور حسن ظن رکھنے کا ثواب
۴۴۸	اللہ عز و جل سے ڈرنے اس کی خشیت اور اس کے عذاب سے ڈرنے کا ثواب
۴۵۵	خشیت الہی کی وجہ سے رونے کا ثواب
۴۶۲	خلوص نیت کا ثواب
۴۶۸	جنت کا منظر

www.KitaboSunnat.com



www.KitaboSunnat.com

تلاوت قرآن مجید

۱۱۔ أَبْوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کو پڑھنے پڑھانے
تلاوت کرنے اور اللہ کی رضا کے
لیے سننے کا ثواب

ثَوَابُ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ
عَلَّمَهُ أَوْ تَلَاهُ أَوْ اسْتَمَعَهُ لِرَجْهِ
اللَّهِ [عَزَّوَجَلَّ]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اسے (ایسے) پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے، یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں۔“
اور فرمایا: ”اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کو نہیں مانتے حجاب در حجاب کر دیتے ہیں۔“
اور فرمایا: ”اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ ءَاتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ﴾ [بقرہ: ۱۲۱]
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا﴾ [اسراء: ۴۵]
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَنُزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ [اسراء: ۸۲]

اور فرمایا: ”جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی ختم و تباہ نہیں ہوگی، کیونکہ (اللہ تعالیٰ) انہیں پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل سے زیادہ بھی دے گا، وہ تو بخشنے والا (اور) قادر دان ہے اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے برحق ہے اور ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خبردار ہے (انہیں) دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے ان لوگوں کو

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَ عَلَانِيَةً يَبْتَغُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ لِيُوفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بَعِيدٌ لِّخَيْرٍ لَّيُبَيِّنَ لَّنْ أَوْزَانَهُ الْكِتَابِ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ

جنہیں اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا، کتاب کا وارث بنایا کچھ تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ رویوں اور کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔ یہی بڑا فضل ہے (ان لوگوں کے لیے) بہشت جاودانی ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، وہاں انہیں سونے کے کلنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کی پوشاک ریشمی ہوگی، وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا، بے شک ہمارا پروردگار بخشنے والا (اور) قادر دان ہے، جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ کے رہنے کے گھر میں اتارا، یہاں نہ تو ہمیں کوئی رنج ہوگا اور نہ تھکان ہی ہوگی۔“

اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں) باہم ملتی جلتی (ہیں) اور بار بار پڑھی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کے روگئے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہو کر) اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں، یہی اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔“ اس کے متعلق بہت سی آیات ہیں۔

۱۰۷۷- حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”قرآن مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔“ (مسلم)

۱۰۷۸- حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”روزہ اور قرآن دونوں بندے

بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ جَنَّاتٌ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا يُحَلِّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ لَوْ لَوْا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمَقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ﴾ [فاطر : ۲۹-۳۵]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْكِتَابِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَابًا تَفْشَعُ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ [زمر: ۲۳] [وَ الْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ]

۱۰۷۷- وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اَقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ)) الْحَدِيثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۷۸- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

((الْصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصَّيَامُ رَبِّ اِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ بِالنَّهَارِ فَشَفَعْنِي فِيهِ وَ يَقُولُ الْقُرْآنُ رَبِّ اِنِّي مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفَعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اسے دن کے وقت کھانے اور پینے سے روک دیا تھا، اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا اے میرے پروردگار! میں نے اسے رات کو نیند سے روکا تھا، میری سفارش قبول فرما اور دونوں کی سفارش کو قبول کر لیا جائے گا۔“ (احمد، طبرانی، حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۰۷۹- وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَ مَاجِلٌ مُصَدَّقٌ. مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ. وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ : قَوْلُهُ ((مَاجِلٌ)) هُوَ بَحَاءٌ مَهْمَلَةٌ مَكْسُورَةٌ قِيلَ: مَعْنَاهُ سَاعٌ، وَقِيلَ: خَصْمٌ بِمَجَادَلٍ.

۱۰۷۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قرآن مجید ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول ہوگی اور ایسا مد مقابل ہے جس کی بات مانی جائے گی۔ جو شخص اسے اپنا پیش رو بنائے گا اسے یہ جنت تک لے جائے گا اور جس نے اسے پس پشت ڈال دیا اسے یہ دوزخ تک دھکیل کر لے جائے گا۔“ (ابن حبان)

www.KitaboSunnat.com

۱۰۸۰- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحْلَلَ خَلَاكَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلَّهُمْ قَدْ وَجَّهَتْ لَهُ النَّارُ)).

۱۰۸۰- حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے قرآن حکیم پڑھا اور اسے حفظ کر لیا، اس کی حلال کردہ چیز کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دے گا اور اس کے قبیلے کے دس ایسے افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول کرے گا جن کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہو۔“ (ترمذی، ابن ماجہ)

۱۰۷۸- مسند احمد ۱۷۴/۲، بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۸۱/۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔ مستدرک حاکم ۵۵۴/۱، ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۰۷۹- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۶۷/۱۔

۱۰۸۰- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل قاری القرآن، ترمذی نے کہا اس کی سند صحیح نہیں ہے۔ حفص بن سیان کو ضعیف سمجھا جاتا ہے۔ سنن ابن ماجہ مقدمہ باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ۔

١٠٨١- وَعَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

١٠٨٢- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ
وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ
أَنْ يَغْدُو كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى
الْمَعْقِيَةِ فَيَأْتِي مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي
غَيْرِ إِيْمٍ وَلَا قَطْعٍ رَحِمَ)) فَقُلْنَا: يَا
رَسُولَ اللهِ ﷺ كُنَّا يُحِبُّ ذَلِكَ، قَالَ:
((أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ
أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثَ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثٍ
وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَمَنْ أَعْدَاهُنَّ مِنْ
الْإِبِلِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((بُطْحَانَ)) بضم

الباء وإسكان الطاء وبالحاء المهملة
موضع بالمدينة، و ((الْكُومَاءُ)) بفتح
الكاف وبالمدهى العظيمة السنام من
الابل .

١٠٨٣- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ
لَأَنْ تَعْدُوْا فَعَلِمَ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ
لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ وَلَئِنْ

۱۰۸۱- صحیح بخاری ۸۴/۹، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ۔ امام مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا۔ اس بارے میں حافظ دمیاطی مولف کتاب کو غلطی لگی ہے۔ البتہ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام دارمی نے روایت کیا ہے اور فریابی نے فضائل القرآن میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مختلف اسناد سے روایت کیا ہے۔

۱۰۸۲- صحیح مسلم ۵۵۲/۱، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن۔

١٠٨٢- صحيح مسلم ٥٥٢/١، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن.

۱۰۸۳- سنن ابن ماجه مقدمه كتاب فضل من تعلم القرآن وعلمه۔

اور اگر تو علم کا ایک پورا باب سکھائے خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو تو وہ تیرے لیے ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔“ (اسے ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۰۸۳- حضرت سہل بن معاذؓ نے اپنے باپ (معاذؓ) کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص قرآن مجید پڑھ کر اس پر عمل کرے گا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی گھروں میں پہنچنے والی سورج کی روشنی سے خوبصورت ہوگی۔ اس پر عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا خیال ہے؟“ (ابوداؤد، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۰۸۵- حضرت بریدہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص قرآن مجید پڑھے، اسے سیکھے اور اس کے مطابق عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک ایسا نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو ایسے لباس پہنائے جائیں گے جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں بن سکتی۔ وہ دونوں کہیں گے یہ ہمیں کس وجہ سے پہنایا گیا؟ انہیں کہا جائے گا کہ تمہارے بیٹے کے قرآن مجید کو حاصل کرنے کی بنا پر۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۰۸۶- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے وہ گھٹیا ترین عمر تک نہیں پہنچتا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ یعنی ”ہم نے ان کو ذلت میں پھینک دیا، سوائے ان لوگوں

تَفْعُلُوْهُ فَعَلِمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ عَمِلَ بِهِ اَوْ لَمْ يَعْمَلْ بِهِ خَيْرٌ لَّكَ مِّنْ اَنْ تُصَلِّيَ اَلْفَ رَكْعَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. ۱۰۸۴- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِهِ الْبَسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْؤُهُ أَحْسَنَ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهِذَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۰۸۵- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ تَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ الْبَسَ وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُورٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ خُلْعَيْنِ لَا يَقُومُ لَهُمَا الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ : بِمَا كَسَيْنَا هَذَا ؟ فَيَقَالُ : بِأَخَذِهِ وَلَدُكُمَا الْقُرْآنَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۰۸۶- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَرُدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ [تعالى]: هَلْ كُنْتُمْ رَدَدْتُمْ أَسْفَلَ سَافِلِينَ إِلَّا الَّذِينَ

۱۰۸۳- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی ثواب قراءة القرآن، مستدرک حاکم ۱۵۶۷، ذہبی نے کہا ہے کہ زبان راوی قوی نہیں ہے

۱۰۸۵- مستدرک حاکم ۵۶۸/۱، ذہبی نے مذکورہ فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۰۸۶- مستدرک حاکم ۵۲۸/۲، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

عَامَتُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۖ قَالَ :
الَّذِينَ قَرَأُوا الْقُرْآنَ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ
قَالَ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ .

کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور جنہوں نے
قرآن مجید پڑھا۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا
ہے)

۱۰۸۷- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يُقَالُ لِصَاحِبِ
الْقُرْآنِ : اقْرَأْ وَ ارْقُ وَرَتَّلْ كَمَا كُنْتَ
تُوتِلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنَزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ
آيَةٍ تَقْرُؤُهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه
وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ- قَالَ أَبُو سَلِيمَانَ
الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ السَّنَنِ جَاءَ فِي اللَّائِثِ
أَنْ عُدَّ آيَ الْقُرْآنِ عَلَى قَدَرِ دَرَجِ
[الْجَنَّةِ] فَيُقَالُ لِلْقَارِي : اِرْقُ فِي الدَّرَجَةِ
عَلَى قَدَرِ مَا كُنْتَ تَقْرَأُ مِنْ [آيِ]
الْقُرْآنِ فَمَنْ اسْتَوْفَى جَمِيعَ الْقُرْآنِ
اسْتَوَى عَلَى أَقْصَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ فِي
الْآخِرَةِ ، وَمَنْ قَرَأَ جُزْءًا مِنْهُ كَانَ رَقِيَّهُ
فِي الدَّرَجِ عَلَى قَدَرِ ذَلِكَ فَيَكُونُ
مُنْتَهَى الثَّوَابِ عِنْدَ مُنْتَهَى الْقِرَاءَةِ .

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ
عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ”قرآن مجید پڑھنے والے کو کہا جائے گا پڑھتا جا
پڑھتا جا اور ترتیل کر، جیسے تو دنیا میں ترتیل کیا کرتا تھا،
تیرا ٹھکانا وہاں ہے جہاں تو آخری آیت تلاوت کرے
گا۔“ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، ترمذی نیز اس نے اسے
حسن صحیح کہا ہے)

(ملاحظہ) ابوسلیمان خطابی نے معالم السنن میں بیان کیا
ہے کہ ایک روایت میں بیان ہوا ہے کہ قرآن مجید کی
آیات کی تعداد جنت کے درجوں کے برابر ہے لہذا
قاری کو کہا جائے گا اتنے درجے چڑھ جائے گا جتنی تو قرآن
مجید کی آیتیں تلاوت کیا کرتا تھا، جو شخص قرآن ازبر کر
لیتا ہے وہ آخرت میں جنت کے آخری درجے پر فائز ہو
گا اور جو شخص ایک پارہ پڑھے گا اس کی بلندی اس کے
مطابق درجے تک ہوگی اور ثواب کی انتہا وہاں ہوگی
جہاں تلاوت کی انتہا ہوگی۔

۱۰۸۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ نَ فِيْمَا "قِيَامَتُكَ رُوزِ صَاحِبِ قُرْآنِ
آئِے گاتو قرآن مجید کہے گائے میرے رب اسے لباس
عنایت فرما، لہذا اسے عزت و اکرام کا لباس زیب تن کرا
دیا جائے گا۔ پھر قرآن مجید کہے گائے میرے رب!

۱۰۸۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : ((يَجِيءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ الْقُرْآنُ يَا رَبِّ حَلِّهِ
فَيَلْبَسُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ : يَا رَبِّ

۱۰۸۷- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب استحباب الترتیل فی القراءة، سنن ابن ماجہ کتاب الادب
باب ثواب القرآن، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۷۱/۲، سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب (۱۸)
۱۰۸۸- سنن ترمذی ابضا۔ ابن خزیمہ کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مستدرک حاکم ۵۵۲/۱، ذہبی نے مذکورہ
بالفیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ سنن ترمذی ابضا، ابن خزیمہ کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

اسے اور دے۔ پھر اسے عزت و اکرام کا تاج پہنا دیا جائے گا۔ پھر قرآن مجید کہے گا اے میرے پروردگار! اس پر خوش ہو جا، تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے گا، پھر اسے کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا، اور ہر آیت کے بدلے اسے ایک نیکی اضافی طور پر دی جائے گی۔“ (ترمذی نے اسے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔ ابن خزیمہ اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے، نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

زِدْهُ قَلْبَسُ تَاجِ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ اِرْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ لَقَالَ لَهُ: اَقْرَأْ وَاَرَقْ وَيَزِدْهُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنَهُ وَابْنُ حَزِيمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

www.KitaboSunnat.com

۱۰۸۹- انہی (حضرت ابو ہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حسد کی حد تک رشک صرف دو آدمیوں کے لیے جائز ہے۔ ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے علم سے نوازا اور وہ لیل و نہار اس کی تلاوت کرتا رہتا ہو، اس کا ہمسایہ اسے سن کر کہے کاش مجھے بھی یہ نعمت دی جاتی جو اسے عطا ہوئی ہے اور میں بھی ایسے کرتا جیسے یہ کرتا ہے اور دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے (اسے دیکھ کر) آدمی کہتا ہے کاش مجھے بھی اس جیسی نعمت عطا ہوتی تاکہ میں اس جیسے کام کرتا۔“ (بخاری)

۱۰۹۰- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمیوں کو قیامت گھبراہٹ زدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی انہیں حساب کی سختی کا سامنا کرنا پڑے گا (بلکہ) وہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہونے تک کستوری کے ٹیلوں پر رہیں گے، ایک وہ شخص جس نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے قرآن مجید پڑھا اور اس کے ذریعے لوگوں کی امامت کی اور لوگ اس پر راضی رہے۔ دوسرا شخص وہ داعی (مؤذن) ہے

۱۰۸۹- وَعَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا لِمَنِ اتَيْنِي رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آثَاءَ اللَّيْلِ وَآثَاءَ النَّهَارِ فَمِمْعَةً جَارَ لَهُ فَقَالَ: يَا لَيْتَنِي أُوْنِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فَلَانَ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ . وَ رَجُلٌ آثَاءَ اللَّهِ مَا لَا فَهُوَ يُهْلِكُهُ لِي الْحَقُّ ، فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوْنِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فَلَانَ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۰۹۰- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَلَانَةٌ لَا يَهْوِلُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ هُمْ عَلَى كَيْتِبٍ مِنْ مِثْلِهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلْقِ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ وَ أَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَ دَاعٍ يَدْعُو إِلَى

۱۰۸۹- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب اغتباط صاحب القرآن۔

۱۰۹۰- معجم کبیر طبرانی ۴۳۳/۱۲، بیہی نے مجمع الزوائد (۲۷۱/۱) میں کہا ہے اس کی سند میں بحر بن کثیر

سقاہ راوی ضعیف ہے۔

جو اللہ کی رضا جوئی کے لیے پانچ نمازوں کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے رب کے حقوق بھی بطریق احسن سرانجام دیئے اور اپنے مالکوں کے حقوق بھی۔“ (اسے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) اس کی ایک اور روایت میں یہ ہے کہ اگر میں نے ایک اور ایک حتمی کہ سات دفعہ نہ سنا ہوتا تو میں بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”تین آدمی قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے اور انہیں قیامت خوفزدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی وہ لوگوں کے گھبرانے کے وقت گھبرائیں گے (ان میں سے) ایک شخص وہ ہے جسے قرآن مجید سکھایا گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے انعامات کی طلب کی نیت سے اسے

الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَعَنْدَ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَفِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ، وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ إِلَّا مَرَّةً وَ مَرَّةً حَتَّى عَدْتُ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَمَّا حَدَّثْتُ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَلثَلَاثَةِ عَلَى كُتُبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَهْوِلُهُمُ الْفَزَعُ وَلَا يَفْزَعُونَ حِينَ يُفْزَعُ النَّاسُ رَجُلٌ عَلَّمَ الْقُرْآنَ فَقَامَ بِهِ يَطْلُبُ وَجْهَ اللَّهِ وَ مَا عِنْدَهُ)) [الحديث].

(نماز کے دوران قیام کی حالت میں پڑھا)۔“

۱۰۹۱- حضرت ابوذرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید میں سے صادر ہونے والے الفاظ سے افضل کسی بھی چیز کے ذریعے تم اللہ کی طرف رجوع نہیں کر سکتے۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۰۹۱- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُونَ إِلَى اللَّهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ)) يَعْنِي الْقُرْآنَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۰۹۲- حضرت ابوامامہؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو دو رکعت نماز سے افضل ہو۔ جب تک بندہ نماز میں ہوتا ہے نیکی بندے کے سر پر نچھاور کی جاتی ہے اور اللہ کے بندے اس (قرآن) میں سے پڑھے جانے والے کلمات سے بڑھ کر کسی چیز کے ذریعے تقرب حاصل نہیں کر سکتے۔“ (ترمذی)

۱۰۹۲- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أُوْذِنُ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكَعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيَذُرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَ مَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ)).

۱۰۹۱- مستدرک حاکم ۵۵۵/۱ ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۰۹۲- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب (۱۷) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے ساتھ جانتے ہیں۔

۱۰۹۳- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لوگوں میں سے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کی خویش واقارب ہیں۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ”اہل قرآن اللہ والے اور اس کے خاص افراد ہیں۔“ (اسے نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۰۹۴- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیرؓ ایک دفعہ رات کے وقت کھجوروں کے کھلیان میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے کہ اچانک ان کا گھوڑا اچھلا، پھر تلاوت (شروع) کی تو وہ دوبارہ اچھلا، پھر تلاوت کی تو پھر بھی اچھل پڑا۔ اسید کا بیان ہے کہ مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ وہ کہیں بجلی کو روند نہ ڈالے لہذا میں گھوڑے کو پکڑنے کے لیے کھڑا ہوا تو کیا دیکھا ہوں کہ میرے سر پر چھتری نما (سایہ) ہے اس میں چراغوں کی مانند (روشنیاں) ہیں (پھر) وہ فضا میں اتنا اوپر چڑھ گیا کہ وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! گذشتہ رات میں اپنے صحن میں بیٹھارات کے وسط میں قرآن پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا اچھلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ابن حضیر! پڑھتے رہو“ انہوں نے کہا میں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو وہ دوبارہ اچھل پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ابن حضیر! پڑھتے رہو۔“ انہوں نے کہا میں نے پھر پڑھا تو وہ پھر اچھلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ابن حضیر! پڑھتے رہو۔“ انہوں نے کہا میں

۱۰۹۳- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ)) قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَهْلُ الْقُرْآنِ، هُمْ أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِبْنَسَانِدٍ صَحِيحٍ.

۱۰۹۴- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِيهِ إِذْ جَاءَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ، ثُمَّ جَاءَتْ أُخْرَى، فَقَرَأَ ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا. قَالَ أَسِيدُ: فَخَشِيتُ أَنْ تَطْلُبَ بَحْصِي، فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا بِمِثْلِ الظِّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي فِيهَا أَمْثَالُ السَّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوْ حَتَّى مَا أَرَاهَا. قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي، إِذْ جَاءَتْ فَرَسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اقْرَأْ ابْنُ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اقْرَأْ ابْنُ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَاءَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اقْرَأْ ابْنُ حُضَيْرٍ))

۱۰۹۳- سنن کبریٰ نسائی (تحفته الاشراف) ۹۸/۱ سنن ابن ماجہ مقدمہ باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ۔ بصری نے زوائد میں کہا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

۱۰۹۴- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب نزول السکينة والملاحة عند قراءة القرآن۔ صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرين باب نزول السکينة لقراءة القرآن۔

(تلاوت) قرآن سے رک گیا (کیونکہ) نیکی گھوڑے کے نزدیک تھا اور مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ وہ کہیں اسے کچل نہ دے تو مجھے چھتری نما (سایہ) نظر آیا جس میں چراغوں کی مانند (روشنیاں) تھیں۔ وہ فضا میں بلندی پر جا چکا تھا۔ حتیٰ کہ میں اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ تو فرشتے تھے جو تیری تلاوت سن رہے تھے اگر تو تلاوت کرتا رہتا تو لوگ انہیں صبح کے وقت دیکھتے اور وہ ان سے مخفی نہ ہوتے۔“ (بخاری، مسلم، یہ الفاظ مسلم نے ذکر کیے ہیں)

۱۰۹۵- براء کی حدیث میں بخاری و مسلم ہی کی ایک مختصر روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہ سیکت تھی جو قرآن کی خاطر نازل ہوئی تھی۔ اسے حاکم نے بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے جھانکا تو چراغوں جیسی روشنیاں آسمان و زمین کے درمیان اٹکی ہوئی تھیں۔ پھر (اسید نے) کہا یا رسول اللہ! مجھ میں تلاوت جاری رکھنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔ آپ نے فرمایا ”یہ فرشتے تھے جو تلاوت قرآن مجید کی خاطر اترے تھے۔ اگر تو تلاوت کرتا رہتا تو عجیب و غریب چیزیں مشاہدہ کرتا۔“

قَالَ: فَأَنْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحِيطُنِي قَرِيبًا مِنْهَا خَشِيبٌ أَنْ تَطَّاهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظِّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ السَّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْحَوْ حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ تَسْمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحْتَ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَعْرِ مِنْهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَهَذَا لَفْظُهُ.

۱۰۹۵- وَفِي رَوَايَةٍ لَهُمَا مُحْتَصَرَةٌ مِنْ حَدِيثِ الْبَرَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ)) وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ بِإِخْتِصَارٍ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ: فَالْتَفَتُ فَإِذَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ مُدْلَاةٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَمْضِيَ فَقَالَ: ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَأَيْتَ الْعَجَائِبَ)) ((الْمَرْبُودُ)) بِكسر الميم و إسكان الراء و بالباء الموحدة هو المكان الذي تجلس فيه الابل و الغنم وهو الموضع الذي يجعل فيه الثمن ليحفظ أيضاً.

۱۰۹۶- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) میں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے ایک

۱۰۹۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ

۱۰۹۵- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل الکھف، صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرين

باب نزول السکينة لقراءة القرآن۔ مستدرک حاکم ۵۵۴/۱۔

دوسرے کو پڑھاتے ہیں، ان پر سبکت نازل ہوتی ہے اور رحمت الہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ لگن ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود مخلوق میں کرتا ہے۔“ (مسلم)

۱۰۹۷- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ کی کتاب کا ایک حرف پڑھتا ہے، اسے اس کے عوض ایک نیکی ملتی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام (دوسرا) حرف ہے اور میم (تیسرا) حرف۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے) نیز اسے حاکم نے اس سے قدرے طوالت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اس کے لفظ یہ ہیں کہ آپ نے فرمایا ”یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا دستر خوان ہے جس قدر ممکن ہو اس دستر خوان کو قبول کرو۔ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے، نور مبین اور نفع مند شفا ہے۔ جو شخص اسے تمام لیتا ہے اس کے لیے یہ بچاؤ کا ذریعہ ہے اور جو اس کی اتباع کرتا ہے اس کے لیے یہ باعث نجات ہے، وہ راہ راست سے نہیں ہٹے گا کہ وہ معتب ہو اور نہ ہی وہ ٹیڑھا چلے گا کہ اسے سیدھا کرنے کی ضرورت ہو، اس کے عجائبات کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ بار بار دہرانے سے بوسیدہ ہوگا۔ اس کی تلاوت کیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے ہر حرف کی تلاوت کے عوض دس نیکیاں عطا کرے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف اور لام اور میم (علیحدہ علیحدہ حرف ہیں)۔“

وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۰۹۷- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ أَلَمْ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَ لَامٌ حَرْفٌ وَ مِيمٌ حَرْفٌ)) وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ أَطْوَلَ مِنْهُ وَ صَحَّحَ إِسْنَادَهُ وَ لَفْظُهُ قَالَ: ((إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْذِبَةٌ اللَّهُ فَاَقْبَلُوا مَأْذِبَتَهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللَّهِ وَ النُّورُ الْمُبِينُ وَ الشِّفَاءُ النَّافِعُ عِصْمَةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ وَ نَجَاةٌ لِمَنْ اتَّبَعَهُ لَا يَزِيغُ فَيَسْتَعْتَبُ وَلَا يَفْرُجُ فَيَقُومُ وَلَا تَنْقُضِي عَجَابَتُهُ وَلَا تَخْلُقُ مِنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ ، أَتْلُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْجُرْكُمْ عَلَى بِلَاوَتِهِ كُلَّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ أَلَمْ حَرْفٌ وَ لَكِنْ أَلِفٌ وَ لَامٌ وَ مِيمٌ)) .

۱۰۹۶- صحيح مسلم كتاب الذكر والدعاء باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر-

۱۰۹۷- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فيمن قرأ حرفاً من القرآن- مستدرک حاکم ۵۵۵/۱

ذہبی نے کہا ہے کہ صالح ثقفی راوی کی حدیث مسلم نے ذکر کی ہے، لیکن ابوالہیثم بن مسلم ضعیف ہے۔

۱۰۹۸- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت غور سے سنتا ہے اس کے لیے ایک نیکی کئی گنا کر کے لکھی جاتی ہے اور جو اسے تلاوت کرتا ہے اس کے لیے یہ قیامت کے دن نور ہوگی۔“ (اسے احمد نے عباد بن میسرۃ عن الحسن عن ابی ہریرہ سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۰۹۹- حضرت ابو ذرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا ”تقویٰ اختیار کر یہ پورے دین کا سرا ہے۔“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اور بھی وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ”قرآن مجید کی تلاوت کر یہ روئے زمین پر (یعنی زندگی میں) تیرے لیے نور ہوگی اور آسمان میں (یعنی مرنے کے بعد) تیرے لیے خزانہ۔“ (اسے ابن حبان نے ایک حدیث کے ضمن میں ذکر کیا ہے)

۱۱۰۰- حضرت ابوسعیدؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن مجید نے مجھ سے مانگنے سے مصروف رکھا، میں اسے مانگنے والوں کو دی جانے والی چیزوں میں سے سب سے بہتر چیز دوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کو باقی کلاموں پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۱۰۱- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۰۹۸- وَخَرَجَ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ عِبَادِ بْنِ مِيسِرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اسْتَمَعَ إِلَى آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ كَتَبَتْ لَهُ حَسَنَةً مُضَاعَفَةً وَمَنْ تَلَاهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۱۰۹۹- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زِدْنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَذَخْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي حَدِيثِهِ.

۱۱۰۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ مَسَائِلِي أَغْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۰۱- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۰۹۸- مسند احمد ۳/۴۱۲

۱۰۹۹- ابن حبان کے ہاں متوقع مقام (باب قراءة القرآن) سے یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۱۰۰- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب (۲۵) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۰۱- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل القرآن علی سائر الکلام، صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرين باب فضل حافظ القرآن۔

”قرآن مجید پڑھنے والے مومن کی مثال مالک کی مانند ہے، جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے مومن کی مثال جھوہارے کی طرح ہے جس کی خوشبو بالکل نہیں ہے اور ذائقہ اچھا ہے اور اس منافق یا فاجر کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے نیاز بو کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے، لیکن ذائقہ ترش ہے اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے منافق (یا فاجر) کی مثال اندرائن کی طرح ہے جس کی خوشبو بالکل نہیں ہے اور ذائقہ ترش ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۱۰۲- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خاصی تعداد میں لشکر بھیجا چاہا تو ان سے قرآن مجید پڑھوایا۔ ہر آدمی کو جتنا قرآن مجید آتا تھا اس سے پڑھوایا (اس دوران) ایک نو عمر آدمی کے پاس آئے اور اس سے پوچھا ”اے فلاں! تمہیں کتنا قرآن مجید یاد ہے؟“ اس نے کہا ”مجھے اتنا اور اتنا اور سورہ بقرہ یاد ہے۔“ آپ نے فرمایا ”کیا تمہیں سورہ بقرہ بھی یاد ہے؟“ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا ”جاؤ تم ان کے امیر ہو۔“ ان میں سے بزرگ آدمیوں میں سے ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم میں نے سورہ بقرہ صرف اس وجہ سے نہیں سیکھی کہ میں اسے قیام کے دوران پڑھ نہیں سکوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید سیکھو اور اس کی تلاوت بھی کرو۔“ قرآن مجید کو سیکھ کر اس کی تلاوت کرنے والے کی مثال اس مشکیزے کی طرح ہے جو کستوری سے بھری ہوئی ہو اور ہر جگہ اس کی خوشبو پھیل رہی ہو اور جو شخص اسے سیکھ کر سوجاتا ہے جب کہ وہ اسے یاد بھی ہے، اس کی مثال اس

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْجُرِ حَتَّى رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ - وَفِي رِوَايَةِ الْفَاجِرِ - الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّيحِ خَائِنَةٍ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ وَفِي الرِّوَايَةِ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ خَنْظَلَةٍ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۱۰۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُرُوعٌ عَدِيدٌ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَغْنِيهِ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَحَدَثِهِمْ سِنًا فَقَالَ: ((مَا مَعَكَ يَا فُلَانٌ)) قَالَ: مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ: ((أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: ((اذْهَبْ فَإِنَّ أَمِيرَهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ: وَاللَّهِ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعْلَمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةً أَلَّا أَتُورَمَ بِهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ وَافْرُؤُوا فَإِنَّ مَثَلِ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعْلَمَهُ فَقَرَأَهُ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَخْشُوٍّ مِسْكَ يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ ، وَمَنْ تَعْلَمَهُ فَيَرَقُدُ وَهُوَ فِي

سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب فضل سورة البقرہ۔ صحیح ابن حبان (موارد الظمان)

مشکیزے کی طرح ہے جسے کستوری سے بھر کر باندھ دیا گیا ہو۔“ (اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے، ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے)

۱۱۰۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قرآن مجید (کی) تلاوت کا ماہر نیک بزرگ اور کاتب فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور جو شخص قرآن مجید پڑھتے ہوئے اکتاہے پڑھتے ہوئے اسے مشکل پیش آتی ہے اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۱۰۴- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے قرآن مجید پڑھنا سیکھ لیا (گویا) اس نے نبوت کو اپنے دو پہلوؤں کے درمیان لے لیا البتہ اس پر وحی نازل نہیں ہوتی۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۰۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص ان پانچ نمازوں کی پابندی کرتا ہے اسے غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور جو شخص ایک رات میں سو آیتیں تلاوت کرتا ہے اسے قاتلین میں لکھا جاتا ہے۔“ (ابن خزیمہ، حاکم نیز اس نے اسے بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۱۰۶- انہی ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ایک رات میں دس آیتیں

جَوْرِهِ لَمَثَلُهُ كَمَثَلِ جُرَابٍ أَوْسَى عَلَى مِسْلِكٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحُسْنُهُ وَابْنُ حِبَّانٍ.

۱۱۰۳- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَةِ. وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۱۰۴- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدْ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ .

۱۱۰۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ حَافِظٌ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ . وَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ حُجِبَ فِي الْقَاتِنِينَ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا .

۱۱۰۶- وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَأَ

۱۱۰۳- صحیح بخاری کتاب التفسیر باب (۸) سورة عبس، صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرين

باب فضل الماهر بالقرآن۔

۱۱۰۴- مستدرک حاکم ۵۵۲/۱۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

۱۱۰۵- صحیح ابن خزیمہ ۱۸/۲، مستدرک حاکم ۳۸۱/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۱۰۶- مستدرک حاکم ۱/۱ ف ۵۵۵۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَكْتُبْ مِنْ
الْعَالَمِينَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ :
صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

وَقِيلَ عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ
رَحِمَهُ اللَّهُ : أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ اللَّهَ
عَزَّوَجَلَّ فِي الْمَنَامِ ، فَقُلْتُ : يَا رَبُّ
مَا أَفْضَلُ مَا تَقَرَّبُ بِهِ الْمُقَرَّبُونَ
إِلَيْكَ؟ قَالَ: بِكَلَامِي يَا أَحْمَدُ ، قَالَ:
قُلْتُ: يَا رَبُّ بِفَهْمٍ أَوْ بِغَيْرِ فَهْمٍ ؟
قَالَ : بِفَهْمٍ وَ بِغَيْرِ فَهْمٍ.

سورہ فاتحہ کی فضیلت اور اسے
پڑھنے کا ثواب

ثواب قراءۃ الفاتحة
وفضلها

۱۱۰۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ
الصَّلَاةَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي يَصْطِفِي وَ
لِعَبْدِي مَا سَأَلَ)) وَ فِي رَوَايَةٍ
((لِيَصْطِفِي لِي وَ يَصْطِفِي لِعَبْدِي فَإِذَا قَالَ
الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللَّهُ
حَمِدَنِي عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: الرَّحْمَنُ
الرَّحِيمُ، قَالَ: أَتَنِي عَلَيَّ عَبْدِي ، فَإِذَا
قَالَ: مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ، قَالَ: مَجَّدَنِي
عَبْدِي ، وَإِذَا قَالَ: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ، قَالَ: هَذَا بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي
وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: اهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ

۱۱۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے صلاۃ
(تلاوت) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو
حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور میں نے اپنے بندے کو
(وہی دیا) جو اس نے مجھ سے مانگا۔“ ایک اور روایت
میں ہے کہ ”اس کا آدھا حصہ میرے لیے ہے اور آدھا
میرے بندے کے لیے ہے۔ جب بندہ الحمد للہ رب
العالمین کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے
میری حمد بیان کی اور جب وہ الرحمن الرحیم کہتا ہے اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور
جب وہ مالک يوم الدين کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور جب وہ ایاک
نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے

۱۱۰۷- صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ۔

اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا میں نے اسے دے دیا۔“ (مسلم) اور اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس کی تفسیر اس کے ساتھ فرمائی ہے۔ ملاحظہ صلاۃ سے مراد تلاوت ہے اور کبھی کبھی صلاۃ بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ اس دوران کی جاتی ہے اور وہ اس کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے ﴿وَلَا تَخْهَرُ بَصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُكُ﴾ اور اسے اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا نصف حصہ اللہ تعالیٰ کی ثناء اور عظمت پر مشتمل ہے اور نصف حصہ بندے کی طرف دعا اور التجا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۱۰۸- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے کہ انہوں نے اوپر سے آواز سنی اور سر اٹھایا۔ پھر کہنے لگے ”یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جسے آج کھولا گیا ہے اس سے پہلے یہ کبھی نہیں کھلا اور اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے“ نبی علیہ السلام نے فرمایا ”یہ فرشتہ زمین پر اتر رہا ہے اور یہ آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا۔ اس نے کہا ہے آپ کو دو نور عطا ہوئے ہیں ان کی آپ کو مبارک ہو اس سے پہلے یہ کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے (ایک) فاتحۃ الکتاب اور (دوسرا) سورۃ بقرہ کی آخری آیات۔ ان دونوں میں جس حرف کی بھی آپ تلاوت کریں گے اس کا مصداق آپ کو عطا ہو گا۔“ (مسلم)

۱۱۰۹- حضرت ابوسعید بن معلیؓ نے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ، قَالَ هَذَا لِعِبْدِي وَلِعِبْدِي مَا سَأَلَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: قَوْلُهُ ((قَسَمْتُ الصَّلَاةَ)) یعنی القراءة بدلیل اُنہ فسرہا بہا، وقد تسمى القراءة صلاة لوقوعها فيها وكونها جزءا من أجزائها كما في قوله تعالى: ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُكُ﴾ بِهَا وَمَعْنَى قَسَمْتُهَا بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ عَبْدِهِ نَصْفَيْنِ لِأَن نَصْفَهَا ثَنَاءٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَتَعْظِيمٌ لِّجَلَالِهِ، وَنَصْفَهَا دَعَاءٌ وَمَسْأَلَةٌ مِنَ الْعَبْدِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۱۰۸- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: يَنْمُو جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَفِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتُحِ الْيَوْمَ لَمْ يَفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبَشِّرْ بِنُورَيْنِ أَوْتِيَهُمَا لَمْ يُؤْتِيَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَأْ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْظِيْتَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((النَّفِيضُ)) المصوت.

۱۱۰۹- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي

۱۱۰۸- صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة.

۱۱۰۹- صحيح بخاری كتاب فضائل القرآن باب ما جاء في فضل فاتحة الكتاب.

بلایا۔ میں نے (فوراً) جواب نہ دیا۔ پھر (نماز کے بعد) میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ﴿استجیبوا للہ والرسول اذا دعاکم﴾ (کہ) اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول جب بھی تمہیں بلائیں فوراً لبیک کہو۔“ پھر آپ نے فرمایا ”تمہارے مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تمہیں ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم (مسجد سے) نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت بتاؤں گا۔ آپ نے فرمایا ”وہ الحمد للہ رب العالمین (ہے) یہ وہ سب سے مثانی اور قرآن مجید ہے جو مجھے عطا ہوا ہے۔“ (بخاری)

۱۱۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس گئے یہاں تک کہ فرمایا ”کیا تو پسند کرتا ہے کہ میں تمہیں ایسی سورت بتاؤں جس کی مثال تورات، انجیل، زبور اور فرقان حمید کسی میں نازل نہیں ہوئی؟“ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟“ اس نے کہا ام القرآن (سورۃ فاتحہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید کسی میں ایسی سورت نازل نہیں ہوئی اور یہی وہ سب سے مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا ہوا ہے۔“ (اسے ترمذی نے مکمل طور

بِالْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي فَقَالَ: ((أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾- ثُمَّ قَالَ: لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَكْثَرُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ)) فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَكْثَرُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السُّعُ الثَّمَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أَوْتَيْتُهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۱۱۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى أَبِي بَنْ كَعْبٍ قُلْتُ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: ((تُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً لَمْ يُنَزَّلْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلَهَا)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ)) قَالَ [فَقَرَأَ] أُمُّ الْقُرْآنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلَهَا، وَإِنَّهَا

پڑھ کر کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے)

سَعٍ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِتَمَامِهِ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۱۱- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک دفعہ) جارہے تھے کہ رک گئے اور آپ کے پہلو والا آدمی بھی رک گیا وہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے ”کیا میں تمہیں قرآن مجید کی سب سے افضل سورت نہ بتاؤں؟“ اس نے کہا ضرور بتائیں۔ آپ نے الحمد للہ رب العالمین تلاوت فرمائی۔“ (ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۱۱۱- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسِيرٍ فَنَزَلَ وَنَزَلَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ، قَالَ: فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ الْقُرْآنِ)) قَالَ: بَلَى، فَتَلَا ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

سورت بقرہ تلاوت کرنے کا ثواب

ثَوَابُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ

۱۱۱۲- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر چیز کی چوٹی ہوتی ہے، قرآن کی چوٹی سورہ بقرہ ہے جو اسے ایک رات تلاوت کرے گا اس کے گھر میں تین راتیں شیطان داخل نہیں ہو گا اور جو شخص اسے ایک دن تلاوت کرے گا اس کے گھر میں تین دن شیطان داخل نہیں ہو گا۔“ (ابن حبان)

۱۱۱۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَ أَنْ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهَا فِي بَيْتِهِ لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَ مَنْ قَرَأَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۱۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے فرار ہو جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہو۔“ (مسلم)

۱۱۱۳- [وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الَّذِي يَفْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۱۴- حضرت ابوالامامہؓ سے روایت ہے کہ انہوں

۱۱۱۴- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ

۱۱۱۲- صحيح ابن حبان (الأحسان) ۷۸/۲

۱۱۱۳- صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين باب استحباب صلاة النافل في البيت وجوازها في المسجد

۱۱۱۴- صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين باب فضل قراءة القرآن

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا سورہ بقرہ تلاوت کیا کرو! اسے پڑھنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت اور جادوگر اس کی تاب نہیں لا سکتے۔“ (اسے مسلم نے ایک حدیث کے دوران ذکر کیا ہے جو عنقریب ذکر ہو رہی ہے)

۱۱۱۵- حضرت اسید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک دفعہ میں رات کے وقت سورہ بقرہ تلاوت کر رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آہٹ سنی۔ میں نے سمجھا کہ میرا گھوڑا جا رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے ابوہنیک! تلاوت جاری رکھ۔“ میں نے دیکھا تو چراغ کی طرح (روشنی) زمین و آسمان کے درمیان لٹکی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے ابوہنیک! پڑھتا رہ۔“ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تلاوت جاری نہیں رکھ سکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہ فرشتے تھے جو سورہ بقرہ کی تلاوت کی وجہ سے اترے تھے، اگر تو تلاوت جاری رکھتا تو عجیب و غریب مناظر دیکھتا۔“ (ابن حبان) سورہ بقرہ کے ثواب کے متعلق کچھ اور احادیث سورہ آل عمران کے ساتھ بھی بیان ہوں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

آیت الکرسی تلاوت کرنے کا ثواب

۱۱۱۶- حضرت ابی بن کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے ابو منذر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ تمہارے پاس قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے عظیم ہے؟“ میں نے عرض کیا اللہ لا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((افْرُؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَ تَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي حَدِيثٍ يَأْتِي فِي شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۱۱۱۵- وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَنْمُو أَنَا أَقْرَأُ اللَّيْلَةَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ إِذْ سَمِعْتُ وَجِبَةً مِنْ خَلْفِي فَظَنَنْتُ أَنَّ فَرَسِي انْطَلَقَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((افْرَأْ أَبَا عَتِيكَ)) فَالْتَفَتُ فَإِذَا مِنْهُ الْمَصْبِاحُ مُدْلًى بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اقْرَأْ أَبَا عَتِيكَ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَمْضِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَلَّكَ الْمَلَائِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَأَيْتَ الْعَجَائِبَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ سَيِّبَتِي أَحَادِيثُ أُخَرُ فِي ثَوَابِهَا مَعَ آلِ عِمْرَانَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

ثواب قراءۃ آية الكرسي

۱۱۱۶- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبَا الْمُؤَدِّبِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ

۱۱۱۵- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۷۷/۲-

۱۱۱۶- صحيح مسلم ۱ کتاب صلاۃ المسافرين باب فضل سورۃ الکہف وآیۃ الکرسی مسند احمد ۱۴۲/۵-۱۴۱-

الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ”اے ابو منذر! تمہارا علم تمہیں مبارک ہو۔“ (مسلم) اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ بیان کرتے ہوئے یہ اضافہ کیلئے کہ ”مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں اور یہ عرش کے پائے کے پاس مالک الملک کی پاکیزگی بیان کر رہی ہے“

۱۱۱۷- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی چوٹی سورہ بقرہ ہے اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن مجید کی سردار ہے۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے) حاکم نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد صحیح الاسناد کہا ہے ”البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ”سورہ بقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سردار ہے، اگر گھر میں آبیہ پڑھی جائے اور اس میں شیطان ہو تو ضرور نکل جاتا ہے وہ آیت الکرسی ہے۔“

۱۱۱۸- حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ان کا ایک کھلیان تھا اس میں کھجوریں ہوتی تھیں اور وہ اس کی نگرانی کیا کرتے تھے انہیں محسوس ہوا کہ کھجوریں کم ہوتی جا رہی ہیں۔ ایک رات وہ پہرا دے رہے تھے کہ انہیں ایک نوجوان لڑکے کی شکل میں ایک چوپایہ نظر آیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلام کہا اور اس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا تم جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے کہا (میں) جن ہوں۔ میں نے کہا مجھے اپنا ہاتھ پکڑا (اس نے ہاتھ پکڑایا تو) کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کتے کا ہاتھ اور

أَعْظَمُ)) قُلْتُ: «اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ» قَالَ: فَضْرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: ((لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَزَادَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لِهَذِهِ الْآيَةِ لِسَانًا وَ شَفِيعَيْنِ تَقْدِمُ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ)) .

۱۱۱۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَإِنْ سَنَامُ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: غَرِيبٌ ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((سُورَةُ الْبَقَرَةِ فِيهَا آيَةٌ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ لَا تُقْرَأُ فِي بَيْتٍ وَفِيهِ شَيْطَانٌ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ آيَةُ الْكُرْسِيِّ)) .

۱۱۱۸- وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ كَانَ لَهُمْ جَرْنٌ فِيهِ تَمْرٌ وَ كَانَ مِمَّا يَتَعَاهَدُهُ فَيَحْدُهُ يَنْقُصُ فُحْرَسَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمَّا هُوَ بِدَايَةِ شُبِّهِ الْغُلَامِ الْمُخْتَلِمِ ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ مَا أَنْتَ جَنَّ أَمْ إِنْسٌ؟ قَالَ: جَنَّ، فَقُلْتُ: نَاوِلْنِي يَدَكَ فَإِذَا يَدُ كَلْبٍ وَ شَعْرُ كَلْبٍ، فَقُلْتُ: هَذَا خَلْقُ الْجَنِّ، فَقَالَ : قَدْ عَلِمْتَ

۱۱۱۷- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ- مستدرک حاکم ۵۶۰/۱
ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۱۱۸- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۷۹/۲۔

کتے کے بال ہیں۔ میں نے کہا جن کی مخلوق ایسی ہوتی ہے؟ اس نے کہا جنوں کو پتہ ہے کہ کچھ ان میں سے مجھ سے بھی سخت ہیں۔ میں نے کہا تم نے یہ کارروائی کیوں کی؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم صدقہ کرنا چاہتے ہو، میں نے چاہا کہ تمہارے اناج میں سے کچھ لے لوں۔ میں نے کہا ہمیں تم سے کون سی چیز محفوظ رکھ سکتی ہے؟ اس نے کہا یہ آیت الکرسی۔ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے چھوڑا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اگلے دن حاضر ہو کر انہیں بتایا تو آپ نے فرمایا ”بدطینت نے سچ کہا ہے۔“ (ابن حبان)

۱۱۱۹- حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا ایک کھلیان تھا جس میں کھجوریں ہوا کرتی تھیں، چڑیلیں آتیں اور ان میں سے لے جاتیں۔ میں نے کہا انہوں نے حدیث بیان کی کہ تیسری دفعہ انہوں نے اسے پکڑ لیا اور کہنے لگے میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جائے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے کہا میں تجھے ایک چیز بتاتی ہوں، اپنے گھر میں آیت الکرسی پڑھا کرو، شیطان وغیرہ تمہارے نزدیک نہیں آئیں گے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا ”تمہارے قیدی نے کیا کیا؟“ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو اس کی بات بتائی، تو آپ نے فرمایا ”اس نے سچ کہا ہے حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

الْحَنُّ أَنَّ مَا فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنِّي فَقُلْتُ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ ؟ فَقَالَ : بَلَّغْنِي أَنَّكَ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصِيبَ مِنْ طَعَامِكَ فَقُلْتُ مَا الَّذِي يُحَرِّزُنَا مِنْكُمْ ؟ قَالَ : هَذِهِ الْآيَةُ الْكُرْسِيُّ ، قَالَ : فَتَرَكْتُهُ وَ غَدَا أُنَبِّئُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرُهُ فَقَالَ : ((صَدَقَ الْخَبِيثُ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ : ((الْجَرِينِ)) يَفْتَحُ الْجَلِيمُ هُوَ يَسِيرُ التَّمْرَ الَّذِي يَجِفُّ فِيهِ .

۱۱۱۹- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمْرٌ وَ كَانَتْ تَحِيءُ الْغَوْلَ فَتَأْخُذُ مِنْهُ قُلْتُ : فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ : فَأَخَذَهَا يَعْْنِي فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِكَ حَتَّى أَذْهَبَ بِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : إِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا آيَةُ الْكُرْسِيِّ أَقْرَأُهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يُقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَ لَا غَيْرُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ ؟)) قَالَ : فَأَخْبِرُهُ بِمَا قَالَتْ ، قَالَ : ((صَدَقْتَ وَ هِيَ كَذُوبٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ : ((الْغَوْلُ)) بِضَمِّ الْغَيْنِ الْمَعْجَمَةُ قِيلَ هُوَ شَيْطَانٌ يَأْكُلُ النَّاسَ . وَقِيلَ هُوَ مِنْ يَتْلُونَ مِنَ الْجِنِّ .

سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھنے کا ثواب

ثواب قراءۃ خواتیم سورۃ البقرۃ

۱۱۲۰- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ جبرائیل علیہ السلام تشریف فرما تھے کہ آسمان کا ایک دروازہ کھلا جو اس دن سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا۔ اس میں سے ایک فرشتہ اترتا تو انہوں نے کہا یہ فرشتہ زمین پر اترتا ہے آج سے پہلے یہ کبھی نہیں اترتا تھا اس نے سلام کہا ہے اور پیغام دیا ہے کہ آپ کو دو نور مبارک ہوں جو آپ کو عطا ہوئے ہیں۔ یہ آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے (ایک) فاتحۃ الکتاب ہے اور (دوسرا) سورۃ بقرہ کی آخری آیات۔ جو بھی حرف آپ اس میں سے پڑھیں گے اس (کا مصداق) آپ کو ضرور ملے گا۔“ (مسلم۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے)

۱۱۲۱- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی تھی۔ اس میں سے اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں نازل کی ہیں۔ ان کے ذریعے سورۃ بقرہ کو مکمل کیا ہے جس گھر میں انہیں تین راتیں پڑھا جائے اس میں شیطان نہیں ٹھہرتا۔“ (ترمذی نسائی ابن حبان۔ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے، حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ”جس گھر میں انہیں پڑھ دیا جائے“)

۱۱۲۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: يَنْمُو جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتُحْ لَمْ يَفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ ، فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبَشِّرْ بِنُورَيْنِ أَوْتِيَتْهُمَا لَمْ يُؤْتِيَتْهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَ خَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ تَقَدَّمَ.

۱۱۲۱- وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ اللَّهُ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَلَمِ عَامَ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ لَا تَقْرَأُ فِي دَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبَهَا شَيْطَانٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حُسْنُهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَ لَا تَقْرَأُ فِي لَيْلٍ فَيَقْرُبَهَا شَيْطَانٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ)) وَ

- ۱۱۲۰- صحیح مسلم ۵۵۴/۱، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ و خواتیم سورۃ البقرۃ۔
۱۱۲۱- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی آخر سورۃ البقرہ - ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عمل الیوم واللیلۃ نسائی ص ۵۳۶۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۷۹/۲ - مستدرک حاکم ۵۶۱/۲ - ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

اس میں تین راتیں شیطان نہیں رہ سکتا۔“

۱۱۲۲- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کا اختتام ایسی دو آیتوں کے ذریعے کیا ہے جو اس نے مجھے اپنے عرش کے نیچے رکھے ہوئے خزانے سے دی ہیں، تم انہیں خود بھی سیکھو اور اپنی عورتوں اور اولاد کو بھی سکھاؤ، یہ دونوں نماز بھی ہیں، قرآن بھی اور دعا بھی۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۱۲۳- حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص رات کے وقت سورۃ بقرہ کی دو (آخری) آیتیں تلاوت کرتا ہے، وہ اسے کافی ہو جاتی ہیں۔“ (بخاری، مسلم) کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس رات کے قیام کے لیے کافی ہیں۔ یہ معنی بھی کیا گیا ہے کہ وہ اس رات اسے ہر قسم کے شیطان (کے شر) سے محفوظ رکھتی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ اس رات کی آفتوں سے بچاتی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ اسے فضیلت کے لحاظ سے کافی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اجر و ثواب کے لحاظ سے کافی ہیں واللہ اعلم۔

سورۃ بقرہ و آل عمران پڑھنے کا ثواب

۱۱۲۴- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”قرآن مجید کی تلاوت کرو، یہ قیامت کے دن اپنے (پڑھنے) والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے

۱۱۲۴- مستدرک حاکم ۵۶۲/۱۔ ذہبی نے کہا ہے کہ اس کے راوی معاویہ کو بخاری نے قابلِ حجت تسلیم نہیں کیا۔

۱۱۲۳- صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل سورۃ البقرہ۔ صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرين باب فضل الفاتحة وحواتییم البقرہ۔

قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

۱۱۲۲- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أَعْطَانِيَهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَطْمُوهُنَّ وَ عَلِمُوهُنَّ بِسَاءِ كُنَّ وَأَنْبَأَهُنَّ لِإِنْهَمَا صَلَاةٌ وَ قُرْآنٌ وَ دُعَاءٌ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ .

۱۱۲۳- وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَيْلَةً كَفَّتَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ مَعْنَى ((كَفَّتَهُ)) أَيِ اجْزَأَتْهُ فِي قِيَامِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ، وَقِيلَ: كَفَّتَهُ كُلُّ شَيْطَانٍ تِلْكَ اللَّيْلَةِ. وَقِيلَ كَفَّتَهُ مَا يَكُونُ مِنَ الْآفَاتِ فِي لَيْلَتِهِ وَقِيلَ حَسْبُهُ بَهْمَا فَضْلًا وَ كَفَّتَهُ أَجْرًا وَ ثَوَابًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

ثواب [قراءة] سورة [البقرة] وآل عمران

۱۱۲۴- عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا

۱۱۲۵- مسلم نے مذکورہ حدیث حضرت نواس بن سمعان کے حوالے سے بھی ذکر کی ہے، نیز اسے حاکم نے بھی حضرت بریدہ کے حوالے سے اختصار کے ساتھ ذکر کیا اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ”بقرہ اور آل عمران سیکھو“ یہ دونوں خوب صورت (سورتیں) ہیں۔ یہ دونوں قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے پر اس طرح سایہ کریں گی گویا یہ دونوں بادل ہیں یا قطار میں اڑنے والے برندوں کے دو غول۔“

الرُّهْرَاوَيْنِ الْبَقْرَةَ وَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ
فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا
عَمَمَتَانِ أَوْ غَيَابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْعَانِ
مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا
إِقْرُؤُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ
وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَ لَا تَسْتَطِيعُهَا
الْبَطَلَةُ)) قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ: بَلَغَنِي
أَنَّ الْبَطْلَةَ السَّحْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١١٢٥- وَ رَوَاهُ أَيْضًا بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيثِ النُّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ بِإِخْتِصَارٍ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَفْظُهُ ((تَعْلَمُوا الْبَقْرَةَ وَ آلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزُّهْرَاوَانِ تَطْلَانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ غِيَايَتَانِ أَوْ فَرْقَانِ مِنْ طَيْرِ صَوَافٍ)): قوله ((غِيَايَتَانِ)) هي مثني غياية بغين معجمة مفتوحة وياء مثناة [تحت] مخففة مكررة وهي شيء أظلم رأس الإنسان كالسحابة ونحوها. وقوله ((فَرْقَانِ)) أي قِطْعَتَانِ.

سورہ کہف کے شروع یا آخر سے دس آیتیں
پڑھنے کا ثواب

ثواب قراءة عشر آيات من أول
سورة الكهف أو من آخرها

۱۱۲۶- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفِظَ
۱۱۲۶- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص سورہ کہف کی

١١٢٢- صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة.

۱۱۲۵- صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرين باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة۔ مستدرک حاکم ۵۶/۱ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

پہلی دس آیتیں حفظ کر لیتا ہے وہ دجال سے محفوظ ہو جاتا ہے۔“ ایک اور روایت میں ہے ”سورۃ کہف کے آخر سے۔“ (مسلم)

عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۱۲۷- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ الْكَهْفَ كَمَا أَنْزَلَتْ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَالُ لَمْ يُسَلِّطْ عَلَيْهِ وَ مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ كُتِبَ فِي رَقٍّ ثُمَّ طُبِعَ بِطَبِيعِ قَلَمٍ يُكْسَرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

سورۃ یسین پڑھنے کا ثواب

ثواب مَنْ قَرَأَ يَس

۱۱۲۸- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”(سورۃ) بقرہ قرآن مجید کی کوہان اور اس کی چوٹی ہے“ اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی فرشتے نازل ہوئے تھے اور ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ کو عرش کے نچلے (خزانے) سے نکالا گیا ہے اور سورۃ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے (سورۃ) یس قرآن مجید کا دل ہے

۱۱۲۸- وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْبَقْرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَ ذِرْوَتُهُ نَزَلَ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ثَمَانُونَ مَلَكًا وَ اسْتُخْرِجَتْ ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَوُصِلَتْ بِهَا- أَوْ فَوُصِلَتْ بِسُورَةِ الْبَقْرَةِ-

۱۱۲۷- صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين باب فضل سورة الكهف-

۱۱۲۷- مستدرک حاکم ۵/۶۶۱ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے-

۱۱۲۸- مسند احمد ۵/۲۶ سنن ابوداؤد كتاب الجنائز باب القراءة على الميت عمل اليوم والليلة نسائي ص ۵۸۱ سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء فيما يقال عند المريض مستدرک حاکم

جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا جوئی) اور آخرت (میں ثواب) کے ارادے سے اسے پڑھتا ہے اسے ضرور بخش دیا جاتا ہے۔“ (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم یہ الفاظ احمد کے ہیں جب کہ باقی نے بس سے آخر تک کا حصہ ذکر کیا ہے، نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

[وَيْس] قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرُوهَا رَجُلٌ يُرِيدُ اللَّهَ وَالْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَالْحَاكِمُ. قوله: ((يَس قَلْبُ الْقُرْآنِ)) إِلَى آخِرِهِ، وَ قَالَ الْحَاكِمُ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۱۲۹- حضرت جندبؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سورہ یس تلاوت کرتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے۔“ (مالک، ابن حبان)

۱۱۲۹- وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ يَسَ لِي لَيْلَةً ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ غُفِرَ لَهُ)) رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ حَبَّانٍ.

۱۱۳۰- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر چیز کا دل ہوتا ہے قرآن مجید کا دل سورہ یسین ہے جو شخص سورہ یسین پڑھتا ہے اسے دس دفعہ قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔“ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ”یہ ثواب یسین کے علاوہ ہوتا ہے۔“ (ترمذی نے اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے)

۱۱۳۰- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسَ وَمَنْ قَرَأَ يَسَ كُتِبَ لَهُ بِقِرَائَتِهَا قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَشْرًا مَوَاطِنَ)) زَادَ فِي رِوَايَةٍ ((دُونَ يَسَ)) قَالَ التِّرْمِذِيُّ : حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

سورہ دخان پڑھنے کا ثواب

ثَوَابُ سُورَةِ الدُّخَانِ

۱۱۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص رات کے وقت سورہ دخان پڑھتا ہے صبح تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔“ (ترمذی)

۱۱۳۱- خَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الدُّخَانِ لِي لَيْلَةً أَصْبَحَ يَسْتَفْغِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ)).

۱۱۲۹- مَوْطَأُ الْمَلِكِ فِيهِ حَدِيثٌ مِنْ لِي صَحِيحُ ابْنِ حَبَّانَ (الاحسان) ۱۲۱/۴.

۱۱۳۰- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل یس۔

۱۱۳۱- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل حم الدخان، ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

سورۃ ملک پڑھنے کا ثواب

ثواب من قرأ سورة تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

۱۱۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قرآن مجید میں ایک سورت کی تیس آیتیں ہیں یہ سورت آدمی کی بخشش تک اس کی سفارش کرے گی اور یہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم۔ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے اور حاکم نے صحیح الاسناد)

۱۱۳۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جو شخص ہر رات سورۃ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھے گا اللہ عزوجل اس سے عذاب قبر کو روک دے گا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اسے مانعہ (روکنے والی) کہا کرتے تھے اور یہ اللہ عزوجل کی کتاب کی ایسی سورت ہے کہ جس نے اسے رات کو پڑھ لیا اس نے بہت زیادہ اور اچھا عمل کر لیا۔ (نسائی، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۳۴- انہی (عبداللہ بن مسعود) سے روایت ہے کہ قبر کے اندر آدمی کے پاس پاؤں کی طرف سے آیا جائے گا، تو وہ (فرشتوں سے) کہیں گے تمہارے لیے ہماری طرف کوئی راستہ نہیں، یہ شخص ہم میں سورۃ ملک پڑھا کرتا

۱۱۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ، وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۱۳۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ كُلَّ لَيْلَةٍ مَنَعَهُ اللَّهُ عَذْرَاجَلَّ بِهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَسْمِيهَا الْمَنَاعَةَ وَ إِنَّمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَذْرَاجَلَّ سُورَةٌ مَنْ قَرَأَ بِهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَ أَطَابَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۱۳۴- وَعَنْهُ قَالَ: يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَيُتَوْنِي رَجُلَاهُ فَيَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيَّ مَا قِيلَ سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْمُلْكِ ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قَبْلِ صَدْرِهِ

۱۱۳۲- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی عدد الآی- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل سورة الملك عمل اليوم والليلة، نسائی ص ۴۳- سنن ابن ماجه کتاب الادب باب ثواب القرآن، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۸۱/۲- مستدرک حاکم ۵۶۵/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔
۱۱۳۳- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل سورة تبارک ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث اس سند کے ساتھ حسن غریب ہے۔

تھا۔ پھر سینے یا پیٹ کی طرف سے آیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لیے ہماری طرف کوئی راستہ نہیں، یہ میرے اندر سورۃ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر سر کی طرف سے آیا جائے گا تو وہ کہے گا تمہارے لیے میری طرف کوئی راستہ نہیں یہ میری خاطر سورت ملک پڑھا کرتا تھا، تو یہ روکنے والی سورۃ ہے جو عذاب قبر کو روکے گی اور اس کے متعلق تورات میں ہے کہ جس شخص نے سورت ملک رات کے وقت پڑھ لی اس نے بہت زیادہ اور اچھا عمل کر لیا۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۳۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے قبر پر خیمہ بنالیا، اسے پتہ نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے اچانک (اسے) پتہ چلا کہ وہ ایک آدمی کی قبر ہے جو سورۃ ملک تلاوت کر رہا ہے، حتیٰ کہ اس نے سورت مکمل پڑھی۔ وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے لا علمی میں ایک قبر پر خیمہ لگا دیا تھا، اچانک دیکھا تو وہ ایک انسان کی قبر تھی جو سورۃ ملک آخر تک پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ روکنے والی ہے“ یہ نجات دلانے والی ہے“ یہ اسے عذاب قبر سے نجات دلا رہی ہے۔“ (ترمذی)

أَوْ قَالَ: بَطْنِهِ فَيَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْمُلْكِ ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْمُلْكِ فَهِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ عَذَابَ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرَةِ سُورَةُ الْمُلْكِ مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَ أَطْيَبَ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۱۳۵- وَحَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَاءَهُ عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فِإِذَا قَبْرُ إِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خْتَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ضَرَبْتُ خِيَاءِي عَلَى قَبْرِ وَ أَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فِإِذَا قَبْرُ إِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خْتَمَهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تَنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

ثواب إذا زلزلت وقل يا أيها الكافرون و إذا جاء نصر الله سورتیں پڑھنے کا ثواب

ثواب إذا زلزلت وقل يا أيها الكافرون و إذا جاء نصر الله

۱۱۳۶- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ حَضْرَتِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ حَضْرَتِ انس رضی

۱۱۳۴- مستدرک حاکم ۴۹۸/۲- ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم سے اتفاق کیا ہے۔

۱۱۳۵- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورة تبارک ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی کو فرمایا ”اے شخص! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟“ اس نے کہا واللہ یا رسول اللہ میں نے شادی نہیں کی اور نہ ہی میرے پاس شادی کرنے کے لیے مال و دولت ہے۔ آپ نے فرمایا ”کیا تیرے پاس قل ہو اللہ احد بھی نہیں ہے؟“ اس نے کہا کیوں نہیں (وہ تو ہے) آپ نے فرمایا ”یہ تہائی قرآن مجید ہے۔“ آپ نے فرمایا ”کیا تیرے پاس اذا جاء نصر اللہ والفتح نہیں ہے؟“ اس نے کہا کیوں نہیں (وہ بھی ہے) آپ نے فرمایا ”یہ چوتھائی قرآن ہے“ (پھر) آپ نے فرمایا ”کیا تیرے پاس قل یا ایہا الکافرون نہیں ہے؟“ اس نے کہا کیوں نہیں (وہ بھی ہے) آپ نے فرمایا ”یہ چوتھائی قرآن ہے۔“ آپ نے فرمایا ”کیا تیرے پاس اذا زلزلت الارض نہیں ہے؟“ اس نے کہا کیوں نہیں (وہ بھی ہے) آپ نے فرمایا ”یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ شادی کر لو، شادی کر لو۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۱۳۷- وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ بِنَصْفِ الْقُرْآنِ وَ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ وَ «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ» تَعْدِلُ رُبْعُ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [وَقَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ].

۱۱۳۶- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی اذا زلزلت۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔
۱۱۳۷- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی اذا زلزلت۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس حدیث کو یحییٰ بن مغیرہ کے حوالے سے صرف جانتے ہیں۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

ثَوَابُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

۱۱۳۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا تم ایک رات میں تہائی قرآن بھی نہیں پڑھ سکتے ہو؟“ صحابہ نے عرض کیا تہائی قرآن کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ ایک روایت اس طرح ہے کہ ”اللہ عزوجل نے قرآن مجید کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کو ان میں سے ایک حصہ بتایا ہے۔“ (مسلم)

۱۱۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) قَالُوا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)) تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ ((وَفِي رَوَايَةٍ)) ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَزَأَ الْقُرْآنَ بِثَلَاثَةِ أَجْزَاءَ لِيَجْعَلَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۳۹- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اکٹھے ہو جاؤ، میں تمہارے سامنے تہائی قرآن کی تلاوت کرنا چاہتا ہوں۔“ جس قدر ممکن تھا لوگ اکٹھے ہو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور (سورت) ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تلاوت فرمائی اور اندر تشریف لے گئے۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہمارے خیال کے مطابق آسمان سے کوئی پیغام آیا ہے کہ آپ اندر تشریف لے گئے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا ”میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تہائی قرآن تلاوت کروں گا، سن لو، یہ (ایکلی) سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ (مسلم)

۱۱۳۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَحْشَدُوا لِيَانِي سَافِرًا عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ حَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: إِنَّا نَرَى هَذَا خَبِيرًا جَاءَ مِنَ السَّمَاءِ فَذَلِكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ، ثُمَّ حَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَافِرًا عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنِّي تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۴۰- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تلاوت کرتے ہوئے سنا، وہ بار بار اسے دوہراتا رہا۔

۱۱۴۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

۱۱۳۸- صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين باب فضل قراءة قل هو الله احد.

۱۱۳۹- ايضاً-

۱۱۴۰- صحيح بخاری كتاب فضائل القرآن باب فضل قل هو الله احد.

جب صبح ہوئی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ ماجرا رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ وہ اسے معمولی سمجھ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ (بخاری)

۱۱۴۱۔ حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے قل ھو اللہ احد کو آخر تک دس دفعہ پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنادے گا۔“ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا یا رسول اللہ! پھر تو ہم بہت سے (محل) بنالیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ بہت ہی زیادہ اور بہت ہی اچھا ہے۔“ (احمد)

۱۱۴۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو لشکر کا (امیر) مقرر کر کے بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز میں تلاوت سنا تا اور قل ھو اللہ احد کے ساتھ اسے ختم کرتا جب وہ واپس آئے تو انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی۔ آپ نے فرمایا ”اس سے پوچھو کہ وہ ایسے کیوں کرتا ہے؟“ انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا یہ رحمان کا تعارف ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اسے پڑھتا رہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اسے بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۱۴۳۔ بخاری کے ہاں حضرت انسؓ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا ”اے شخص! جو بات تمہارے ساتھی تمہیں کہتے تھے اسے اپنانے سے تمہیں

يُرَدُّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقَالُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا تَغْدِلُ ثَلَاثَ الْفُرْقَانِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۴۱۔ وَخَرَجَ أَخَذَهُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ ۞ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۞ حَتَّى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْعَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا تَسْتَكْبِرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُ أَكْثَرُ وَأَطْيَبُ)).

۱۱۴۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: ((سَلُّوهُ لَأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ هَذَا)) فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّه)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۱۴۳۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ فَقَالَ: ((يَا فَلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ

کیا چیز مانع تھی اور ہر رکعت میں اسی سورت کے التزام پر کیا چیز مجبور کرتی تھی؟“ اس نے کہا میں اسے پسند کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ”اس کے ساتھ تیری محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے۔“

۱۱۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا۔ آپ نے ایک آدمی کو ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا ”واجب ہو گئی۔“ میں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا چیز واجب ہو گئی؟ آپ نے فرمایا ”جنت۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے، حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۴۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص ہر روز سو دفعہ قل هو اللہ احد پڑھتا ہے اس کے پچاس سال کے گناہ مٹ جاتے ہیں بشرطیکہ اس کے ذمے قرض نہ ہو۔“ (ترمذی) (ملاحظہ) سارے گناہ مٹ جانے سے مراد ہے کہ حقوق اللہ معاف ہو جاتے ہیں اور قرض اس لیے معاف نہیں ہوتا کہ وہ حقوق العباد میں سے ہے۔

معوذتین پڑھنے کا ثواب اور فضیلت

۱۱۴۶- حضرت عقبہ بن عامرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ آیات سورہ ہود

أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَىٰ لُزُومِ هَذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ؟ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا ، فَقَالَ : ((حُبُّكَ إِيَّاهَا أَذْخَلَكَ الْجَنَّةَ))

۱۱۴۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَجِبَتْ)) فَسَأَلْتُهُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ((الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ [وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمِيُّ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۱۴۵- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ مُجِئَ عَنْهُ ذُنُوبٌ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ)) قَوْلُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ يَعْنِي أَنَّهَا تَكْفِرُ الذُّنُوبَ الَّتِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى خَلَا الدِّينَ فَإِنَّهُ مِنْ حُقُوقِ الْأَدَمِيِّينَ.

ثواب المعوذتين وفضلهما

۱۱۴۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۱۱۴۳- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورة الاخلاص۔

۱۱۴۴- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورة الاخلاص۔

۱۱۴۵- ایضاً۔

میں سے اور کچھ آیات سورہ یوسف میں سے پڑھا دیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اے عقبہ بن عامر! تم اللہ تعالیٰ کے ہاں قل اعوذ برب الفلق سب سے زیادہ پسندیدہ اور زیادہ باعث تقرب سورت کبھی نہیں پڑھو گے۔ اگر تم میں اتنی استطاعت ہو کہ تم سے نماز میں نہ چھوٹے تو ضرور کرو۔“ (ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۳۷- انہی (عقبہ بن عامر) نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا تمہیں پتہ نہیں کہ آج رات چند آیات نازل ہوئی ہیں، ان جیسی آیات پہلے نہیں دیکھی گئیں“ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (ہیں)۔“ (مسلم)

ابوداؤد نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ اور ابواء کے درمیان جارہا تھا کہ اچانک آندھی اور سخت اندھیرے نے ہمیں ڈھانپ لیا۔ رسول اللہ ﷺ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے ذریعے تعوذ کرنے (یعنی پناہ پکڑنے) لگے اور فرمایا اے عقبہ! ان دونوں کے ساتھ تعوذ کر ان دونوں جیسی کسی چیز کے ساتھ کسی نے (آج تک تعوذ نہیں کیا)۔“

ابوداؤد کی ایک اور روایت میں ہے کہ اس نے کہا میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کو لے جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا ”اے عقبہ! کیا میں تمہیں (آج تک) پڑھی جانے والی (سورتوں میں سے) دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں؟“ پھر آپ نے مجھے ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ

أَقْرَبُنِي أَيَا مِنْ سُورَةِ هُودٍ وَيَا [مِنْ سُورَةِ يُوسُفَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عَقِبَةُ بْنُ عَامِرٍ إِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ سُورَةَ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ وَلَا أَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْ أَنْ تَقْرَأَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَقُولَكَ فِي الصَّلَاةِ فَافْعَلْ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۱۴۷- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلَتْ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَ لَفْظُهُ يَنْمَ أَنَا أَسِيرٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَ الْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَ ظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذِ رَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذِ رَبِّ النَّاسِ وَ يَقُولُ: ((يَا عَقِبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذْ مُتَعَوَّذْ بِمِثْلِهِمَا))

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: قَالَ: كُنْتُ أَقُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ: ((يَا عَقِبَةُ أَلَا أَعْلَمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا)) فَعَلِمَنِي ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾.

۱۱۳۶- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۵۹/۳- مستدرک حاکم ۲۴۱/۱-

۱۱۳۷- صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرين باب فضل قراءة المعوذتين، سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی المعوذتين-

أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿سُكَّاهِينَ﴾ -

۱۱۴۸- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے جابر! پڑھ“ میں نے عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قریب ہوں، میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا ”قل اعوذ برَبِّ الفلق اور قل اعوذ برَبِّ الناس پڑھ۔“ میں نے یہ دونوں پڑھیں تو آپ نے فرمایا ”ان دونوں کو پڑھا کر، ان دونوں جیسی سورت تو کبھی نہیں پڑھے گا۔“ (نسائی، ابن حبان)

۱۱۴۸- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِقْرَأْ يَا جَابِرُ)) فَقُلْتُ: مَا أَقْرَأُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي؟ قَالَ: ((قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)) فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ: ((إِقْرَأْ بِهِمَا وَ لَنْ تَفْرَأَ بِمَنْلَهُمَا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ.





۱۲- ذکر الہی

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا ثواب

۱۲- أبواب الذکر

ابواب ذکر اللہ سبحانہ علی الإطلاق

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”تم یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔“

اور فرمایا: ”(عقل مند وہ ہیں) جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ [بقرہ: ۱۵۲]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾

[آل عمران: ۱۹۱]

اور فرمایا: ”جو ایمان لائے اور جن کے دل اللہ کی یاد سے آرام پاتے ہیں اور سن لو کہ اللہ کی یاد ہی سے دل آرام پاتے ہیں۔“

اور فرمایا: ”اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

وَقَالَ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ [رعد: ۲۸]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [احزاب: ۳۵]

اور فرمایا: ”مومنو! اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرتے رہو، وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر مہربان ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوا بُكْرَةً وَأَصِيلًا هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا﴾ [احزاب: ۴۱-۴۳]

اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو تاکہ تم نجات پا جاؤ۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [جمعہ: ۱۰]

باب اس کے متعلق بہت سی آیات ہیں۔

[والآیات فی الباب کثیرہ]

۱۱۴۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: جُمُذَانٌ، فَقَالَ: ((سِيرُوا هَذَا جُمُذَانٌ سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ)) قَالُوا وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُفْرَدُونَ قَالَ: ((الْمُسْتَهْتَرُونَ بِذِكْرِ اللَّهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا)) ((الْمُفْرَدُونَ)) بفتح الفاء و تشديد الراء و قبل بتخفيفها و الجمهور على التشديد و ((الْمُسْتَهْتَرُونَ)) بفتح التائين المثنتين فوق هم المداومون على الذكر المولعون به.

۱۱۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے راستے میں جا رہے تھے کہ آپ کا گزر جمدان نامی پہاڑ کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا ”چلتے جاؤ، یہ لو جمدان آگیا ہے“ مفردون سبقت لے گئے۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرنے والے۔“ (مسلم) ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔ البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ”(مفردون) وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فریفتہ ہیں، ذکر ان کے بوجھ اتار دے گا اور وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس ہلکے ہلکے ہو کر آئیں گے۔“

۱۱۵۰- وَعَنْ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ وَ يَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ)) قُلْتُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بَطُولِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: ((وَأَمْرُكُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ كَثِيرًا))

۱۱۴۹- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، سنن ترمذی کتاب الدعاء باب (۷)۔

۱۱۵۰- سنن ترمذی کتاب الامثال باب ماجاء مثل الصلاة والصيام والصدقة۔ صحیح ابن خزیمہ ۶۴/۲۔ صحیح ابن حبان (موارد الظمان) ص ۳۷۲، مستدرک حاکم ۴/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۱۴۹- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، سنن ترمذی کتاب الدعاء باب (۷)۔

۱۱۵۰- سنن ترمذی کتاب الامثال باب ماجاء مثل الصلاة والصيام والصدقة۔ صحیح ابن خزیمہ ۶۴/۲۔ صحیح ابن حبان (موارد الظمان) ص ۳۷۲، مستدرک حاکم ۴/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

کرتے ہوئے اس کے پیچھے تیزی سے آ رہا ہو اور وہ ایک قلعے میں پہنچ جائے اور اپنے آپ کو اس میں محفوظ کر لے۔ اسی طرح بندہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر شیطان سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔ ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۱۵۱- حضرت ام انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ”گناہوں کو چھوڑ دے یہ سب سے افضل ہجرت ہے اور فرائض کی پابندی کر یہ سب سے افضل جہاد ہے۔ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر تم اللہ تعالیٰ کے پاس کثرت ذکر سے بہتر کوئی چیز نہیں لاسکو گی۔“ (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۵۲- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے جو شخص پوری رات (عبادت کرنے کی) مشقت سے عاجز ہے، دولت خرچ کرنے میں بخیل ہے اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے میں بزدل ہے، اسے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔“ (بزار، طبرانی)

۱۱۵۳- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے مطابق

وَمَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْقَدُوُّ سِرَاعًا فِي آثَرِهِ حَتَّى آتَى حَصَنًا فَأَخْرَزَ نَفْسَهُ فِيهِ وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يَنْجُو مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ))
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ خُرَيْمَةَ وَابْنُ جِبَّانٍ وَ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: [صَحِيحٌ] عَلَى شَرْطِهِمَا.

۱۱۵۱- وَعَنْ أُمِّ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((اغْبِرِّي الْمَعَاصِيَ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهَجْرَةِ وَ حَافِظِي عَلَى الْفَرَائِضِ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَ أَكْثَرِي مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَأْتِينَ اللَّهَ بِشَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۱۵۲- وَخَرَجَ الْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ عَجَزَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يَكْبِدَهُ وَ يَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ وَجَنَ عَنْ الْقَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ فَلْيَكْثِرْ ذِكْرَ اللَّهِ)).

۱۱۵۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَقُولُ اللَّهُ: أَنَا

۱۱۵۱- معجم کبیر طبرانی ۱۲۹/۲۵۔ مفتی نے مجمع الزوائد (۲/۱۸) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں اسحاق بن ابراہیم بن نطاس راوی ضعیف ہے۔

۱۱۵۲- معجم کبیر طبرانی ۸۴/۱۱، مسند بزار (کشف الاستار) ۳/۴۔

۱۱۵۳- صحیح بخاری کتاب التوحید باب قوله تعالیٰ ويحذرکم الله نفسه، صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب الحث علی ذکر الله تعالیٰ۔

ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے محفل میں یاد کرے تو میں اسے بہتر محفل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازو پھیلانے کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔“ (بخاری، مسلم)

۱۱۵۴۔ حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آدم کے بیٹے! جب تو مجھے علیحدگی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی تجھے علیحدگی میں یاد کرتا ہوں اور جب تو مجھے محفل میں یاد کرے تو میں تجھے اس سے بہتر افراد کی محفل میں یاد کرتا ہوں جس میں تو مجھے یاد کرتا ہے۔“ (اسے بزار نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۵۵۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ جل شانہ نے فرمایا جب مجھے کوئی بندہ اپنے دل میں یاد کرتا ہے، میں اسے اپنے فرشتوں کی جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے محفل میں یاد کرے میں اسے رفیق اعلیٰ کے پاس یاد کرتا ہوں۔“ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۵۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ عزوجل فرماتا ہے

عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَ أَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِن ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَ إِن ذَكَرَنِي فِي مَلَأِ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَ إِن تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ إِن تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَ إِن أَنَا فِي يَمِينِهِ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً ۝ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ ۝

۱۱۵۴۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : يَا بَنِي آدَمَ إِذَا ذَكَرْتَنِي خَالِيًا ذَكَرْتُكَ خَالِيًا ، وَ إِذَا ذَكَرْتَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُكَ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنَ الَّذِينَ تَذَكَّرْتَنِي فِيهِمْ)) رَوَاهُ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

۱۱۵۵۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَذْكُرُنِي عَبْدِي فِي نَفْسِهِ إِلَّا ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ مِنْ مَلَائِكَتِي وَ لَا يَذْكُرُنِي فِي مَلَأٍ إِلَّا ذَكَرْتُهُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

۱۱۵۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّا اللَّهُ

۱۱۵۴۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۶/۴۔

۱۱۵۵۔ طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۱۵۶۔ سنن ابن ماجہ ۱۲۴۶/۲، کتاب الادب باب فضل الذکر، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۹۰/۲۔

جب میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے ذکر سے ہونٹ ہلاتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“ (ابن ماجہ ابن حبان)

۱۱۵۷- حضرت ابو درداءؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے بادشاہ کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے، تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے، سونا اور چاندی خرچ کرنے سے تمہارے لیے بہتر ہے، دشمن کا سامنا کرنے سے بھی تمہارے لیے بہتر ہے (جس دوران) وہ تمہاری گردنیں اتارتے ہیں اور تم ان کی گردنیں اتارتے ہو۔“ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا ”وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔“ حضرت معاذ نے کہا ہے کہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الہی سے زیادہ نجات دلا سکتی ہو۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے فقہ حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۵۸- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجے میں بہتر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ”جو کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔“ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی؟ آپ نے فرمایا ”اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس وقت تک چلاتا رہتا ہے جب تک وہ ٹوٹ نہ جائے اور خون آلودہ نہ ہو جائے، پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والے درجے میں افضل ہیں۔“ (ترمذی)

عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَوَّكْتَ بَيْنِي شَفَاةً ((رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۱۵۷- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أَنْتُكُمْ بِخَيْرِ أَحْمَالِكُمْ وَ أَرْكَامِكُمْ عِنْدَ مَلِيكِكُمْ ، وَ أَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ ، وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ إِنْثَاقِ اللَّحَبِ وَ النُّورِ وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَذَابَكُمْ، فَيَضْرِبُوا أَفْئِدَتَكُمْ وَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ))، قَالُوا: بَلَى قَالَ : ((ذَكَرُ اللَّهِ))، قَالَ مُعَاذُ: مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذَكَرِ اللَّهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۱۵۸- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَنْ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ ؟ قَالَ: ((لَوْ ضَرَبَ بَسِيقِهِ فِي الْكُفَّارِ وَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَ يَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ أَفْضَلَ [دَرَجَةً])).

۱۱۵۷- مسند احمد ۱۹۵/۵، سنن ترمذی کتاب الدعاء ۴ باب (۶) سنن ابن ماجہ، کتاب الادب باب فضل الذکر، مستدرک حاکم ۴۹۶/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۱۵۸- سنن ترمذی کتاب الدعاء ۵۸۱/۵ باب (۵) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۵۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ”کسی آدمی نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ عذاب سے نجات دے سکتا ہو۔“ صحابہ نے عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا ”جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں البتہ اگر وہ تلوار ٹوٹ جانے تک اسے چلاتا رہے۔“ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں راوی ثقہ ہیں)

۱۱۵۹- وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ)) قِيلَ: [وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَضْرَبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقُطَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ رَجَالُهُ ثِقَاتٌ .

۱۱۶۰- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ”ہر چیز کی پالش ہوتی ہے، دلوں کی پالش اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب الہی سے نجات نہیں دلا سکتی۔“ صحابہ نے عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا ”اگرچہ وہ تلوار ٹوٹنے تک اسے چلاتا رہے۔“ (اسے ابن ابی الدنیاء نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی سعید بن شان ہے جس کے متعلق اختلاف ہے)

۱۱۶۰- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((إِنْ لِكُلِّ شَيْءٍ صِفَالَةٌ وَإِنْ صِفَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ)) قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَلَوْ أَنَّ يَضْرَبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقُطَ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ فِي إِسْنَادِهِ سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ مُخْتَلَفٌ فِيهِ .

۱۱۶۱- حضرت عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کی طرف سے مجھ پر عائد ہونے والی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہو گئی ہیں، لہذا آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ نے فرمایا ”تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ہمیشہ تر رہنی چاہیے۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔ ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے

۱۱۶۱- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ: ((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ

۱۱۵۹- معجم صغير طبرانی ۱۱۳۹ - بیہی نے مجمع الزوائد (۱۷۴) میں کہا ہے کہ اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

۱۱۶۰- ابن ابی الدنیا کی مطبوعہ کتاب میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۱۶۱- سنن ترمذی کتاب الدعاء باب ماجاء فی فضل الذکر، سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل الذکر، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۹۲/۲، مستدرک حاکم ۴۹۵/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

بھی اسے ذکر کیا ہے نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۶۲- حضرت ابو الخارقؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اسراء کی رات میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا۔ وہ عرش کے نور میں مستغرق تھا۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ کیا یہ فرشتہ ہے؟ کہا گیا نہیں۔ میں نے کہا کیا یہ کوئی نبی ہے؟ کہا گیا نہیں؟ میں نے کہا یہ کون ہے؟ (کہنے والے نے) کہا یہ وہ آدمی ہے جس کی زبان دنیا میں اللہ کے ذکر سے تر رہتی تھی اور اس کا دل مسجدوں سے معلق تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالی نہیں دلوائی۔“ (اسے ابن ابی الدنیاء نے کتاب الذکر میں بیان کیا ہے اور یہ مرسل روایت ہے)

۱۱۶۳- حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوتے ہوئے جو آخری بات کی وہ یہ تھی کہ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا ”(سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے) کہ جب توفیق ہو تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔“ (طبرانی ابن حبان بزار نے اسے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ میں نے عرض کیا مجھے ایسا عمل بتائیں جو سب سے افضل ہو اور سب اعمال سے زیادہ اللہ کے قریب کرنے والا ہو۔ آپ نے فرمایا ”مجھے موت اس حالت میں آئے کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔“

۱۱۶۴- حضرت ثوبانؓ نے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”جو لوگ چاندی سونا جمع کرتے ہیں۔“ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ بعض صحابہ

الإِسْنَادُ: قَوْلُهُ ((أَتَشُبُّ)) أَيْ أَتَعْلَقُ.

۱۱۶۲- وَعَنْ أَبِي الْمَخَارِقِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَوَزَتْ لَيْلَةَ اسْرَى بَنِي بَرْجَلٍ مُغَيَّبٍ فِي نَوْرِ الْعَرْشِ)) قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ مَلَكٌ؟ قِيلَ: لَا. قُلْتُ: نَبِيٌّ؟ قِيلَ: لَا، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَانَ فِي الدُّنْيَا لِسَانَهُ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَلَمْ يَسْتَسِيبْ لِوَالِدَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الذِّكْرِ وَهُوَ مُرْسَلٌ.

۱۱۶۳- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ كَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ قُلْتُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَنْ تَمُوتَ وَ لِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ بَرَزٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ أَخْبَرْنِي بِأَفْضَلِ الْأَعْمَالِ وَ أَقْرَبِهَا إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَنْ تَمُوتَ وَ لِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ)).

۱۱۶۴- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هُوَ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ

۱۱۶۲- یہ حدیث مجھے نہیں مل سکی۔

۱۱۶۳- معجم کبیر طبرانی ۹۳/۲۰، بیہقی نے مجمع الزوائد (۷۴/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند میں خالد بن یزید بن عبد الرحمن بن ابی مالک راوی کو ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے، جب کہ ابوزرعہ اور دیگر محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۳/۴۔

نے کہا یہ آیت سونے اور چاندی کے متعلق نازل ہوئی ہے کیوں نہ ہم معلوم کر لیں کہ کون سی دولت بہتر ہے تاکہ ہم وہی جمع کریں۔ آپ نے فرمایا ”سب سے افضل دولت اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، اس کا شکر ادا کرنے والا دل اور وہ مومن بیوی ہے جو ایمان (قائم رکھنے) میں مدد کرے۔“ (ابن ماجہ، ترمذی اور اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۱۶۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی شکر گزار، دل ذکر کرنے والی زبان، مصیبت پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو اپنی ذات اور خاوند کے مال و دولت میں گناہ کا تقاضا نہ کرے۔“ (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَشْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَتَّخِذْهُ؟ فَقَالَ: ((أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَ زَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۶۵- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ قَلْبًا شَاكِرًا وَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَ بَدَنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا وَ زَوْجَةً لَا تَبْغِيهِ حُوتًا فِي نَفْسِهَا وَمَالَهُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ: ((الْحَوْبُ)) بضم الحاء هو الإثم.

۱۱۶۶- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنے رب کو یاد کرنے والے اور نہ یاد کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔“ (بخاری)

۱۱۶۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کچھ لوگ بچھے ہوئے پتنگوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں

۱۱۶۶- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَ الَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَ الْمَيِّتِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۶۷- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيَذْكُرَنَّ اللَّهُ

۱۱۶۸- سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب افضل النساء۔ یومیری نے زوائد میں کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن مرہ کو نسائی نے ضعیف کہا ہے اور حاکم اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن معبد نے اسے لا باس بہ کہا ہے۔ سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورة التوبة۔

۱۱۶۹- معجم کبیر طبرانی ۱۳۴/۱۱ ۱۳۴/۱۱ ۱۳۴/۱۱ ۱۳۴/۱۱ ۲۷۳/۱۴ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے، معجم اوسط کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

۱۱۷۰- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزوجل۔

۱۱۷۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۰۸/۱۔

گے اور وہ انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل کر دے گا۔“ (ابن حبان)

أَقْوَامٌ عَلَى الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ
الْمَلَرَجَاتِ الْعُلَى)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ.

۱۱۶۸- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے صدقے کے طور پر احسان کرتا ہے اور کسی بندے پر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کی توفیق سے بڑھ کر احسان نہیں کیا۔“ (ابن ابی الدنیا)

۱۱۶۸- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا
بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ إِلَّا
وَلِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ صَدَقَةٌ يَمُنُّ بِهَا
عَلَى مَنْ [يَشَاءُ] مِنْ عِبَادِهِ وَمَا مِنْ اللَّهِ
عَلَى عَبْدٍ بِأَفْضَلٍ مِنْ أَنْ يُلْهِمَهُ ذِكْرَهُ)).

۱۱۶۹- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر ایک آدمی کے دامن میں درہم ہوں اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہو گا۔“ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۶۹- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا فِي
حَبْرِهِ ذَرَاهِمٌ يَفْسِمُهَا وَ آخَرُ يَذْكُرُ
اللَّهَ كَانَ الذَّاكِرُ لِلَّهِ أَفْضَلَ)) رَوَاهُ
الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۱۱۷۰- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سے مجاہد کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا ”جو ان میں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔“ اس نے کہا روزہ داروں میں سے کس کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا ”جو ان میں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔“ پھر اس نے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقے کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار فرماتے رہے ”جو ان میں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر

۱۱۷۰- وَخَرَجَ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ
بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ
فَقَالَ: أَيُّ الْمُجَاهِدِينَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟
قَالَ: ((أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى
ذِكْرًا)) قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِينَ أَعْظَمُ
أَجْرًا؟ قَالَ: ((أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى ذِكْرًا)) ثُمَّ ذَكَرَ الصَّلَاةَ
وَالزَّكَاةَ وَ الْحَجَّ وَ الصَّدَقَةَ كُلَّ ذَلِكَ

۱۱۷۸- ابن ابی الدنیا کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی تھی نے مجمع الزوائد (۲/۲۳۷) میں کہا ہے کہ اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں حسین بن عطاء راوی کو ابو حاتم اور دیگر محدثین نے ضعیف کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ غلطی بھی کر جاتا ہے اور تالیس کرتا ہے۔

۱۱۶۹- تھی نے مجمع الزوائد (۱۰/۷۴۱) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے راویوں کو ثقہ کہا گیا ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجہم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۱۷۰- معجم کبیر طبرانی ۱۸۶/۲۰ - مسند احمد ۴۳۷/۳

زیادہ کرتا ہے۔“ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا اے ابو حفص! اللہ کا ذکر کرنے والے تمام نیکیاں لے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بالکل“ (احمد، طبرانی)

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَا أَبَا حَفْصٍ ذَهَبَ الذَّاكِرُونَ بِكُلِّ خَيْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَجَلٌ)).

۱۱۷۱- حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اہل جنت کو صرف اس گھڑی کی حسرت ہوگی جس میں انہوں نے (دنیا میں) اللہ کا ذکر نہیں کیا ہوگا۔“ (اسے طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۷۱- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَّا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى فِيهَا)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ بَيْهَقٍ

[فی الشعب] بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۱۷۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”انسان پر جو وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر گزرتا ہے قیامت کے دن وہ اس پر حسرت کرے گا۔“ (بیہقی نے کہا ہے کہ اس سند میں ضعف ہے لیکن حضرت معاذؓ کی حدیث سے اس کے کچھ شواہد ہیں)

۱۱۷۲- وَخَرَجَ ابْنُ بَيْهَقٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ سَاعَةٍ تَمُرُّ بِأَنْفِ آدَمَ لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهَا بِخَيْرٍ إِلَّا تَحَسَّرَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ ابْنُ بَيْهَقٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ ضَعْفٌ

غَيْرَ أَنَّ لَهُ شَوَاهِدَ مِنْ حَدِيثِ مُعَاذٍ

۱۱۷۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”شیطان نے اپنا منہ ابن آدم کے دل پر رکھا ہوا ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو وہ کھسک جاتا ہے اور اگر وہ بھول جائے تو وہ اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے اور یہی وسوسہ ڈالنے والا خناس ہے۔“ (ابویعلیٰ)

۱۱۷۳- وَخَرَجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ وَاضِعَ خَطْمَهُ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهَ خَنَسَ وَإِنْ نَسِيَ التَّقَمَّ قَلْبَهُ [فَذَلِكَ الْوَسْوَاسُ الْخَنَاسُ]). ((الْخَطْمُ)) بَفَتْحِ الْخَاءِ وَ

إِسْكَانِ الطَّاءِ الْمَهْمَلَةِ هُوَ الْقَم.

۱۱۷۱- معجم کبیر طبرانی ۹۴/۲۰ بیہقی کی شعب الایمان کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۱۷۲- بیہقی کی آداب، مدخل اور اربعین صغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۱۷۳- بیہقی نے معجم الزوائد (۱۴۹/۷) میں کہا ہے اسے ابویعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عدی بن ابی حمزہ راوی ضعیف ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث سند ابویعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

۱۱۷۴- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! جب تو میرا ذکر کرتا ہے، تو میرا شکر کرتا ہے اور جب تو مجھے بھول جاتا ہے تو میری ناشکری کرتا ہے۔“ (طبرانی)

۱۱۷۴- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: يَا بَنِي آدَمَ إِنَّكَ إِذَا ذَكَرْتَنِي شَكَرْتَنِي وَإِذَا نَسَيْتَنِي كَفَرْتَنِي)).

مجالس ذکر اور ان کے لیے اکٹھا ہونے کا ثواب

ثواب حلق الذكر والاجتماع عليه

۱۱۷۵- حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (حجرے سے) نکل کر اپنے صحابہ کے ایک خلق کے پاس آئے اور فرمایا ”تم کیوں بیٹھے ہو؟“ انہوں نے کہا ہم بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس کی حمد بیان کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں دین اسلام کا راستہ دکھایا اور اس کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا۔ آپ نے فرمایا ”حلفا (کہتے ہو کہ) تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟“ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہمیں صرف اسی چیز نے بٹھایا ہے۔ آپ نے فرمایا ”میں نے تم سے کسی شک و شبہ کی بنا پر حلف نہیں لیا، لیکن بات یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر مجھے بتایا ہے کہ اللہ عز و جل فرشتوں کے سامنے تمہیں فخر و مباہات کے ساتھ ذکر کر رہا ہے۔“ (مسلم)

۱۱۷۵- عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى خَلْقٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((مَا أَجْلَسَكُمْ)) قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا؟ قَالَ: ((أَلَا اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ)) قَالُوا: أَلَا اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ، قَالَ: ((أَمَّا إِنِّي لَمَ أَسْتَخْلِفْكُمْ تَهْنَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۷۶- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن رواحہؓ جب کسی صحابی رسول سے ملے تو کہتے ہم ایک گھڑی اللہ پر ایمان لے آئیں۔ ایک دن انہوں نے ایک آدمی سے (یہ بات) کہی تو وہ ناراض ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! ابن رواحہ کو دیکھتے ہو وہ آپ پر ایمان چھوڑ

۱۱۷۶- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَوَاحَةَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَعَالَى ثَوَمُنُ بَرَبْنَا سَاعَةً، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِرَجُلٍ: فَغَضِبَ الرَّجُلُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۱۷۴- لُثْمِي نے مجمع الزوائد (۷۹۱/۱۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابو بکر بڑی راوی ضعیف ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجسم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

۱۱۷۵- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن۔

کرایک گھڑی پر ایمان لے آیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ابن رواحہ پر اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے وہ تو ایسی مجلسوں سے محبت کرتا ہے جن پر فرشتے رشک کرتے ہیں۔“ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔)

۱۱۷۷- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں گھومتے پھرتے ہیں، وہ الہی ذکر کو تلاش کرتے ہیں۔ جب انہیں کچھ لوگ اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے مل جاتے ہیں، وہ آواز دے کر کہتے ہیں اپنے مقصد کی طرف آجاؤ۔ پھر وہ انہیں پہلے آسمان تک اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ بخوبی جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں وہ تیری تسبیح بیان کر رہے ہیں، تیری کبریائی بیان کر رہے ہیں، تیری حمد بیان کر رہے ہیں اور تیری بزرگی بیان کر رہے ہیں۔ وہ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں واللہ! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ وہ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو (ان کی) کیا کیفیت ہوتی؟ وہ کہتے ہیں اگر انہوں نے تجھے دیکھا ہوتا تو اس سے زیادہ تیری عبادت کرتے، بزرگی اور تسبیح بیان کرتے۔ وہ فرماتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں واللہ! اے رب! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ وہ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیں تو ان کی کیا

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرَى إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ يَرْغَبُ عَنْ إِيْمَانِكَ إِلَى إِيْمَانِ سَاعَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ رَوَاحَةَ إِنَّهُ يُحِبُّ الْمَجَالِسَ الَّتِي تُبَاهَى بِهَا الْمَلَائِكَةُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. ۱۱۷۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيَّ حَاجِبِكُمْ فَيُحَقِّقُونَهُمْ بِأَجْحِيهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ أَغْلَمُ [بِهِمْ] - مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَ يُكَبِّرُونَكَ وَ يَحْمَدُونَكَ وَ يُمَجِّدُونَكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ، فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ لَكُنَّا نَوَاضِدٌ لَكَ عِبَادَةٌ وَ أَشَدُّ تَمَجُّدًا وَ أَكْثَرُ [لَكَ] تَسْبِيحًا، فَيَقُولُ: فَمَاذَا يَسْأَلُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ: هَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا

۱۱۷۶- مسند احمد ۲/۲۶۵۳

۱۱۷۷- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزوجل، صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل محالس الذکر۔

کیفیت ہوگی؟ وہ کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو ان کی حرص اور بڑھ جائے گی اور ان کی طلب زیادہ ہو جائے گی اور اس کی زیادہ خواہش کریں گے۔ وہ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں واللہ انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ وہ فرماتا ہے کہ اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیسے ہو؟ وہ کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس سے زیادہ بھاگیں گے اور زیادہ ڈریں گے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے وہ ایک شخص ان میں سے نہیں ہے وہ تو کسی کام کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ سب شریک مجلس ہیں، ان کا ہم مجلس بدبختی کا شکار نہیں ہو گا۔“ (بخاری، مسلم) مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ اہل فضیلت فرشتے سفر پر رہتے ہیں، ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے ہیں۔ جب انہیں کوئی محفل مل جاتی ہے، وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو پروں کے ذریعے ڈھانچتے ہوئے پہلے آسمان تک کے درمیانی فاصلے کو پر کر دیتے ہیں۔ جب وہ (اہل محفل) نکھر جاتے ہیں تو یہ فرشتے اوپر چڑھ کر آسمان تک چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ بخوبی جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں۔ وہ تیری تسبیح، تکبیر، تہلیل، حمد بیان کر رہے تھے اور وہ تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا سوال کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ کہتے ہیں اے رب نہیں۔ وہ فرماتا

رَأَوْهَا، يَقُولُ : لَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ : يَقُولُونَ : لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَ أَعْظَمُ فِيهَا رَغْبَةً؟ قَالَ : لِمِمَّ يَتَعَوَّدُونَ؟ قَالُوا : يَتَعَوَّدُونَ مِنَ النَّارِ ، قَالَ : لِمَقُولُ : وَ هَلْ رَأَوْهَا ؟ قَالَ وَ يَقُولُونَ : لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْهَا فَيَقُولُ : كَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا ؟ قَالَ : يَقُولُونَ : لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَ أَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً ، قَالَ : لِمَقُولُونَ : فَاهْبِذْكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ، قَالَ : يَقُولُ مَلَكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ : فِيهِمْ فَلَان لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ ، قَالَ : هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْفَى جَلِيسُهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ ، وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((إِنَّ اللَّهَ مَلَائِكَةَ سَيَّارَةً لِّفَضْلَاءَ يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرُ اللَّهِ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَ خَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَأُوا مَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعَدُوا إِلَى السَّمَاءِ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ : جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَ يَهْتَلِفُونَكَ وَ يَحْمَدُونَكَ وَ يَسْأَلُونَكَ قَالَ : وَمَاذَا يَسْأَلُونَ؟ قَالُوا : يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ

ہے اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو ان کی کیا کیفیت ہو گی؟ وہ کہتے ہیں وہ طلب کریں گے۔ وہ فرماتا ہے وہ مجھ سے کس چیز سے بچنے کی دعا کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں یارب تیرے دوزخ سے۔ وہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میرے دوزخ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ میرے دوزخ کو دیکھ لیں تو ان کی کیا کیفیت ہو گی؟ وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے بخشش طلب کریں گے۔ وہ فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا ہے اور جو انہوں نے مانگا میں نے وہی انہیں عطا کیا اور جس چیز سے انہوں نے بچنے کی دعا کی میں نے انہیں اس سے پناہ دی۔ وہ کہتے ہیں اے رب! ان میں ایک سخت گناہ گار آدمی ہے وہ وہاں سے گزر رہا تھا کہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی بخشا یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم مجلس بد بخت نہیں ہو سکتا۔“

قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا أَمَى رَبُّ قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ، قَالَ: وَمِمَّا يَسْتَجِيرُونَ نَبِيَّ؟ قَالُوا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبُّ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: يَسْتَغْفِرُونَكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَاعْطَيْنَهُمْ مَا سَأَلُوا وَاجْتَرَيْنَهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا، قَالَ: يَقُولُونَ: رَبُّ فِيهِمْ فَلَانْ عِنْدَ خَطَاةٍ إِنَّمَا مَرَّ فَبَجَلَسَ مَعَهُمْ فَيَقُولُ: لَهُ غَفَرْتُ هُمْ الْقَوْمَ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ))

۱۱۷۸- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ عزوجل فرماتا ہے قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ سخی کون ہیں۔“ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سخی کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ”ذکر کی محفلوں میں بیٹھنے والے۔“ (احمد ابن حبان)

۱۱۷۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكُرَمِ؟)) فَقِيلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكُرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۱۷۹- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کچھ لوگ اکٹھے ہو کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں، ان کا مقصد اس کی رضا جوئی کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا تو آسمان سے ایک منادی آواز

۱۱۷۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُرِيدُونَ بِذَلِكَ إِلَّا

۱۱۷۸- مسند احمد ۶۸/۳، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۹۳/۲۔

۱۱۷۹- مسند احمد ۱۴۲/۳، تلمیذی نے مجمع الزوائد (۷۲/۱) میں کہا ہے کہ اسے احمد، ابویعلیٰ، یزار، طبرانی (اوسط) نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں میمون مرانی کو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے، لیکن اس میں ضعف ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلیٰ اور مجمع اوسط طبرانی میں نہیں مل سکی۔

دیتا ہے، کھڑے ہو جاؤ، تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل گئی ہیں۔“ (احمد، ابویعلیٰ، طبرانی۔ اس کی سند میں ایک راوی میمون المرانی ہے اور اس کے باقی راوی ثقہ ہیں نیز اس کے کئی شواہد ہیں)

۱۱۸۰- حضرت سہل بن خطیبؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کچھ لوگ اللہ عزوجل کے ذکر کی محفل لگاتے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے کھڑے ہو جاؤ، تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں۔“ (طبرانی)

۱۱۸۱- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن رواحہ کے پاس سے گزرے، وہ اپنے ساتھیوں کو نصیحت کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم وہ جماعت ہو جس کے متعلق میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے ساتھ رہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”آپ ان لوگوں کے ساتھ رہیں جو دن رات اللہ کو پکارتے ہیں۔“ تم میں سے جتنی تعداد میں لوگ بیٹھتے ہیں، ان کے برابر فرشتے بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں تو یہ بھی اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں تو یہ بھی اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں تو یہ بھی اس کی کبریائی بیان کرتے ہیں۔ پھر رب جل شانہ کی طرف چڑھ جاتے ہیں حالانکہ وہ ان کی حالت کو بخوبی جانتا ہے، کہتے ہیں اے ہمارے رب!

وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ قَدْ بَدَلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ فِي إِسْنَادِهِ مَيْمُونُ الْمُرَانِيُّ وَ بَقِيَّةُ رَجَالِهِ ثِقَاتٌ وَ لَهُ شَوَاهِدٌ .

۱۱۸۰- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَضَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ فَيَقُومُونَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُومُوا قَدْ غُفِرَ لَكُمْ وَبَدَلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ)).

۱۱۸۱- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يُذَكِّرُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَّا إِنَّكُمْ الْمَلَأَ الَّذِينَ أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَضْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ)) ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَاضْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَوُطِّئُوا﴾ ((أَمَّا إِنَّهُ مَا جَلَسَ عِدَّتُكُمْ إِلَّا جَلَسَ مَعَهُمْ عِدَّتُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنْ سَبَّحُوا اللَّهَ تَعَالَى سَبْحَةً، وَ إِنْ حَمِدُوا اللَّهَ حَمْدَةً، وَ إِنْ كَبَرُوا اللَّهَ كِبْرًا، ثُمَّ يَصْعَدُونَ إِلَى الرَّبِّ

۱۱۸۰- معجم کبیر طبرانی ۲۵۹/۶۔

۱۱۸۱- معجم صغیر طبرانی ۲۲۷/۲، بشری نے معجم الزوائد (۷/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں محمد بن حاد کوئی راوی ضعیف ہے۔

تیرے بندوں نے تیری تسبیح بیان کی تو ہم نے بھی تیری تسبیح بیان کی، انہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد کی تو ہم نے بھی تیری حمد کی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ان میں فلاں شخص بڑا گناہ گار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم مجلس بد بخت نہیں رہ سکتا۔“ (طبرانی)

۱۱۸۲- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے چلتے پھرتے رہتے ہیں، وہ ذکر کی محفلیں تلاش کرتے ہیں، جب وہ ان کے پاس آتے ہیں انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر اپنے سر کردہ کو آسمان کی طرف رب العزت تبارک و تعالیٰ کی طرف بھیج دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم تیرے بندوں میں سے ایسے بندوں کے پاس گئے جو تیرے انعامات کی عظمت بیان کرتے ہیں اور تیری کتاب تلاوت کرتے ہیں اور تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور تجھ سے دنیا و آخرت مانگتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، وہ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کا ہم مجلس بھی بد بخت نہیں ہو سکتا۔“ (بزار)

۱۱۸۳- حضرت جابرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”اے لوگو! فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے لشکر ہیں جو ذکر کی محفلوں میں آتے ہیں اور وہاں رک جاتے ہیں، لہذا تم جنت کے باغیچوں سے خوب کھاؤ۔“ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغیچے کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا:

جَلَّ قَنَافُهُ وَهُوَ أَغْلَمُ بِهِمْ فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّنَا عِبَادُكَ سَبَّحُوا فَسَبَّحْنَا وَكَبَّرُوا فَكَبَّرْنَا وَحَمَدُوكَ فَحَمَدْنَا فَيَقُولُ رَبَّنَا: يَا مَلَائِكَتِي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي لَقَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُونَ: فِيهِمْ فَلَانِ الْخَطَاءِ فَيَقُولُ: هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْتَقِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ))

۱۱۸۲- وَخَرَجَ الْبَزَارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ لَلَّهِ سَهْرَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَطْلُبُونَ خَلْقَ الذِّكْرِ فَإِذَا آتَوْا عَلَيْهِمْ حَفُّوا بِهِمْ ثُمَّ بَعَثُوا رَأْسَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا أَتَيْنَا عَلَى عِبَادِكَ مِنْ عِبَادِكَ يُعْظَمُونَ آيَاتِكَ وَيَتْلُونَ كِتَابَكَ وَيُصَلُّونَ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْأَلُونَكَ لِأَخْرَجَهُمْ وَدُنْيَاهُمْ ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: غَشَوْهُمْ رَحْمَتِي فَهُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْتَقِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ))

۱۱۸۳- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ لَلَّهِ سَرَاتٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحُلُّ وَتَقِفُ عَلَى مَجَالِسِ الذِّكْرِ فَارْتَعُوا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ)) : قَالُوا: وَ أَيْنَ رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ:

”ذکر کی محفلیں (جنت کے باغیچے ہیں) لہذا تم صبح وشام اللہ کا ذکر کرو۔ اس کا ذکر اپنے دلوں میں بھی کرو، جو شخص چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے مقام کو معلوم کر لے، وہ اپنے ہاں اللہ تعالیٰ کے مقام کو دیکھے۔ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔“ (ابو یعلیٰ، بزار، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۸۴- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم جنت کے باغیچوں سے گزرو تو خوب کھایا کرو۔“ انہوں نے عرض کیا جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”ذکر الہی کی محفلیں۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۱۸۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ”مجالس ذکر کی قیمت کیا ہے؟“ فرمایا: مجالس ذکر کی قیمت جنت ہے۔ (اسے احمد نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے)

۱۱۸۶- حضرت ابو درداءؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پر نور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ وہ انبیا ہوں گے اور نہ شہداء۔“ ابو درداء کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ

((مَجَالِسُ الذِّكْرِ فَأَعْذُوا وَارْجِعُوا فِي ذِكْرِ اللَّهِ وَادْكُرُوهُ بَأَنفُسِكُمْ مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللَّهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللَّهِ عِنْدَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبُزَارُ وَ الْحَاكِمُ، وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۱۸۴- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَمَوْا)) قَالُوا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((حَلَقُ الذِّكْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۸۵- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: ((غَنِيمَةُ مَجَالِسِ [الذِّكْرِ] الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۱۸۶- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ أَهْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النَّوْرُ عَلَى مَنَابِرِ اللَّوْثِ يَبْطِئُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ)) قَالَ: فَحَنَّا

۱۱۸۳- تلمیحی نے مجمع الزوائد (۷/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلیٰ اور بزار اور طبرانی (معجم اوسط) نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمر بن عبد اللہ مولیٰ عمرہ کو کئی حضرات نے ثقہ کہا ہے اور ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلیٰ میں نہیں مل سکی مسند بزار (کشف الاستار) ۵/۴، مستدرک حاکم ۱/۴۹۴۔

۱۱۸۴- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۳) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۸۵- مسند احمد ۲/۱۷۷۔

گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ ان کا علیہ ہمارے سامنے بیان کریں تاکہ ہم انہیں معلوم کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔“ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۸۷- حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”رحمن کے دائیں طرف اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ نبی ہوں گے اور نہ شہید، ان کے چہروں کی سفیدی سب لوگوں کی آنکھوں میں پڑ رہی ہوگی۔ ان کی مسندیں اور اللہ عزوجل سے ان کے تقرب کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔“ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ”یہ مختلف قبیلوں سے آکر اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جمع ہوتے ہیں اور خوبصورت الفاظ کا اس طرح انتخاب کرتے ہیں جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوریں چنتا ہے۔“ (اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند ان شاء اللہ حسن ہے)

أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَّهِمْ لَنَا نَعْرِفُهُمْ قَالَ : ((هُمْ الْمُتَحَابُّونَ لِي اللَّهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَ بِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ يَذْكُرُونَهُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۱۱۸۷- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ وَ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ رِجَالٌ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَ لَا شُهَدَاءَ يَفْشَى بَيَاضُ وُجُوهِهِمْ نَظَرُ النَّاطِرِينَ يَفْطَحُهُمُ النَّبِيُّونَ وَ الشُّهَدَاءُ بِمَقْعَدِهِمْ وَ قُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)) قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : ((هُمْ جُمَاعٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ فَيَسْتَقُونَ أَطَابِبَ الْكَلَامِ كَمَا يَنْتَقِي أَكْلُ التَّمْرِ أَطَابِيَّةً)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ . قَوْلُهُ ((جُمَاعٌ)) بضم الجيم و تشديد الميم معناه أحوال من قبائل مختلفة و بلاد شتى . و قوله : ((مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ)) أي من غربائهم و النازع الغريب يعني أنهم إنما جمعهم ذكر الله تعالى مع

۱۱۸۶- ٹیٹنی نے مجمع الزوائد (۷۶/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن ابی السری کے والد متوکل بن عبد الرحمن راوی کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہو سکا اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں مجھے (یعنی محقق کی) طبرانی کی تیوں حاجم میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۱۸۷- ٹیٹنی نے مجمع الزوائد (۷۷/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تیوں حاجم میں نہیں ملی۔

اختلاف قبالہم و تباین امانہم و
غرۃ بعضہم من بعض واللہ اعلم۔

۱۱۸۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُمَا شَهِدَا
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا
يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا
حَقَّتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَ
نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ
لِيَمُنَّ عَنْدَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۸۸- حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ
عنہما دونوں موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نے فرمایا ”جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے
بیٹھے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں رحمت انہیں
اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ
اپنے ہاں موجود مخلوق کے سامنے کرتا ہے۔“ (مسلم)

کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا
ثواب

ثواب کلمۃ التوحید: لا الہ

الا اللہ
www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال بیان
فرمائی ہے کہ (وہ ایسے ہے) جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ
مضبوط ہو اور شاخیں آسمان میں۔ اپنے پروردگار کے حکم
سے ہر وقت پھل دیتا ہو۔“

حضرت ابن عباسؓ اور دیگر سلف نے کہا ہے کہ کلمہ طیبہ
لا الہ الا اللہ ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا
كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ
وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلُّ
حِينٍ يَأْذَنُ رَبُّهَا﴾ [ابراہیم: ۲۴-۲۵]
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ غَيْرُهُ: الْكَلِمَةُ
الطَّيِّبَةُ هِيَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

۱۱۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے
کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ
کی شفاعت کا سب سے زیادہ (مستحق) کون سعادت
مند ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے
ابو ہریرہ! میرا خیال تھا کہ تجھ سے پہلے مجھ سے یہ بات
کوئی نہیں پوچھے گا، کیونکہ تو حصول حدیث میں بڑا
حریص ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت کا سب
سے زیادہ (مستحق) سعادت مند وہ ہوگا جس نے اپنے

۱۱۸۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
مَنْ أَسْعَدُ النَّاسَ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا
أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا
الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ
مِنْ جَوْرِكَ عَلَى الْحَدِيثِ. أَسْعَدُ
النَّاسَ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ:

۱۱۸۸- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن۔

۱۱۸۹- صحیح بخاری کتاب العلم باب الحرص علی الحدیث۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ (بُخَارِي) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.
 دل یا نفس سے مخلص ہو کر لا الہ الا اللہ پڑھا ہو گا۔“

۱۱۹۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((قَالَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَبِّ عَلَّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَ أَذْعُوكَ بِهِ، قَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُ: هَذَا، قَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا تَخْصُنِي بِهِ، قَالَ: يَا مُوسَى لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ فِي كَفِّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كَفِّهِ مَالَتْ بِهِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ جِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.
 ۱۱۹۱- وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ جِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.
 ۱۱۹۲- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قِيلَ:

۱۱۹۰- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا اے میرے رب! مجھے ایسا کلمہ سکھائیں جس کے ذریعے میں تجھے یاد کروں اور تجھ سے دعا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہہ لا الہ الا اللہ۔ انہوں نے کہا اے میرے رب! یہ کلمہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ۔ انہوں نے عرض کیا اے میرے رب! میں ایسا کلمہ چاہتا ہوں جو میرے ساتھ مخصوص ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں ہو تو ”لا الہ الا اللہ“ ان سے بھاری ہو جائے گا۔“ (نسائی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۹۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل ذکر ”لا الہ الا اللہ“ ہے اور سب سے افضل دعا ”الحمد للہ“ ہے۔ (ابن ماجہ، نسائی، ابن حبان حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۱۹۲- حضرت زید بن ارقم نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ عرض کیا گیا اسے اخلاص سے کہنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا

۱۱۹۰- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۴۸۲، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۵/۸، مستدرک حاکم ۵۲۸/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ بالا فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔
 ۱۱۹۱- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل الحامدين۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) (تحفة الاشراف) ۱۹۰/۲، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۰۴/۲، مستدرک حاکم ۵۰۳/۱، ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے منع کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ اسے اس کام سے منع کرے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ (طبرانی)

۱۱۹۳- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی کوئی بندہ اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور (یہ کلمہ) عرش تک پہنچ جاتا ہے بشرطیکہ وہ شخص کبارئ سے بچتا ہو (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۱۹۴- انہی حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی کیسے تجدید کریں؟ آپ نے فرمایا ”لا الہ الا اللہ“ زیادہ سے زیادہ کہو (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۹۵- حضرت یعلیٰ بن شداد نے بیان کیا ہے کہ عبادہ بن صامت کی موجودگی اور تصدیق کے ساتھ میرے باپ شداد بن اوس نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی اوپر آدمی ہے؟ آپ کا مقصد یہ تھا کوئی اہل کتاب۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں۔ پھر آپ نے دروازہ بندہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور کہو ”لا الہ الا اللہ“ ہم نے پل بھر کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے، اے اللہ تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا اور تو نے اس

مَا إِخْلَاصُهَا؟ قَالَ: ((أَنْ تَخْجُزَهُ فَمِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((عَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ)).

۱۱۹۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَقْبَحُ أَقْبَحَ أَتُوبُ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا لِي الْعَرْشِ مَا اجْتَنِبْتُ الْكِبَائِرُ)) رَوَاهُ تَرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۹۴- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((جَدِّدُوا إِيْمَانَكُمْ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ نَجَدِّدُ إِيْمَانَنَا؟ قَالَ: ((أَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۱۹۵- وَعَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ وَ عِبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ حَاضِرٌ يُصَدِّقُهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ)) يَعْنِي أَهْلَ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ وَقَالَ: ((ارْقُمُوا أَيْدِيَكُمْ وَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) فَرَقَعْنَا أَيْدِيَنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ بَعَثْتَنِي بِهِدَاهِ

۱۱۹۲- معجم کبیر طبرانی ۲۲۳/۵، مستدرک حاکم ۵۰۳/۱، لا شی نے مجمع الزوائد ۱۸/۱ میں کہا ہے کہ اس کی سند میں محمد بن عبد الرحمن غران راوی وضاع ہے۔

۱۱۹۳- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۶۰)

۱۱۹۴- مسند احمد ۳۵۹/۲

۱۱۹۵- مسند احمد ۱۲۴/۴

کے عوض مجھ سے جنت کا وعدہ کیا۔ تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ پھر فرمایا لوگو تمہیں بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۱۹۶- حضرت عمروؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو بندہ اسے دل کی سچائی کے ساتھ کہے اور اسی حالت میں اسے موت آئے، اللہ اسے دوزخ کے لیے ضرور حرام کر دیتا ہے۔ وہ ہے ”لا الہ الا اللہ“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۱۹۷- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی شہادت جنت کی چابی ہے۔ (احمد بزار)

۱۱۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عرش کے سامنے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک نورانی ستون ہے۔ جب کوئی بندہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہتا ہے وہ ستون جنبش میں آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ٹھہر جا۔ وہ کہتا ہے میں کیسے ٹھہروں، تو نے اس کے قائل کو بخشا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے یقیناً بخش دیا ہے۔ تب وہ ٹھہر جاتا ہے۔“ (بزار)

الْكَلِمَةِ وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ وَ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُبَشِّرُوكُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۱۹۶- وَعَنْ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ فَيَمُوتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا حَرَّمَ عَلَى النَّارِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

۱۱۹۷- وَخَرَجَ أَحْمَدُ وَ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَقَاتِلُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)).

۱۱۹۸- وَخَرَجَ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَمُودًا مِنْ نُورٍ بَيْنَ يَدَيِ الْعَرْشِ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اهْتَزَّ ذَلِكَ الْعَمُودُ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اسْكُنْ فَيَقُولُ: كَيْفَ اسْكُنْ وَلَمْ تَغْفِرْ لِقَائِلِهَا فَيَقُولُ: إِنِّي

۱۱۹۶- مستدرک حاکم ۱۳۵۱- ذہبی نے بھی اسے صحیحین کی شرط کے مطابق قرار دیا ہے۔

۱۱۹۷- مسند احمد ۲/۴۲۵، بیہقی نے مجمع الزوائد (۱/۱۶۱) میں کہا ہے کہ اسے احمد اور بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں شمر اور معاذ کے درمیان انقطاع ہے۔ اسی طرح اسماعیل بن عیاش کی اہل حجاز سے روایت ضعیف شمار ہوتی ہے اور یہ بھی انہی میں سے ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند بزار کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

۱۱۹۸- مسند بزار (کشف الاستان) ۶/۴۔

قَدْ غَفَرْتُ لَهُ فَيَسْكُنُ عِنْدَ ذَلِكَ)).

۱۱۹۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی بندہ رات یا دن کو پہل بھر کے لیے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہتا ہے یہ (کلمہ اس کے) نامہ اعمال میں لکھی ہوئی تمام برائیاں مٹا دیتا ہے، حتیٰ کہ وہ اتنی نیکیوں میں جا ٹھہرتا ہے۔“ (ابو یعلیٰ)

۱۲۰۰- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ (کا ورد کرنے) والوں پر قبر میں بھی کوئی وحشت نہیں ہوگی اور محشر میں بھی۔ گویا میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ (کا ورد کرنے) والوں کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمارے غم کو ختم کر دیا۔“ (طبرانی، شعب الایمان بیہقی) طبرانی کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ (کا ورد کرنے) والوں پر نہ موت کے وقت کوئی وحشت ہوتی ہے اور نہ ہی قبر میں۔“

۱۲۰۱- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سبحان اللہ کہنا نصف میزان ہے، ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ اسے بھرو دیتا ہے اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہیں، وہ سیدھا اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جاتا ہے۔“ (ترمذی)

۱۱۹۹- وَخَرَجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا طَمَسَتْ مَا فِي الصَّحِيفَةِ مِنَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى تَسْكُنَ إِلَى مَقِيلِهِ مِنَ الْحَسَنَاتِ)).

۱۲۰۰- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشَّعْبِ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْشَةٌ فِي قُبُورِهِمْ وَلَا مَنْشَرُهُمْ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ يَنْفَضُونَ التُّرَابَ عَنْ رُؤُوسِهِمْ وَ يَقُولُونَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ)) وَ فِي رِوَايَةٍ لِلطَّبْرَانِيِّ ((لَيْسَ عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْشَةٌ عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا عِنْدَ الْقَبْرِ)).

۱۲۰۱- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِنِصْفِ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا ذَوْنٌ اللَّهُ حِجَابٌ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ)).

۱۱۹۹- امامی نے مجمع الزوائد (۸۲/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عثمان بن عبد الرحمن زہری متروک راوی ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلیٰ میں نہیں مل سکی۔

۱۲۰۰- امامی نے مجمع الزوائد (۸۳/۱۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں یحییٰ الحماني راوی ضعیف ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث نہ معجم اوسط طبرانی میں مل سکی ہے اور نہ ہی شعب الایمان بیہقی میں۔

۱۲۰۱- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۷) ترمذی نے کہا ہے اس کی سند قوی نہیں ہے۔

۱۲۰۲- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کے نام وصیت نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا ”حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے! کو وصیت کرتے ہوئے کہا ”اے میرے پیارے بیٹے میں تمہیں دو کاموں کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اگر یہ ایک کلمہ ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور آسمان و زمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو یہ ان سے وزنی ہو جائے گا اور اگر (یہ آسمان و زمین) گول دائرے کی طرح بھی ہوں تو یہ انہیں چیرتا ہوا سیدھا اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جائے گا۔“ اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی (بزار) حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ”میں تم دونوں کو لالہ الا اللہ کہنے کا حکم دیتا ہوں، اگر آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں میں موجود ہے، ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں، لالہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو یہ ان دونوں سے وزنی ہو گا اور اگر آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں میں موجود ہے گول دائرے کی شکل میں ہوں اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کو ان کے اوپر رکھ دیا جائے تو یہ انہیں چیر کر گزر جائے گا اور میں تمہیں سبحان اللہ و بحمدہ کہنے کا حکم دیتا ہوں یہ الفاظ ہر چیز کی نماز ہے اور انہی کی بدولت ہر چیز کو رزق ملتا ہے۔“

ایک سو مرتبہ لالہ الا اللہ کہنے کا ثواب

ثَوَابُ مَنْ قَالَهَا مِائَةً مَرَّةً

۱۲۰۳- حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ نبی

۱۲۰۳- حَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ

۱۲۰۲- مسند بزار (کشف الاستار) ۷/۴ مستدرک حاکم ۵۳۹/۱

کریم ﷺ نے فرمایا جو بھی آدمی ایک سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہو گا اور کسی شخص کا کوئی عمل اس سے افضل حالت میں اوپر نہیں اٹھایا جاتا، البتہ وہ شخص جس نے اتنی دفعہ یا اس سے زیادہ دفعہ کہا ہو گا (اس کا عمل اس سے افضل ہو سکتا ہے)۔“ (طبرانی)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ إِلَّا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَلَمْ يُرَفَّعْ لِأَحَدٍ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِحَسْبِ قَوْلِهِ أَوْ زَادَ)).

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کا ثواب

ثواب من شهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله

۱۲۰۴- حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے یہ شہادت دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ (علیہ السلام) اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ مریم کی طرف القاء کردہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، جنت اور دوزخ برحق ہیں، وہ جیسے بھی عمل کر رہا ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔“ (بخاری، مسلم) مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس شخص نے یہ شہادت دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ حرام کر دے گا۔“

۱۲۰۴- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْثَمٍ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ، وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ)).

۱۲۰۵- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

۱۲۰۵- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

۱۲۰۳- لکھی نے مجمع الروائد (۸۶/۱۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبد الوہاب بن الضحاک راوی متروک ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں مل سکی۔

۱۲۰۳- صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء، صحیح مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً۔

۱۲۰۵- صحیح بخاری کتاب العلم باب من خص بالعلم قوماً دون قوم، صحیح مسلم ایضاً۔

کے پیچھے سواری پر معاذ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا ”اے معاذ بن جبل!“ انہوں نے تین دفعہ کہا یا رسول اللہ! لبیک وسعدیک۔ آپ نے فرمایا ”جو شخص بھی سچے دل سے شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اسے آگ کے لیے حرام کر دیتا ہے۔“ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں یہ بات لوگوں کو بتا دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا ”پھر تو وہ (اس پر) بھروسہ کر لیں گے (اور بیٹھ رہیں گے)۔“ (بخاری سلم) (ملاحظہ:) اس جیسی بہت سی احادیث ثابت ہیں۔

۱۲۰۶۔ حضرت رفاعہ جعفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب ہم کدی یا قادیہ مقام پر پہنچے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور نیکی کی باتیں کہیں اور فرمانے لگے ”میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ جو آدمی سچے دل سے گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، پھر راہ راست پر رہنے کی کوشش کرے، وہ ضرور جنت میں جائے گا۔“ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۰۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عمارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوری مخلوقات کے سامنے میری امت کے ایک آدمی کو نکالے گا اور اس کے سامنے ننانوے رجسٹر پھیلا دے گا، ہر رجسٹر حد نگاہ تک بکھری رہا ہو گا۔ پھر

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَ مُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ - قَالَ: ((يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ)) قَالَ: لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُكَ، ثَلَاثًا قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَوَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: ((إِذَا يَتَكَلَّمُوا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ: قُلْتُ: وَ الْأَحَادِيثُ فِي مِثْلِ هَذَا كَثِيرَةٌ دَائِرَةٌ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى .

۱۲۰۶۔ وَعَنْ رِفَاعَةَ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ أَوْ بِقَدِيدٍ فَحَمِدَ اللَّهُ وَ قَالَ: خَيْرًا، وَقَالَ: ((أَشْهَدُ عِنْدَ اللَّهِ لَا يَمُوتُ عَبْدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلَّا مَلَكَ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۱۲۰۷۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنْ اللَّهُ يَسْتَخْلِصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رَأْسِ الْخَلَاقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ بَسْمَةَ

۱۲۰۶۔ مسند احمد ۱/۱۶۷۔

۱۲۰۷۔ سنن ترمذی کتاب الایمان باب ما جاء فیمن یموت وهو یشهد ان لا اله الا الله ، سنن ابن ماجه کتاب الزهد باب ما یرجى من رحم الا يوم القيامة۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۲۲۴، مستدرک حاکم ۱/۵۲۹، ذہبی نے اس کی محنت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

فرمائے گا کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کر سکتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ کہے گا نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تیرے پاس عذر ہے؟ وہ کہے گا اے میرے رب نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں، تیری ہمارے پاس ایک نیکی ہے، آج تجھ پر ذرہ بھر ظلم نہیں ہوگا۔ ایک کارڈ نکالا جائے گا جس میں اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا عبده ورسوله (لکھا) ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اپنے (اعمال کے) وزن کے قریب آ۔ وہ کہے گا اے میرے رب! ان رجسروں کے ساتھ یہ کارڈ کس چیز کا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر رجسروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور کارڈ دوسرے پلڑے میں۔ رجسرا بھر کر اوپر اٹھ جائیں گے اور کارڈ بھاری ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔“ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہنے کا ثواب

۱۲۰۸- حضرت یعقوب بن عاصم نے نبی کریم ﷺ کے دو صحابہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جب بھی کوئی بندہ نیت کے اخلاص دل کی تصدیق اور زبان سے بول کر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہے تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا

وَيَسْئَلُ سَجَلًا كُلُّ سَجَلٍ مِّثْلَ مَدِّ الْقَصْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتَنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كِتَابِي الْخَاطِفُونَ؟ يَقُولُونَ: لَا يَا رَبُّ، يَقُولُونَ: أَفَلَاكَ عَذْرَاءٌ؟ فَقَالَ: لَا يَا رَبُّ، يَقُولُونَ: اللَّهُ تَعَالَى: بَلَى إِنْ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةٌ فَإِنَّهُ لَا ظَلَمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ بَطَاقَةً فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَقُولُونَ: أَحْضَرْ وَزَكَتْ يَقُولُونَ: يَا رَبُّ مَا هَذِهِ الْبَطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَلَاتِ؟ فَقَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَظْلَمُ فَتَوْضَعُ السَّجَلَاتُ فِي كِتَابِي وَالْبَطَاقَةُ فِي كِتَابِي فَطَاشَتِ السَّجَلَاتُ وَتَقَلَّتِ الْبَطَاقَةُ وَلَا يَقْلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

ثَوَابُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

۱۲۰۸- عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [إِنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ يَلَمْسْ أَلْفَ مَلَكٍ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

رُوحَهُ مُصَدِّقًا بِهَا قَلْبُهُ نَاطِقًا بِهَا
لِسَانُهُ إِلَّا فَتَقَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ
السَّمَاءُ فَتَقًا حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى قَائِلِهَا
وَحَقٌّ لِعَبْدٍ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَهُ
سُؤْلُهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

١٢٠٩- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
 الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ لَمْ يَسْبِقْهَا عَمَلٌ وَ لَمْ يَبْقِ
 مَعَهَا سَيِّئَةٌ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ
 حَسَنٍ.

١٢١٠- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
[أبيه] عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ
يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ
مِنْ قَبْلِي : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ،
وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ .

١٢١١- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَا

۱۲۱۰- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء یوم عرفہ، ترمذی نے کہا ہے اس سند کے لحاظ سے یہ حدیث غریب ہے۔

إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ گویا اس نے ایک یاد و غلام آزاد کیے۔“ (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ كَعِذْلٍ مُحَرَّرٍ أَوْ مُحَرَّرِينَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۲۱۲- حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے چاندی یا دودھ کا تحفہ دیا یا گم شدہ راہ کی راہنمائی کی، گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے کہا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اس نے بھی گویا ایک غلام آزاد کیا۔“ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں) نیز اسے ابن حبان اور ترمذی نے لا الہ الا اللہ کے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ روایت قرض کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۱۲۱۲- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَنَحَ مَنَحَةً وَزَقَّ أَوْ مَنَحَةً لَبَنٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا فَهُوَ كَعِثْقٍ كَعِثْقِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَهُوَ كَعِثْقٍ نَسَمَةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رَجَّاهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ، وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِإِخْتِصَارٍ التَّهْلِيلِ وَ تَقَدَّمَ فِي الْقَرْضِ.

مذکورہ دعائیں دفعہ پڑھنے کا ثواب

ثواب من قالها عشرًا

۱۲۱۳- حضرت ابوالیوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے یہ دعا دس دفعہ پڑھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ گویا اس نے اولاد اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کیے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۲۱۳- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۲۱۱- معجم کبیر طبرانی ۱۹۵/۴، بیہمی نے مجمع الزوائد (۸۴/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

۱۲۱۲- مسند احمد ۲۸۵/۴، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۷۸/۷، سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی الحج ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۱۳- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التہلیل، صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التہلیل والتسبیح والدعاء۔

ثواب من قاہا فی یوم مائۃ مرۃ

یہی دعا سودفعہ پڑھنے کا ثواب

۱۲۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمِ مِائَةِ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ مَحُيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَ كَانَتْ لَهُ حِزْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمَسَّى وَ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۲۱۵- وَعَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي أَفْضَلَ الْكَلَامِ قَالَ: ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّرُ وَ يُعِينُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةِ مَرَّةٍ فِي يَوْمٍ فَإِنَّكَ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا مَنْ قَالَ: مِثْلَ مَا قُلْتُ)) رَوَاهُ الْبُزَارُ وَ فِي سَنَدِهِ جَابِرُ الْجُعْفِيُّ مُخْتَلَفٌ فِيهِ قُلْتُ: وَ يَأْتِي ذِكْرُ ثَوَابِهَا إِذَا قِيلَتْ فِي الصَّبَاحِ وَ الْمَسَاءِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

۱۲۱۴- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے ایک سو نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور یہ اس کے لیے اس دن شام تک شیطان سے حفاظت (کا سبب) ہوگی۔ کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہیں لے کر آئے گا البتہ جو شخص اس سے زیادہ دفعہ کہہ لے اور زیادہ عمل کرے (وہ اس سے افضل ہو سکتا ہے)۔“ (بخاری مسلم)

۱۲۱۵- حضرت ابو منذر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سب سے افضل دعا سکھائیں۔ آپ نے فرمایا ”اے ابو منذر! تو ایک دن میں سو دفعہ یہ دعا پڑھ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّرُ وَ يُعِينُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) تو اس دن عمل کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے افضل ہو گا البتہ وہ شخص اس سے مستثنیٰ ہے جس نے تیرے برابر یہ دعا پڑھی۔“ (اسے برابر نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جابر جہنی مختلف فیہ راوی ہے) ملاحظہ: صبح و شام کے اوقات میں اس دعا کے پڑھے جانے کا ثواب بعد میں بیان ہو گا ان شاء اللہ۔

۱۲۱۴- صحیح بخاری و صحیح مسلم ایضاً۔

۱۲۱۵- مسند بزار (کشف الاستار) ۹/۴۔

اسی قسم کی ایک دوسری دعا کا ثواب

ثَوَابُ نَوْعٍ مِّنْهُ

۱۲۱۶- حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے یہ دعا پڑھی ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدًا)) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اس کا کوئی ہم سر نہیں ہے۔ اس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔“ (بخاری)

۱۲۱۶- حَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفِي أَلْفٍ حَسَنَةً)).

اسی قسم کی ایک اور دعا کا ثواب

ثَوَابُ نَوْعٍ آخَرَ مِّنْهُ

۱۲۱۷- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص (مندرجہ ذیل) دعا پڑھے اور اللہ کی رضا جوئی کے علاوہ اس کی کوئی دوسری نیت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنات النعیم میں داخل فرمائے گا ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))“ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی، وہ زندہ بھی کرتا ہے، مارتا بھی وہی ہے، وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے، کبھی نہیں مرے گا، بھلائی اس کے اختیار میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (طبرانی)

۱۲۱۷- حَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا يُرِيدُ بِهَا إِلَّا وَجْهَ اللَّهِ أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا جَنَّاتٍ النَّعِيمِ)).

۱۲۱۶- بیہی نے مجمع الزوائد (۸۰/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابوالورقاء فائدہ راوی متروک ہے (یعنی محقق کو یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

۱۲۱۷- مجمع کبیر طبرانی ۳۴۹/۱۲ بیہی نے مجمع الزوائد (۸۰/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں بیہی الباقی راوی ضعیف ہے۔

ثَوَابُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

سبحان اللہ و بحمدہ کا ثواب

۱۲۱۸- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أَخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، فَقَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)) وَ فِي رَوَايَةٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ: ((مَا اصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۲۱۸- حضرت ابو ذرؓ نے بیان کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ پسندیدہ دعا ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ دعا سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔“ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی دعا سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا بندوں کے لیے منتخب کیا ہے (اور وہ ہے) سبحان اللہ وبحمدہ۔“ (مسلم)

۱۲۱۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ غُرِمَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُزَارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۱۲۱۹- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگ گیا۔“ (اسے بزار نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۲۰- وَعَنْ حَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِمَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

۱۲۲۰- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس نے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگ گیا۔“ (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۲۲۱- حضرت ابوالامامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول

۱۲۲۱- وَخَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا

۱۲۱۸- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل سبحان اللہ وبحمدہ۔

۱۲۱۹- مسند بزار (کشف الاستار) ۱۳/۴۔

۱۲۲۰- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۶۰) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عمل الیوم

واللیلۃ نسائی ص ۴۷۹، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۹۷/۲، مستدرک حاکم ۵۱۲/۱۔

اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص کے لیے اللہ کی عبادت کی مشقت میں رات گزارنا مشکل ہو یا وہ دولت خرچ کرنے میں بخیل ہو یا دشمن سے جنگ کرنے سے بزدل ہو، اسے زیادہ سے زیادہ سبحان اللہ و بحمدہ کہنا چاہیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کی راہ میں سونے کا ایک پہاڑ خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے۔“ (اسے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) ملاحظہ: اس کے ثواب کے متعلق کچھ اور احادیث بھی آئیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بِأَسْبَغِهِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ هَالَكَ اللَّيْلُ أَنْ يُكَابِدَهُ أَوْ يَحِلَّ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ أَوْ جَبَنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ فَلْيَكْثِرْ مِنْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهِ مِنْ جَبَلٍ ذَهَبٍ يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ [عز وجل])) قلت: وَ تَأْتِي أَحَادِيثُ أُخَرُ فِي ثَوَابِهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

ایک دن میں سو دفعہ سبحان اللہ و بحمدہ پڑھنے کا ثواب

ثَوَابُ مَنْ قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ فِي يَوْمٍ

۱۲۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ پڑھتا ہے اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف ہو جاتے ہیں۔“ (اسے مسلم نے ایک لمبی حدیث میں ذکر کیا ہے)

۱۲۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي حَدِيثِهِ.

۱۲۲۳- حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اپنے باپ سے، انہوں نے ان کے دادا سے، جس کا نام زید بن سہل انصاری ہے، روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“ یا فرمایا ”اس کے لیے جنت ضروری ہو گئی اور جس شخص نے ایک سو دفعہ سبحان اللہ

۱۲۲۳- وَعَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ وَجَّهَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَ مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَ

۱۲۲۱- معجم کبیر طبرانی ۲۲۸/۸ ثمنی نے مجمع الزوائد (۹۴/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند میں سلیمان بن احمد الواسطی راوی کو عبد اللہ نے ثقہ قرار دیا ہے اور جمہور نے ضعیف۔ باقی راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۲۲- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح۔

۱۲۲۳- مستدرک حاکم ۲۵۱/۴، ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے، معجم کبیر طبرانی ۳۴۹/۱۲، ثمنی نے مجمع الزوائد (۸۵/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں یحییٰ بن الباقی راوی ضعیف ہے۔

وبجہ پڑھا اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دیں۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر تو ہم میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا ”بالکل ایسے ہی ہے، تم میں سے ایک آدمی اتنی نیکیاں لائے گا کہ اگر انہیں پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو اس پر گراں گزریں۔ پھر نعمتیں لائی جائیں گی اور وہ انہیں ختم کر دیں گی۔ پھر رب تعالیٰ اپنی دو اضافی مہربانیاں عطا فرمائے گا۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے۔ طبرانی نے اسی قسم کی حدیث ایوب بن عتبہ یحییٰ عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عمر سند کے ساتھ ذکر کی ہے)

۱۲۲۳- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ و بجمہ کہتا ہے اسے ایک سوانٹ کی قربانی کے برابر ثواب ہوتا ہے۔“ (اسے طبرانی نے ایک لمبی حدیث میں ذکر کیا ہے جو بعد میں آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ)

سبحان اللہ و بجمہ سبحان اللہ العظیم کہنے کا ثواب

۱۲۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دو کلمات زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، ترازو میں وزنی ہیں، رحمان کو بہت پیارے ہیں (اور وہ ہیں) سبحان اللہ و بجمہ سبحان اللہ العظیم۔“ (بخاری مسلم)

بِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةً أَلْفَ حَسَنَةٍ وَ أَرْبَعًا وَ عِشْرِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا لَا يَهْلِكُ مِنَّا أَحَدٌ، قَالَ: ((بَلَىٰ إِنِ أَحَدُكُمْ لَيَجِيءُ بِالْحَسَنَاتِ لَوْ وَضِعَتْ عَلَىٰ جَبَلٍ أَلْقَيْنَاهُ ثُمَّ تَجِيءُ النِّعَمُ فَلْتَذْهَبَ بِيَدِكَ ثُمَّ يَتَطَاوَلُ الرَّبُّ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَحْمَتَيْنِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِنَحْوِهِ مِنْ طَرِيقِ أَيُّوبَ بْنِ عُثْبَةَ التِّمَامِيِّ عَنْ عَطَاءَ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ. ۱۲۲۴- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ كَانَ مِثْلَ مِائَةِ بَدَلَةٍ إِذَا قَالَهَا مِائَةً مَرَّةً)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي حَدِيثٍ يَأْتِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

ثواب سبحان اللہ و بجمہ سبحان اللہ العظیم

۱۲۲۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ

۱۲۲۳- معجم کبیر طبرانی ۱۳۵/۸؛ غشی نے مجمع الزوائد (۹۲/۱۰) میں کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔
۱۲۲۵- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح، صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهلیل والتسبیح۔

۱۲۲۶- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ)) ایسی دعا ہے کہ جو شخص اسے پڑھے گا (اس کے لیے) یہ اسی طرح لکھ دی جائے گی۔ پھر یہ عرش سے چٹ جائے گی، اسے اس آدمی کا کوئی گناہ نہیں مٹا سکے گا حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے آئے گا تو جیسے اس نے اسے پڑھا ہو گا اس پر مہر لگی ہوگی۔“ (بزار)

”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“
پڑھنے کا ثواب

۱۲۲۷- حضرت ابوالمالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”طہارت نصف ایمان ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتی ہے، سبحان اللہ والحمد للہ آسمان اور زمین کے خلا کو پر کر دیتے ہیں نماز نور ہے، صدقہ برحان ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے۔ تمام لوگ اپنے نفس کو بیچنے کے لیے صبح جاتے ہیں، کچھ اسے آزاد کرنے والے ہوتے ہیں اور کچھ ہلاک کرنے والے۔“ (مسلم)

۱۲۲۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدم کی اولاد میں سے ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ پیدا ہوا ہے جو شخص اللہ اکبر الحمد للہ لا الہ الا اللہ سبحان اللہ اور

اللہ العظیم)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ۔
۱۲۲۶- وَحَرَّجَ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ قَالِهَا كُتِبَتْ كَمَا قَالَهَا ثُمَّ غُلِقَتْ بِالْعَرْشِ لَا يَمْحُوهَا ذَنْبٌ عَمِلَهُ صَاحِبُهَا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ مَحْتَمَةٌ كَمَا قَالَهَا)).

ثواب سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

۱۲۲۷- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأَانِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ الصَّلَاةُ نُورٌ وَ الصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَ الصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَ الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْفِرُ لِبَائِعِ نَفْسِهِ لِمُعْصِيهَا أَوْ مُوْبِقِهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۲۸- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتْنَيْنِ وَ ثَلَاثِمِائَةِ مَقْصَلٍ فَمَنْ كَثَرَ اللَّهُ وَ حَمِدَ

۱۲۲۶- مسند بزار (كشف الاستار) ۱۴/۴۔

۱۲۲۷- صحيح مسلم كتاب الطهارة باب فضل الوضوء۔

۱۲۲۸- صحيح مسلم كتاب الزكاة باب بيان ان اسم الصدق يقع على كل معروف۔

استغفر اللہ کہے مسلمانوں کے راستے سے پھریا کاشایا
ہڑی ہٹائے یا نیکی کا کام کہے یا برائی سے روکے اور یہ کام
تین سو ساٹھ کے برابر کرے، وہ اس دن شام کے وقت
اپنے آپ کو دوزخ سے دور کر چکا ہو گا۔“ ابو توبہ نے
کہا ہے شاید آپ نے فرمایا ہے ”وہ چلتا پھرتا دوزخ سے
بچ گیا۔“ (مسلم)

اللَّهُ وَهَلَّلَ اللَّهَ وَسَبَّحَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ
وَعَزَلَ حَجْرًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ
شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ
أَوْ أَمَرَ بِمَغْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ
تِلْكَ السَّتِينَ وَالْفَلَاحِ مِثْلَ فَإِنَّهُ يُمْسِي
يَوْمَيْهِ وَقَدْ رَزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ))
قَالَ أَبُو تَوْبَةَ: وَرُبَّمَا قَالَ: ((يُمْسِي))

یعنی بالشین المعجمة، رواہ مسلم.

۱۲۲۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا ان تمام
چیزوں سے اچھا لگتا ہے جن پر سورج کی شعاع پڑی
ہے۔“ (مسلم)

۱۲۲۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَنْ
أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا
طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۳۰- ایک صحابی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ
نے فرمایا ”سب سے افضل کلام سبحان اللہ والحمد
للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے۔“ (اسے احمد نے
صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۳۰- وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَفْضَلُ الْكَلَامِ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۲۳۱- حضرت سرہ بن جندب نے بیان کیا ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کو چار کلمات بہت
زیادہ پسند ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا
اللہ اور اللہ اکبر ان میں سے جس سے مرضی آغاز کر
لے۔“ (مسلم)

۱۲۳۱- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ أَرْبَعُ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بَابُهُنَّ
بَدَأَتْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتَّيْسَانِيُّ وَزَادَ
((وَهُنَّ مِنَ الْقُرْآنِ)).

۱۲۲۹- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهلیل والتسبیح۔

۱۲۳۰- مسند احمد ۳/۴۔

۱۲۳۱- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل سبحان اللہ وبحمده۔ عمل اليوم والليلة

(نسائی) ص ۴۸۷۔

۱۲۳۲- حضرت (عبداللہ) ابن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسراء کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے کہا اے محمد! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی زرخیز ہے، اس کا پینا پیٹھا ہے اور وہ چھیل میدان ہیں اور اس کی پیڑی ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) ہے۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۲۳۳- حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جنت میں چھیل میدان ہیں، ان میں زیادہ سے زیادہ پودے لگاؤ۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی پیڑی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ))۔“ (طبرانی)

۱۲۳۴- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور وہ پودے لگا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ”اے ابوہریرہ! تو کیا بیج رہا ہے؟“ میں نے عرض کیا پیڑی ہے۔ آپ نے فرمایا ”میں تجھے اس سے بہتر پیڑی بتاؤں؟ وہ ہے سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ ان میں سے ہر ایک کے بدلے تیرے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔“ (اسے ابن ماجہ نے حسن سند کے

۱۲۳۲- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بَنِي لَقَال: يَا مُحَمَّدُ أَفَرَأَيْتَ أَمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامُ وَ أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَ أَنَّهَا قِيَعَانُ وَ أَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانُ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۳۳- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ قِيَعَانًا فَأَكْبِرُوا مِنْ غِرَاسِهَا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا غِرَاسُهَا؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ)).

۱۲۳۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِي تَفْعَلُ؟)) قُلْتُ: غِرَاسًا قَالَ: ((أَذَلُّكَ عَلَى غِرَاسِ خَيْرٍ مِنْ هَذَا؟ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ تَفْعَلُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ ابْنُ

۱۲۳۲- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۵۹)۔

۱۲۳۳- معجم کبیر طبرانی ۲۹۵/۶، بیہقی نے مجمع الزوائد (۹۰/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں الحسین بن طوائف راوی ضعیف ہے۔

۱۲۳۴- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل التسمیج۔ یحییٰ نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔ مستدرک حاکم ۵۱۲/۱، ذہبی اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

ساتھ ذکر کیا ہے اور حاکم نے اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاستیلاب ہے

۱۲۳۵- حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے چار کلمات منتخب کیے ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ جو شخص سبحان اللہ کہتا ہے، اس کی بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ ختم ہوتے ہیں اور جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے اسے بھی اس کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے اسے بھی اس کے برابر اور جو الحمد للہ (کے ساتھ) رب العالمین اپنی طرف سے کہتا ہے، اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ (احمد، نسائی، حاکم نے بھی اس کے قریب قریب ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

مَاجَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. وَ الْحَاكِمُ بَنَحْوِهِ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۲۳۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

((إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ كَتَبَتْ لَهُ عَشْرُونَ حَسَنَةً وَ خُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُونَ سَيِّئَةً وَمَنْ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً وَ خُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَةً)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ بَنَحْوِهِ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۲۳۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((خَلُّوْ

جُنتَكُمْ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّئْ حَضَرَ قَالَ: ((لَا وَ لَكِنْ جُنتَكُمْ مِنَ

النَّارِ، قُولُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مُحْضَبَاتٍ وَ مُعَقَّبَاتٍ وَ هُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ

بَنَحْوِهِ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ. قَوْلُهُ: ((جُنتَكُمْ)) بِضَمِّ الْجِيمِ

وَ تَشْدِيدِ التَّوْنِ مَعْنَاهُ مَا يَسْتَرْكُمُ وَ

۱۲۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنی ڈھال لے لو۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا

دشمن آگیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”نہیں بلکہ دوزخ سے (بچانے والی) ڈھال حاصل کرو، کہو سبحان اللہ الحمد للہ

اور اللہ اکبر۔ یہ کلمات قیامت کے دن تمہارے آگے چلنے والے اور پیچھے رہنے والے ہیں اور یہی باقیات

صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں۔“ (اسے نسائی نے ذکر کیا ہے، حاکم نے اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے اور کہا

ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۲۳۵- مسند احمد ۳۰۲/۲- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۴۸۵- مستدرک حاکم ۵۱۲/۱- امام ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے۔

۱۲۳۶- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۴۸۸- مستدرک حاکم ۵۴۱/۱- ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے۔

يَقِيكُمْ مِنَ النَّارِ. وَ قَوْلُهُ: ((مُجَبَّنَاتٍ))
بتشديد النون و فتحها أي مقدمات
بين أيدىكم يوم القيامة. و قَوْلُهُ:
((مُعَقَّبَاتٍ)) بكسر القاف أي يأتين
من خلفكم أيضًا و يحتمل أن يكون
بفتح القاف و معناه تعقبوهن يوم
القيامة في الإتيان و اتلوهُنَّ وَاَللهُ أَعْلَمُ.

۱۲۳۷- حضرت نعمان بن بشیرؓ نے بیان کیا ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے جلال کے اظہار
کے لیے تم جو کلمات تسبیح، تہلیل اور تحمید کی صورت
میں ادا کرتے ہو یہ عرش کے ارد گرد اکٹھے ہو جاتے ہیں
اور شہد کی مکھوں کی طرح ان کی (آواز کی) جھنجھناہٹ
ہوتی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے
ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی شخص پسند نہیں کرتا کہ کوئی
ایسی چیز ہو جو اسے یاد کراتی رہے یا فرمایا جو اسے ہمیشہ یاد
کراتی رہے۔“ (ابن ماجہ، حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط
کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۲۳۷- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِمَّا
تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ التَّسْبِيحَ وَ
التَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ يَنْعَظِفْنَ حَوْلَ
الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيُّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تَذْكُرُ
بِصَاحِبِهَا أَمَّا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ
لَهُ أَوْ لَا يَزَالَ لَهُ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ)) رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ
عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۲۳۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹہنی پکڑی اور
اسے ہلایا لیکن اس سے کوئی پتہ نہ گرا۔ پھر ہلایا پھر پتے نہ
گرے۔ پھر ہلایا تو اس سے پتے گر گئے پھر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ”سبحان اللہ، الحمد للہ“
لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتے
ہیں جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔“ (اسے احمد نے
اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے یہ الفاظ بھی اسی کے ہیں۔

۱۲۳۸- وَعَنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ غُصْنًا
فَنَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ [ثُمَّ نَفَضَهُ فَلَمْ
يَنْتَفِضْ] ثُمَّ نَفَضَهُ فَانْتَفَضَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ تَنْفُضُ الْخَطَايَا
كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةَ وَرَقَهَا)) رَوَاهُ

۱۲۳۷- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل التسبیح۔ یوسفی نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے
اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مستدرک حاکم ۵۰۰/۱۔ ذہبی نے کہا ہے کہ موسیٰ بن سالم (سند میں ایک راوی) منکر
الحدیث ہے۔

۱۲۳۸- مسند احمد ۱۵۲/۳، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۹۸)۔

ترمذی نے اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے اور اس کی سند میں انقطاع ہے)

۱۲۳۹- حضرت (عبداللہ) ابن ابی اوفیٰ نے بیان کیا ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے قرآن مجید پڑھنے کی کوشش کی لیکن میں اسے پڑھ نہیں سکا، آپ مجھے ایسی چیز سکھائیں جو میرے لیے اس کی جگہ کافی ہو۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھ۔ اس نے یہ الفاظ پڑھے اور انگلیوں سے گن کر کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ تو میرے رب کے لیے ہیں میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تو یہ دعا کر اللھم اغفر لی وارحمنی وارزقنی میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی کہا واھلنی "اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے صحت دے، مجھے رزق دے اور مجھے ہدایت دے۔" جب دیہاتی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دیہاتی اپنے ہاتھ بھلائی کے ساتھ بھر کر لے گیا ہے۔" (اے ابن ابی الدنیا نے کتاب الذکر میں بیان کیا ہے) اسے نبیؐ نے شعب الایمان میں مختصر طور پر اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا اضافہ بھی کیا ہے۔

۱۲۴۰- حضرت حسن نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز احد کے برابر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا؟" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! احد کے برابر ہر روز کون عمل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا "تم میں سے ہر شخص اس کی استطاعت رکھتا ہے۔" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا عمل

أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهَذَا لَفْظُهُ، وَ التِّرْمِذِيُّ يَنْخُوهُ وَ فِي سَنَدِهِ انْقِطَاعٌ.

۱۲۳۹- وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَغْرَابِي: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالَجْتُ الْقُرْآنَ فَلَمْ أَسْتَطِعْهُ فَعَلَّمْنِي شَيْئًا يُجْزِي مِنِ الْقُرْآنِ، قَالَ: ((قُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ)) فَقَالَهَا وَ أَمْسَكَهَا بِأَصَابِعِهِ وَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِرَبِّي فَمَالِي؟ قَالَ: ((تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ ارْحَمْنِي وَ عَافِنِي وَ ارْزُقْنِي وَ أَحْسِبْهُ قَالَ: وَ اهْدِنِي)) وَ مَضَى الْأَغْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ذَهَبَ الْأَغْرَابِيُّ وَ قَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ خَيْرًا)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الذِّكْرِ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعْبِ مُخْتَصَرًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ زَادَ ((وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)).

۱۲۴۰- رَعَنَ الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ أَحَدٍ عَمَلًا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ عَمَلًا مِثْلَ أَحَدٍ؟ قَالَ: ((كُلُّكُمْ يَسْتَطِيعُهُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ

۱۲۳۹- ابن ابی الدنیا کی کتاب الذکر مطبوعہ نہیں مل سکی، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۴۸۱۳۔

۱۲۴۰- عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص ۴۸۳، مسند بزار (کشف الاستار) ۱/۱۰۱۴۔

ہے؟ آپ نے فرمایا ”سبحان اللہ احد سے بڑا ہے۔
”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ بھی احد سے بڑا ہے۔ الحمد للہ
بھی احد سے بڑا ہے اور اللہ اکبر بھی احد سے بڑا
ہے۔“ (نسائی، بزار۔ اگر حسن کا عمران سے سماع ثابت ہو جائے
تو ان دونوں کی سند صحیح ہے)

۱۲۴۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا
ہے، اس کے لیے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھی
جاتی ہیں۔“ (اسے ابن ابی الدنیاء نے کتاب الذکر میں حسن سند
کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب
تم جنت کے باغیچوں سے گزرو تو ان میں سے خوب
کھاؤ۔“ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغیچے کون سے
ہیں؟ آپ نے فرمایا ”مساجد“ میں نے عرض کیا
کھانے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ”سبحان اللہ
الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (کہتا)۔“
(اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب
ہے) (ملاحظہ) میرے خیال میں یہ حدیث حسن ہے۔
واللہ اعلم۔

۱۲۴۳- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ نے ان کی
خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مال و دولت والے

اللہ مَادَا؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ أَعْظَمُ
مِنْ أَحَدٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَعْظَمُ مِنْ
أَحَدٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ)) رَوَاهُ
النَّسَائِيُّ وَالْبَزَّازُ وَإِسْنَادُهُمَا صَحِيحٌ
لَوْ صَحَّ سَمَاعُ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرَانَ.

۱۲۴۱- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ:
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ
عَشْرُ حَسَنَاتٍ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا
فِي كِتَابِ الذِّكْرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۲۴۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا مَرَزْتُمْ
بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا)) قَالُوا: وَمَا
رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((الْمَسَاجِدُ))
قُلْتُ: وَمَا الرَّتْعُ؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ
اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ:
حَدِيثٌ غَرِيبٌ، قُلْتُ: وَ إِسْنَادُهُ
حَسَنٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۲۴۳- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

۱۲۴۱- ابن ابی دنیا کی کتاب الذکر مطبوعہ نہیں ملی۔ عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص: ۲۱۱۔

۱۲۴۲- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۳) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۴۳- صحیح مسلم کتاب الزکاة باب بیان ان اسم الصدق یقع علی کل نوع من المعروف۔

ثواب لے گئے وہ ہماری طرح نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور فالتو دولت صدقہ کر دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں صدقہ کے لیے کچھ نہیں دیا ہے؟ ہر سبحان اللہ، ہر اللہ اکبر، ہر الحمد للہ صدقہ ہے۔“ نیکی کیلئے کسی سے کہنا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ تمہاری شرم گاہ میں بھی صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص جماع کرے تو اسے بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا ”تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرے تو کیا اسے گناہ نہیں ہوگا؟ اسی طرح جب وہ اسے حلال جگہ استعمال کرتا ہے تو اسے ثواب ہوتا ہے۔“ (مسلم)

ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ
كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَ
يَتَصَدَّقُونَ بِفَضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ:
((أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا
تَصَدَّقُونَ بِهِ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَ
كُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَ كُلِّ تَحْمِيدَةٍ
صَدَقَةٌ وَ أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَ نَهْيٌ
عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَ فِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ
صَدَقَةٌ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَاتِي
أَحَدُنَا شَهْرَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟
قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ
أَكَانَ عَلَيْهِ وَزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي
الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
قَوْلُهُ: ((أَهْلُ الدُّنُورِ)) أَيُ أَهْلِ الْأَمْوَالِ
وَ ((الدُّنُورِ)) بضم الدال جمع دثر
بفتحها وهو المال الكثير. وَ ((البُضْعُ))
هو الجماع و قيل الفرج نفسه.

۱۲۴۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے ابو سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”خوب خوب، پانچ چیزیں میزان میں کس قدر بھاری ہیں، لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، مسلمان آدمی کا نیک بچہ جس کے فوت ہو جانے پر وہ نیکی کی نیت سے صبر کرتا ہے۔“ (نسائی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۲۴۴- وَعَنْ أَبِي سَلَمَى رَاعِي
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَخْ بَخْ لِحُمْسٍ مَا
أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ
وَأَلْوَلُكَ الصَّالِحُ يُتَوَفَّى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ
فِي خَمْسَةٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ جِبَانَ
وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۲۴۵- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے

۱۲۴۵- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

۱۲۴۳- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۲۱۵، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۰۰/۲، مستدرک

حاکم ۵۱۱/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

کہا کہ جب میں تمہارے سامنے کوئی حدیث پیش کرتا ہوں تو اس کی تصدیق اللہ کی کتاب سے لاتا ہوں۔ کوئی بندہ جب کہتا ہے سبحان اللہ والحمد لله ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وتبارک اللہ ایک فرشتہ ان الفاظ کو پکڑ لیتا ہے، انہیں اپنے پر کے نیچے دبا لیتا ہے اور انہیں لے کر اوپر چڑھ جاتا ہے۔ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے اس کا گزر ہوتا ہے، وہ ان کے کہنے والے کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ انہیں رحمان کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت تلاوت کی ”پاکیزہ کلمات اس کی طرف چڑھتے ہیں اور (وہی) نیک عمل کو اوپر اٹھاتا ہے۔“ (طبرانی، حاکم، یہ الفاظ حاکم کے ہیں اور اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

[رضی اللہ عنہ] قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيثٍ أَتَيْنَاكُمْ بِتَصْدِيقٍ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللَّهُ فَبُضَّ عَلَيْهِمْ مَلَكٌ وَضَمَّهِنَّ تَحْتَ جَنَاحِهِ وَصَعِدَ بِهِنَّ لَا يَمُرُّ عَلَى جَمْعٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا اسْتَغْفَرُوا لِغَالِيهِنَّ حَتَّى يُخْبِي بِهِنَّ وَجْهَ الرَّحْمَنِ ثُمَّ تَلَا عَبْدُ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ هَذَا لَفْظُهُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

ان سب کلمات کو یا ان میں سے ایک کلمہ کو سو یا زیادہ دفعہ کہنے کا ثواب

ثواب من قاهن أو واحدة
منهن مائة أو أكثر

۱۲۴۶- حضرت مصعب بن سعد نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ”کیا تم ہر روز ایک ہزار نیکی حاصل کرنے سے عاجز ہو؟“ بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے دریافت کیا ہم میں سے ایک شخص ہزار نیکی کیسے حاصل کرے؟ آپ نے فرمایا ”وہ ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہے، اس کے لیے ہزار نیکی لکھی جائے گی اور اس کی ہزار برائی ختم کی جائے گی۔“ (مسلم) اسے ترمذی اور نسائی نے بھی ذکر

۱۲۴۶- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيَعْجزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْتَسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ)) فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْتَسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ وَ النَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: ((وَتُحِطُّ)) بِغَيْرِ أَلْفٍ قَبْلَ

۱۲۴۵- معجم کبیر طبرانی ۲۶۶/۹، مستدرک حاکم ۵۱۲/۱ میں یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے ہم معنی ذکر ہوئی ہے۔
۱۲۴۶- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۵۹) عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۲۰۸۔

کیا ہے، نیز ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

الْوَاوُ قَالَ الْبَرْقَانِيُّ فِي كِتَابِهِ: وَرَوَاهُ
شُعْبَةُ وَابُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ
مُوسَى الَّذِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ جِهَتِهِ
فَقَالُوا: ((وَيَحْطُ)) بِغَيْرِ أَلْفٍ [أَوْ]
وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۲۴۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر کوئی شخص سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہے اور سو دفعہ اللہ اکبر کہے تو یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے اور چھ اونٹ قربان کرنے سے بہتر ہے۔“ (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الثواب میں سلمہ بن وردان کے حوالے سے ذکر کیا ہے)

۱۲۴۷- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
«مَنْ هَلَّلَ مِائَةَ مَرَّةٍ مَبْرُورَةً كَانَ
خَيْرًا لَهُ مِنْ عَشْرِ رِقَابٍ يُعْقِلُهُنَّ وَ
سِتِّ بَدَنَاتٍ يَنْحَرُهُنَّ») رَوَاهُ ابْنُ أَبِي
الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الذِّكْرِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
وَرْدَانَ عَنْهُ.

۱۲۴۸- حضرت ابوامامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص سبحان اللہ و بحمدہ سو دفعہ کہتا ہے اسے ایک سواونٹ کی قربانی کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص الحمد للہ سو دفعہ کہتا ہے اسے اللہ کی راہ میں ایک سو کاغذی اور لگام والے گھوڑے پیش کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص اللہ اکبر ایک سو دفعہ کہتا ہے اسے کھ مکرمہ میں ایک سواونٹ قربان کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔“ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کے کئی شواہد ہیں)

۱۲۴۸- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ
قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ كَانَ مِثْلَ
مِائَةِ بَدَنَةٍ إِذَا قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ [وَمَنْ قَالَ:
الْحَمْدُ لِلَّهِ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ عَدَدَ مِائَةِ
فَرَسٍ مُسَرَّجٍ مُلْجَمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
مَنْ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ عَدْلُ
مِائَةِ بَدَنَةٍ تَنْحَرُ بِمَكَّةَ]) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ
بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ لَهُ شَوَاهِدٌ.

۱۲۴۹- حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بوڑھی اور

۱۲۴۹- وَعَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

۱۲۴۷- مجھے یہ کتاب نہیں مل سکی۔

۱۲۴۸- معجم کبیر طبرانی ۱۳۵/۸۔

۱۲۴۹- مسند احمد ۳/۴۴۱/۶۔ عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص ۴۸۶، سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل التسبیح، بوہمری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ذکر یار اوئی ضعیف ہے، مستدرک حاکم ۵۱۳/۱۔ ذہبی نے کہا ہے ذکر یا ضعیف ہے اور محمد اور ام ہانی کے درمیان سقوط ہوا ہے۔

کمزور ہو گئی ہوں یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہا، آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔ آپ نے فرمایا ”تو ایک سودفہ ”سبحان اللہ“ کہہ، یہ تیرے لیے اولاد اسماعیل میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہو گا۔ ایک سودفہ ”الحمد للہ“ کہہ یہ تیرے لیے ایک سو کاٹھی اور لگام والے گھوڑوں کے برابر ہو گا جنہیں تو اللہ کی رلہ میں سواری کے لیے دے گی اور ایک سودفہ اللہ اکبر کہہ یہ تیرے لیے ایک سو قربانی کے اونٹ دینے کے برابر ہو گا جو پٹے والے اور اللہ کے ہاں مقبول بھی ہوں اور ایک سودفہ لا الہ الا اللہ کہہ۔“ ابو خلف کہتا ہے میرا خیال ہے آپ نے فرمایا ”یہ آسمان و زمین کے خلا کو بھر دے گا اور تجھ سے بڑھ کر کسی شخص کے عمل آسمان کی طرف نہیں اٹھیں گے، الایہ کہ کوئی شخص تجھ جیسا عمل کرے۔“ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ نسائی اور ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے) حاکم نے اسے ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ ”تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ بھی کہہ یہ کوئی گناہ باقی نہیں چھوڑتا اور اس سے ملتا جلتا کوئی عمل نہیں ہے۔“

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا
اللہ والہ اکبر ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ کہنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”نال اور اولاد تو دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں تمہارے رب کے ہاں ثواب کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔“

۱۲۵۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے

قَدْ كَبُرْتُ وَ ضَعُفْتُ أَوْ كَمَا قَالَتْ: فَمُرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ وَ أَنَا جَالِسَةٌ قَالَ: ((سُبْحِي اللَّهَ مِائَةً تَسْبِيحَةً فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُغْنِيكِهَا مِنْ وَلَدٍ إِبْرَاهِيمَ وَ أَحْمَدَ فِي مِائَةِ تَحْمِيلَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ لَوْسٍ مُسْرَجَةٍ مُلَحَمَةٍ تَحْمِلِينَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ كِبَرِيَّ اللَّهِ مِائَةً تَكْثِيرَةً فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَكَ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقْلَدَةٍ مُتَقَبِّلَةٍ وَ هَلَلِيَّ اللَّهَ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ قَالَ أَبُو خَلْفٍ: أَحْسِبُهُ قَالَ: تَمَلُّ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِأَحَدٍ عَمَلٌ أَفْضَلُ مِمَّا يُرْفَعُ لَكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا أَتَيْتَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ بِإِحْصَارٍ، وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَ زَادَ فِيهِ ((وَقَوْلِي: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا تَرْكَ ذَنْبًا وَ لَا يَشْبِهُهَا عَمَلٌ)).

ثواب سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ والہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الْعَمَلُ وَ الْبُتُونُ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ النَّبَاتَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَ خَيْرٌ أَعْلَى﴾. [کہف: ۴۶]

۱۲۵۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) زیادہ سے زیادہ جمع کرو۔“ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا ”اللہ اکبر“ لا الہ الا اللہ سبحان اللہ الحمد للہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔“ (احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۲۵۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ یہ باقیات صالحات میں سے ہیں اور یہ گناہوں کو ایسے گرا دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے اور یہ جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔“ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے عربین راشد یحییٰ کے علاوہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں اسے بھی ثقہ کہا گیا ہے)

۱۲۵۲- حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”روئے زمین پر جو بھی شخص یہ دعا پڑھتا ہے ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَسْتَكْبِرُوا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ)) قِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((التَّكْبِيرُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّسْبِيحُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۲۵۱- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ وَهُنَّ يُخْطِطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَخْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَهُنَّ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ الْيَمَامِيُّ وَقَدْ وَثَّقَ.

۱۲۵۲- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِلَّا كَفَّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

۱۲۵۰- مسند احمد ۷۵/۳ عمل اليوم والليلة ص ۴۸۵، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۰۲/۲، مستدرک حاکم ۵۱۲/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۲۵۱- لکھی نے مجمع الزوائد (۹۰/۱۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ایک سند میں عمر بن راشد البیہمی راوی ہے، اس میں ضعف کے باوجود اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے اور باقی راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۲۵۲- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی فضل التسبیح و التکبیر۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۴۷۷، مستدرک حاکم ۵۰۳/۱، ذہبی نے کہا ہے کہ حاکم ثقہ راوی ہے اور اس کا اضافہ قابل قبول ہے۔

نسائی اور حاکم نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حاکم نے کہا ہے کہ حاتم ثقہ راوی ہے اور اس کا اضافہ قابل قبول (ہے) ملاحظہ: حاتم سے مراد حاتم بن ابی صفرہ ہے اور یہ واقعی ثقہ ہے اور جس نے کوئی بات یاد رکھی ہو وہ یاد نہ رکھ سکے والے کے مقابلے میں حجت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں میرا خیال ہے کہ اس اضافے کی متابعت (یعنی توثیق) بھی موجود ہے واللہ اعلم۔

۱۲۵۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جب کوئی شخص کہتا ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میرا مطیع اور فرماں بردار ہو گیا۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۲۵۴- حضرت ابو منذر جہنیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! مجھے سب سے افضل دعا سکھائیں۔ آپ نے فرمایا ”اے ابو منذر! تو ہر روز ایک سو دفعہ یہ دعا پڑھ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ یمیت یدہ الخیر وهو علیٰ کل شئی قدید (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اسی کی، وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی، ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) جس دن تو یہ دعا پڑھے گا اس دن تیرا عمل سب لوگوں سے افضل ہو گا البتہ اگر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ زَادَ فِيهِ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ)) وَقَالَ: حَاتِمٌ ثِقَةٌ وَزِيَادَتُهُ مَقْبُولَةٌ يَعْنِي حَاتِمٌ بْنُ أَبِي صَعْرَةَ قُلْتُ: حَاتِمٌ ثِقَةٌ كَمَا ذَكَرَ وَمَنْ حَفِظَ حُجَّةً عَلَى مَنْ لَمْ يَحْفَظْ وَ أَرَاهُ قَدْ تَوَبَّعَ عَلَى الزِّيَادَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۲۵۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ قَالَ اللَّهُ: اسَلَّمَ عَبْدِي وَاسْتَسَلَّمَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۲۵۴- وَعَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي أَفْضَلَ الْكَلَامِ قَالَ: ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةً مَرَّةً فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنَّكَ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قُلْتُ وَأَخْيَزَ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

کوئی شخص تیرے برابر یہ دعا پڑھ لے (تو وہ تیرے برابر ہوگا) نیز اور زیادہ سے زیادہ یہ دعا پڑھ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ سید الاستغفار ہے اور گناہوں کو مٹا دینے والی دعا ہے۔ ”میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ”یہ جنت کو واجب کر دینے والی ہے۔“ (اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جابر بھی ہے، جس کے متعلق علماء کا اختلاف ہے)

لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ وَ إِنَّهَا مَمْحَاةٌ لِلْخَطِيَا - أَحْسِبُهُ قَالَ - مُوجِبَةٌ لِلْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُزَّارُ ، وَفِي سَنَدِهِ جَابِرُ الْجُعْفِيُّ ، مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيقِهِ.

دس دفعہ اللہ اکبر اور دس دفعہ سبحان اللہ کہنے کا ثواب

ثواب من قال : اللہ اکبر عشرًا و سبحان اللہ عشرًا

۱۲۵۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سلمیٰ ابو رافع کے بیٹوں کی والدہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ (دعا) لے لیں، (دعا) لے کر انہوں نے فرمایا ”تو دس دفعہ ”اللہ اکبر“ کہہ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے لیے ہے تو دس دفعہ ”سبحان اللہ“ کہہ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی میرے لیے ہے (پھر) تو کہہ ”اللھم اغفر لی“ (اے اللہ! مجھے بخش دے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے کر دیا۔ تو یہ الفاظ دس دفعہ کہہ، اللہ تعالیٰ دس دفعہ فرمائے گا میں نے کر دیا۔“ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۲۵۵- عَنْ سَلْمَى أُمِّ بَنِي أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا] : أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي [بِكَلِمَاتٍ] وَ لَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَقَالَ: ((قُولِي : اللَّهُ أَكْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُولُ اللَّهُ: هَذَا لِي، وَقُولِي: سُبْحَانَ اللَّهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، يَقُولُ اللَّهُ: هَذَا لِي، وَقُولِي: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، يَقُولُ اللَّهُ: قَدْ فَعَلْتُ فَتَقُولِينَ: عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ يَقُولُ: قَدْ فَعَلْتُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ رَجَّاهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۲۵۶- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

۱۲۵۶- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ غَدَّتْ عَلَى

۱۲۵۵- معجم کبیر طبرانی ۳۰۲/۲۴ لکھی نے معجم الزوائد (۹۲/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

۱۲۵۶- سنن ترمذی کتاب المناقب باب مناقب انس بن مالکؓ عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص ۵۷۳، صحیح ابن عزیمة میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۳۰/۳، مستدرک حاکم ۳۱۷/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

صبح کے وقت حاضر ہو کر عرض کیا، آپ مجھے ایسے کلمات سکھائیں جنہیں میں نماز میں پڑھوں۔ آپ نے فرمایا ”تو دس دفعہ اللہ اکبر کہہ، دس دفعہ سبحان اللہ کہہ اور دس دفعہ الحمد للہ۔ پھر جو چاہتی ہے مانگ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں ہاں۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: عَلَّمْنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي صَلَاتِي فَقَالَ: ((كَبِّرِي اللَّهَ عَشْرًا وَ سَبِّحِي عَشْرًا وَ اَحْمَدِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِّي مَا شِئْتَ يَقُولُ: نَعَمْ نَعَمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حَزِيمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

اسی قسم کے ایک جامع ذکر کا ثواب

ثوابُ نوع من الذكر جامع

۱۲۵۷- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک عورت کے پاس گئے۔ اس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی تھیں اور وہ ان کے ذریعے تسبیح کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا ”میں تجھے اس سے آسان اور افضل و خفیفہ بتاتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا ((سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض سبحان اللہ عدد ما بین ذالک سبحان اللہ عدد ما هو خالق)) (میں آسمان کی مخلوق کے برابر اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں زمین کی مخلوق کے برابر اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں اس کے درمیان مخلوق کے برابر اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں، جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے میں اس کے برابر پاکیزگی بیان کرتا ہوں) پھر اللہ اکبر اسی طرح، پھر الحمد للہ اسی طرح، پھر لا الہ الا اللہ اسی طرح، پھر لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسی طرح۔“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی،

۱۲۵۷- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَ بَيْنَ يَدَيْهَا نَوَى أَوْ حَصَى تُسَبِّحُ بِهِ، فَقَالَ : ((أَخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ)) فَقَالَ : ((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مِنْ ذَلِكَ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۲۵۷- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب التسبیح بالحصى۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص ۲۰۸۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۰۱/۲۔ مستدرک حاکم ۱۵۴۸ ذیہی نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ .
ابن حبان، حاکم، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے

اسی قسم کی ایک اور جامع دعا کا ثواب

ثوابُ نوعِ آخرِ جامع

۱۲۵۸- حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس کے پاس سے گزرے۔ پھر واپس آئے تو چاشت کا وقت ہو چکا تھا اور وہ بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ”جس حالت میں میں تیرے پاس سے گیا تھا تو اسی حالت میں رہی ہے؟“ اس نے کہا ہاں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میں نے تیرے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں۔ اگر تیرے آج کے پورے وظیفے کے ساتھ ان کا وزن کیا جائے تو وہ اس سے بھاری ہو جائیں وہ ہیں ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ [وَرِضَا] نَفْسِهِ زَنَةَ عَرْشِهِ وَمِزَادَ كَلِمَاتِهِ)) (میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اس کی مخلوق کی تعداد اس کی اپنی رضامندی اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات طیبہ کی روشنائی کے برابر بیان کرتا ہوں) ایک اور روایت میں ہے ((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عِزَّتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِزَادَ كَلِمَاتِهِ)) (میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کے کلمات کی روشنائی کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں)۔“ (مسلم، ترمذی نے اسے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے، ((سُبْحَانَ

۱۲۵۸- عَنْ [جَوَيْرِيَةَ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: ((مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ أَلَيْسَ فَأَرَقْتُكَ عَلَيْهَا)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَقَدْ قُلْتُ بِغَدُوكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وَزَنْتَ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتَهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ [وَرِضَا] نَفْسِهِ زَنَةَ عَرْشِهِ وَمِزَادَ كَلِمَاتِهِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زَنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِزَادَ كَلِمَاتِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ)) وَ ذَكَرَ بَقِيَّتَهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا أَيْضًا.

۱۲۵۸- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التسمیح اول النهار، سنن ترمذی کتاب الدعوات

باب (۱۰۴) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اللہ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللہ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ
اللہ عَدَدَ خَلْقِهِ اور باقی الفاظ کو بھی تین تین دفعہ۔

ایک اور جامع دعا کا ثواب

ثواب نوع آخر جامع

۱۲۵۹- حضرت ابو امامہؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے ہونٹوں کو ہلا رہا ہوں تو فرمایا ”اے ابو امامہ! تو کیا پڑھ رہا ہے؟“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا ”کیا میں تجھے تیرے دن رات کے ذکر سے بہتر وظیفہ نہ بتاؤں؟“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا ”تو پڑھ سُبْحَانَ اللہ عَدَدَ مَا خَلَقَ (میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔ سُبْحَانَ اللہ مِلْءَ مَا خَلَقَ (میں اللہ کی تسبیح اس کی مخلوقات کے پر ہونے کے برابر بیان کرتا ہوں) سُبْحَانَ اللہ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ (میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تسبیح بیان کرتا ہوں جتنی آسمان و زمین میں مخلوقات ہے) سُبْحَانَ اللہ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ (میں آسمان و زمین کے بھرنے کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں) سُبْحَانَ اللہ عَدَدَ مَا أَخْصَى كِتَابَهُ (میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں تسبیح بیان کرتا ہوں جتنی اس کی کتاب) (روح محفوظ) میں چیزیں بیان ہوئی ہیں) سُبْحَانَ اللہ مِلْءَ مَا أَخْصَى كِتَابَهُ (میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے احاطے میں آنے والی مخلوقات کی بھرائی کے برابر تسبیح بیان کرتا ہوں) سُبْحَانَ اللہ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ (میں تمام چیزوں کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں)

۱۲۵۹- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَحْرُكُ شَفْتَيْ فَقَالَ لِي: ((بِأَيِّ شَيْءٍ تُحْرِكُ شَفَتَيْكَ يَا أَبَا أُمَامَةَ)) فَقُلْتُ: أَذْكُرُ اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ لِي: ((أَلَا أَخْبَرُكَ بِأَكْثَرِ وَالْفَضْلِ مِنْ ذِكْرِكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((قُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَخْصَى كِتَابَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا أَخْصَى كِتَابَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَخْصَى كِتَابَهُ [وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا أَخْصَى كِتَابَهُ] وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ

۱۲۵۹- کتاب الذکر نہیں مل سکی۔ عمل الیوم واللیل (نسائی) ص ۲۱۴ صحیح ابن خزیمہ (۱۳۷۱)، صحیح ابن حبان (الاحسان)، ۲۹۸ مستدرک حاکم ۱۵۱۳، وہابی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ معجم کبیر

طبرانی ۸۲۸۴

شَیْءٍ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ مِیْلَہٗ کُلُّ شَیْءٍ))
 رواہ ابنُ اَبی الدُّنْیَا فی کِتَابِ الذِّکْرِ
 وَ ہَذَا لَفْظُہُ وَ النَّسَائِیُّ وَ ابْنُ عَزِیْمَہٗ
 وَ ابْنُ حِبَّانٍ بِإِخْتِصَارٍ وَ الْحَاکِمُ وَ
 قَالَ: صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِہِمَا. وَ
 الطَّبْرَانِیُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ:
 ((أَفَلَا أَخْبَرْتُکَ بِشَیْءٍ إِذَا قُلْتَهُ ثُمَّ دَابَّتْ
 اللَّیْلُ وَ النَّہَارُ لَمْ تَبْلُغْہُ)) قُلْتُ: بَلٰی،
 قَالَ: ((تَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا
 أَحْصٰی کِتَابُہُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا فِی
 کِتَابِہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا أَحْصٰی
 خَلْقُہُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ مِیْلَہٗ [مَا] فِی خَلْقِہِ
 وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ مِیْلَہٗ سَمَوَاتِہِ وَ أَرْضِہِ وَ
 الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
 عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَ تُسَبِّحُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَ
 تُکَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِکَ)).

سُبْحَانَ اللہِ مِیْلَہٗ کُلُّ شَیْءٍ (میں ہر چیز کی بھرائی
 کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں) الْحَمْدُ لِلّٰہِ
 عَدَدَ مَا خَلَقَ (اللہ تعالیٰ کی اتنی تعریفیں جتنی اس کی
 مخلوقات کی تعداد ہے) الْحَمْدُ لِلّٰہِ مِیْلَہٗ مَا خَلَقَ
 (اللہ کی اتنی تعریفیں جتنی اس کی مخلوقات کی بھرائی ہے)
 الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا فِی الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ (اللہ کی
 اتنی تعریفیں جتنی آسمان و زمین کی مخلوق ہے) الْحَمْدُ
 لِلّٰہِ مِیْلَہٗ مَا فِی الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ (اللہ تعالیٰ کی اتنی
 تعریفیں جتنی آسمان و زمین میں آسکیں) الْحَمْدُ لِلّٰہِ
 عَدَدَ مَا أَحْصٰی کِتَابُہُ (اللہ تعالیٰ کی اتنی تعریفیں جتنی
 چیزوں پر اس کی کتاب محیط ہے) الْحَمْدُ لِلّٰہِ مِیْلَہٗ مَا
 أَحْصٰی کِتَابُہُ (اللہ تعالیٰ کی ان چیزوں کے بھرنے کے
 برابر تعریفیں جن پر اس کی کتاب محیط ہے) وَالْحَمْدُ
 لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ (اللہ تعالیٰ کی تمام چیزوں کی تعداد
 کے برابر تعریفیں) الْحَمْدُ لِلّٰہِ مِیْلَہٗ کُلِّ شَیْءٍ (اللہ
 تعالیٰ کی تمام چیزوں کے بھرنے کے برابر تعریفیں)“

(اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الذکر میں بیان کیا ہے اور الفاظ اسی
 کے ہیں۔ نسائی، ابن عزیمر، ابن حبان اور حاکم اسے اختصار کے
 ساتھ ذکر کیا ہے نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ بخاری و مسلم کی شرط
 کے مطابق صحیح ہے) طبرانی نے اسے حسن سند کے ساتھ
 ذکر کیا ہے۔ البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں: کیا میں تجھے ایسی
 دعائے بتاؤں کہ جب تو اسے پڑھ لے پھر تو دن رات
 وظیفہ کرتا رہے تو اسے نہیں پہنچ سکتا۔“ میں نے عرض
 کیا ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا ”تو پڑھ“ (اللہ عَزَّ وَجَلَّ
 عَدَدَ مَا أَحْصٰی کِتَابُہُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا فِی
 کِتَابِہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا أَحْصٰی خَلْقُہُ وَ
 الْحَمْدُ لِلّٰہِ مِیْلَہٗ [مَا] فِی خَلْقِہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ مِیْلَہٗ
 سَمَوَاتِہِ وَ أَرْضِہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ)) اسی طرح سبحان اللہ
کہہ اور اسی طرح اللہ اکبر۔

ایک دوسرے انداز میں الحمد للہ
کہنے کا ثواب

ثواب نوع من
التحمید

۱۲۶۰- حضرت عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس شخص نے یہ دعا کی
اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے کوئی
چیز طلب کی، اللہ تعالیٰ اس دعا کی وجہ سے اس کی ایک
ہزار نیکی لکھے گا اور ایک ہزار درجہ بلند کرے گا اور ستر
ہزار فرشتے مقرر کر دے گا جو قیامت تک اس کے لیے
استغفار کرتے رہیں گے۔ ((الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ
کُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِہِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ
شَیْءٍ لِعِزَّتِہِ، الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ
لِمُلْکِہِ، الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اسْتَسَلَّمَ کُلُّ شَیْءٍ
لِقُدْرَتِہِ)) ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی
عظمت کے سامنے ہر چیز سچ کرتی ہے، تمام تعریفیں اللہ
تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی عزت کے سامنے ہر چیز ذلیل
ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جسکی بادشاہت
کے تابع ہر چیز ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں
جس کی قدرت کے مطیع ہر چیز ہے۔“ (طبرانی)

۱۲۶۰- خَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ
عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِہِ ، وَ
الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ
لِعِزَّتِہِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ
شَیْءٍ لِمُلْکِہِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
اسْتَسَلَّمَ کُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِہِ، فَقَالَهَا:
يَطْلُبُ بِهَا مَا عِنْدَ اللَّهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ
بِهَا أَلْفَ حَسَنَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا أَلْفَ
دَرَجَةٍ وَ وَكَّلَ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ
يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

اسی قسم کی ایک اور دعا کا ثواب

ثواب نوع آخر منه ایضاً

۱۲۶۱- حضرت علیؓ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے
پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا ”اے
محمد (ﷺ) جب آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت دن بھر یا

۱۲۶۱- خَرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعْبِ
بِإِسْنَادٍ مُنْقَطِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۶۰- لاٹمی نے مجمع الزوائد (۹۶/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں یحییٰ بن ابی البختی
راوی ضعیف ہے۔

رات بھر اس طرح کرنا پسند کریں جیسے اس کی عبادت کا حق ہے تو آپ یہ دعا پڑھیں ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ، وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ عِلْمِكَ، وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ، وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِقَائِهِ إِلَّا رِضَاكَ)) "اے اللہ! تیری اتنی زیادہ تعریفیں جو تیری بیعتی کے ساتھ ہمیشہ رہیں اور تیری اتنی تعریفیں جن کی تیرے علم سے پہلے کوئی انتہا نہ ہو اور تیری اتنی تعریفیں جن کی تیری مشیت سے پہلے انتہا نہ ہو اور تیری اتنی تعریفیں جن کے کرنے والے کا ثواب تیری رضا کے علاوہ کچھ نہ ہو۔" (اسے بیعتی نے شعب الایمان میں منقطع سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: ((يَا مُحَمَّدُ إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ لَيْلَةً حَقَّ عِبَادَتِهِ أَوْ يَوْمًا فَقُلْ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ، وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ عِلْمِكَ، وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ، وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِقَائِهِ إِلَّا رِضَاكَ)).

اسی قسم کی ایک اور جامع دعا کا ثواب

ثواب نوع آخر منہ جامع

۱۲۶۲- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے نبی کریم ﷺ کو سلام کرتے ہوئے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ- نبی کریم ﷺ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ویرکاتہ جب آدمی بیٹھ گیا تو اس نے کہا الْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا أَنْ يُحْمَدَ وَيَنْبَغِي لَهُ (اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف ہے جیسے ہمارا رب تعریف کروانا پسند کرتا ہے اور جیسے اس کی شایان شان ہے) رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا "تم نے کیسے کہا" اس نے پہلے کی طرح دوہرایا- نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں

۱۲۶۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْحَلْفَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَردَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا أَنْ يُحْمَدَ وَيَنْبَغِي لَهُ فَقَالَ (لَهُ) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَيْفَ قُلْتَ)) فَردَّ عَلَيْهِ كَمَا

۱۲۶۱- شعب الایمان کے مطبوعہ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۲۶۲- مسند احمد ۱۵۸/۳ عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص ۲۸۹، صحیح ابن حبان (الاحسان)

میری جان ہے، دس فرشتے اس کی طرف دوڑ کر گئے ان میں سے ہر ایک اسے لکھنا چاہتا تھا، لیکن انہیں پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے کیسے لکھیں حتیٰ کہ وہ اسے عزت والے (رب) کی طرف لے گئے، اس نے فرمایا جیسے میرے بندے نے کہا ہے ایسے ہی اسے لکھ دو۔“ (اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ اسی کے الفاظ ہیں، اسے نسائی اور ابن حبان نے بھی ذکر کیا ہے)

ایک دوسرے انداز سے الحمد للہ
کہنے کا ثواب

۱۲۶۳- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ حدیث بیان کی کہ ”اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے نے کہا یا ربُّ لَكَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغُ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ عَظَمِ سُلْطَانِكَ (اے میرے رب! تیری اسی طرح تعریف ہے جیسے تیری ذات کے جلال اور تیری عظیم بادشاہت کے لائق ہے) اسے دو فرشتوں کے لیے (لکھنا) مشکل ہو گیا، انہیں پتہ نہ چلا کہ وہ اسے کیسے لکھیں۔ لہذا وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا اے ہمارے رب! تیرے بندے نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ ہمیں پتہ نہیں چل رہا، ہم اسے کیسے لکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ حالانکہ وہ بندے کی بات سے بخوبی واقف تھا۔ انہوں نے کہا اے ہمارے رب!

قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا عَشْرَةُ أَمْلَاقٍ كُلُّهُمْ عَرَبِيٌّ عَلَى أَنْ يَكْتُبَهَا فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُوهَا حَتَّى رَفَعُوهَا إِلَى ذِي الْعِزَّةِ فَقَالَ: اكْتُبُوهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَ هَذَا لَفْظُهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

ثواب نوع آخر من التحميد
أيضاً

۱۲۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ: ((أَنْ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَالَ: يَا رَبُّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغُ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ عَظَمِ سُلْطَانِكَ، فَعَصَلْتُ بِالْمَلَكَيْنِ فَلَمْ يَذَرِيَا كَيْفَ يَكْتُبَانَهَا، فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَا: يَا رَبَّنَا إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَذَرِي كَيْفَ نَكْتُبُهَا قَالَ اللَّهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ قَالَا: يَا رَبُّ إِنَّهُ قَدْ قَالَ: يَا رَبُّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغُ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ عَظَمِ سُلْطَانِكَ، فَقَالَ اللَّهُ لَهُمَا: اكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي حَتَّى

۱۳۵۹- صحيح بخاری كتاب الادب باب من وصل وصله الله، صحيح مسلم كتاب البر والصلة باب صلة الرحم وتحريم قطعها۔

۱۳۶۰- مسند بزار (كشف الاستار) ۳۷۹/۲۔

۱۲۶۳- سند احمد میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ معجم کبیر طبرانی ۳۴۲/۱۲، معجم اوسط طبرانی ۲۹۳/۲، سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل الحامدين بومری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں قدامہ بن ابراہیم راوی کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور صدقہ بن شیر کی توثیق یا تخریج معلوم نہیں ہو سکی جب کہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

بات یہ ہے کہ اس نے کہا ہے ((يَا رَبُّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ)) اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا جیسے میرے بندے نے کہا ہے ایسے ہی اسے لکھ دو، جب وہ میرے پاس آئے گا میں ہی اسے اس کا ثواب دوں گا۔ (اسے احمد اور ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

يُنْقَانِي فَأَجْزِيَهُ بَهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَهٗ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ قَوْلُهُ: ((عَظُمَتْ)) بتشديد الضاد المعجمة معناه استغلق عليهما معناها وعظم عندهما محلها وعجزا عن إحصاء ثوابها فلما يدريا ما يكتبان والله أعلم

لاحول ولا قوا الا باللہ کا ثواب

ثواب لا حول ولا قوة الا باللہ

۱۲۶۴- حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا ”تم کہو لا حول ولا قوة الا باللہ“ اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت“ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۶۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: ((قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كُنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۲۶۵- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟“ انہوں نے کہا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.“ (اسے احمد اور طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۶۵- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أَذْلكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۲۶۶- حضرت قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ اس کے باپ عبادہ نے اسے خدمت کے لیے نبی کریم ﷺ کے حوالے کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ (ایک دفعہ) نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں دو رکعت نماز پڑھ چکا تھا۔ آپ نے اپنا پاؤں مجھے لگایا اور فرمانے

۱۲۶۶- وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ: فَأَتَنِي عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ،

۱۲۶۴- صحيح بخاری كتاب الدعوات باب قول لا حول ولا قوة الا بالله۔ صحيح مسلم كتاب

الذكر والدعاء باب خفض الصوت بالذكر۔

۱۲۶۵- مسند احمد ۲۲۸/۵، معجم كبير طبرانی ۱۷۴/۲۰، الثمی نے مجمع الزوائد (۹۷/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے اور عطاء بن السائب کے علاوہ دونوں کے راوی صحیح بخاری والے ہیں اور عطاء سے

محدثین سے اختلاف ہے پہلے روایت کیا ہے۔ مستدرک حاکم ۲۹۰/۴۔

لگے ”کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟“ میں نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا ”وہ ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔“ (اے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق ہے)

وَقَالَ: ((أَلَا أَذُنُكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ بَلَى، قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

۱۲۶۷- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے جا رہا تھا کہ آپ نے مجھے فرمایا ”اے ابوہریرہؓ کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟“ میں نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا ”وہ ہے (لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔“ (ابن ماجہ ابن حبان)

۱۲۶۷- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي حَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي: ((يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَذُنُكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۲۶۸- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) زیادہ سے زیادہ کہہ، یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“ حضرت کھول نے فرمایا جو شخص کہتا ہے ((لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنَجًا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ)) اللہ تعالیٰ اس کی ستر مصیبتیں دور کر دیتا ہے، جن میں سب سے ادنیٰ تک دیتی ہے۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ کھول کا حضرت ابوہریرہؓ سے سنا ثابت نہیں ہے) نسائی اور حاکم نے اس سے لمبی حدیث ذکر کی ہے۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے اس میں کوئی خالی نہیں ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے (پڑے ہوئے) جنت کے

۱۲۶۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكْبِيزُ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) قَالَ مَكْحُولٌ: فَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنَجًا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضَّرِّ أَذْنَاهُنَّ الْفَقْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَالنَّسَائِيُّ أَطْوَلَ مِنْهُ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَلَا عِلَّةَ لَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۶۷- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب ماجاء فی لاحول ولا قوة الا باللہ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۹۴/۲۔

۱۲۶۸- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فضل لاحول ولا قوة الا باللہ ترمذی نے کہا ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔ کھول نے ابوہریرہؓ سے نہیں سنا، عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۴۰۔ مستدرک حاکم ۲۱/۱ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، تم کہو لا حول ولا قوۃ
 الا باللہ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے (اپنے
 آپ کو میرے) سپرد کر دیا اور وہ فرماں بردار بن گیا۔“
 حاکم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا
 ”اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے
 ایک خزانہ نہ بتاؤں؟“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
 کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا ”تم کہو ((لَا
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) اللہ تعالیٰ فرمائے گا
 میرے بندے نے (اپنے آپ کو میرے) سپرد کر دیا اور
 وہ فرمانبردار بن گیا۔“

حاکم کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے
 فرمایا ”اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں
 میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول
 اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا تم کہو
 ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مُلْجَا وَلَا
 مُنْجَا مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ)) اللہ (کی توفیق کے) بغیر نہ
 گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی استطاعت
 اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی پناہ گاہ ہے نہ نجات کی جگہ۔“
 (حاکم نے کہا ہے کہ یہ بھی صحیح الاسناد ہے)

۱۲۶۹- انہی حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ((لَا حَوْلَ وَلَا
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) کہتا ہے (یہ اس کے لیے) ننانوے
 بیماریوں کے علاج کا کام دیتا ہے جن میں سے معمولی
 ترین بیماری فکر مندی ہے۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور
 کہا ہے کہ یہ بھی صحیح الاسناد ہے)

۱۲۷۰- حضرت عقبہ بن عامرؓ نے بیان کیا ہے کہ
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص پر اللہ تعالیٰ نے

قَالَ: ((أَلَا أَعْلَمُكَ أَوْ أَلَا أَذْكَ عَلَى
 كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ كُنُوزِ
 الْجَنَّةِ تَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللّٰهِ فَيَقُولُ اللّٰهُ: أَسَلَّمَ عَبْدِي
 وَاسْتَسَلَّمَ)) وَ فِي رَوَايَةٍ لِلْحَاكِمِ قَالَ:
 ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَا أَذْكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ
 كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ
 اللّٰهِ قَالَ: ((تَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
 إِلَّا بِاللّٰهِ فَيَقُولُ اللّٰهُ: أَسَلَّمَ عَبْدِي وَ
 اسْتَسَلَّمَ)) وَ فِي رَوَايَةٍ لِلْحَاكِمِ قَالَ:
 ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَا أَذْكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ
 كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ
 قَالَ: ((تَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللّٰهِ وَلَا مُلْجَا وَلَا مُنْجَا مِنَ اللّٰهِ إِلَّا
 إِلَيْهِ)) قَالَ: الْحَاكِمُ أَيْضًا: صَحِيحُ
 الْإِسْنَادِ.

۱۲۶۹- وَعَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ
 قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ كَانَ
 دَوَاءً مِنْ بَسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا
 الْهَمُّ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ
 الْإِسْنَادِ.

۱۲۷۰- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ
 عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کوئی انعام کیا ہو اور وہ اس کی بقا کا خواہش مند ہو اسے زیادہ سے زیادہ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) کہنا چاہیے۔“ (طبرانی)

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَلَا رَادَّ بَقَاءَهَا فَلْيَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)).

۱۲۷۱- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مَرَّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَنْ مَعَكَ يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا مُحَمَّدٌ، فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُحَمَّدُ مَرُّ أَمْتِكَ فَلْيَكْثِرْ مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ تُرْبَتَهَا طَيِّبَةٌ وَ أَرْضُهَا وَاسِعَةٌ قَالَ: ((وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ)) قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۲۷۱- حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جس رات اسراء (معراج) کرایا گیا آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے، انہوں نے کہا اے جبریل تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ محمد (ﷺ) ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ سے کہا اے محمد (ﷺ)! اپنی امت سے کہو کہ وہ جنت میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں، اس کی زمین بہت عمدہ اور زرخیز ہے اور اس کا رقبہ بہت وسیع ہے، آپ نے کہا جنت کے درخت کیا ہیں؟ انہوں نے کہا ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) (احمد ابن حبان)

۱۲۷۲- وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ فَإِنَّهُ عَذْبٌ مَّاؤُهَا طَيِّبٌ تُرَابُهَا فَخْثَرُهَا فَاتَّخِذُوا مِنْ غِرَاسِهَا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا غِرَاسُهَا؟ قَالَ: ((مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ قَرِيْبًا ذِكْرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فِي غَيْرِ مَا حَدِيثٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

۱۲۷۲- اسی حدیث کو طبرانی نے حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت میں زیادہ سے زیادہ درخت لگالو۔ اس کا پانی میٹھا ہے اور اس کی مٹی عمدہ ہے لہذا زیادہ سے زیادہ درخت لگاؤ۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی پیروی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ((مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) (اس کی پیروی ہے)۔“ ملاحظہ: اس سے پہلے بھی نزدیک ہی بہت سی احادیث میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کے فضائل بیان ہو چکے ہیں، واللہ اعلم۔

۱۲۷۰- معجم اوسط طبرانی ۱۳۵/۱، بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۴۰/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبدالرحمن بن خالد بن یحییٰ راوی ضعیف ہے۔

۱۲۷۱- مسند احمد ۴۱۸/۵، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۹۴/۲۔

۱۲۷۲- معجم کبیر طبرانی ۳۶۴/۱۲۔

صبح و شام پڑھی جانے والی سورتوں اور
آیتوں کا ثواب

ثواب سور و آیات تقرأ فی
الصباح وفي المساء

۱۲۷۳- حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ان کا
کھجوروں کا کھلیان تھا، جس سے کھجوریں کم ہوتی جا رہی
تھیں۔ انہوں نے ایک رات ان کی چوکی داری کی۔
نوجوان لڑکے کی شکل کا ایک جانور اچانک ان کے
سامنے آیا۔ اس نے سلام کہا انہوں نے سلام کا جواب
دیا اور کہا کہ تم جن کی مخلوق میں سے ہو یا انسانی مخلوق
میں سے؟ اس نے کہا میں جنوں میں سے ہوں۔ انہوں
نے کہا مجھے اپنا ہاتھ پکڑا۔ اس نے ہاتھ پکڑ لیا تو وہ کتے کا
ہاتھ تھا اور بال بھی کتے کی طرح تھے۔ انہوں نے کہا یہ
جن کی مخلوق ہے؟ اس نے کہا جنوں میں تو مجھ سے بھی
زیادہ بری مخلوق موجود ہے۔ انہوں نے کہا تم کس لیے
آئے ہو؟ اس نے کہا ہمیں پتہ چلا ہے کہ تم صدقہ کرنا
پسند کرتے ہو لہذا ہم تمہارے اناج میں سے لینے کے
لیے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں کیا چیز تم سے بچا
سکتی ہے؟ اس نے کہا سورۃ بقرہ کی یہ آیت ﴿اللہ لَا
إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ جو شخص اسے شام کے
وقت پڑھ لے گا وہ صبح تک ہم سے محفوظ رہے گا اور جو
شخص صبح کے وقت اسے پڑھے گا وہ شام تک ہم سے
محفوظ رہے گا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ آپ کے سامنے
ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا ”بدطینت نے سچ کہا ہے۔“
(نسائی، ابن حبان، طبرانی الفاظ بھی اسی کے ہیں اور اس کی سند
صحیح ہے)

۱۲۷۳- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ كَانَ لَهُ جَرْنٌ مِنْ تَمْرٍ
وَ كَانَ يَنْقُصُ ، فَحَرَسَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَإِذَا
هُوَ بِدَائِئِهِ شِبْهِ الْعِلَامِ الْمُخْتَلِمِ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ
جَنِّي أَمْ إِنْسِيٌّ قَالَ : جَنِّي قَالَ :
فَنَاوِلْنِي يَدَكَ ، فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَإِذَا يَدُ
كَلْبٍ وَ شَعْرُهُ شَعْرُ كَلْبٍ ، قَالَ :
هَذَا خَلْقُ الْجَنِّ ؟ قَالَ : قَدْ عَلِمْتُ
الْجَنَّ أَنَّ مَا فِيهِمْ رَجُلًا أَشَدُّ مِنِّي
قَالَ : فَمَا جَاءَ بِكَ ، قَالَ : بَلَّغْنَا أَنَّكَ
تُحِبُّ الصَّدَقَةَ فَحَفَنَّا نُصِيبُ مِنْ
طَعَامِكَ قَالَ : فَمَا يُنْحِنُنَا مِنْكُمْ ؟ قَالَ :
هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ ﴿اللَّهُ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ مَنْ قَالَهَا
حِينَ يُنْسِي أُجِيزَ مِنَّا حَتَّى يُصْبِحَ
وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ أُجِيزَ مِنَّا حَتَّى
يُنْسِيَ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَنَّى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ : ((صَدَقَ النَّحِيثُ)) رَوَاهُ
النَّسَائِيُّ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ
وَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۲۷۳- عمل اليوم و الليلة (نسائی) ص ۵۳۳ ، معجم کبیر طبرانی ۱/۶۹۱ ، صحیح ابن حبان

(الاحسان) ۷۹/۲-

۱۲۷۴- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: حِينَ يُصْبِحُ ﴿ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَ لَهُ الْخَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ عَشِيًّا وَ حِينَ تُظْهِرُونَ الْخَمِيطَ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْخَمِيطِ وَ يُخْرِجُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ﴾ [روم : ۱۹-۱۷] أَذْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَ مَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَذْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۱۲۷۵- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَرَأَ الدُّخَانَ كُلَّهَا وَ أَوَّلَ حَمٍ غَافِرٍ إِلَى [قوله] : ﴿وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُمْسِي خَفِظَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يُصْبِحُ خَفِظَ بِهَا حَتَّى يُمْسِيَ)).

۱۲۷۶- وَخَرَجَ أَيْضًا مِنْ طَرِيقِ خَالِدِ بْنِ طُهْمَانَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

۱۲۷۴- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص صبح کے وقت یہ آیت پڑھے ”تو جس وقت تمہیں شام ہو اور جس وقت تمہیں صبح ہو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ (یعنی نماز پڑھو) اور آسمان و زمین میں اسی کی تعریف ہے اور تیسرے پہر اور جب دو پہر ہو (اس وقت بھی نماز پڑھو) وہ زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور (وہی) مردے کو زندے سے نکالتا ہے اور (وہی) زمین کو اس کے غجر ہو جانے کے بعد آباد کرتا ہے اور اسی طرح تم (دوبارہ زمین میں سے) نکالے جاؤ گے۔“ اس دن اس سے رہ جانے والے اعمال (کا ثواب) پالے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ آیت پڑھے گا وہ اس رات رہ جانے والے اعمال (کا ثواب) پالے گا۔“ (ابوداؤد)

۱۲۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص سورۃ دخان مکمل اور سورۃ غافر ﴿وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾ تک اور آیت الکرسی شام کے وقت پڑھتا ہے وہ صبح تک محفوظ ہو جاتا ہے اور جو شخص انہیں صبح کے وقت پڑھتا ہے وہ شام تک محفوظ ہو جاتا ہے۔“ (ترمذی)

۱۲۷۶- حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص صبح کے وقت تین دفعہ اَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور سورت حشر کی آخری تین آیات پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ایک ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے، وہ شام تک اس

۱۲۷۴- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح۔

۱۲۷۵- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فی فضل سورۃ البقرۃ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث

غریب ہے۔

کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اس دن فوت ہو جائے تو اس کی موت شہادت کی موت ہوگی اور جو شخص انہیں شام کے وقت پڑھتا ہے وہ بھی اسی مقام پر سرخ رو ہوتا ہے۔“ (اسے بھی ترمذی نے خالد بن طہمان کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۷۷- حضرت معاذ بن عبد اللہ بن حبیبؓ نے اپنے باپ عبد اللہ بن حبیبؓ سے روایت کیا ہے کہ ہم برسات کی ایک سخت اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں جب ہماری آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا ”تو پڑھ“ میں نے کچھ نہ پڑھا آپ نے پھر فرمایا ”تو پڑھ“ میں نے کچھ نہ پڑھا آپ نے پھر فرمایا ”تو پڑھ“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا ”تو صبح اور شام کے وقت تین دفعہ قل هو اللہ احد اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھ یہ تجھے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔“ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

صبح و شام کے وظائف کا ثواب

۱۲۷۸- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب دو محافظ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی طرف رات یا دن کے عمل پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ صحیفے کے شروع اور آخر میں نیکی (درج) ہے وہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا

وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ) ۱۲۷۷- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطَرٍ وَظُلُمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ بِنَا فَأَذَرْنَا فَقَالَ: ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ قَالَ: ((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ثواب اذکار فی المساء والصبح

۱۲۷۸- خَرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّبَهَقِيُّ مِنْ رِوَايَةِ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْتَفَعَانِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَفِظَا مِنْ

۱۲۷۶- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب (۲۲) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔ اس کے علاوہ کسی دوسری سند سے معلوم نہیں ہو سکی۔

۱۲۷۷- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما يقول اذا أصبح، سنن نسائی کتاب الاستعاذۃ باب (۱) سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۱۱۷) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے وہ گناہ معاف کر دیئے جو اس صحیفے کے دو کناروں کے درمیان ہیں۔“ (اسے ترمذی اور بیہقی نے تمام بن نجیح عن الحسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) بزار نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ ”جب اللہ تعالیٰ صحیفے کے شروع اور آخر میں استغفار دیکھتا ہے۔“ بزار نے کہا ہے کہ تمام بن نجیح اس حدیث کو بیان کرنے میں متفرد ہے اور وہ صالح الحدیث ہے۔

۱۲۷۹- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَأَبَاسٍ بِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ اسْتَفْتَحَ أَوَّلَ نَهَارِهِ بِخَيْرٍ وَخَتَمَهُ بِخَيْرٍ قَالَ اللَّهُ غُزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: لَا تَكْتُبُوا عَلَيْهِ مَا بَيْنَ ذَلِكَ مِنَ الذُّنُوبِ)).

۱۲۸۰- وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ)).

۱۲۸۰- حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”سید الاستغفار (بخشش کے لیے کی جانے والی دعاؤں کی سردار) دعا یہ ہے اللھم أنت ربی لا ایلہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک و وعدک ما استطعت أعوذ بک من شر ما صنعت أبوء لک بنعمتک علیّ وأبوء بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت“

۱۲۷۸- سنن ترمذی کتاب الحائض باب (۹) بیہقی کبی سنن کبریٰ الاداب المدخل اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مسند بزار (کشف الاستان) ۴/۱۴۱ ٹی ۱ نے مجمع الزوائد (۲۰۸/۱۰) میں کہا ہے اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں تمام بن نجیح راوی کو ابن معین اور دیگر محدثین نے ثقہ کہا ہے جب کہ بخاری اور کچھ محدثین نے ضعیف اور باقی تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

۱۲۷۹- ٹی ۱ نے مجمع الزوائد (۱۲۰/۱۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے الحجاج بن یحییٰ المؤذن عن عمر بن عمرو بن عبد الاحموسی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ الجراح بن یحییٰ کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہو سکا جب کہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں مجھے (یعنی محقق کی) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

أَنْتَ (اے اللہ! تو میرا رب ہے) تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا غلام ہوں، میں تیرے عہد و پیمان پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں، میں اپنے کیے ہوئے کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں اپنے اوپر تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا معترف ہوں، مجھے معاف فرمادے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا) جو شخص شام کے وقت اسے یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اس رات فوت ہو جائے، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اسے یقین کے ساتھ صبح کے وقت پڑھے اور اس دن فوت ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ (بخاری) ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ ”جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اور صبح سے پہلے اس کی تقدیر اس کو آئے، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جو شخص صبح کے وقت اسے پڑھے اور شام سے پہلے اس کی تقدیر اس کو آئے اس کے لیے بھی جنت واجب ہو گئی۔“

۱۲۸۱- حضرت ابوالمامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص صبح کے وقت تین دفعہ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ آمَنْتُ بِكَ مُخْلِصًا لَكَ دِينِي إِنِّي أَصْبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ سَيِّئِ عَمَلِي وَأَسْتَغْفِرُكَ لِلذَّنْبِ الَّتِي لَا يَغْفُرُهَا إِلَّا أَنْتَ (اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا غلام، میں اپنے دین کے ساتھ مخلص ہو کر تیرے ساتھ ایمان لایا ہوں، میں اپنی طاقت

فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ مَنْ قَالَهَا مُوقِنًا بِهَا حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ قَالَهَا مُوقِنًا بِهِ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ حِينَ يُمْسِي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ لَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) قَوْلُهُ: ((أَبُو)) بضم الباء ممدودا أي أقر وأعترف والمعنى ألتزم المنة بحق النعمة، و الاعتراف بالعجز عن الشكر.

۱۲۸۱- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ آمَنْتُ بِكَ مُخْلِصًا لَكَ دِينِي إِنِّي أَصْبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ سَيِّئِ عَمَلِي وَأَسْتَغْفِرُكَ لِلذَّنْبِ الَّتِي لَا يَغْفُرُهَا إِلَّا أَنْتَ فَإِنَّ

۱۲۸۰- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات

باب (۱۵)۔

۱۲۸۱- معجم کبیر طبرانی ۲۳۱/۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے مطابق صبح کے وقت تیرے عہد و پیمان پر ہوں، میں اپنی بد عملی سے توبہ کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں انہیں تیرے علاوہ کوئی نہیں بخشا) اگر وہ اس دن فوت ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص شام کے وقت یہ دعا پڑھے اللہم لک الحمد لا إله إلا أنت أنت ربی و أنا عبدک أنت بک مخلصاً لک دینی اِنِّی اُمنستُ علی عہدک و وَعَدک مَا اسْتَطَعْتُ اُتُوبُ اِلَیْکَ مِنْ سَیِّ عَمَلِی وَ اسْتَغْفِرُکَ لِلذَّنْبِ الَّتِی لَا یَغْفِرُهَا إِلَّا أَنْتَ (اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا غلام، میں اپنے دین کے ساتھ مخلص ہو کر تیرے ساتھ ایمان لایا ہوں، میں اپنی طاقت کے مطابق شام کے وقت تیرے عہد و پیمان پر ہوں، میں اپنی بد عملی سے توبہ کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں انہیں تیرے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا) پھر وہ اس رات فوت ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ایسے انداز سے حلف سے اٹھا کر جیسے کسی اور بات کے لیے نہ اٹھایا ہو فرماتے ”اللہ کی قسم جو بھی آدمی اسے دن کے وقت پڑھے اور اس دن فوت ہو جائے وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا اور جو شخص اسے شام کے وقت پڑھے اور اس رات فوت ہو جائے وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔“ (طبرانی)

مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ إِنْ قَالَهَا حِينَ يُنْسِي اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَ أَنَا عَبْدُكَ آمَنْتُ بِكَ مُخْلِصًا لَكَ دِينِي اِنِّی اُمنستُ عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعَدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اُتُوبُ اِلَیْكَ مِنْ سَیِّ عَمَلِی وَ اسْتَغْفِرُکَ لِلذَّنْبِ الَّتِی لَا یَغْفِرُهَا إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ فِي تِلْكَ اللَّیْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). ثُمَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَخْلِفُ مَا لَا یَخْلِفُ عَلَى غَیْرِهِ یَقُولُ: ((وَاللَّهِ مَا قَالَهَا حِينَ یَمُوتُ فِي ذَلِكَ الْیَوْمِ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ إِنْ قَالَهَا : حِينَ یُنْسِی قَتُولِی فِي تِلْكَ اللَّیْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۱۲۸۲- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گزشتہ رات بچھو کے ڈسنے سے

۱۲۸۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

۱۲۸۲- صحيح مسلم كتاب الذكر والدعاء باب التعلوذ من سوء القضاء، سنن ترمذی كتاب الدعوات باب ما يقول اذا نزل منزلا، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۱/۲.

بہت تکلیف پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا ”اگر تو شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتا اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ان چیزوں کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہیں) تو وہ تجھے تکلیف نہ دیتا۔“ (مسلم) ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں ”جو شخص شام کے وقت تین دفعہ پڑھے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اسے اس رات کوئی شے تکلیف نہیں دے گی۔“ سہیل نے کہا ہے کہ ہمارے گھروالوں نے اسے سیکھا تھا اور وہ اسے ہر رات پڑھا کرتے تھے۔ ایک رات ایک لڑکی کو سانپ نے ڈس لیا لیکن اسے اس کی درد تک محسوس نہ ہوئی۔“ (اسے ابن حبان نے بالمعنی ذکر کیا ہے)

مَا لَقِيتُ مِنْ عَقَرٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: ((أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرْك)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَلَفْظُهُ ((مَنْ قَالَ: حِينَ يُمَسِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ)) قَالَ سُهَيْلٌ: وَكَانَ أَهْلُنَا تَعْلَمُونَهَا فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ: فَلَدَغَتْ جَارِيَةً مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا أَلْمًا، رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانٍ بَنَحْوِهِ: ((الْحُمَةُ)) بضم الحاء المهملة و تخفيف الميم.

۱۲۸۳- وَعَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحٍ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْضَةُ شَيْءٍ)) وَكَانَ أَبَانٌ قَدْ أَصَابَهُ فَالِجٌ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَانٌ: مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقْلَهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمِضِي اللَّهُ قَدْرَهُ-

۱۲۸۳- حضرت ابان بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ میں نے عثمان بن عفان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر کوئی آدمی ہر روز صبح کے وقت اور ہر رات شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے) اسے کوئی چیز تکلیف نہیں دے گی۔“ ابان فاجح کا مریض تھا۔ ایک آدمی اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ابان نے کہا تم کیا دیکھ رہے ہو۔ حدیث تو اسی طرح ہے جیسے میں نے تمہیں

۱۲۸۳- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما يقول اذا اصبح۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء في الدعاء اذا اصبح واذا امسى۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۲۹۱۔ سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب ما يدعوه به الرجل اذا اصبح واذا امسى۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۱۱/۲۔ مستدرک حاکم ۵۱۴/۱۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

سنائی ہے لیکن میں اُسے اُس دن پڑھ نہیں سکا تھا کہ اللہ نے اپنا فیصلہ جاری کر دیا۔“ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ترمذی، حاکم۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۲۸۴- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص صبح اور شام کے وقت ایک سو دفعہ سبحان اللہ و بحمدہ پڑھتا ہے قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہیں لاسکے گا سوا اس آدمی کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ دفعہ کہا ہو گا۔“ (مسلم) ابوداؤد نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے البتہ اس نے کہا ہے ”سبحان اللہ العظیم و بحمدہ۔“ حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے لیکن اس نے کہا ہے ”اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔“ (نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۲۸۵- نبی کریم ﷺ کی کسی لخت جگر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ اسے تعلیم دیا کرتے اور فرماتے ”جب صبح ہو تو تم کہو (اللہ تعالیٰ پاک ہے سمیت اپنی تعریف کے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی ہمت اللہ نے جو چاہا سو ہو گیا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہو گا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم کے ذریعے احاطہ کر رکھا ہے) جو شخص اسے صبح کے وقت پڑھتا ہے وہ شام تک محفوظ ہو جاتا ہے اور جو شخص اسے شام کے وقت پڑھتا ہے وہ صبح تک محفوظ ہو جاتا ہے۔“ (اسے ابوداؤد اور نسائی نے عبد الحمید مولیٰ بنی

رواہ ابو داؤد وَ الترمذی وَ قَالَ : حَدَّثَنَا صَحِيحٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حَبَّان وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ .

۱۲۸۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَ حِينَ يُمَسِّي سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْفَضْلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : ((مُسْتَحَبٌّ اللَّهُ الْعَظِيمُ وَ بِحَمْدِهِ)) [وَالْحَاكِمُ] إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : ((غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَ إِن كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)) وَقَالَ : صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

۱۲۸۵- وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ : ((قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَ مَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَ مَنْ قَالَهُنَّ : حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ حَتَّى يُمَسِّي وَ مَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمَسِّي حَفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ

۱۲۸۴- صحيح مسلم كتاب الذكر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح، سنن ابوداؤد كتاب الادب باب مايقول اذا أصبح، مستدرک حاکم ۱/۵۱۸، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۲۸۵- سنن ابوداؤد كتاب الادب باب مايقول اذا أصبح- عمل اليوم والليلة ص ۱۴۰۔

الْحَمِيدُ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْهَا.

١٢٨٦- وَخَرَجَ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ

بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْعُ

رَجُلٌ مِنْكُمْ أَنْ يَعْمَلَ لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ

حَسَنَةً حِينَ يُصْبِحُ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ

وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً فَإِنَّهَا أَلْفَ حَسَنَةٍ وَ

اللَّهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِنْ يَعْمَلْ فِي يَوْمِهِ مِنْ

الذُّنُوبِ مِثْلَ ذَلِكَ وَ يَكُونُ مَا عَمِلَ

١٢٨٧- وَخَرَجَ الطُّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ إِذَا

أَصْبَحَ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَلْفَ

مَرَّةً لَقَدْ اشْتَرَى نَفْسَهُ مِنَ اللَّهِ وَكَانَ

آخِرُ يَوْمِهِ عَتِيقُ اللَّهِ).

١٢٨٨- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَحَدَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ

الْحَمْدُ [يُخَيَّرُ وَيُثَمَّنُ] وَهُوَ عَلَى كُلِّ

شَاءَ قَدَرِي فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ

عَدَلْ عَشْرَ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةٌ

حَسَنَةً وَمُحْتِ عَنْهُ مِائَةُ سَنَةٍ وَكَانَتْ

لَهُ جُنُودًا مِنَ الشَّيْطَانِ لَهُمْ ذَلِكَ حَقٌّ

۱۲۸۶ - مسجل: ۱۹۹۱/۸ پیٹم - ترجمہ

۱۲۔ اس کا استدلال یہ ہے کہ چونکہ ان کے ہاں عجز و ضعف ہے۔

۱۲۸۷- ہجری ۱۰۸۱/۱۱۴۱) نے مجمع الزوائد (۱۱۴/۱۰)

میں نامعلوم راوی ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث

لکھی جائے گی اور ایک سو برائی مٹادی جائے گی اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا ماسوا اس کے جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔“ (بخاری، مسلم)

يُمْسِي وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِالْفَضْلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

۱۲۸۹- حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اسے اولاد اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہو گا اور اس کی دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجے بلند ہوں گے اور اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ اگر وہ یہ دعا شام کے وقت پڑھے تو صبح تک اسے یہ سب کچھ حاصل رہے گا۔“ حضرت حماد نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایک آدمی نے دیکھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو عیاش نے آپ کی طرف سے حدیث اس طرح بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا ”ابو عیاش نے سچ کہا ہے۔“ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۱۲۸۹- وَعَنْ أَبِي عِيَّاشٍ (بَيَّاءُ وَ مِثْنَاءُ وَ شَيْنِ مَعْجَمَةٍ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِزٌّ وَ رَقَبَةٌ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ حُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَ رُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَ كَانَ فِي حِزْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ فَإِنْ قَالَهَا: إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ)) قَالَ حَمَّادٌ: فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ أَبَا عِيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذِّا وَ كَذًّا ، قَالَ: صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ.

۱۲۹۰- حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت دس دفعہ پڑھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور

۱۲۹۰- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ غُدُوَّةً: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ

۱۲۸۸- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التهليل، صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح -

۱۲۸۹- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما يقول اذا اصبح۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۴۹۔ سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب ما يدعو به الرجل اذا اصبح واذا امسى۔

دس گناہ معاف کر دے گا اور یہ الفاظ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص پچھلے پہر اسے پڑھتا ہے اسے بھی اتنا ثواب ملتا ہے۔“ (نسائی، ابن حبان یہ الفاظ نسائی کے ہیں) احمد نے بھی اسے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس نے اس میں یحییٰ و یحییٰ کا اضافہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ”ہر دفعہ کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ مٹائے گا اور دس درجے بلند کرے گا اور یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور یہ دعادان کے شروع سے آخر تک اس کے لیے ہتھیار کا کام دے گی اور وہ اس دن کوئی ایسا عمل نہیں کرے گا جو ان پر غالب آجائے۔ اگر وہ اسے شام کے وقت پڑھے گا تو بھی اسے اس کے برابر ثواب ہوگا۔“

مَرَاتِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَعَ غَنَهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَكُنْ لَهُ قَدَرٌ عَشْرَ رِقَابٍ وَ أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَمَنْ قَالَهَا غَشِيَّةً مِثْلَ ذَلِكَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ هَذَا لَفْظُهُ، وَابْنُ حِبَّانَ. وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ زَادَ فِيهِ ((يُحْيَى وَ يُمِيتُ)) وَ قَالَ: ((كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَعَ غَنَهُ [بِهَا] عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ كُنْ لَهُ كَعَشْرِ رِقَابٍ وَ كُنْ لَهُ مَسْلَحَةٌ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ وَ لَمْ يَفْعَلْ يَوْمِيذٍ غَمَلًا [يَقْهَرُهُنَّ] فَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمِيتُ فَمِثْلُ ذَلِكَ)) ((الْمَسْلَحَةُ)) بفتح الميم و اللام هم القوم إذا كانوا ذَوِي سِلَاح. ۱۲۹۱- وَ خَرَجَ الْبَزَارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبَانَ الْمُحَارَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَ إِذَا أَمْسَى رَبِّيَ اللَّهُ لَا أَشْرُكَ بِهِ شَيْئًا وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَّا غُفِرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ حَتَّى يُمِيتَ وَ كَذَلِكَ إِذَا قَالَهَا إِذَا أَصْبَحَ)).

۱۲۹۱- حضرت ابان محاربی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو مسلمان صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے ربی اللہ لا اشرک بہ شیناً و اشہد ان لا الہ الا اللہ (میرا رب اللہ ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں) اللہ تعالیٰ اس کے شام تک کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اگر وہ صبح کے وقت کہے تو بھی اسے یہی ثواب ملتا ہے۔“ (بزار)

۱۲۹۲- وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ وَ إِذَا أَمْسَى حَسْبِيَ

۱۲۹۰- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۴۸، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۳۶/۳، مسند

احمدہ ۴۱۸/۵۔

۱۲۹۱- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۴۱/۴۔

فکر مند کرنے والے کام کے لیے کافی ہو جاتا ہے
حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (مجھے اللہ کافی ہے اللہ کے علاوہ
کوئی سچا معبود نہیں اسی پر میں نے توکل کیا اور وہ عرش
عظیم کا رب ہے)۔“ (اسے ابودرداء نے موقوف اور دیگر
محدثین نے مرفوع ذکر کیا ہے)

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ [سَبْعَ مَرَّاتٍ] كَفَّاهُ
اللَّهُ مَا أَهَمُّهُ صَادِقًا كَانَ أَوْ كَاذِبًا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُوقُوفًا وَ رَفَعَهُ غَيْرُهُ .

۱۲۹۳- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص صبح اور شام کے وقت
یہ دعا پڑھتا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُكَ وَ
اَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَائِكَتَكَ وَ جَمِیْعَ
خَلْقِكَ اَنْتَ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنْ
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ (اے اللہ! میں تجھے
تیرے عرش کو اٹھانے والوں، تیرے فرشتوں اور تیری
تمام مخلوق کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے
علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے اور محمدؐ تیرا بندہ اور رسول
ہے) اللہ تعالیٰ اس کا چوتھا حصہ دوزخ سے آزاد کر دیتا
ہے اور جو شخص اسے دو دفعہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا
آدھا حصہ دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص اسے
تین دفعہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا تین چوتھائی دوزخ
سے آزاد کر دیتا ہے اور اگر وہ اسے چار دفعہ پڑھے تو
اسے (مکمل طور پر) دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔“ (اسے
ابودرداء نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے) ترمذی نے
بھی اسے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے اور نسائی نے
بھی اسے ذکر کیا ہے اور اس میں ((وحدك لا شريك
لك)) کا اضافہ کیا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے ”اس دن اس
سے سرزد ہونے والا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ

۱۲۹۳- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ
يُصْبِحُ أَوْ يُمَسِّي: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ
اَشْهَدُكَ وَ اَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ
مَلَائِكَتَكَ وَ جَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنْتَ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنْ
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ اَللّٰهُ رَبُّهُ مِنَ النَّارِ
فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَغْتَقَّ اللَّهُ بَصْفَهُ مِنَ
النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا اَغْتَقَّ اللَّهُ ثَلَاثَةَ
أَرْبَاعِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا اَغْتَقَّه
اللَّهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ هَذَا
لَفْظُهُ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنُهُ
النَّسَائِيُّ وَ زَادَ فِيهِ ((وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ)) وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: ((إِلَّا غُفِرَ لَهُ
مَا أَصَابَ مِنْ ذَنْبٍ فِي يَوْمِهِ فَإِنْ قَالَهَا
إِذَا أَمْسَى غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ فِي لَيْلَتِهِ
بَنِكَ)).

۱۲۹۳- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مايقول اذا اصبح۔

۱۲۹۳- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی التسبیح عند النوم - سنن ترمذی کتاب الدعوات باب

(۷۹) عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۳۹۔

شام کے وقت کہے تو اس رات کے دوران ہونے والے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

۱۲۹۳- رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت مدنیؓ سے روایت ہے جو افریقہ میں رہتے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا (میں نے خوشی سے اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد کو نبی مانا) میں اس کا ذمہ دار ہوں کہ میں اسے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل کر دوں گا۔“ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۹۵- حضرت ابوسلام موطور حبشی سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ محض کی جامع مسجد میں موجود تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا۔ لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کا خادم ہے۔ وہ ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے ہمیں ایسی حدیث بتائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور لوگوں میں عام نہ ہو۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے ((رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رَسُوْلًا)) اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو جاتا ہے کہ وہ اسے راضی کرے (ابوداؤد) ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔ البتہ اس نے کہا ہے ((و بمحمد نبیا)) نیز اسے احمد نے ابوسلام سابق بن ناجیہ سے روایت کیا ہے اور اس

۱۲۹۴- وَعَنْ الْمُثَنِّیْرِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَ كَانَ یَكُوْنُ بِأَفْرِیْقِیَّةٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا فَآَنَا الزَّعِیْمُ لَا أَخْذُنْ بِہِیْہِ حَتَّى أَذْخِلْہُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ : ((الزَّعِیْمُ)) الْكَفِیْل.

۱۲۹۵- وَعَنْ أَبِي سَلَامٍ وَمَوْ مَطْوَرِ الْحَبَشِیِّ أَنَّهُ كَانَ فِیْ مَسْجِدٍ جَمْعٍ فَمَرَّ بِہِ رَجُلٌ فَقَالُوا: هَذَا خَدَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ إِلَیْہِ، فَقَالَ: حَدِّثْنِیْ بِحَدِیْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ یَتَدَاوَلْہُ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهُ الرُّجَالُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ وَ إِذَا أَمْسَى رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رَسُوْلًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ أَنْ یُرْضِیَہُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ حَسَنُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا)) وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ سَابِقِ بْنِ نَاجِیَہٍ

۱۲۹۳- معجم کبیر طبرانی ۳۵۵/۲۰، ترمذی نے مجمع الزوائد (۱۱۶/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔ ابن حجر نے کہا ہے اس کی سند میں رشد بن راوی ضعیف ہے۔

۱۲۹۵- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح - سنن ترمذی کتاب الدعاء باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسى (عن ثوبان) مسند احمد ۳۳۷/۴۔

حدیث میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ اسے تین تین دفعہ صبح اور شام کے وقت پڑھے۔

۱۲۹۶- حضرت عبداللہ بن غنمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی [اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَخَذَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ] (اے اللہ مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر بھی صبح کے وقت جو بھی انعام ہوا یہ تجھ اکیلے کی طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہر قسم کی حمد بھی تیرے لیے اور شکر بھی تیرے لیے ہے) اس نے اس دن کا شکریہ ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت یہ دعا پڑھی اس نے اس رات کا شکر ادا کر لیا۔“
(ابوداؤد، نسائی)

۱۲۹۷- حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا صبح اور شام کے وقت نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور تندرستی کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! میں تجھ سے اپنی دین و دنیا اور اہل و عیال اور مال و دولت میں معافی اور تندرستی کا سائل ہوں۔ اے اللہ! میرے عیب ڈھانپ دے اور مجھے باعث خوف چیزوں سے محفوظ فرمالے۔ اے اللہ! میرے سامنے اور پیچھے دائیں اور بائیں اور اوپر نیچے سے میری حفاظت فرما، میں اس چیز سے تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں کہ نیچے دھنس دیا جاؤں۔)“ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

وَذَكَرَ فِيهِ أَنَّهُ يَقُولُ ذَلِكَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُنْمِئِي وَ حِينَ يُصْبِحُ.
۱۲۹۶- وَعَنْ [عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: حِينَ يُصْبِحُ [اللَّهُمَّ] مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَخَذَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ لَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ ذَلِكَ حِينَ يُنْمِئِي لَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلِيهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ.

۱۲۹۷- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِينَ يُنْمِئِي وَ حِينَ يُصْبِحُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْغَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْغَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَ دُنْيَايَ وَ أَهْلِي وَ مَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَ آمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِي وَ عَنْ يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي وَ مِنْ لَوْفِي وَ مِنْ تَحْتِي وَ أَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) قَالَ: وَ كَيْفَ يُعْنِي الْخُسْفَ ، رَوَاهُ أَبُو

۱۲۹۶- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما يقول اذا أصبح عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۲۷۔

۱۲۹۷- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما يقول اذا أصبح عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۳۷۹ سنن ابن ماجہ ۹ کتاب الدعاء باب ما يدعوه الرجل اذا أصبح واذا امسى، مستدرک حاکم ۱۵۱۷ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

دَاوُدَ وَ النَّسَائِيَّ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ
الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ .

۱۲۹۸- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ : ((مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةَ بِالْقَدَاةِ وَ
مِائَةَ بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ
وَ مَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةَ بِالْقَدَاةِ وَ مِائَةَ
بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ
فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ قَالَ : غَزَا مِائَةَ
غَزْوَةٍ وَ مَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةَ بِالْقَدَاةِ وَ
مِائَةَ بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ
رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَ مَنْ كَبَّرَ اللَّهَ
مِائَةَ بِالْقَدَاةِ وَ مِائَةَ بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي
ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدٌ بِأَكْثَرِ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا
مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ : أَوْ زَادَ عَلَى مَا
قَالَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَ النَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : ((مَنْ
قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ مِائَةَ مَرَّةً قَبْلَ طُلُوعِ
[الشَّمْسِ] وَقَبْلَ غُرُوبِهَا كَانَ أَفْضَلَ
مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ وَ مَنْ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ
مِائَةَ مَرَّةً قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ
غُرُوبِهَا كَانَ أَفْضَلَ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ
يَحْمِلُ عَلَيْهَا وَمَنْ قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ مِائَةَ
مَرَّةً قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا
كَانَ أَفْضَلَ مِنْ عِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَ مَنْ
قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

۱۲۹۸- حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے
انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے صبح کے وقت اور
شام کے وقت سو دفعہ سبحان اللہ کہا گویا اس نے ایک سو
حج کیا اور جس نے صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کو
ایک سو مرتبہ الحمد للہ کہا گویا اس نے اللہ کی راہ میں ایک
سو گھوڑے سواری کے طور پر دیئے یا آپ نے فرمایا اس
نے ایک دفعہ جہاد کیا اور جس نے ایک سو دفعہ صبح اور
ایک سو دفعہ شام کے وقت لا الہ الا اللہ کہا گویا اس
نے حضرت اسماعیل کی نسل میں سے ایک سوغلام آزاد
کیے اور جس نے سو دفعہ صبح اور سو دفعہ شام اللہ اکبر کہا،
کوئی شخص اس سے زیادہ نیکیاں نہیں لائے گا سوا اس
کے جس نے اتنی دفعہ کہا یا اس سے زیادہ دفعہ کہا۔“
(اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)
نسائی نے اسے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ”جو
شخص طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے ایک سو
دفعہ سبحان اللہ کہتا ہے وہ ایک سو اونٹ قربان کرنے
سے بہتر ہے اور جو شخص طلوع و غروب آفتاب سے
پہلے ایک سو دفعہ الحمد للہ کہتا ہے وہ ایک سو گھوڑے
سواری کے لیے دینے سے افضل ہے اور جو شخص طلوع
و غروب آفتاب سے پہلے ایک سو دفعہ اللہ اکبر کہتا ہے وہ
ایک سوغلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص طلوع
و غروب آفتاب سے پہلے ایک سو دفعہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھتا ہے، قیامت کے دن کوئی

شخص اس سے افضل عمل نہیں لائے گا ماسوائے شخص کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ دفعہ کہا ہو۔“

شَيْءٌ قَدِيرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا لَمْ يَجِئْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدٌ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ أَوْ زَادَ).

۱۲۹۹- حضرت حسن بصریؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں تجھے ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ سے کئی دفعہ سنی ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں (ضرور سناؤ) انہوں نے کہا ”جو شخص صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے ((اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ تَهْدِينِي وَأَنْتَ تُطْعِمُنِي وَأَنْتَ تُخَيِّئُنِي وَأَنْتَ تُمِيتُنِي وَأَنْتَ تُحْيِيُنِي)) ”اے اللہ! تو نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور تو ہی مجھے راہِ راست پر رکھتا ہے، تو مجھے کھلاتا ہے اور تو ہی مجھے پلاتا ہے، تو مجھے مارے گا اور تو ہی مجھے زندہ کرے گا“ وہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ وہی کچھ اسے دے گا۔“ وہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن سلامؓ کو ملا اور میں نے کہا کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ سے کئی دفعہ سنی ہے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں (ضرور سنائیں) پھر میں نے انہیں یہ حدیث سنائی۔ وہ کہنے لگے میرے ماں باپ رسول اللہ ﷺ پر قربان ہوں، یہ (دعا یہ) کلمات اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیے تھے اور وہ ان کے ذریعے ہر روز سات دفعہ دعا کیا کرتے تھے، جو کچھ بھی وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے اللہ تعالیٰ وہی انہیں دیتا۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۲۹۹- وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ]: أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا وَمِنْ أَبِي بَكْرٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] مِرَارًا وَمِنْ عُمَرَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] مِرَارًا قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: ((مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا مَلَغَى: اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ تَهْدِينِي وَأَنْتَ تُطْعِمُنِي وَأَنْتَ تُخَيِّئُنِي وَأَنْتَ تُمِيتُنِي وَأَنْتَ تُحْيِيُنِي لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) قَالَ: فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقُلْتُ: أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا وَمِنْ أَبِي بَكْرٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] مِرَارًا وَمِنْ عُمَرَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] مِرَارًا قَالَ: بَلَى فَحَدَّثَنِي بِهِذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: يَا أَبِیْ وَأُمِّی رَسُولُ اللَّهِ، هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتُ كَانَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَعْطَاهَا مِنْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَانَ يَدْعُو بِهِنَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَا يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ- رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۲۹۹- معجم اوسط طبرانی ۲/۲۰، بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۸/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند حسن ہے۔

۱۳۰۰- حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے آسمان وزمین کی مقالید کے متعلق پوچھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اس کے متعلق مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا۔ اس کی تفسیر یہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْأَوَّلِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُخَيِّ وَيُؤَيِّتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ (اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے بغیر برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کی توفیق۔ وہی اول ہے، وہی ظاہر و باطن۔ بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) اے عثمان! جو شخص اسے صبح کے وقت دس دفعہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے چھ چیزیں عنایت فرماتا ہے۔ پہلی یہ ہے کہ وہ ابلیس سے محفوظ ہو جاتا ہے، دوسری یہ ہے کہ اسے جنت میں ایک قطار (خزانہ) مل جاتا ہے، تیسری یہ ہے کہ جنت میں اس کا درجہ بلند ہو جاتا ہے، چوتھی یہ ہے کہ اس کی شادی حور عین سے ہو جاتی ہے، پانچویں یہ ہے کہ اسے قرآن وحدیث اور انجیل کی تلاوت کے برابر اس کا ثواب ملتا ہے۔ اے عثمان! چھٹی یہ ہے کہ وہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے اس نے حج اور عمرہ کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا حج و عمرہ قبول کر لیا اور اگر وہ اس دن فوت ہو جائے تو اس پر شہدا کی مہر ثبت ہو جاتی ہے۔“ (ابویعلیٰ) (ملاحظہ: یہ حدیث غریب ہے اور اس میں نکارت ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳۰۰- وَخَرَجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَقَالِيدِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ تَفْسِيرَهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْأَوَّلِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُخَيِّ وَيُؤَيِّتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، يَا عُثْمَانُ مَنْ قَالَهَا: إِذَا أَصْبَحَ عَشْرَ مَرَّاتٍ أَغْطَاهُ اللَّهُ بِهَا سِتَّ خِصَالٍ: أَمَّا وَاحِدَةٌ فَيُخْرِسَ مِنْ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَيُعْطَى قِنْطَارًا فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَيَرْفَعُ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَيَزُوجَ مِنْ الْحُورِ الْعِينِ وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَهُ فِيهَا مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالسَّادِسَةُ يَا عُثْمَانُ لَهُ كَمَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ فَقَبِلَ اللَّهُ حَجَّتَهُ وَعُمْرَتَهُ وَإِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ خَتِمَ لَهُ بِطَائِعِ الشُّهَدَاءِ)) قُلْتُ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ نَكَارَةٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۳۰۰- عائشہ نے مجمع الزوائد (۱۱۵/۱۰) میں کہا ہے، اے ابویعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں اغلب بن قیم راوی ضعیف ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث سند ابویعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

۱۳۰۱- حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اسے قیامت کے دن میری سفارش نصیب ہوگی۔“ (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۰۱- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَ حِينَ يُعْصِي عَشْرًا أَذْرَكَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

بستر پر لیٹتے وقت کچھ سورتیں اور آیتیں پڑھنے کا ثواب

ثواب سور و آیات تقرأ
حين یاوی المرء إلى فراشه

۱۳۰۲- حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو مسلمان بستر پر لیٹتے وقت قرآن مجید کی ایک سورت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ بھیج دیتا ہے جو اس کے اٹھنے تک جب بھی وہ اٹھے ہر تکلیف دہ چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔“ (اسے احمد نے صحیح بخاری کے راویوں والی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے)

۱۳۰۲- عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ قَبْرًا سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا بَعَثَ اللَّهُ لَهُ مَلَكًا يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُوْذِيهِ حَتَّى يَهْبَأَ مَتَى هَبَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَ التِّرْمِذِيُّ بَنَحْوِهِ. قَوْلُهُ: ((هَبَ)) أَيْ اسْتَيْقَظَ.

۱۳۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر تو بستر پر لیٹتے وقت سورۃ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھ لے تو موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ رہے گا۔“ (اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور عثمان بن عبید موصلی کے علاوہ اس کے سب راوی صحیح بخاری والے ہیں، اس میں اختلاف ہے)

۱۳۰۳- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلَى الْفِرَاشِ وَقَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَقَدْ أَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْمَوْتَ)) رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ خَلَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُوصِلِيُّ فَيَنْفِيهِ خِلَافًا.

۱۳۰۱- ائمہ نے مجمع الزوائد (۱۲۰/۱۰) میں کہا ہے اسے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک عمدہ ہے اور اس کے راوی ثقہ قرار دیئے گئے ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصوں میں نہیں ملی۔

۱۳۰۲- مسند احمد ۱۲۵/۴، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۲۳)

۱۳۰۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۶/۴۔

۱۳۰۴- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کی حفاظت کے لیے مقرر کیا۔ ایک شخص آیا اور اس نے اناج اٹھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں ہر صورت تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا میں ضرورت مند ہوں، میرے ذمے قرض ہے اور میرے اہل و عیال ہیں اور مجھے شدید ضرورت ہے، میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوہریرہ! گذشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے شدید ضرورت اور اہل و عیال کی پریشانی کا تذکرہ کیا۔ مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے تیرے سامنے جھوٹ بولا ہے، وہ عنقریب آئے گا۔“ میں نے یقین کر لیا کہ وہ عنقریب آئے گا کیونکہ آپ نے فرمایا ہے۔ میں اس کی گھات میں رہا۔ وہ آیا اور اس نے اناج اٹھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں ہر صورت تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا، یہ تیسری (اور) کہا..... آخری ہاری ہے تو یقین دلاتے ہیں کہ تو نہ آئے گا اور پھر آجاتا ہے، اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں کچھ الفاظ سکھاتا ہوں جو تیرے لیے مفید ہوں گے۔ میں نے کہا وہ کیا الفاظ ہیں؟ اس نے کہا جب تو بستر پر لیٹے تو آیت الکرسی ﴿اللہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ مکمل پڑھ لیا کر، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے نزدیک نہیں آئے گا۔ پھر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گذشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟“ میں

۱۳۰۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ ، فَأَخَذْتُهُ ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ: إِنِّي مُخْتَاجٌ ، وَ عَلَيَّ دَيْنٌ وَ عِيَالٌ ، وَ لِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ ، فَخَلَيْتُ عَنْهُ ، فَاصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا لَعَلَّ أَمِيرَكَ الْبَارِحَةَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَ عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ [قَالَ] : ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَبَّوْهُ)) فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو الطَّعَامَ ، قُلْتُ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هَذَا آخِرُ ثَلَاثٍ تَزْعُمُ أَنَّكَ لَا تَعُودُ ، ثُمَّ تَعُودُ ، قَالَ: دَعْنِي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا ، قُلْتُ: مَا هُنَّ قَالَ: إِذَا أَمَرْتَنِي إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ حَتَّى تَحِيْمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَ لَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ ، فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ ، فَاصْبَحْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا لَعَلَّ

نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے یقین دلایا تھا کہ وہ مجھے ایسی دعا سکھائے گا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے گا لہذا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا ”وہ کون سی دعا ہے؟“ میں نے کہا اس نے مجھے کہا تھا کہ جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو آیت الکرسی ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ شروع سے آخر تک پڑھ لیا کر۔ اس نے مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے نزدیک نہیں آئے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس نے تیرے سامنے سچ بولا ہے حالانکہ وہ خود جھوٹا تھا۔ اے ابوہریرہ! تجھے پتہ ہے کہ تین دن سے تیرا مخاطب کون تھا؟“ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا ”یہ شیطان تھا۔“ (بخاری)

۱۳۰۵- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسکات (مستح) اور مستح سے شروع ہونے والی سورتیں پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ”ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے) ملاحظہ: امام نسائی بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن صالح رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مسکات یہ چھ سورتیں ہیں سورۃ المدید، الحشر، الحواشی، سورۃ الجمعہ، التغابن اور سج اسم ربک الاعلیٰ

۱۳۰۶- حضرت فروہ بن نوفل نے اپنے باپ (حضرت نوفل رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے کہ نبی

أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَخَلِّيتُ سَبِيلَهُ قَالَ: ((مَا هِيَ)) قُلْتُ قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَعْجِمَ الْآيَةَ ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَ لَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ يُخَاطَبُ مِنْهُ ثَلَاثَةٌ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((ذَلِكَ الشَّيْطَانُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۰۵- وَعَنْ الْعَرَبِاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسْتَبَحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرُقُدَ وَ يَقُولُ: ((لَيْسَ آيَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ: إِنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوا يَخْتَلِفُونَ الْمُسْتَبَحَاتِ سِتًّا سُورَةُ الْحَدِيدِ وَ الْحَشْرِ وَ الْحَوَارِيِّنَ وَ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَ التَّغَابُنِ وَ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى.

۱۳۰۶- وَعَنْ فُرْوَةَ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا ”تو سورۃ ﴿قُلْ﴾ یا
اَیُّهَا الْکَافِرُونَ ﴿کَلِمَاتٍ عَلَیْ خَاتِمَتِہَا لِاِنَّہَا
بِرَءَاۃٍ مِّنَ الشُّرْکِ﴾ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِیُّ وَ النَّسَیُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ
حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے

قَالَ لِنُوفَلٍ: ((اَقْرَأْ ﴿قُلْ﴾ يَا اَیُّهَا
الْکَافِرُونَ ثُمَّ نَمَّ عَلَیْ خَاتِمَتِہَا لِاِنَّہَا
بِرَءَاۃٍ مِّنَ الشُّرْکِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِیُّ وَ النَّسَیُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ
وَالْحَاکِمُ وَقَالَ: صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ۔

۱۳۰۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی شخص
بستر پر سوتا چاہے اسے دائیں کروٹ پر سوتا چاہیے اور
پھر ﴿قُلْ﴾ هُوَ اللہ أَحَدٌ ﴿ایک سو دفعہ پڑھنی
چاہیے۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اسے کہے گا
اے میرے بندے! دائیں طرف سے جنت میں چلا
جا۔“ (ترمذی)

۱۳۰۷- وَخَرَّجَ التِّرْمِذِیُّ بِاِسْنَادِهِ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللہ عَنْہُ
[عَنِ النَّبِیِّ]: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ اَرَادَ اَنْ یَنَامَ عَلَی
لِوَاثِیْہِ فَنَامَ عَلَی یَمِیْنِہِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿قُلْ﴾ هُوَ
اللہ أَحَدٌ مِائَةً مَّرَّةً فَاِذَا كَانَ یَوْمَ
الْقِیَامَةِ یَقُولُ لَہُ الرَّبُّ يَا عَبْدِیْ اَدْخُلْ
عَلٰی یَمِیْنِکَ الْجَنَّةَ))۔

سوتے وقت کی دعاؤں کا ثواب

ثواب اذکار یقولہا حین یاوی إلی فراشہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”عمل مندوہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ
کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے یاد کرتے رہتے ہیں۔“

قَالَ اللہ تَعَالٰی: ﴿الَّذِیْنَ یَذْکُرُونَ اللہَ
قِیَامًا وَ قُعُودًا وَعَلٰی جُنُوبِہِم﴾

[ال عمران : ۱۹۱]

۱۳۰۸- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی بستر پر لیٹتا ہے، ایک
فرشتہ آجاتا ہے اور ایک شیطان آجاتا ہے۔ فرشتہ کہتا
ہے (دن کا) اختتام نیکی کے ساتھ کرو اور شیطان کہتا ہے
(دن کا اختتام) برائی کے ساتھ کر۔ اگر وہ آدمی اللہ
تعالیٰ کا ذکر کرے اور پھر سو جائے تو فرشتہ پوری رات

۱۳۰۸- وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللہ عَنْہُ:
اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ: ((اِذَا اَوٰی الرَّجُلُ اِلٰی لِوَاثِیْہِ
اِبْتَدَرَتْہُ مَلٰئِكَةٌ وَ شَیْطَانٌ فِیَقُوْلُ الْمَلٰئِکُ:
اُخْتِمْ بِخَیْرٍ، وَ یَقُوْلُ الشَّیْطَانُ: اُخْتِمْ
بَشَرٍّ، لِاَنَّ ذَکْرَ اللہ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلٰئِکُ

۱۳۰۶- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقال عند النوم۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۲۲) عمل
الیوم والليلة ۳ ص ۶۸، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴۲۲/۷، مستدرک حاکم ۵۶۵/۱، ذہبی نے اس کی
صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۳۰۷- سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورة الاخلاص۔

اس کی حفاظت کرتے ہوئے گزارتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے نیکی کے ساتھ آغاز کر اور شیطان کہتا ہے برائی کے ذریعے آغاز کر۔ اگر وہ آدمی کہے ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَ عَلٰی نَفْسِيْ وَلَمْ يَمُنْتَهَا فِيْ مَنَامِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمْنِسُكَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْ تَزُولَا)) آخر آیت تک۔ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمْنِسُكَ السَّمَاءُ اَنْ تَقَعَ عَلٰی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخَيِّ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) (ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے میری روح واپس لوٹائی اور اسے نیند کے دوران فوت نہیں کیا۔ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو آسمان و زمین کو ختم ہونے سے بچائے ہوئے ہے) (الآیۃ) (ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو آسمان کو زمین پر گرنے سے بچائے ہوئے ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) پھر اگر وہ چارپائی سے گر کر فوت ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا۔ (ابویعلیٰ، حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۳۰۹- حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص ہا وضو ہو کر بستر پر لیٹے اور اوتھ آئے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے وہ رات کی کسی بھی گھڑی میں کروٹ لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو چیز بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا

يَكْلُوْهُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْمَلَكُ : اَفْتَحْ بَخِيْرًا، وَ قَالَ الشَّيْطَانُ : اَفْتَحْ بَشَرًا، فَاِنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَ عَلٰی نَفْسِيْ وَ لَمْ يَمُنْتَهَا فِيْ مَنَامِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْنِسُكَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْ تَزُولَا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْنِسُكَ السَّمَاءُ اَنْ تَقَعَ عَلٰی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُخَيِّ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَاِنْ وَقَعَ عَنْ سَرِيْرِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّجَّةَ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلٰی وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ ، قَوْلُهُ : ((يَكْلُوْهُ)) اٰیِ يَحْرَسُهُ وَ يَحْفَظُهُ.

۱۳۰۹- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا وَ ذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى حَتَّى يُذْرِكَ النَّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيْهَا خَيْرًا مِنْ

۱۳۰۸- مند ابویعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ بخاری نے مجمع الزوائد (۱۲۰/۱۱۰) میں کہا ہے کہ اسے ابویعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ابوالانیم بن الحجاج الشافعی کے علاوہ صحیح بخاری والے ہیں اور وہ بھی ثقہ ہے، مستدرک حاکم ۵۴۸/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۳۰۹- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۹۳)

کرے گا۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۱۰- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”دو کام ایسے ہیں کہ جو بھی مسلمان ان کی پابندی کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ وہ دونوں کام آسان ہیں لیکن انہیں کرنے والے تھوڑے ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ اکبر کہے۔ یہ لفظوں میں ایک سو پچاس دفعہ ہوں گے، لیکن میزان میں پندرہ سو دفعہ اور جب وہ بستر پر لیٹے چوتیس دفعہ اللہ اکبر، تیس دفعہ الحمد للہ اور تیس دفعہ سبحان اللہ کہے، یہ لفظوں میں ایک سو ہیں، لیکن میزان میں ایک ہزار۔“ میں نے رسول اللہ ﷺ کو انہیں گنتے ہوئے دیکھا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دونوں کام آسان کیسے ہیں؟ اور ان دونوں پر عمل کرنے والے کم کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”نیند میں شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور وہ اسے یہ کہنے سے پہلے سلا دیتا ہے، اسی طرح وہ نماز کے دوران آتا ہے اور انہیں کہنے سے پہلے اسے کوئی کام یاد دلاتا ہے۔“ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی نیز اس نے اسے صحیح قرار دیا ہے) ابن حبان نے اسے اضافے کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کون سا شخص دن رات میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے۔“

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِثَابًا) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۱۰- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَصَلَتَانِ أَوْ خِلَتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهَا قَلِيلٌ يُسَبِّحْ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَ أَلْفٌ وَ خَمْسُمِائَةٌ فِي الْمِيزَانِ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَ يَحْمَدُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَ أَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ)) فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالَ: ((يَأْتِي أَحَدُكُمُ يَغْنِي الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَيَنْوُمُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ وَ يَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَذْكُرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ، وَ زَادَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَيْكُمُ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَ خَمْسُمِائَةِ سَيِّئَةٍ)).

۱۳۱۱- وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۳۱۰- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی التمسح عند الیوم - سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۲۵) سنن نسائی کتاب السہو باب التعمد فی دبر الصلاہ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۳۳۳

کروٹ پر لیٹے اور یہ دعا پڑھے (اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کیا اور اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور میں نے اپنی کمر تیری پناہ میں دے دی اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا تیری پکڑ سے بچنے کے لیے۔ تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ میں تیری کتاب اور تیرے رسول پر یقین رکھتا ہوں) اگر وہ اس رات فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۱۲- حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تو اپنے بستر میں جانا چاہے تو نماز کی طرح وضو کر، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا اور یہ دعا پڑھ (اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کیا اور اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ میں نے تیری رحمت کی رغبت اور تیرے عذاب سے خوف کے باعث اپنی کمر تیری پناہ میں دے دی تیری پکڑ سے بچنے کے لیے۔ تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے) میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے ارسال کردہ نبی پر ایمان لا چکا ہوں) اگر تو اس رات فوت ہو گیا تو تیری موت فطرت (دین اسلام) پر ہوگی اور اگر صبح کے وقت بیدار ہوا تو نیکی کرے گا (رات کے وقت) یہ تیرے آخری الفاظ ہونے چاہئیں۔“ حضرت براء کہتے ہیں کہ میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا۔ جب میں آمَنْتُ بِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ پر پہنچا، میں نے کہا ورسولك آپ نے فرمایا ”نہیں وَبَنِيكَ الَّذِي

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اضْطَجَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهَرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَوْمِنُ بِكِتَابِكَ وَرَسُولِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۱۲- وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَوَضَّأَ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ [وَجْهِي إِلَيْكَ] وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهَرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبَنِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ خَيْرًا وَاجْعَلْنِي آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ)) قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ: ((لَا وَبَنِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ))

۱۳۱۱- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی الدعاء اذا اوى الی فراشه، ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۱۲- صحیح بخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا نام۔ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب ما یقول عند النوم واحذ المضجع۔

أَرْسَلَتْ - (بخاری، مسلم)

۱۳۱۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص بستر پر لیٹے وقت یہ دعا پڑھے (اللہ کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کی ہے اور تعریف بھی اس کی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ پاک ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے) اس کے تمام گناہ یا غلطیاں (راوی کو شک ہے) معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“ (ابن حبان) یہ حدیث نسائی کے ہاں بھی موجود ہے، لیکن اس کے الفاظ ہیں ”سبحان اللہ وبحمدہ“ اور اس نے آخر میں کہا ہے ”اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔“

۱۳۱۴- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص بستر پر لیٹنے کے وقت یہ دعائیں دفعہ پڑھی (میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں ہے۔ وہ زندہ اور قائم ہے اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں) اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں، عاج ٹیلے کی ریت کے ذرات اور زمانے کے دنوں کے برابر بھی ہوں تو بھی معاف ہو جاتے ہیں۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

۱۳۱۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ أَوْ خَطَايَاهُ - شَكٌّ مُسْتَعْرَبٌ - وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَهُوَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ)) وَ قَالَ: فِي آخِرِهِ ((غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)).

۱۳۱۴- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَ إِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَ إِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَ إِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۱۳۱۳- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۴۲۳/۷ - عمل اليوم والليلة ص ۱۴۸، ۱۴۹ میں ابو ہریرہ سے بیان ہوئی ہے۔

۱۳۱۴- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۱۷) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہمیں صرف الوصافی عید اللہ بن الولید کی طرف سے معلوم ہے۔

ثَوَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ
مِنَ اللَّيْلِ

بیدار ہوتے وقت دعا
پڑھنے کا ثواب

۱۳۱۵- خَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي
كِتَابِ الذِّكْرِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى إِذَا رَدَّ إِلَى الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ نَفْسَهُ
مِنَ اللَّيْلِ فَسَبَّحَهُ وَمَجَّدَهُ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ
لَدَعَاهُ تَقَبَّلَ مِنْهُ)).

۱۳۱۶- وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ
فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَ لَا
حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَصَّأَ
ثُمَّ صَلَّى قَبِلَتْ صَلَاتُهُ)) رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ، ((تَعَارَّ)) بِتَشْدِيدِ الرَّاءِ أَيْ
اسْتَيْقَظَ.

۱۳۱۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”اللہ
تعالیٰ جب اپنے مومن بندے کا سانس اس کی طرف
لوٹائے اور وہ اس کی تسبیح و بزرگی بیان کرے اور اس
سے استغفار کرے اور دعا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو
قبول کر لیتا ہے۔“ (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الذکر میں
بیان کیا ہے)

۱۳۱۶- حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص رات (کی نیند) سے
بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ (اللہ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس کی
بادشاہت ہے اور اس کے لیے ہر قسم کی تعریف اور وہ
ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر قسم کی تعریف
اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں
ہے اور سب سے بڑا ہے۔ گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی
کرنے کی استطاعت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہو
سکتی) پھر کہے اللھم اغفر لی اے اللہ! مجھے بخش دے یا
کوئی اور دعا کرے اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے، اس کے
بعد اگر وہ وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول
ہو جاتی ہے۔“ (بخاری)

۱۳۱۵- یہ روایت کتاب الذکر میں نہیں مل سکی۔

۱۳۱۶- صحیح بخاری کتاب التہجد باب فضل من تعار من اللیل فصلی۔

۱۳۱۷- وَحَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَتَحَوَّكُ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللَّهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَتَبَخَّاهُ اللَّهُ عَشْرًا آمَنَتْ بِاللَّهِ وَكَفَرَتْ بِالطَّاغُوتِ عَشْرًا وَفِي كُلِّ ذَنْبٍ يَتَحَوَّكُهُ وَ لَمْ يَنْبَغِ لِلذَّنْبِ أَنْ يُذْرَكَهُ إِلَى جَنْبِهَا)) قُلْتُ: وَ فِيمَا كَانَ يَقُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَسْتَقِيطُ حُمْلَةً مِنَ الْأَحَادِيثِ لَمْ يُذَكِّرْ فِيهَا ثَوَابَ قَائِلِهَا فَأَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِهَا لِأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ شَرْطِ هَذَا الْكِتَابِ بَلْ أَذْكَرُ مِنْهَا حَدِيثًا وَاحِدًا وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

۱۳۱۸- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَ لِقَاؤُكَ [حَقٌّ] وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ النَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ لَكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْكَ أُنَبِّئُ وَ بِكَ

۱۳۱۷- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو (نیند سے) بیدار ہوتے وقت دس دفعہ بسم اللہ، دس دفعہ سبحان اللہ اور دس دفعہ آمین باللہ و کفرت بالطاغوت (میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں نے طاغوت کا انکار کیا) پڑھے، وہ ہر اس گناہ سے محفوظ ہو جائے گا جس کے مرتکب ہونے کا اسے اندیشہ ہے اور اگلی رات اسی طرح کہنے تک کوئی گناہ اسے اپنی پیٹ میں نہیں لے گا۔ (طبرانی) ملاحظہ: بیدار ہوتے وقت رسول اللہ ﷺ جو دعائیں پڑھا کرتے تھے ان کے متعلق بہت سی احادیث منقول ہیں۔ لیکن چونکہ ان میں ثواب کا تذکرہ نہیں ہوا اس لیے میں نے انہیں ذکر کرنے سے گریز کیا ہے کیونکہ وہ اس کتاب کے ہدف میں سے نہیں ہیں، تاہم ان میں سے حضرت ابن عباسؓ کی ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔

۱۳۱۷- وَحَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَتَحَوَّكُ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللَّهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَتَبَخَّاهُ اللَّهُ عَشْرًا آمَنَتْ بِاللَّهِ وَكَفَرَتْ بِالطَّاغُوتِ عَشْرًا وَفِي كُلِّ ذَنْبٍ يَتَحَوَّكُهُ وَ لَمْ يَنْبَغِ لِلذَّنْبِ أَنْ يُذْرَكَهُ إِلَى جَنْبِهَا)) قُلْتُ: وَ فِيمَا كَانَ يَقُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَسْتَقِيطُ حُمْلَةً مِنَ الْأَحَادِيثِ لَمْ يُذَكِّرْ فِيهَا ثَوَابَ قَائِلِهَا فَأَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِهَا لِأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ شَرْطِ هَذَا الْكِتَابِ بَلْ أَذْكَرُ مِنْهَا حَدِيثًا وَاحِدًا وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

۱۳۱۸- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَ لِقَاؤُكَ [حَقٌّ] وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ النَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ لَكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْكَ أُنَبِّئُ وَ بِكَ

۱۳۱۷- بخاری نے مجمع الزوائد (۱۱۲۵) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور الکاشغری مقدم بن داؤد ضعیف ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

۱۳۱۸- صحیح بخاری کتاب التہجد باب التہجد باللیل، صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرين باب الدعاء فی صلاة اللیل و قیامہ۔

خَاصَّتْ وَإِلَيْكَ خَاصَّتْ فَأَغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ
وَمَا أَخَّرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ وَ مَا
أَنْتَ أَكْبَرُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمَقْدَمُ وَ أَنْتَ
[الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] ((اے اللہ! ہمارے
پروردگار ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے تو آسمان و
زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا نور ہے۔ ہر قسم کی
تعریف میرے لیے ہے تو آسمان و زمین اور ان میں
موجود تمام چیزوں کا بادشاہ ہے۔ ہر قسم کی تعریف
تیرے لیے ہے تو حق ہے۔ تیرا فرمان برحق ہے۔ تیرا
 وعدہ سچا ہے۔ تیری ملاقات برحق ہے۔ جنت برحق
ہے۔ حضرت محمد ﷺ سچے ہیں۔ قیامت برحق ہے۔ میں
تیرا مطیع و فرمان بردار ہوں، میں تجھ پر ایمان لایا اور تجھ
پر ہی میں نے توکل کیا اور تیری ہی طرف جھک گیا۔
تیری خاطر میں نے جھگڑا کیا اور تجھے ہی میں نے حکم
مانا۔ لہذا میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ایسے گناہ جنہیں
تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرمادے۔ تو ہی آگے
کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے لے جانے والا ہے۔
تیرے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں۔“ (بخاری مسلم)

گھر سے مسجد وغیرہ کی طرف
جاتے ہوئے دعا پڑھنے
کا ثواب

[حَقُّ] وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ
النَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ
حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ لَكَ آمَنْتُ
وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْكَ أُنَبِّئُ
وَ بِكَ خَاصَّتْ وَإِلَيْكَ خَاصَّتْ فَأَغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ
وَمَا أَخَّرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ وَ مَا
أَكْبَرُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمَقْدَمُ وَ أَنْتَ
[الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

ثَوَابُ مَنْ قَالَ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ
حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ
وغيره

۱۳۱۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
:أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: ((إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ
فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا
۱۳۱۹- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی اپنے گھر سے باہر
نکلے ہوئے یہ دعا پڑھے ”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى
اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ (میں اللہ کے نام

۱۳۱۹- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ما يقول اذا خرج من بيته، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۷۷، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۹۵/۲ سنن ابوداؤد
کتاب الادب باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول۔

حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ
لَهُ: حَسْبُكَ هُدَيْتَ وَ كُفِّيتَ وَ وُفِّيتَ وَ
تَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَ حَسَنُهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ
أَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((يُقَالُ لَهُ
جِنْدِلٌ : هُدَيْتَ وَ كُفِّيتَ وَ وُفِّيتَ
فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانُ
آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ كُفِّي وَ هُدِيَ
وَ وُفِّي)).

سے گھر سے نکل رہا ہوں میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا،
گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کے ہاتھ
میں ہے (اے کہا جاتا ہے یہ دعا تجھے کافی ہے، تجھے
ہدایت مل گئی، تیری کفالت ہو گئی اور تو محفوظ ہو گیا اور
شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے۔“ (ترمذی، نسائی، ابن
حبان، ترمذی نے اسے حسن کہا ہے) ابوداؤد نے بھی اسے
ذکر کیا ہے البتہ اس نے کہا ہے کہ ”اے اس وقت کہا
جاتا ہے، تجھے ہدایت مل گئی تیری کفالت ہو گئی، تو
محفوظ ہو گیا۔ شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا
شیطان اس (شیطان) کو کہتا ہے کیوں بھی کیا حال
ہے!! آدمی کو ہدایت بھی مل گئی اس کی کفالت بھی ہو
گئی اور وہ محفوظ بھی ہو گیا۔“

۱۳۲۰- ایک آدمی نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے
روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا ”جو شخص اپنے گھر سے سفر کی نیت سے یا کسی اور
نیت سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھتا ہے اَمَنْتُ بِاللّٰهِ
اغْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (میں اللہ پر ایمان لے آیا، میں نے اللہ
تعالیٰ کا تحفظ حاصل کیا، میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔
گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ
کے اختیار میں ہے) اے نکلنے کی بھلائی مل جاتی ہے۔“
(اے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند مذکورہ مبہم آدمی تک
ابھی ہے)

۱۳۲۰- وَعَنْ رَجُلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ
مُسْلِمٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ سَفَرًا أَوْ
غَيْرَهُ فَقَالَ: حِينَ يَخْرُجُ أَمَنْتُ بِاللَّهِ
اغْتَصَمْتُ بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا رَزَقَ خَيْرَ
ذَلِكَ الْمَخْرُجِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ إِسْنَادُهُ
إِلَى الرَّجُلِ الْمُبْتَهَمِ حَيْثُ .

۱۳۲۱- حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا ہے کہ میں
نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص اپنے
گھر سے نماز (کی نیت سے مسجد) کی طرف جاتے ہوئے

۱۳۲۱- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

۱۳۲۰- مسند احمد ۶۵/۱-۶۶-

۱۳۲۱- سنن ابن ماجہ کتاب المساجد والجماعت باب المشی الى الصلاة۔ یومیری نے زوائد میں کہا ہے
اس کی سند میں مسلسل ضعیف راوی ہیں۔

یہ دعا پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اپنا رخ انور اس کی طرف متوجہ فرماتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایِ هَذَا فَاِنِّیْ لَمْ اُخْرَجْ اَشْرًا وَ لَا بَطْرًا وَ لَا رِیَاءً وَ لَا سُمْعَةً وَ خَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَ اتِّیْعَاءَ مَرْضَاتِکَ اَسْأَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِی مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِمِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ حق اور اپنی اس رواں گلی کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ نہ تو میں تکبر اور فخر و مباہات کی غرض سے چلا ہوں اور دکھلاوے اور سناوے کے لیے بلکہ میں تیری ناراضی سے بچنے اور تیری رضا کی تلاش میں نکلا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے دوزخ سے بچالے اور میرے گناہ معاف فرما دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہ نہیں بخشتا۔) (اے ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے ان شاء اللہ!)

((مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایِ هَذَا فَاِنِّیْ لَمْ اُخْرَجْ اَشْرًا وَ لَا بَطْرًا وَ لَا رِیَاءً وَ لَا سُمْعَةً وَ خَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَ اتِّیْعَاءَ مَرْضَاتِکَ اَسْأَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِی مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِمِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَقْبَلَ اللّٰهُ اِلَیْہِ بِوَجْہِہِ وَ اسْتَغْفَرَ لَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَّکَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَہٍ وَ اِسْنَادُہٗ حَسَنٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دعائے
پڑھنے کا ثواب

ثواب من قال هذه الكلمات
حين يدخل المسجد

۱۳۲۲- حیوہ بن شریحؓ نے بیان کیا ہے کہ میری ملاقات عقبہ بن مسلم سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا فرمایا کرتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْہِہِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِہِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (میں اللہ عظیم) اس کے چہرہ اقدس اور قدیم بادشاہت کے

۱۳۲۲- عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيْحٍ ، قَالَ: لَقِيتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ: بَلَّغْنِيْ اَنْتَكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ : اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْہِہِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِہِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) قَالَ: اَقَطُ ؟ قُلْتُ

ذریعے راندہ درگاہ شیطان کے پناہ چاہتا ہوں) انہوں نے کہا: س؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: ”جب کوئی شخص یہ دعا پڑھتا ہے شیطان کہتا ہے یہ شخص سارا دن مجھ سے محفوظ رہے گا۔“ (ابوداؤد)

: نَعَمْ ، قَالَ : ((فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ : حَفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوران نماز وسوسا آنے پر دعا پڑھنے کا ثواب

ثواب کلمات یقولھن من حصلت له وسوسة فی صلاته

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی قسم کا وسوسہ پیدا ہو تو اللہ سے پناہ مانگو، بے شک وہ سننے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾. [الاعراف : ۲۰۰]

۱۳۲۳- حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو گیا ہے اور اس نے میری تلاوت غلط ملط کر دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس شیطان کو خرب کہتے ہیں جب تو اسے محسوس کرے تو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اس سے تعوذ (پناہ طلب) کر اور اپنی ہائیں جانب تین دفعہ تھوک۔“ وہ کہتے ہیں میں نے ایسے کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ پریشانی دور فرمادی۔ (مسلم)

۱۳۲۳- رَوَعْنِ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خَيْرَبٌ فَإِذَا أَحْسَنْتَهُ فَتَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْهُ وَانْفَلَّ عَلَى سَارِكٍ فَلَا تَأْتِي)) قَالَ: فَقَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي، رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((خَيْرَبٌ)) بِكُسْرٍ الْحَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَاسْكَانِ النُّونِ وَفَتْحِ الزَّاءِ وَآخِرُهُ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ.

فرض نمازوں کے بعد دعاؤں کا ثواب

ثواب اذکار عقب المکعوبات

۱۳۲۴- حضرت ابوالامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اسے موت کے علاوہ کوئی چیز جنت

۱۳۲۴- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ

۱۳۲۳- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فیما یقول الرجل عند دخوله المسجد۔

۱۳۲۳- صحیح مسلم کتاب السلام باب التعوذ من الشیطان الوسوسة فی الصلاة۔

میں داخل ہونے سے نہیں روکتی۔“ (نسائی) طبرانی نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور ایک روایت میں (آیت الکرسی کے ساتھ) ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کا اضافہ بھی کیا ہے۔ (دونوں روایات کی سند صحیح بخاری کی شرط کے مطابق ہے)

۱۳۲۵- حضرت حسن بن علیؑ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہو جاتا ہے۔“ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۲۶- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ ذکر ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا فرمایا کرنے والا ناکام نہیں ہوتا تیسری دفعہ سبحان اللہ تیسری دفعہ الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر۔“ (مسلم)

۱۳۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین میں سے غریب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا دولت مند بلند درجات اور دائمی انعامات لے گئے۔ آپ نے فرمایا ”وہ کیسے؟“ وہ کہنے لگے وہ ہماری طرح

ذُبِرَ كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يَنْفَعَهُ مِنْ ذُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ زَادَ فِي رَوَايَةٍ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ إِسْنَادُ الرَّوَاتِبَيْنِ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيحِ.

۱۳۲۵- وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي ذُبْرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْآخَرِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۳۲۶- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ذُبْرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ [تَسْبِيحَةً] وَ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَ أَرْبَعٌ وَ ثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَوْلُهُ: ((مُعَقَّبَاتٌ)) بَكْسَرِ

الْقَافِ وَمَعْنَاهُ تَسْبِيحَاتٌ تَفْعَلُ أَعْقَابَ الصَّلَوَاتِ وَقِيلَ [يُفْعَلْنَ] مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى. ۱۳۲۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالدرَجَاتِ الْعُلَى، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، قَالَ: ((وَمَا ذَٰلِكَ؟)) قَالَ: يُصَلُّونَ كَمَا

۱۳۲۳- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۸۳۔ معجم کبیر طبرانی ۱۳۴۱/۸۔

۱۳۲۵- بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۴۸۲) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں ملی۔

۱۳۲۶- صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة۔

نماز بھی پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں، وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے وہ غلام آزاد کراتے ہیں اور ہم آزاد نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے تم سبقت لے جانے والوں تک پہنچ سکو اور اپنے سے بعد والوں سے سبقت لے جا سکو اور تم سے اس آدمی کے سوا کوئی افضل نہیں ہو گا جو تمہارے والا عمل کرے گا؟“ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرورتاً میں) آپ نے فرمایا ”تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا کرو۔“ ابو صالح نے بیان کیا ہے کہ غریب مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا ہمارے صاحب دولت بھائیوں نے ہمارا عمل سن کر ہماری طرح کرنا شروع کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عنایت کر دیتا ہے۔“ سہمی نے کہا ہے میں نے یہ حدیث اپنے گھر والوں میں سے کسی کو سنائی تو انہوں نے کہا تمہیں غلطی لگ گئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے ”تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہو، تینتیس دفعہ الحمد للہ کہو اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہو۔“ میں ابو صالح کے پاس واپس گیا اور انہیں جا کر بتایا تو انہوں نے میرے ہاتھ پکڑ کر کہا اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ ہر ایک کو تینتیس تینتیس دفعہ کہنا ہے۔ (بخاری مسلم) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص

نُصَلِّي وَ يَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَ يَتَصَدَّقُونَ وَ لَا تَصَدَّقُ وَيُغْنِقُونَ وَ لَا نُغْنِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْئًا تُذَرِّكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ تَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَ لَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مِنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((تُسَبِّحُونَ [وَتُحْمَدُونَ وَ تُكَبِّرُونَ] ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً)) قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ فَقَرَأَ الْمُتَهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ)) قَالَ: سَمِعِي فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: وَهَيْمَتُ إِنَّمَا قَالَ: ((تُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تَحْمَدُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِينَ)) فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَأَعَدَّ بِيَدِي فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَتَّى تَبْلُغَ مِنْ حَبِيبَيْهِ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ، وَ فِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَبَّحَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ حَمِدَ

ہر نماز کے بعد تیئیس دفعہ سبحان اللہ، تیئیس دفعہ الحمد للہ اور تیئیس دفعہ اللہ اکبر کہتا ہے یہ ننانوے ہو گئیں اور پھر پورا سو کرنے کے لیے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہتا ہے اس کے سب گناہ خواہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔“

اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ كَبَّرَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ فَلَيْلِكَ تِسْعَةً وَ تِسْعُونَ، ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) (الدُّنُورُ)) بضم الدال المهملة جمع دثر بفتحها و هو المال الكثير.

۱۳۲۸- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دو کام ایسے ہیں کہ جو آدمی بھی انہیں سرانجام دے گا وہ جنت میں ضرور داخل ہو جائے گا۔ یہ کام آسان ہیں، لیکن انہیں کرنے والے کم ہیں تم میں کوئی شخص ہر نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ اکبر کہے۔ یہ لفظوں میں ایک سو پچاس ہیں، لیکن ترازو میں ایک ہزار پانچ سو ہیں اور جب بستر پر لیٹے تو تیئیس دفعہ سبحان اللہ، تیئیس دفعہ الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہے۔ یہ لفظوں میں ایک سو ہیں، لیکن ترازو میں ایک ہزار ہیں۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے ہر روز دو ہزار پانچ سو گناہ کون کرتا ہے۔“ راوی بیان کرتا ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! (لوگ) یہ دو کام کر کیوں نہیں سکتے؟ آپ نے فرمایا ”نماز کے دوران شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اسے کہتا ہے یہ یاد کر، وہ یاد کر اور نیند کے وقت آتا ہے اور اسے سلا دیتا ہے۔“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان۔ یہ الفاظ ابن حبان

۱۳۲۸- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا عَبْدٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ يَسْبَحُ اللَّهُ أَحَدَكُمْ ذَبْرٌ كُلُّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَ يَحْمِدُهُ عَشْرًا وَ يُكَبِّرُهُ عَشْرًا فَلَيْلِكَ مِائَةٌ وَ خَمْسُونَ بِاللِّسَانِ وَآلَفٌ وَ خَمْسِمِائَةٌ فِي الْمِيزَانِ وَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ يَسْبَحُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ يَحْمَدُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِينَ فَلَيْلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَآلَفٌ فِي الْمِيزَانِ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَيْكُمْ يَعْمَلُ فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ أَلْفَيْنِ وَ خَمْسِمِائَةِ سَبْعَةٍ)) قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا؟ قَالَ: ((يَأْتِي أَحَدَكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ لَهُ : اذْكُرْ كَذَا وَ اذْكُرْ كَذَا وَ يَأْتِيهِ عِنْدَ مَتَامِهِ فَيَقُولُ لَهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۳۲۸- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی التسیب عند النوم، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۲۵) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سنن نسائی کتاب السہو باب عدد التسیب بعد التسلیم۔ ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب ما یقال بعد التسلیم۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۳۳/۳۔

وَالْتَرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ وَهَذَا لَفْظُهُ.

۱۳۲۹- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص نماز کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے وہ مغفور لہ (بخشا ہوا) ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔
سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (میں اللہ عظیم کی تسبیح بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں۔ نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی توفیق اللہ ہی کے ذریعے ہے)۔“ (اسے بزار نے ثقہ راویوں والی سند کے ساتھ ابوزاھرہ سے روایت کیا ہے اور مجھے اس کے متعلق جرح یا تعدیل کسی چیز کا علم نہیں ہوا)

۱۳۲۹- وَخَرَجَ الْبُزَّارُ بِإِسْنَادٍ رَجَالُهُ ثِقَاتٌ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ وَ لَمْ أَقِفْ فِيهِ عَلَى جَرَحٍ وَلَا عَدَالَةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ ذُبُّرَ الصَّلَاةِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَقَامَ مَغْفُورًا لَهُ)).

۱۳۳۰- حضرت عبد اللہ بن زید بن ارقمؓ نے اپنے باپ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ”جو شخص ہر نماز کے بعد تین دفعہ یہ دعا پڑھتا ہے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبُّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ أَوْ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وہ ثواب کی پوری زنجیل بھر لیتا ہے۔“ (طبرانی)

۱۳۳۰- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ ذُبُّرَ كُلِّ صَلَاةٍ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبُّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)).

۱۳۳۱- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص ہر نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ پڑھتا ہے وہ اگرچہ میدان جنگ سے فرار ہوا ہو اسے بخش دیا جاتا ہے۔“ (طبرانی)

۱۳۳۱- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: ذُبُّرَ كُلِّ صَلَاةٍ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَرَأَ مِنَ الزُّخْفِ)).

۱۳۳۲- حضرت ابوامامہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول

۱۳۳۲- وَخَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ

۱۳۲۹- مسند بزار (كشف الاستار) ۲۱/۴-

۱۳۳۰- معجم كبير طبرانی ۲۴۰/۵، لمشي نے معجم الزوائد (۱۰۳/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبد السمیع بشر راوی سخت ضعیف ہے۔

۱۳۳۱- معجم صغير طبرانی ۹۱/۲ لمشي نے معجم الزوائد (۱۰۴/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند میں عمر بن خرقہ راوی ضعیف ہے۔

اللہ ﷻ نے فرمایا ”جو شخص ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے اس کے لیے قیامت کے دن میری سفارش حلال ہو جائے گی اللھم اعطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ ، وَ اجْعَلْ لِي الْمُنْتَظَفِينَ مُجْتَبَةً وَ لِي الْعَالِينَ دَرَجَتَهُ وَ لِي الْمُقَرَّبِينَ دَارَةَ (اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ نصیب فرما۔ ان کی محبت پر گزیدہ لوگوں میں ڈال دے اور انہیں بلند لوگوں میں درجہ عطا فرما اور مقربین میں انہیں گھر دے)۔“ ملاحظہ: نماز کے باب میں صبح عصر اور مغرب کے بعد کیے جانے والے اذکار کا ثواب پہلے بیان ہو چکا ہے۔

بازار اور دیگر عوامی جگہوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا ثواب

۱۳۳۳- حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھے گا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُخَيَّرُ وَيُعِينُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت بھی اس کی ہے اور تعریف بھی اس کے لیے ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے، وہ مرے گا نہیں، بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) اللہ تعالیٰ اس کی دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور دس لاکھ گناہ معاف کرے گا اور دس لاکھ درجے بلند کرے

أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ دَعَا بِهِ لِأَنَّ الدُّعَوَاتِ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٌ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّهُمَّ اعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ ، وَ اجْعَلْ لِي الْمُنْتَظَفِينَ مُجْتَبَةً وَ لِي الْعَالِينَ دَرَجَتَهُ وَ لِي الْمُقَرَّبِينَ دَارَةَ)) قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ فِي ثَوَابِ الصَّلَاةِ ثَوَابِ أَذْكَارٍ يَقُولُهَا بَعْدَ الصُّبْحِ وَ الْعَصْرِ وَ الْمَغْرِبِ.

ثواب ذکر اللہ فی السوق و مواطن الغفلات

۱۳۳۳- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُخَيَّرُ وَيُعِينُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَ قَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ

۱۳۳۲- معجم کبیر طبرانی ۲۸۳/۸

۱۳۳۳- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا دخل السوق، سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب الاسواق ودخولها، مستدرک حاکم ۵۳۸/۱، ذہبی نے کہا ہے کہ ابن عدی نے کہا ہے میرا خیال ہے کہ یہ حدیث ناقابل اعتراض ہے۔

الإِسْنَاد..

گا۔“ (اسے ترمذی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۳۳- حاکم نے اس (مذکورہ بالا) حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

۱۳۳۵- حضرت (عبداللہ) ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (جنگ سے) بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کے قائم مقام ہے۔“ (اسے بزار اور طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۳۶- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بھاگنے والوں کے بعد برسر پیکار رہنے والے کی مانند ہے۔ غافل لوگوں میں ذکر کرنے والا اندھیرے والے گھر میں چراغ کی مانند ہے۔ غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی ہی میں جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیتا ہے اور غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو تمام ناطق و غیر ناطق افراد کی تعداد کے برابر معاف کر دیا جاتا ہے۔“ (تبیہ) اسی کی ایک اور روایت میں ہے کہ ”غافل لوگوں“ میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسی نظر سے دیکھے گا کہ اس کے بعد اسے کبھی عذاب نہیں کرے گا۔ بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے ہر بال پر قیامت کے دن نور ہو گا۔“

۱۳۳۴- وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۳۵- وَخَرَجَ الْبَزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ذَا كُرِ اللَّهُ فِي الْغَافِلِينَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِسِينَ)).

۱۳۳۶- وَخَرَجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَا كُرِ اللَّهُ فِي الْغَافِلِينَ كَأَمْقَاتِلِ خَلْفِ الْفَارِسِينَ وَذَا كُرِ اللَّهُ فِي الْغَافِلِينَ مِثْلُ مَصْبَاحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَا كُرِ اللَّهُ فِي الْغَافِلِينَ يُرِيهِ اللَّهُ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَا كُرِ اللَّهُ فِي الْغَافِلِينَ يُغْفَرُ لَهُ بَعْدُ كُلُّ فَصِيحٍ وَ أَغْصَمُ)) وَ الْفَصِيحُ بَنُو آدَمَ وَ الْأَغْصَمُ الْبَهَائِمُ زَادَ فِي رِوَايَةٍ ((وَذَا كُرِ اللَّهُ فِي الْغَافِلِينَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ نَظْرَةً لَا يُعَذِّبُهُ بَعْدَهَا أَبَدًا وَذَا كُرِ اللَّهُ فِي السُّوقِ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۱۳۳۳- مستدرک حاکم ۵۳۹/۱ و بھی نے کہا ہے مروق بن الرزبان قابل حجت نہیں ہے۔

۱۳۳۵- مسند بزار (کشف الاستار) ۴/۴ معجم صغیر طبرانی ۱۹۴/۱۔

۱۳۳۶- تبیہ کی المدخل، الاداب اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

مجلس برخواست کرنے سے پہلے دعا
پڑھنے کا ثواب

ثواب من قال هذه الكلمات
قبل أن يقوم من مجلسه

۱۳۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيهِ لَفْظُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ [أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ (اے اللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں ہے اور میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں) اس کے اس مجلس کے گناہ معاف ہو گئے۔“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

۱۳۳۸- وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُ وَبِحَمْدِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالَ فِي مَجْلِسٍ ذِكْرُكَ كَانَ كَالطَّابِعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِي مَجْلِسٍ لَفْوٍ كَانَ كَفَرَاةٍ لَهُ)) رَوَاهُ [الطَّبْرَانِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۳۳۸- حضرت جبر بن مطعمؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے یہ دعا کسی مجلس ذکر میں پڑھی گویا اس کے ذکر پر مہر لگ گئی اور جس شخص نے اسے کسی فضول مجلس میں پڑھا اس کے لیے یہ کفارہ بن گئی سُبْحَانَكَ اللَّهُ وَبِحَمْدِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ۔“ (طبرانی، نسائی، حاکم نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے) ملاحظہ: میرے خیال میں تینوں کی سند حاکم کے فیصلے کے مطابق ہے۔

۱۳۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيهِ لَفْظُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ [أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ (اے اللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں ہے اور میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں) اس کے اس مجلس کے گناہ معاف ہو گئے۔“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

۱۳۳۷- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی کفارة المجلس۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ما يقول اذا قام من المجلس۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۳۰۸-۳۰۹، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۹۸/۱۔

۱۳۳۸- معجم کبیر طبرانی ۱۴۵۰/۲۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۳۱۹-۳۲۰، مستدرک حاکم ۵۳۷/۱ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۱۳۳۹- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے (مرفوعاً) بیان کیا ہے کہ ”جو شخص کسی اچھی یا بری مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعائیں دفعہ پڑھتا ہے اس کی طرف سے یہ کفارہ بن جاتی ہے اور جو شخص اسے خیر و برکت یا ذکر کی محفل میں پڑھتا ہے اس کی محفل پر اس کی ایسے مہر لگ جاتی ہے جیسے کاغذ پر مہر لگائی جاتی ہے۔“ (ابوداؤد، ابن حبان)

۱۳۳۹- قُلْتُ: إِسْنَادُ الثَّلَاثَةِ كَمَا قَالَ، وَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: ((لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسٍ حَقٍّ أَوْ مَجْلِسٍ بَاطِلٍ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كَفَرُ بِهِنَّ غَنَهُ وَ لَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسٍ خَيْرٍ أَوْ مَجْلِسٍ ذِكْرِ إِلَّا خِيَمَ لَهُ بِهِنَّ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ)).

۱۳۴۰- حضرت رافع بن خدیجؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی کے آخری ایام میں تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے ساتھ ایک نشست کی۔ آپ نے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھی ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاعْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (اے اللہ! تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ میں نے غلطی کی ہے) یا فرمایا: ”میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے لہذا مجھے معاف فرمادے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دعا آپ نے پہلی دفعہ پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا ”ہاں میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ)! یہ دعا مجلس کا کفارہ ہے۔“ (نسائی، حاکم نیز اس

۱۳۴۰- وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخْرَجَةٍ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاعْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ)) [قَالَ] قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ أَخَذْتَهُنَّ؟ قَالَ: ((أَجَلْ جَاءَنِي جِبْرِيلُ لَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هُنَّ كَفَّارَاتُ الْمَجْلِسِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۳۹- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی کفارة المجلس۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۳۹۸۔

۱۳۴۰- عمل اليوم واللیلة (نسائی) ص ۲۲۱، مستدرک حاکم ۱/۵۲۷۔

نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

نیالباس پہنتے وقت دعا
پڑھنے کا ثواب

ثَوَابُ کَلِمَاتٍ يَقُولُهُنَّ مَنْ
لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

۱۳۴۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص پر اللہ تعالیٰ کوئی انعام کرے اور وہ یقین کر لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس پر شکر ادا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کی طرف اسے بطور شکر لکھ دیتا ہے اور جو شخص کوئی گناہ کرے اور اس پر شرمندہ ہو اللہ تعالیٰ استغفار سے پہلے اس کے لیے اسے مغفرت کے طور پر لکھ دیتا ہے اور جو شخص ایک یا آدھے دینار کا کوئی کپڑا خریدے اور اسے پہنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے وہ اس کے گھٹنے تک نہیں پہنچے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے راویوں میں مجھے کوئی ضعیف راوی معلوم نہیں ہوا)

۱۳۴۲- حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي [هَذَا] وَ رَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَ لَا قُوَّةَ (ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور اسے میری ہمت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کیا) اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص نیا کپڑا پہنے اور دعا پڑھے

۱۳۴۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ عَبْدٍ بِعَمَّةٍ فَلَعَلَّمَهَا مِنْ اللَّهِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ شُكْرَهَا قَبْلَ أَنْ يَحْمَدَهُ عَلَيْهَا وَ مَا أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَلَدِمَ عَلَيْهِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مَغْفِرَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَغْفِرَهُ وَ مَا اشْتَرَى عَبْدٌ ثَوْبًا بِدِينَارٍ أَوْ بِنَصْفِ دِينَارٍ فَلَبَسَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ إِلَّا لَمْ يَتْلُغْ رُكْبَتَهُ حَتَّى يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: [رَوَاتُهُ] لَا أَعْلَمُ فِيهِمْ مَخْرُوجًا.

۱۳۴۲- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي [هَذَا] وَ رَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَ لَا قُوَّةَ غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَنْ لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَ رَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ

۱۳۴۱- مستدرک حاکم ۵۱۴/۱ ذہبی نے کہا ہے کہ ابن عدی نے کہا ہے محمد بن جامع الطحاوی کی احادیث کی متابعت نہیں ہوتی۔

۱۳۴۲- سنن ابوداؤد کتاب اللباس حدیث (۴۲۳) مستدرک حاکم ۵۰۷/۱۔ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔ سنن ابن ماجہ ۱۰۹۳/۲ کتاب الاطعمہ باب ما یقال اذا فرغ من الطعام۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقال اذا فرغ من الطعام۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ
حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَ
صَدْرُهُ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهَ وَ التِّرْمِذِيِّ وَ
قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

(ابوداؤد حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے اور اس کا ابتدائی
حصہ ابن ماجہ اور ترمذی کے ہاں بھی موجود ہے۔ ترمذی نے کہا
ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۴۳- حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان
کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیا
کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی الحمد لله الذی کسانى ما
اوارى به عورتى واتجمل به فى حياتى (ہر قسم
کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس
پہنایا کہ میں اس کے ذریعے اپنی شرم گاہ چھپاتا ہوں اور
دنیا میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں)۔ پھر کہنے لگے میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ ”جس نے نیا کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی الحمد
لله الذی کسانى ما اوارى به عورتى واتجمل به فى حياتى
پھر پرانا کپڑا اٹھایا اور اسے
صدقہ کر دیا، وہ زندگی اور موت دونوں حال میں اللہ
تعالیٰ کی حفاظت و نگرانی اور پردے میں رہے گا۔“ (اسے
ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے اصح بن زید عن ابی العلاء الشای
سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور بیہقی وغیرہ نے اسی قسم کی حدیث
عنبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عنہ
ابی امامہ سند کے ساتھ ذکر کی ہے)

حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَ
صَدْرُهُ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهَ وَ التِّرْمِذِيِّ وَ
قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۴۳- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ
مَاجَهَ وَ الْحَاكِمُ عَنْ أَصْبَغِ بْنِ زَيْدٍ
عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَبَسَ عَمْرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيدًا
فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا
أَوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَ أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي
حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ
لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي كَسَانِي مَا أَوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَ
أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى
الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي
كَتَفِ اللَّهِ وَ فِي حِفْظِ اللَّهِ وَ فِي سُرِّ
اللَّهِ حَيًّا وَ مَيِّتًا) وَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ
غَيْرُهُ بِخَوَرِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْهُ.

۱۳۴۳- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۱۸) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔ سنن ابن ماجہ
کتاب اللباس باب ما يقول الرجل اذا لبس ثوباً جديداً، مستدرک حاکم ۱۹۳/۴۔ حاکم نے کہا ہے اس
حدیث کی سند کو شیخین نے حجت نہیں بنایا۔ بیہقی کی مطبوعہ کتب میں یہ حدیث معلوم نہیں ہو سکی۔

سواری پر بیٹھتے ہوئے دعا پڑھنے کا
ثواب

ثَوَابُ کَلِمَاتٍ يَقُولُهَا حِينَ
يُرَكَبُ دَابَّتَهُ

۱۳۴۴- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے تین دفعہ اللہ اکبر، تین دفعہ الحمد للہ، تین دفعہ سبحان اللہ اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہا۔ پھر تھوڑے سے جھکے اور مسکرائے پھر (میری طرف) متوجہ ہو کر کہنے لگے ”جو شخص اپنی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اس طرح کرتا ہے جیسے میں نے کیا ہے، اللہ عزوجل اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور مسکراتا ہے۔“ (احمد)

۱۳۴۴- حَرَجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَدَهُ عَلَى دَابَّتِهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا، كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَحَمِدَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَسَبَّحَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَهَلَّلَ اللَّهُ وَاحِدَةً ثُمَّ اسْتَلْقَى عَلَيْهِ فَضْحَكَ، ثُمَّ أَقْبَلَ فَقَالَ: ((مَا مِنْ أَمْرٍ يُرَكَبُ دَابَّتُهُ فَمَنْعَ كَمَا صَنَعْتُ إِلَّا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ فَضْحَكَ إِلَيْهِ)).

۱۳۴۵- حضرت عقبہ بن عامرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص سواری پر بیٹھ کر سفر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اس کے پیچھے ایک فرشتہ بیٹھ جاتا ہے اور جو شعر و شاعری وغیرہ کرتا ہے اس کے پیچھے شیطان بیٹھ جاتا ہے۔“ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۴۵- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُو فِي مَسِيرِهِ بِاللَّهِ وَذِكْرِهِ إِلَّا رَدَفَهُ مَلَكٌ وَلَا يَخْلُو [بِشَيْءٍ] وَنَحْوِهِ إِلَّا رَدَفَهُ شَيْطَانٌ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

سواری کے پھسلنے پر بسم اللہ
کہنے کا ثواب

ثواب من عشرت دابته
فقال : بسم الله

۱۳۴۶- ابو حمزہؓ نے ایسے صحابی سے روایت کیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ اس نے کہا کہ میں ایک گدھے پر آپ کے

۱۳۴۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ تَمِيمَةَ الْهَجَمِيِّ عَمَّنْ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ رَدَفَهُ عَلَى حِمَارٍ

۱۳۴۴- مسند احمد ۱/۳۳۰

۱۳۴۵- معجم کبیر طبرانی ۱۷/۳۲۴، بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۳۱/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند حسن

پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ گدھا پھسل گیا۔ میں نے کہا شیطان کا کچھ نہ رہے۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا ”تم یہ نہ کہو کہ شیطان کا کچھ نہ رہے کیونکہ جب تم ایسے کہتے ہو تو وہ اسے اپنے لیے باعث فخر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اسے اپنی قوت کے بل بوتے پر گردایا اور جب تم بسم اللہ کہتے ہو تو وہ اپنے آپ کو حقیر محسوس کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ مکھی سے حقیر ہو جاتا ہے۔“ (اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

فَعَثَرَ الْحِمَارُ فَقُلْتُ : تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُلْ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ تَعَظَّمَ فِي نَفْسِهِ، وَ قَالَ: صَرَعْتُهُ بِقُوَّتِي ، وَ إِذَا قُلْتَ بِسْمِ اللَّهِ تَصَاغَرَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ حَتَّى يَكُونَ أَصْغَرَ مِنْ ذُبَابٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۴۷- وَعَنْ أَبِي الْمَلِیح عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَ بَعِيرُنَا فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُلْ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّهُ يَعْظُمُ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ بِقُوَّتِي ، وَ لَكِنْ قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَصْغُرُ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الذُّبَابِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۴۸- حضرت ابوالملیح نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارا اونٹ پھسل گیا۔ میں نے کہا شیطان کا کچھ نہ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ”یہ نہ کہو کہ شیطان کا کچھ نہ رہے کیونکہ (اس طرح) وہ بڑا ہوتا ہوا تانکان کی مانند ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ (میں نے اسے) اپنی قوت کے ذریعے (گردایا) بلکہ تم کہو بسم اللہ۔ اس طرح وہ چھوٹا ہوتا ہوا مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔“ (نسائی، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

ثَوَابُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ هَذِهِ الْكَلِمَاتُ

کسی جگہ قیام کے دوران دعا پڑھنے کا ثواب

ثَوَابُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ هَذِهِ الْكَلِمَاتُ

۱۳۴۸- حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص کسی جگہ قیام کرے اور یہ

۱۳۴۸- عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ نَزَلَ

۱۳۴۷- عمل اليوم والليلة (نسائی)، ص ۳۷۳، ۳۷۴، مستدرک حاکم ۲۹۲/۴۔

۱۳۴۸- صحيح مسلم كتاب الذكر والدعاء باب في التعوذ من سوء القضاء۔

۱۳۴۶- مسند احمد ۵۹/۵، مستدرک حاکم ۲۹۲/۴ ذہبی نے حدیث کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

دعا پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ النَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَہاں سے روانہ ہونے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔“ (مسلم)

مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ النَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَصْرُءْ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۴۹- حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں حمص شہر سے سفر کے لیے روانہ ہوا، بقیع پہنچ کر مجھے رات ہو گئی۔ زمین والے (درندے) میری طرف آئے تو میں نے سورۃ اعراف کی یہ آخری آیت پڑھی ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾ تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے صبح ہونے تک اس کی حفاظت کرو۔ جب صبح ہوئی تو میں اپنی سواری پر بیٹھ (کر روانہ ہو) گیا۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۴۹- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ حِمَصَ، فَأَوَانِي اللَّيْلُ إِلَى الْبَقِيعَةِ فَحَضَرَنِي مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَقَرَأْتُ هَذِهِ الْآيَةَ مِنَ الْأَعْرَافِ ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: احْرُسُوْهُ الْاَنَ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ رَكِبْتُ دَابَّتِيْ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

عملی، مالی یا جسمانی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر دعا پڑھنے کا ثواب

ثواب من رأى مبتلى في دينه أو ماله أو جسده فقال هؤلاء الكلمات

۱۳۵۰- حضرت عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی وہ اس مصیبت میں مبتلا نہیں ہوگا“ ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفَضُّلاً)) (ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے بہت سی مخلوق پر برتری بخشی) (اسے

۱۳۵۰- عَنْ عُمَرَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَ فَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفَضُّلاً لَمْ يَصْرُءْ ذَلِكَ الْبَلَاءُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۴۹- بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۳۳/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سبب بن واضح راوی کو کئی ایک نے ثقہ قرار دیا ہے اور ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے۔ باقی سب راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں حواجم میں نہیں مل سکی۔

۱۳۵۰- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ما يقول اذا راى مبتلى۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے

جسمانی تکلیف اور درد کے وقت دعا
پڑھنے کا ثواب

ثواب من آلمه شيء من
جسده فقال: هذه الكلمات

۱۳۵۱- حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک جسمانی تکلیف کا شکوہ کیا جو انہیں اس وقت سے ہو رہی تھی جب سے وہ اسلام لائے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا ”اپنے جسم کے درد والے حصے پر ہاتھ رکھ کر تین دفعہ بسم اللہ پڑھ اور سات دفعہ یہ دعا پڑھ اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجْدُ وَ أُحَازِرُ“ میں اس چیز کی شر سے اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت کی پناہ میں آتا ہوں جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے خطرہ رہتا ہے۔“ (مسلم۔ ابوداؤد) ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایسے کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور فرمادی اور میں اپنے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں سے اس دعا کے متعلق کہتا رہتا ہوں۔

۱۳۵۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ شَكَأَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أُسْلِمَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَ قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجْدُ وَ أُحَازِرُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ زَادَ: قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ أَمُرُ بِهَا أَهْلِي وَ غَيْرِهِمْ.

بیمار ہو جانے کے وقت یہ دعا
پڑھنے کا ثواب

ثواب من مرض وقال هؤلاء
الكلمات

۱۳۵۲- حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے) رب تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب وہ کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ-

۱۳۵۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَ صَدَقَهُ رَبُّهُ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَ أَنَا أَكْبَرُ، وَ إِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ: لَا

۱۳۵۱- صحيح مسلم كتاب السلام باب استحباب وضع يده على موضع الألم- سنن ابوداؤد كتاب الطب باب كيف الرقى- سنن ترمذی كتاب الطب باب (۲۹) ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(اللہ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور جب وہ کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، (اکیلے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا ہے، مجھ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میرا کوئی شریک نہیں اور جب وہ کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں بادشاہت بھی میری ہے اور تعریف بھی میری اور جب وہ کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی توفیق) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میرے بغیر نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی توفیق۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ”جو شخص بیماری کے دوران یہ دعائیں پڑھے پھر وہ فوت ہوئے، اسے دوزخ نہیں کھائے گی۔“ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے) نسائی کی ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں) اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ اکیلے کے علاوہ کوئی

إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي، وَ إِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَ لِي الْحَمْدُ، وَ إِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي، وَ كَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمَهُ النَّارُ) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ ابْنُ حِبَّانَ، وَ فِي رَوَايَةٍ لِلنسائي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - يَفْقَدُهُنَّ خَمْسًا بِأَصَابِهِ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ قَالَهُنَّ فِي يَوْمٍ أَوْ فِي لَيْلَةٍ أَوْ فِي شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ فِي بَلَدٍ أَوْ فِي ذَلِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)).

۱۳۵۲- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ما يقول العبد اذا مرض۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۵۱،

سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل لا اله الا الله۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۰۶/۲۔

معبود نہیں۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اسی کی بادشاہت اور اس کی تعریف ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ کے بغیر نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی توفیق (انگلیوں پر پانچ دفعہ یہ دعا پڑھے۔) ”پھر فرمایا ”جو شخص یہ دعا دن میں یا رات میں یا مہینے میں پڑھے اور پھر اس دن یا اس رات یا اس ماہ فوت ہو جائے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

۱۳۵۳- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں ایک برحق دعا نہ بتاؤں کہ جو شخص اسے اپنی بیماری کے آغاز میں پڑھ لے گا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات دے گا۔“ میں نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتائیں) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ نے فرمایا ”تمہیں اس بات پر یقین ہونا چاہیے کہ جب صبح کا وقت ہو تو (شاید) تم شام نہ دیکھ سکو اور جب شام ہو جائے تو (شاید) تم صبح نہ دیکھ سکو اور جب تم اپنی بیماری کے آغاز میں یہ دعا پڑھ لو تو اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ سے نجات دے گا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُخَيِّ وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِ وَالْبَلَدِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا كَبْرًا رَبَّنَا وَ جَلَّالَهُ وَ قُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ، [إِنْ] اللَّهُمَّ أَنْتَ أَمْرَضْتَنِي لِتَقْبِضَ رُوحِي فِي مَرَضِي هَذَا فَاجْعَلْ رُوحِي فِي أَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنْكَ الْحُسْنَى وَأَعِزَّنِي مِنَ النَّارِ كَمَا أَعِزَّنْتَ أَوْلِيَاءَكَ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنَى“ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ زندہ کرتا

۱۳۵۳- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَ الْكُفَارَاتِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَا أَخْبِرُكَ بِأَمْرٍ هُوَ حَقٌّ مَنْ تَكَلَّمَ بِهِ فِي أَوَّلِ مَضْجَعِهِ مِنْ مَرَضِهِ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ)) قُلْتُ: بَلَى يَا أَبَايَ وَ أُمِّي ، قَالَ: ((فَأَعْلَمْتُ أَنَّكَ إِذَا أَصْبَحْتَ لَمْ تُمَسَّ وَ إِذَا أَمْسَيْتَ لَمْ تُصْبَحْ، وَ إِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ مَضْجَعِكَ مِنْ مَرَضِكَ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ أَنْ تَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُخَيِّ وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِ وَالْبَلَدِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا كَبْرًا رَبَّنَا وَ جَلَّالَهُ وَ قُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ، [إِنْ] اللَّهُمَّ أَنْتَ أَمْرَضْتَنِي لِتَقْبِضَ رُوحِي فِي مَرَضِي هَذَا فَاجْعَلْ رُوحِي فِي أَرْوَاحِ مَنْ

سَبَقَتْ لَهُ مِنْكَ الْحُسْنَى وَأَعَذْنِي مِنَ
النَّارِ كَمَا أَعَذَّتْ أَوْلِيَاءَكَ الَّذِينَ سَبَقَتْ
لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنَى، فَإِنْ مِتُّ فِي
مَرَضِكَ ذَلِكَ فَلِإِي رَسُولِ اللَّهِ وَ
الْجَنَّةِ وَ إِنْ كُنْتُ قَدْ اقْتَرَفْتُ ذُنُوبًا
تَابَ اللَّهُ عَلَيَّ)).

ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ خود ہمیشہ زندہ ہے۔ اسے
موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے جو بندوں کا
بھی رب ہے اور شہروں کا بھی۔ ہر حال میں اللہ کی بہت
زیادہ، عمدہ تعریف اور بابرکت تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ
سب سے بڑا ہے، ہم اپنے رب کی اس کے جلال کی اور
ہر جگہ اس کی قدرت کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ اے
اللہ! اگر تو نے مجھے اس لیے بیمار کیا ہے کہ تو اس مرض
میں میری روح قبض کرے تو میری روح کو ان روحوں
میں شامل فرمانا جن کے لیے تیری تقدیر میں اچھائی لکھی
ہے اور مجھے دوزخ سے پناہ دے جس طرح تو نے اپنے
ان اولیاء کو پناہ دی جن کے لیے تیری تقدیر میں اچھائی
لکھی تھی۔ اگر تمہیں اس بیماری سے موت آگئی تو تم اللہ
کی رضا اور جنت کا راستہ لو گے اور اگر تم نے گناہ کیے ہوں
گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔“ (اسے ابن
ابی الدنیائے کتاب المرض والکفارات میں ذکر کیا ہے)

۱۳۵۴- حضرت سعد بن مالکؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ کے
متعلق فرمایا کہ ”جو مسلمان اپنی بیماری کے دوران اس
کے ذریعے چالیس دفعہ دعا کرے، پھر وہ اس بیماری میں
فوت ہو جائے، اسے شہید کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ
شفا یاب ہو جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے
ہیں۔“ (حاکم)

۱۳۵۴- وَعَرَّجَ الْحَاكِمُ بِإِسْنَادِهِ
عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:
﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا
فِي مَرَضِهِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً لَمَاتَ فِي مَرَضِهِ
ذَلِكَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيدٍ وَ إِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَ
قَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ)).

اللہ تعالیٰ سے صحت و عافیت کی دعا
کرنے کا ثواب

ثواب من سأل الله العفو و
العافية

۱۳۵۵- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے

۱۳۵۵- عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّهُ قَامَ عَلَى الْمُنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ أَوَّلِ عَلَى الْمُنْبَرِ ثُمَّ بَكَى ، فَقَالَ: ((سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يَغْطِ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

ہوئے اور روپڑے پھر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال ہمارے سامنے منبر پر کھڑے ہوئے اور روپڑے تھے۔ پھر فرمایا ”اللہ تعالیٰ سے معافی اور صحت مانگو، کسی شخص کو ایمان کے بعد صحت سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔“ (نسائی، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۵۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْخُلُ بِهَا الْعَبْدُ أَفْضَلُ مِنَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۳۵۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْخُلُ بِهَا الْعَبْدُ أَفْضَلُ مِنَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جو بھی دعائیں کرتا ہے، ان میں اس دعا سے افضل کوئی دعا نہیں ہے۔ اللھم انی اسألتک المعافاة فی الدنیا والآخرۃ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگتا ہوں)۔ (اسے ابن ماجہ نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۵۷- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا سِئَلَ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: غَرِيبٌ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۵۸- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ: ((سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ

۱۳۵۷- حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جو اس کے نزدیک صحت سے زیادہ پسندیدہ ہو۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حاکم بھی اسے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۳۵۸- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سی دعا سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”اپنے رب سے دنیا اور آخرت کی عافیت و تندرستی کا سوال کر۔“ پھر وہ دوسرے دن آیا اور اس

۱۳۵۵- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۵۰۱، سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۵)

۱۳۵۶- سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب الدعاء بالعفو والعافیۃ۔ یوحیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۳۵۷- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۵) مستدرک حاکم ۸۹/۱ ذہبی نے کہا ہے (اس کی سند میں) المکی ضعیف ہے۔

۱۳۵۸- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۵)

نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سی دعا سب سے افضل ہے؟ آپ نے اسے اسی طرح فرمایا۔ پھر وہ تیسرے دن آپ کے پاس آیا اور اس نے اسی طرح پوچھا۔ آپ نے فرمایا ”جب تمہیں دنیا میں تندرستی مل گئی اور آخرت میں عافیت مل گئی تو تم کا میاب ہو گئے۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

دعا کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں (تو ان سے کہو) میں نزدیک ہوں دعا کرنے والا جب بھی مجھ سے دعا کرے میں اسے قبول کرتا ہوں۔“

اور فرمایا ”اپنے رب سے گریہ زاری کے ساتھ اور خفیہ طور پر دعا کرو وہ حد سے بڑھنے والوں کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔“

اور فرمایا ”تمہارے رب نے فرمایا ہے تم مجھ سے دعا کرو میں قبولیت سے نوازوں گا۔“

اور فرمایا ”بھلا کون ہے جو بے قراری کی دعا کو قبول کرتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے۔“

۱۳۵۹- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے میرے متعلق گمان کے مطابق ہوں اور جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“ (بخاری مسلم)

۱۳۶۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ يَوْمَ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ: ((لَإِذَا أُعْطِيتِ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَلْفَحْتَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

ثَوَابُ الدُّعَاءِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ [بقرہ: ۱۸۶]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ [اعراف: ۵۵]

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ [غفل: ۷۶]

۱۳۵۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: أَنَا عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۳۶۰- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا تیری جو بھی حالت ہو گی میں تجھے بخشا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔“ (اسے ترمذی نے بعد میں آنے والی حدیث میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۶۱- انہی (حضرت انس بن مالک) نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دعا سے ہاتھ نہ کھینچو کیونکہ دعا کے ہوتے ہوئے کوئی شخص برباد نہیں ہو سکتا۔“ (اسے ابن حبان اور حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۶۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کر دے؟ اللہ تعالیٰ سے دن رات دعا کرتے رہو، کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔“ (ابو یعلیٰ)

۱۳۶۳- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ : يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَ رَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَ لَا أَهْلِي)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي حَدِيثٍ يَأْتِيهِ وَ قَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ. ۱۳۶۱- وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۶۲- وَحَرَجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا] قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِكُمْ وَ يُدِيرُ لَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ تَدْعُونَ اللّٰهُ فِي لَيْلِكُمْ وَ نَهَارِكُمْ فَإِنَّ الدُّعَاءَ سَلَاخُ الْمُؤْمِنِ)).

۱۳۶۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدُّعَاءُ سَلَاخُ الْمُؤْمِنِ وَ عِمَادُ الدِّينِ وَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۶۰- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فضل التوبة والاستغفار- ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث اس سند کے علاوہ کسی اور سند سے معلوم نہیں ہو سکی۔

۱۳۶۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۱۶/۲ مستدرک حاکم ۴۹۴/۱ ذہبی نے کہا ہے مجھے تلاش بسیار کے باوجود اس کی سند کے ایک راوی عمر کے حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

۱۳۶۲- لٹمی نے مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳ میں کہا کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس میں ایک راوی محمد بن ابی حمید ضعیف ہے۔ ابو یعلیٰ کے مطبوعہ حصہ میں نہیں ملی۔

۱۳۶۳- مستدرک حاکم ۴۹۲/۱ میں یہ حدیث حضرت علی سے مروی ہے۔ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۱۳۶۳- انہی (حضرت ابو ہریرہ) نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کو دعا سے زیادہ کوئی عمل پیارا نہیں لگتا۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۳۶۵- انہی (حضرت ابو ہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس کی خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوش حالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔“ (اسے ترمذی اور حاکم نے ذکر کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۳۶۶- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”دعا عین عبادت ہے۔ پھر آپ نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿هُوَ قَالَ رَبُّكُمْ اِذَا دَعَوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ اِذَا هُمْ ذٰخِرِيْنَ﴾ ”تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے اعراض کرتے ہیں وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔“ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ترمذی نیز اس نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

۱۳۶۴- [وَعَنْهُ] قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: غَرِيبٌ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حَبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيحُ الْاِسْنَادِ.

۱۳۶۵- [وَعَنْهُ] اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ سَوَّهَ اَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيَكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ فِي الرَّخَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْاِسْنَادِ.

۱۳۶۶- وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿هُوَ قَالَ رَبُّكُمْ اِذَا دَعَوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ اِذَا هُمْ ذٰخِرِيْنَ﴾ [غافر: ۶۰] رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ حَبَّانَ .

۱۳۶۳- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی فضل الدعاء۔ سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب فضل الدعاء۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۱۵/۲۔ مستدرک حاکم ۴۹۰/۱۔ حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ ذہبی نے اس کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۳۶۵- سنن ترمذی کتاب الدعاء باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجاب۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔ مستدرک حاکم ۵۴۴/۱ ذہبی نے صحت حدیث پر اتفاق کیا ہے۔

۱۳۶۶- سنن ترمذی کتاب الدعاء۔ سنن ترمذی کتاب التفسیر باب من سورة المومن۔ سنن کبریٰ نسائی (تحفة الاشراف) ۳۰/۹، سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب فضل الدعاء، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۲۴/۲۔

۱۳۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دعا عبادت کا مغز ہے۔“ (ترمذی)

۱۳۶۸- حضرت ثوبانؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو واپس نہیں لوٹا سکتی۔ عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کرتی۔ آدمی کو گناہ کا مرکز تکب ہونے پر رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔“ (ابن حبان حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۳۶۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”خدا شہ تقدیر سے نہیں بچا سکتا۔ دعا نازل شدہ اور نازل ہونے والی مصیبت (کے دور ہونے میں) فائدہ پہنچاتی ہے۔ مصیبت نازل ہوتی ہے اور دعا اس کا سامنا کرتی ہے اور وہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے کا مقابلہ کرتی رہتی ہیں۔“ (بزار، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

۱۳۷۰- حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو واپس نہیں کرتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرتی۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۷۱- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ نے بیان کیا

۱۳۶۷- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الدُّعَاءُ مَغْزُ الْعِبَادَةِ)).

۱۳۶۸- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُخْرَمُ الرِّزْقُ بِالذَّنْبِ يُذْنِبُهُ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۶۹- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيُلْقَاهُ الدُّعَاءُ فَيُغْلِبُجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبُزَارُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. قَوْلُهُ: ((يُغْلِبُجَانِ)) أَيْ يَتَدَاخِلَانِ.

۱۳۷۰- وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۷۱- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

۱۳۶۷- سنن ترمذی کتاب الدعاء باب ماجاء فی فضل الدعاء۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۶۸- صحیح ابن حبان (موارد الظمان) ص ۲۶۸، مستدرک حاکم ۴/۹۳۱ و بیہی نے صحت حدیث پر اتفاق کیا ہے۔

۱۳۶۹- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۷/۴، مستدرک حاکم ۴/۲۹۱ و بیہی نے کہا ہے کہ اس کی سند کے ایک راوی ذکر کیا کے ضعیف ہونے پر سب محدثین متفق ہیں۔

۱۳۷۰- سنن ترمذی کتاب القہد باب ماجاء لا یرو القدر الا الدعاء۔

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور سب سے افضل عبادت (تنگی سے) کشادگی کا انتظار ہے۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حماد بن واقد نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور وہ یاد رکھنے والا نہیں ہے) ابو نعیم نے اس حدیث کو اسرائیل عن اسرائیل عن حکیم بن حبیب عن رجل عن النبی ﷺ سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کے زیادہ صحیح ہونے کا احتمال ہے۔

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هَكَذَا رَوَى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَ حَمَّادٌ لَيْسَ بِالْحَافِظِ. وَ رَوَى أَبُو نَعِيمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ أَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ.

۱۳۷۲- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لیے رحمت کا دروازہ کھل گیا۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی چیز نہیں مانگی گئی جو اس کے ہاں صحت و عافیت سے زیادہ پسندیدہ ہو اور آپ ﷺ نے فرمایا دعا نازل شدہ مصیبت (کے دور ہونے) میں بھی فائدہ دیتی ہے اور اس مصیبت میں بھی جو نازل نہ ہوئی ہو۔ اے اللہ کے بندو! تم دعا ضرور کیا کرو۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے، حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۷۲- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَفَحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَسْئِلُ اللَّهِ شَيْئًا يَغْنَى أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَاقِبَةُ)) وَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالْدُّعَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: [حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.]

۱۳۷۳- حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ بہت زیادہ شرم و حیاء والا اور تنہی ہے۔ جب کوئی آدمی اس کی طرف اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے اسے شرم

۱۳۷۳- وَعَنِ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هُمَا صَفْرًا خَائِبَتَيْنِ)) رَوَاهُ

۱۳۷۴- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی انتظار الفرج۔ ابو نعیم کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۳۷۴- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۱۲) مستدرک حاکم ۴۹۸/۱ ذہبی نے کہا ہے اس کی سند میں المملکی راوی ضعیف ہے۔

۱۳۷۴- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب الدعاء۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۱۰۵) سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب من رفع اليدين في الدعاء۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۲۰/۲ مستدرک حاکم ۴۹۷/۱ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

آتی ہے کہ وہ انہیں خالی اور ناکام واپس کرے۔“ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۳۷۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ مہربان ہے، نخی ہے، وہ اس بات سے شرم محسوس کرتا ہے کہ اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلانے اور وہ ان میں بھلائی نہ ڈالے۔“ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۷۵- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی مسلمان کوئی چیز مانگتے ہوئے اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کرتا ہے۔ یا تو اللہ تعالیٰ اسے یہ چیز جلدی عنایت کر دیتا ہے یا اسے اس کے لیے ذخیرہ (آخرت) بنا دیتا ہے۔“ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۷۶- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”روئے زمین کا کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کرتا ہے یا اس جیسی تکلیف اس سے دور کر دیتا ہے بشرطیکہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی وعانہ کرے۔“ لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ بہت زیادہ (قبول کرتا) ہے۔“ (اسے

أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنُهُ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ: ((الْصَّغَرُ)) بِكسر الصاد هو الفارغ. ۱۳۷۴- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ رَحِيمٌ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَضَعُ فِيهِمَا خَيْرًا)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۷۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِلَّهِ تَعَالَى [عَزَّوَجَلَّ] فِي مَسْأَلَةٍ إِلَّا [أَعْطَاهَا] إِيَّاهُ إِمَّا أَنْ يُعْجِلَهَا لَهُ وَ إِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۳۷۶- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ تَعَالَى إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِأَنْفِهِ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: فَإِذَا نُكْتُرُ [قَالَ]: ((اللَّهُ أَكْثَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۳۷۴- مستدرک حاکم ۴۹۸/۱ ذہبی نے کہا ہے عامر مکر روایات بیان کرتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۱۳۷۵- مسند احمد ۴۴۷/۲

۱۳۷۶- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۱۱۶) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

مستدرک حاکم ۴۹۷/۱ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اسکی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے) حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

صَحِيحٌ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ، قَالَ الْحَرَاوِيُّ: يَعْنِي اللَّهُ أَكْثَرُ إِجَابَةً.

۱۳۷۷- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِيْمٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثِ إِمَّا أَنْ يُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ وَإِمَّا أَنْ يَدْخِرَهَا فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِقْلَهَا)) قَالُوا: إِذَنْ نَكْثِرُ قَالَ: ((اللَّهُ أَكْثَرُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَزَّازُ وَ أَبُو يَعْلَى بِأَسَانِيدٍ صَحِيحَةٍ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ.

۱۳۷۸- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّ فَاةً وَ مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللَّهِ فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: [حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ.

۱۳۷۹- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۱۳۷۷- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی مسلمان کوئی بھی دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا کرتا ہے یا تو اس کی دعا کو جلدی قبول کر لیتا ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس قسم کی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ بھی زیادہ (قبول کرتا) ہے۔“ (اسے احمد، بزار اور ابویعلیٰ نے صحیح سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۷۸- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص تنگ دست ہو جائے اور وہ اسے لوگوں سے (مانگ کر) اسے ختم کرنے کی کوشش کرے اس کی غربت ختم نہیں ہوگی اور جو شخص تنگ دست ہو کر اسے اللہ تعالیٰ سے (مانگ کر) ختم کرنا چاہے، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلدی یا دیر سے رزق کے ساتھ مالا مال کر دے۔“ (ابوداؤد، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح اور ثابت شدہ ہے حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۷۹- حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

۱۳۷۹- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۳۷۷- مسند احمد ۳۱۸ مسند بزار (کشف الاستار) ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

۱۳۷۸- سنن ابو داؤد کتاب الزکاة باب فی الاستغفار۔ سنن ترمذی کتاب الزهد باب ماجاء فی الهم فی الدنيا وجہا۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ مستدرک حاکم ۵۴۳/۱۔

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيمَا يَرَوِي عَنْ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ:
(يَا عِبَادِي إِنِّي حَزَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى
نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا
تُظَالِمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ
هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي
كُلُّكُمْ جَانِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ
فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمَكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ
غَارٌ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُبُونِي
أَكْسِبْكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ
بَاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ أَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ
جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا
عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي
فَتَضُرُّونِي وَ لَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي
يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ
إِنْ سَكَمْتُمْ وَ جُنُكُم كَانُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ
رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي
مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَ
آخِرَكُمْ وَ إِنْ سَكَمْتُمْ وَ جُنُكُم كَانُوا عَلَى
أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ [وَاحِدٍ] مِنْكُمْ مَا
نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي
لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ إِنْ سَكَمْتُمْ
وَ جُنُكُم قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ
فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ
مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي
إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ إِذَا أُذْخِلَ
الْبَحْرُ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ

نے اللہ رب العزت کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ
”اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے بندو! میں نے ظلم کو
اپنے لیے حرام قرار دے رکھا ہے اور تمہارے ہاں بھی
حرام قرار دیا ہے۔ لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔
اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک اس کے علاوہ جسے
میں ہدایت دوں گم راہ ہے، لہذا مجھ سے ہدایت مانگو،
میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں ہر
ایک بھوکا ہے، سو اس کے جسے میں کھلا دوں۔ لہذا مجھ
سے کھانے کے لیے مانگو، میں تمہیں کھلا دوں گا۔ اے
میرے بندو! تم میں سے ہر ایک برہنہ ہے، سو اس کے
جسے میں لباس پہنا دوں لہذا مجھ سے لباس مانگو، میں
تمہیں لباس دوں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات گناہ
کرتے ہو، میں سب گناہوں کو بخشا ہوں۔ تم مجھ سے
مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے
میرے بندو! تم اس قابل نہیں ہو سکتے کہ تم مجھے کوئی
تکلیف پہنچا سکو اور تم ہر گز اس قابل بھی نہیں ہو سکتے
کہ مجھے کوئی فائدہ پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر
تمہارے پہلے آدمی (سے لے کر) تمہارے آخری
آدمی (تک) اور تمام جن و انس تم میں سے سب سے
زیادہ پرہیزگار آدمی کے دل والے ہو جائیں تو یہ چیز
میرے اختیار میں کچھ بھی اضافہ نہیں کرے گی اور اگر
تمہارے پہلے آدمی (سے لے کر) آخری آدمی (تک)
اور تمام جن و انس تم میں سے ایک بدکار ترین آدمی کے
دل والے ہو جائیں تو یہ چیز میرے اختیار میں کچھ بھی
کی واقع نہیں کرے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے
پہلے آدمی (سے لے کر) آخری آدمی (تک) اور تمام
جن و انس ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنا شروع کر

دیں اور میں ان میں سے ہر ایک کو اس کی منہ مانگی چیز دیتا جاؤں تو اس سے میرے خزانے میں اس سے زیادہ کمی نہیں ہو سکتی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے (پانی میں کمی واقع ہوتی ہے) اے میرے بندو! یہ تمہارے اپنے اعمال ہیں، جنہیں میں تمہارے لیے محفوظ کر رہا ہوں، پھر یہ تمہیں پورے پورے ادا کر دوں گا۔ جس نے اچھائی پالی وہ اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے اور جسے کچھ اور ملے وہ اپنی ذات کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔“ سعیدؒ نے کہا ہے کہ ابو ادریس خولائی جب اس حدیث کو بیان کرتے تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔ (مسلم)

بعض مخصوص دعاؤں کا ثواب

۱۳۸۰- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ذوالنون (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ اس کے ذریعے کوئی مسلمان جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور قبول کرتا ہے۔“ (ترمذی، نسائی، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۸۱- حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا اللھمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

أَخْصَيْنَاهَا لَكُمْ ثُمَّ أَوْفَيْكُمُ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ [عَزَّوَجَلَّ] وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ : كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

ثواب من دعا بهذا الدعاء

۱۳۸۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي [أَبِي] وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْخُوتِ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۸۱- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

۱۳۸۰- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۸۳) عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص ۴۱۶ ، مستدرک

حاکم ۵۰۵/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، فَقَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ بِالْأَسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ.

۱۳۸۲- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ دَعَا بِهِؤَلَاءِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسَ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۳۸۳- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ: ((يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) فَقَالَ: قَدْ

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، (اے اللہ میں تجھ سے اس لیے مانگتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس کی نہ اولاد ہے، نہ والدین اور اس کا کوئی ہم سر نہیں اور فرمایا: ”تو نے اللہ تعالیٰ سے اس کے ایسے نام کے ذریعے سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے مانگا جائے تو وہ عنایت کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۳۸۲- حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص ان پانچ کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگے اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز دیتا ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔“ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۸۳- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سنا یا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ تو فرمایا ”تمہاری دعا قبول ہو گئی مانگو۔“ (اسے ترمذی نے ذکر

۱۳۸۱- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب الدعاء۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۶۴) (سنن ابن ماجہ) کتاب الدعاء باب اسم الله الاعظم۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۲۵/۲، مستدرک حاکم ۵۰۴/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۱۳۸۲- معجم کبیر طبرانی ۴۶۱/۱۹ ۴۶۱/۱۰ میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔ ۱۳۸۳- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب (۹۴)۔

اسْتَحْيَبَ لَكَ فَسَلْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ. کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۸۲- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ابو عیاش زرقیؓ کے پاس سے گزرے وہ نماز کے دوران پڑھ رہے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ [بِأَنَّ] لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے مانگ رہا ہوں کہ ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اے مجسمہ شفقت! اے پیکر احسان! اے آسمان وزمین کو اچھوتے انداز میں بنانے والے اور جلال و اکرام کے مالک!) تو آپؐ نے فرمایا ”اللہ کی قسم اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعے دعا کی ہے، جب اس کے ذریعے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے مانگا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے۔“ (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے) آخری چار محدثین نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ))۔

کسی مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنے کا ثواب

ثَوَابُ مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

۱۳۸۵- حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ”جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو مقرر کردہ فرشتہ کہتا ہے تجھے بھی ایسے

۱۳۸۵- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ

۱۳۸۲- مسند احمد ۲۶۵/۳ سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب الدعاء سنن نسائی کتاب السهو باب الدعاء بعد الذكر - صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۲۶/۲ مستدرک حاکم ۵۰۳/۱ و ہی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۱۳۸۵- صحيح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب۔

ہی نصیب ہو۔“ (مسلم)

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے ”مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کی جانے والی دعا مقبول ہوتی ہے“ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، جب بھی وہ اس کے لیے نیک دعا کرتا ہے، فرشتہ کہتا ہے آمین۔ تجھے بھی ایسے ہی نصیب ہو۔“

۱۳۸۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تین دعائیں بلا شک و شبہ مقبول ہیں، والد کی دعا، مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔“ (ابوداؤد، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۳۸۷- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دعاؤں میں سے سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو کسی شخص کے لیے اس کی غیر موجودگی میں کی جائے۔“ (اسے ابوداؤد اور ترمذی نے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے)

اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور کچھ ایسے ہیں جو (دعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت کثیر بخش

۱۳۸۶- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب الدعاء بظہر الغیب۔ سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی دعوة الوالدین۔

۱۳۸۷- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب الدعاء بظہر الغیب۔ سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی دعوة الاخ لایحیہ بظہر الغیب۔

الْمَلِكُ الْمُؤَكَّلُ: وَلَكَ بِمِثْلِ ذَلِكَ))
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ فِي رَوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ:
(دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ
الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُؤَكَّلٌ
كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ: الْمَلَكُ بِهِ
[آمِينَ] وَلَكَ بِمِثْلٍ)).

۱۳۸۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
(ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ
فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ
وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۸۷- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنْ أَسْرَعَ الدُّعَاءُ إِجَابَةً
دَعْوَةَ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
زِيَادِ بْنِ أَنْعَمٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: غَرِيبٌ.

ثواب من سأل [اللہ تعالیٰ]
الجنة أو استعاذ به من النار

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا
عَاتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ أُولَئِكَ لَهُمْ

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے کاموں کا حصہ (یعنی ثواب) تیار ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔“

۱۳۸۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی بندہ دوزخ سے سات دفعہ پناہ مانگتا ہے دوزخ کہتا ہے اے میرے رب! تیرے اس بندے نے مجھ سے پناہ مانگی ہے، لہذا اسے پناہ دے اور جب کوئی بندہ سات دفعہ جنت کا سوال کرتا ہے جنت کہتی ہے اے میرے رب! تیرے اس بندے نے مجھے مانگا ہے لہذا اسے جنت میں داخل کر۔“ (اسے ابویعلیٰ نے صحیحین کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۸۹- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین دفعہ جنت کا سوال کرتا ہے جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر اور جو شخص دوزخ سے تین دفعہ پناہ مانگتا ہے دوزخ کہتا ہے اے اللہ! اسے دوزخ سے بچا۔“ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَ اللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۱﴾ [البقرہ : ۲۰۱-۲۰۳]

۱۳۸۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا اسْتَجَارَ عَبْدٌ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلَّا قَالَتِ النَّارُ يَا رَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ فَلَانًا اسْتَجَارَ مِنِّي فَأَجْرُهُ وَلَا سَأَلَ عَبْدُ الْجَنَّةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ فَلَانًا سَأَلَنِي فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيحَيْنِ. [وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ]

۱۳۸۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ أَذْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ أَجْرُهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

استغفار کا ثواب

ثواب الاستغفار

قَالَ اللَّهُ [سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى]: ﴿وَالَّذِينَ اسْتَغْفَرُوا لِنَفْسِهِمْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ لَهُمْ وَ جَعَلَ خَيْرًا لِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (سورۃ الزمر: ۱-۲)۔ مستدرک حاکم ۴۹۵/۱، مند ابویعلیٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ بیہی نے مجمع الزوائد (۱۷۱/۱) میں کہا ہے کہ اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس سند میں یونس بن خباب راوی ضعیف ہے۔

۱۳۸۹- سنن ترمذی کتاب صفة الجنة باب ماجاء فی صفة انهار الجنة۔ عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۸۸۔ سنن ابن ماجہ کتاب الزهد باب صفة الجنة۔ ابن حبان (الاحسان) ۱۸۵/۲۔ مستدرک حاکم ۵۳۵/۱۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے علاوہ گناہ بخش بھی کون سکتا ہے اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے، ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور بارغ ہیں، جن کے نیچے نہرں بہتی ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ بستے رہیں گے اور (اتھمے) کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے۔“

اور فرمایا: ”اور یہ لوگ جو اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے، اگر تمہارے پاس آتے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے اور اللہ کا پیغمبر بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتا تو یہ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔“

اور فرمایا: ”اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں تھے انہیں عذاب کرتا اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور اللہ انہیں عذاب دے۔“

اور فرمایا: ”اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش مانگو، پھر اس کے آگے توبہ کرو، وہ تمہیں وقت مقررہ تک متاع نیک سے بہرہ مند کرے گا اور ہر صاحب بزرگی کو اس کی بزرگی (کی داد) دے گا۔“

ہود صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا: ”اور اے قوم! اپنے پروردگار سے بخشش مانگو، پھر اس کے آگے توبہ کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھاری برسائے گا اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا۔“

اور فرمایا: ”وہ رات کے تھوڑے سے حصے میں سویا کرتے تھے اور اوقات سحر میں بخشش طلب کیا کرتے تھے۔“

نوح علیہ السلام کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا: ”اور میں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو، وہ بڑا

إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ اللَّهُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ أُولَٰئِكَ جِزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿١٣٥-١٣٦﴾

[ال عمران : ۱۳۵-۱۳۶]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾ [نساء: ۶۴]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ [انفال: ۳۳]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَن اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ﴾ [هود: ۳]

وَقَالَ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ رَسُولِهِ هُودٍ: ﴿وَيَقُومِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدَّكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ﴾ [هود: ۵۲]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ [ذاریات: ۱۷-۱۸]

وَقَالَ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ رَسُولِهِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا

معاف کرنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے لگاتار بینہ برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور (ان میں) تمہارے لیے نہریں بہا دے گا۔“ اس بارے میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

۱۳۹۰- حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو کچھ اللہ عزوجل کے حوالے سے بیان کیا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کر دیا ہے اور تمہارے مابین بھی اسے حرام قرار دیا ہے، لہذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو تم میں ہر ایک اس شخص کے سوا جسے میں ہدایت دوں، گم راہ ہے لہذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک اس شخص کے سوا جسے میں کھلاتا ہوں بھوکا ہے، لہذا مجھ سے کھانے کے لیے طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک اس شخص کے سوا جسے میں پہناؤں ہر نہ ہے، لہذا مجھ سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہ بخشا ہوں۔ تم مجھ سے گناہوں کی معافی مانگو، میں تمہارے گناہ معاف کر دوں گا۔“ (اے مسلم نے ذکر کیا ہے) اور یہ دعا کے ثواب کے عنوان کے ذیل میں پہلے مکمل بیان ہو چکی ہے۔ ابن ماجہ نے اسے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم میں ہر ایک اس شخص کے سوا جسے میں بچالوں گناہ گار ہے، تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخشوں گا اور تم میں سے جسے اس بات پر یقین ہے کہ

رَبِّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلَ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَ يُنْزِلُ عَلَيْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَ بَيْنٍ وَ يُجْعَلُ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَ يُجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ [نوح : ۱۰-۱۲] وَ الْآيَاتُ فِي [الباب] كَثِيرَةٌ.

۱۳۹۰- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوْنِي عَنْ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: ((يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَ جَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعَمُونِي أَطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُحْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ أَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ تَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِي [ثَوَابِ] الدُّعَاءِ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ لَفْظُهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ: يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُهُ فَسَلُونِي الْمَغْفِرَةَ أَغْفِرْ لَكُمْ وَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ [وَاسْتَغْفِرْنِي] بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

میں بخشش پر قادر ہوں اور وہ میری قدرت کے حوالے سے مجھ سے بخشش کی دعا کرتا ہے، میں اسے بخش دیتا ہوں۔“ اس کے بعد اس نے باقی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۳۹۱- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ نشان لگ جاتا ہے اگر وہ اسے چھوڑ دے اور بخشش کی دعا کرے تو وہ پالش ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو اس (نشان) میں اضافہ ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ (نشان) اس کے دل کو اپنی پلیٹ میں لے لیتا ہے۔ جس ”ران“ کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اس سے یہی مراد ہے ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۳۹۲- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پتیل کی طرح ولوں کا بھی ایک رنگ ہے اور ان کی پالش استغفار ہے۔“ (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے)

۱۳۹۳- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے امید رکھے گا اور دعا کرے گا، جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ

۱۳۹۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً فَإِنْ هُوَ تَرَعَّ وَاسْتَغْفَرَ صُفِلَتْ فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَغْلِفَ قَلْبَهُ فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴾)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

۱۳۹۲- وَخَرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ لِلْقُلُوبِ صَدَأً كَصَدَأِ النُّحَاسِ وَجَلَاؤُهَا الْإِسْتِغْفَارُ)).

۱۳۹۳- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ

۱۳۹۱- سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورة المطففين- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۳۱۷۔
سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر الذنوب۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۴۱/۲۔ مستدرک حاکم ۱۷/۲ ذہبی نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۱۳۹۲- شعب الایمان (بیہقی) میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ دشمنی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط اور صغیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں الولید بن سلمہ الطمرانی راوی کذاب ہے۔

آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے میں تجھے معاف کر دوں گا مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین کو بھرنے کے برابر بھی گناہ لے کر آئے اور مجھے اس حالت میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو، میں اسے بھرنے کے برابر تیرے پاس بخشش لے کر آؤں گا۔“ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

لَوْ بَلَغْتَ ذُنُوبَكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غُفِرَتْ لَكَ وَلَا أَبَالِي يَابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقَيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بَيْنِي شَيْئًا لَا تَكُنْ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)) وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ: ((قُرَابُ الْأَرْضِ)) بِضَمِّ الْقَافِ هُوَ مَا يَقْرُبُ مِنْ مَلَكُهَا ((وَالْعَنَانُ)) بِفَتْحِ الْعَيْنِ هُوَ الْحِسَابُ.

۱۳۹۴- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”ابلیس نے کہا (اے اللہ!) مجھے تیری عزت کی قسم ہے میں تیرے بندوں کو جب تک ان کی روحمیں ان کے جسوں میں باقی رہیں گی گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے، جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔“ (اسے احمد اور حاکم نے ذکر کیا ہے۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۹۴- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ: ابْلِيسُ: وَعِزَّتِكَ لَا أَبْرَحُ أَغْوَى عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۹۵- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گا اور ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور معافی مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے گا۔“ (مسلم)

۱۳۹۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۹۶- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص پابندی کے ساتھ

۱۳۹۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۳۹۳- سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی التوبة والاستغفار۔

۱۳۹۳- مسند احمد ۲۹/۳، مستدرک حاکم ۵۱۱/۱ میں یہ حدیث ابن مسعود سے مروی ہے۔

۱۳۹۵- صحیح مسلم کتاب التوبة باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة۔

۱۳۹۶- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی الاستغفار۔ عمل الیوم واللیلة (نسائی) ص ۳۳۰۔ سنن ابن ماجہ

کتاب الادب باب الاستغفار۔ مستدرک حاکم ۲۶۲/۴ ذہبی نے کہا ہے اس کی سند کاراوی الحکم جمہول ہے۔

استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و خیال میں بھی نہ ہو۔“ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۹۷- حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص چاہتا ہے کہ اسے اس کا اعمال نامہ خوش کرے اسے زیادہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہیے۔“ (اسے بیہقی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ بیان کیا ہے)

۱۳۹۸- حضرت عبد اللہ بن بسرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”اس شخص کو خوش خبری ہو جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار کثرت کے ساتھ دیکھے گا۔“ (اسے ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۹۹- حضرت علیؓ نے بیان کیا ہے کہ میں جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنا تو اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مشیت کے مطابق اس سے فائدہ پہنچاتا اور جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی شخص مجھے حدیث بتاتا تو میں اس سے حلف لیتا، جب وہ حلف اٹھاتا تو اس کی تصدیق کرتا۔ مجھے ابو بکرؓ نے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے سچ کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے ”جب آدمی کوئی گناہ کرے، پھر

﴿مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ لَهُ مِائَةً وَفَرْجًا وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۹۷- وَعَنْ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسْرُوهُ صَحِيفَتُهُ فَلْيَكْثِرْ فِيهَا مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لَابَّاسٍ بَو.

۱۳۹۸- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ [إِسْتِغْفَارًا كَثِيرًا])) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۳۹۹- وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ صَدَّقْتُهُ، وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَ صَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ [اللَّهُ عَنْهُ] قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۷- بیہقی کی المدخل، الاداب اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ معجم اوسط طبرانی ۴/۶۵۱ مٹھی نے مجمع الزوائد (۲۰۸/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۳۹۸- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب الاستغفار۔

۱۳۹۹- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی الاستغفار۔ سنن ترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء فی الصلاة عند التوبة عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۳۱۶۔ سنن ابن ماجہ کتاب اقامة الصلاة باب ماجاء فی ان الصلاة كفارة۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۰/۲۔

اچھی طرح وضو کرے اور کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور معاف کر دیتا ہے۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ﴾ (آل عمران: ۱۳۵) (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔)

يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ﴾ (الآيَةُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنُهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۴۰۰- محمد بن عبد اللہ بن محمد بن جابر بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا ہائے گناہ! ہائے گناہ! اس نے دو یا تین دفعہ اس طرح کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم پڑھو اللھُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَ رَحْمَتُكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي“ (اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میری کارروائی سے بہت زیادہ وسیع ہے) اس نے یہ دعا پڑھی تو آپ نے فرمایا ”دوبارہ کہہ“ اس نے دوبارہ کہا۔ پھر آپ نے فرمایا ”دوبارہ کہہ“ اس نے اسے دوہرایا، پھر آپ نے فرمایا ”چلا جا، اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا ہے۔“ (اسے حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے راوی مدنی ہیں اور ان میں سے کسی کے بارے میں جرح معلوم نہیں ہوئی)

۱۴۰۰- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَادُّنُوبَاهُ وَادُّنُوبَاهُ! فَقَالَ هَذَا الْقَوْلُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قُلْ: اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَ رَحْمَتُكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي)) فَقَالَهَا، ثُمَّ قَالَ: ((عُدْ)) فَعَادَ [ثُمَّ قَالَ: ((عُدْ)) فَعَادَ] ثُمَّ قَالَ: ((قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: رَوَاهُ مَدْيُونٌ لَا يَعْرِفُ وَاحِدًا مِنْهُمْ بِجَرَحٍ.

۱۴۰۱- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ آپ نے فرمایا ”استغفار کر۔“ ہم نے استغفار کیا۔ آپ نے فرمایا ”اسے ستر دفعہ

۱۴۰۱- وَحَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۴۰۰- مستدرک حاکم ۵/۴۳۱- ذہبی نے کہا ہے کہ اس کے راویوں پر جرح نہیں ہوئی۔

۱۴۰۱- یہ حدیث نہیں مل سکی۔

مکمل کرو۔“ ہم نے اسے مکمل کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو مرد یا عورت اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستر دفعہ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ مرد و عورت ناکام ہو گئے، جنہوں نے ایک دن یا رات میں سات سو سے زیادہ گناہ کئے۔“ (ابن ابی الدنیا، بیہقی)

﴿ فِي مَسِيرِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا فَاسْتَغْفَرْنَا فَقَالَ أَتِمُّوْهَا سَبْعِينَ يَوْمًا فَلَتَمْتِنَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا أَمَةٍ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ سَبْعُمِائَةِ ذَنْبٍ وَقَدْ خَابَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ عَمِلَ فِي يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ أَكْثَرُ مِنْ سَبْعُمِائَةِ ذَنْبٍ ۖ ۝﴾

۱۴۰۲- حضرت بلال بن یسار بن زید نے بیان کیا ہے کہ مجھے میرے باپ نے اپنے دادا کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص کہتا ہے استغفر اللہ الذی لا إله إلا هو الحي القيوم و أتوب إليه (میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور قائم ہے اور میں اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں) اس کو معاف کر دیا جاتا ہے، خواہ وہ جنگ سے بھاگ گیا ہو۔“ (ابوداؤد، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے)

۱۴۰۲- وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَ: اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَ إِنْ كَانَ قَرًّا مِنَ الزُّخْفِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: غَرِيبٌ.

اشرف المخلوقات

حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجنے کا ثواب

ثواب الصلاة على أشرف

الخلق محمد صلى الله عليه وسلم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

[احزاب: ۵۶]

۱۴۰۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے ایک

۱۴۰۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۴۰۲- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی الاستغفار۔ سنن ترمذی کتاب الدعوات، باب فی دعاء الضعیف۔

دفعہ مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔“ (مسلم)

۱۴۰۴- حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے بیان کیا ہے

کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور میں آپ کے پیچھے چل دیا یہاں تک کہ آپ ایک باغ میں چلے گئے اور

(وہاں) سجدہ کیا تا دیر سجدے میں پڑے رہے، حتیٰ کہ

مجھے اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح نہ قبض کر لی

ہو۔ وہ کہتے ہیں میں دیکھنے کے لیے آیا تو آپ نے سر اٹھا

کر کہا ”اے عبدالرحمن! تمہیں کیا ہوا۔“ وہ کہتے ہیں میں

نے اپنا اندیشہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ”جبریل علیہ

السلام نے مجھے کہا ہے کہ کیا تجھے پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے جس نے تجھ پر درود بھیجا میں اس پر رحمت

بھیجوں گا اور جس نے تجھے سلام کہا میں اسے سلام

کہوں گا۔“ (احمد، ابویعلیٰ، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح

الاسناد ہے) ابویعلیٰ کے الفاظ یہ ہیں کہ انہوں نے کہا دن

رات کاموں کی بھرمار کی وجہ سے ہم میں سے چار یا پانچ

آدمی رسول اللہ ﷺ سے جدا نہیں ہوتے تھے وہ کہتے

ہیں کہ میں آیا تو آپ باہر تشریف لے گئے میں آپ

کے پیچھے چلا گیا۔ وہ سرداروں کے باغوں میں سے ایک

باغ میں داخل ہو گئے۔ پھر نماز پڑھی اور سجدے میں

چلے گئے اور سجدہ لمبا کر دیا۔ میں نے کہا اللہ نے آپ کی

روح قبض کر لی ہے۔ وہ کہتے ہیں پھر آپ نے سر اٹھا کر

مجھے بلایا اور فرمایا ”تمہیں کیا ہو گیا ہے؟“ میں نے عرض

کیا یا رسول اللہ! آپ نے سجدہ (اس قدر) لمبا کر دیا تھا کہ

میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی روح قبض کر لی

ہے، میں ان کی زیارت سے محروم ہو جاؤں گا۔ آپ

وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۰۴- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتْبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلَ

نَحْلًا، فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، حَتَّى

خَفْتُ أَوْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ

تَوَفَّاهُ، أَوْ قَبَضَهُ. قَالَ: فَجِئْتُ أَنْظُرُ

فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((مَا لَكَ يَا عَبْدَ

الرَّحْمَنِ)) قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ،

فَقَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي: أَلَا

يَسُرُّكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ : مَنْ

صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَ مَنْ سَلَّمَ

عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ

أَبُو يَعْلَى وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ

الْإِسْنَادِ، وَ لَفْظُ أَبِي يَعْلَى: قَالَ: كَانَ

لَا يَفَارِقُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَّا خَمْسَةً

أَوْ أَرْبَعَةً لِمَا يُؤْتِيهِ مِنْ حَوَائِجِهِ بِاللَّيْلِ

[وَالنَّهَارِ] قَالَ: فَجِئْتُ وَ قَدْ خَرَجَ

فَأَتْبَعْتُهُ، فَدَخَلَ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ

[الْأَشْرَافِ]، فَصَلَّى فَسَجَدَ فَأَطَالَ

السُّجُودَ، قُلْتُ: قَبَضَ اللَّهُ رُوحَهُ،

قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَدَعَانِي فَقَالَ:

((مَا لَكَ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَطْلَتَ السُّجُودَ، قُلْتُ: قَبَضَ اللَّهُ

رُوحَ رَسُولِهِ لَا أَرَاهُ أَبَدًا، قَالَ:

۱۴۰۳- صحيح مسلم كتاب الصلاة باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۴۰۴- مسند احمد ۱/۱۹۱، مسند ابویعلیٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ بیٹنی نے کہا ہے عید الریذہ ضعیف

ہے۔ مستدرک حاکم ۲/۲۲۲- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

نے فرمایا ”میں نے اپنے رب کے سامنے سجدہ شکر کیا ہے، کیونکہ اس نے مجھے بتایا ہے کہ میری امت کا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ مٹائے گا۔“

۱۳۰۵- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور اس کے دس گناہ ختم کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔“ (احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۰۶- حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری امت میں سے جو شخص غلو ص دل کے ساتھ ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا اور دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ مٹائے گا۔“ (نسائی، بزار، طبرانی)

۱۳۰۷- حضرت ابو طلحہ انصاریؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بڑے خوش تھے۔ آپ کے چہرے پر خوشی نمایاں تھی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج آپ بہت خوش ہیں، آپ کے چہرے پر خوشی نمایاں ہے۔ آپ نے فرمایا ”ہاں میرے پاس میرے رب عزوجل کی طرف سے آنے والا آیا اور اس نے کہا

((سَجَدْتُ شُكْرًا لِرَبِّي فِيمَا أَهْلَانِي فِي أُمْتِي مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً مِنْ أُمَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، [وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ]))۔

۱۴۰۵- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

۱۴۰۶- وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ أُمَّتِي صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَ رَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ كَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَ الطَّبْرَانِيُّ۔

۱۴۰۷- وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا طَيِّبَ النَّفْسِ يُرَى فِي وَجْهِهِ الْبَشَرُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْبَحْتَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ يُرَى فِي وَجْهِكَ الْبَشَرُ قَالَ: ((أَجَلَ أَنَانِي آتٍ

۱۳۰۵- مسند احمد ۱۰۲/۳، عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۲۹۶، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۰/۲ مستدرک حاکم ۵۵۰/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۳۰۶- عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۶۷، مسند بزار (وکشف الاستار) ۴۶/۴، بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۶۲/۱۰) میں کہا ہے اس کے راوی ثقہ ہیں، معجم کبیر طبرانی ۱۹۶/۲۲۔

تیری امت میں سے جو شخص تجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کی دس نیکیاں لکھے گا، اس کی دس برائیاں مٹائے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا اور جواب میں اس جیسا اسے عطا کرے گا۔“ (احمد، نسائی، ابن حبان)

طبرانی نے بھی اسے ذکر کیا ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں، انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آج سے پہلے آپ کو اس سے زیادہ خوش نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا مردل خوش کیوں نہ ہو اور میرے چہرے پر خوشی نمایاں کیوں نہ ہو ابھی ابھی جبریل علیہ السلام میرے پاس سے گئے ہیں انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ)! آپ کی امت میں سے جو شخص آپ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس گناہ مٹا دیتا ہے اور دس درجے بلند کر دیتا ہے اور فرشتہ اسے اسی طرح کہتا ہے جیسے اس نے کہا۔ میں نے کہا اے جبریل! یہ فرشتہ کون سا ہے؟ اس نے کہا جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے، جو شخص آپ کی امت میں سے آپ پر درود بھیجتا ہے وہ کہتا ہے تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود و سلام۔“

مِنْ رَبِّي غَزَوَجَلْ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ رَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ رَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ لَفْظُهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ أَسَارِيزُ وَ حُجَّهِ تَبَرُّقُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُكَ أَطْيَبَ نَفْسًا وَ لَا أَظْهَرَ بَشْرًا مِنْ يَوْمِكَ هَذَا؟ قَالَ: ((وَمَا لِي لَا تَطِيبُ نَفْسِي وَ تَظْهَرُ بَشْرِي وَ إِنَّمَا فَأَرْفَعِي جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّاعَةَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ [بِهَا] عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ رَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ مِثْلَ مَا قَالَ لَكَ، قُلْتُ: يَا جَبْرِيْلُ وَ مَا ذَاكَ الْمَلَكُ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ غَزَوَجَلْ وَ كُلَّ مَلَكًا مِنْ لَدُنْ خَلْقِكَ إِلَى أَنْ يَبْعَنَكَ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا قَالَ: وَ أَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ [وَسَلَّمَ]))۔

۱۴۰۸ھ - حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا

۱۴۰۸ھ - وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ

۱۴۰۷ھ - مسند احمد ۲۹/۴ - عمل اليوم والليلة (نسائی) ص ۱۶۵، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۴/۲ - بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۶۱/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ پہلی سند میں ابراہیم بن الولید الطبرانی اور دوسری میں احمد بن عمر الصمی - دونوں کے حالات معلوم نہیں ہو سکے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔ نجم صغیر اور اوسط میں اس کا ایک ٹکڑا بیان ہوا ہے۔ مجھے یہ حدیث طبرانی میں نہیں مل سکی۔

ہے۔ ایک فرشتہ مامور ہے جو اسے مجھ تک پہنچاتا ہے۔“ (طبرانی)

۱۳۰۹- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اس کا درود مجھے پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے لیے دعا کرتا ہوں، اس کے علاوہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔“ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۱۰- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ میری روح واپس کر دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔“ (احمد، ابوداؤد)

۱۳۱۱- حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو، تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔“ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۳۱۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے بھی ہیں جو چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ وہ میری امت کی طرف سے مجھ تک سلام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا مَّلَكٌ مُّوَكَّلٌ بِهَا حَتَّى يُبَلِّغَهَا))۔

۱۴۰۹- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ بَلَّغْتَنِي صَلَاتَهُ وَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَ كُتِبَ لَهُ سَوَى ذَلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۱۴۱۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ رُوحِي حَتَّى أُرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ .

۱۴۱۱- وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۱۴۱۲- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ)) رَوَاهُ

۱۳۰۸- معجم کبیر طبرانی ۱۵۸/۸ مٹھی نے مجمع الزوائد (۱۶۲/۱۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں موسیٰ بن عمیر القرظی سخت ضعیف ہے۔

۱۳۰۹- معجم اوسط طبرانی ۳۲۴/۳۔

۱۳۱۰- مسند احمد ۵۲۷/۲ سنن ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارة القبور۔

۱۳۱۱- معجم کبیر طبرانی ۸۳/۳ مٹھی نے مجمع الزوائد (۱۶۲/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں حمید بن ابی زینب غیر معروف راوی ہے۔

۱۳۱۲- عمل الیوم واللیلۃ (نسائی) ص ۱۶۷، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۴/۲۔

پہنچاتے ہیں۔“ (نسائی، ابن حبان)

۱۴۱۳- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے، اسے پوری مخلوقات کے کان دے رکھے ہیں۔ قیامت تک جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا، وہ مجھے اس کے نام اور ولدیت سمیت درود پہنچائے گا کہ فلان بن فلان نے آپ پر درود بھیجا ہے۔“ (بخاری)

۱۴۱۴- حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جمعہ تمہارے افضل دنوں میں سے ہے۔ اس میں آدم پیدا ہوا اور اس دن کرنا کی پھونک ہوگی اور اسی دن بے ہوشی۔ اس دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے، آپ کے سامنے درود کیسے پیش کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ”اللہ عزوجل نے زمین کے لیے انبیاء کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔“ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان)

النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۴۱۳- وَخَرَجَ الْبُزَارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بَقَرِيٍّ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَتَلَعَنِي بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ فَلَانَ بْنِ فَلَانَ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ)).

۱۴۱۴- وَعَنْ أُوسِ بْنِ أُوسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأُخْبِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنْ صَلَّاتُكُمْ مَّعْرُوضَةٌ عَلَيَّ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أُرْمَتْ يَعْنِي بِلَيْتٍ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. قَوْلُهُ: ((أُرْمَتْ)) هُوَ بَفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَالرَّاءِ جَمِيعًا وَاسْكَانِ الْمِيمِ وَرَوَى بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ.

۱۴۱۵- حضرت ابودرداءؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ (یوم) مشہود کا ہے، اس دن فرشتے آتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس

۱۴۱۵- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُخْبِرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ

۱۴۱۳- مسند بزار (كشف الاستار) ۴/۷۷-

۱۴۱۳- سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة- سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلاة باب في فضل الجمعة، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲/۱۳۲-

کے فارغ ہونے تک میرے سامنے اس کا درود پیش کیا جاتا ہے۔“ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اور موت کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔“ (اسے ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

أَحَدًا لَّنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا غُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا)) قَالَ : قُلْتُ : وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۴۱۶- حضرت مکحولؒ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جمعہ کے روز مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، ہر جمعہ کے روز میری امت کے درود میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، جس کے درود مجھ پر زیادہ ہوں گے، وہ مجھ سے زیادہ نزدیک ہو گا۔“ (اسے تہذیبی نے شعب الایمان میں حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۴۱۶- وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ لَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةٌ كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ.

۱۴۱۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کا قول ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور یہ موقوف حدیث ہے)

۱۴۱۷- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ مَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً - رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ مَوْقُوفٌ.

۱۴۱۸- حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ایک سو رحمت نازل کرتا ہے اور جو مجھ پر ایک سو دفعہ درود بھیجتا ہے،

۱۴۱۸- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَ

۱۴۱۵- سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ذکر وفاته ودفنه صلى الله عليه وسلم۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے، لیکن یہ دو جگہ سے منقطع ہے۔
۱۴۱۶- شعب الایمان تہذیبی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۴۱۷- مسند احمد ۲/۲۱۷۲۔

۱۴۱۸- معجم اوسط طبرانی ۳۲۴/۱۳ پیشی نے مجمع الزوائد (۱۶۳/۱۰) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ابراہیم بن سالم بن جہمی کا مجھے علم نہیں ہو سکا۔ باقی سب راوی ثقہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر نفاق اور دوزخ سے نجات لکھ دیتا ہے اور اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رہائش دے گا۔“ (طبرانی)

۱۴۱۹- حضرت عامر بن ربیعہؓ نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبے کے دوران فرماتے ہوئے سنا، جب تک کوئی شخص درود بھیجتا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں، خواہ وہ کم درود بھیجے یا زیادہ۔“ (اسے احمد و ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے)

۱۴۲۰- حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت کے دن میری قربت کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہو گا جس نے مجھ پر زیادہ درود بھیجا ہو گا۔“ (ترمذی، ابن حبان)

۱۴۲۱- محمد بن یحییٰ بن حبان نے اپنے باپ سے انہوں نے اس کے دادا (حبان) سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی دعا کا ایک تہائی آپ کے لیے رکھوں؟ آپ نے فرمایا ”ہاں اگر تو (رکھنا) چاہے (تو رکھ لے)۔“ اس نے کہا دو تہائی؟ آپ نے فرمایا ”ہاں۔“ اس نے کہا اپنی پوری دعا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حب اللہ تعالیٰ تیری دنیوی اور اخروی ضرورت کو خود ہی پورا کر دے گا۔“ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

مَنْ صَلَّى عَلَى مَائَةِ كَتَبَ اللَّهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً [مِنَ النَّفَاقِ وَ بَرَاءَةً] مِنَ النَّارِ وَ أَسْكَنَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ)).

۱۴۱۹- وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ وَ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا صَلَّى عَلَى فَلْيَقُلْ عَبْدٌ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُخَيَّرَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَه وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا تَقَدَّمَ.

۱۴۲۰- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ أَوْلَى النَّاسِ بِيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۴۲۱- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْعَلُ ثُلُثَ صَلَاتِي عَلَيْكَ، قَالَ: ((نَعَمْ إِنْ شِئْتَ)) قَالَ: الثَّلَاثِينَ، قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَصَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا يَكْفِيكَ اللَّهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكَ وَ آخِرَتِكَ)). رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۴۱۹- مسند احمد ۴/۴۵۵- سنن ابن ماجہ كتاب اقامة الصلاة باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم۔

بوصیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ عاصم بن عبد اللہ کو بخاری نے منکر الحدیث کہا ہے۔

۱۴۲۰- سنن ترمذی كتاب ابواب الصلاة باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم،

صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۳/۲۔

۱۴۲۱- معجم کبیر طبرانی ۴/۴۲، بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۶۰/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند حسن ہے۔

۱۴۲۲- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جب رات کا ایک چوتھائی حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے ”اے لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، ہلا دینے والی (قیامت) آگئی۔ اس کے بعد پیچھے آنے والی (آگئی) موت اپنی تختی کے ساتھ آگئی، موت اپنی تختی کے ساتھ آگئی۔“ ابی بن کعب کہتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بہت زیادہ دعا کرتا ہوں، اس میں سے آپ پر درود کے لیے کتنا وقت رکھوں؟ آپ نے فرمایا ”جتنا تو چاہے۔“ میں نے کہا چوتھائی؟ آپ نے فرمایا ”تیری مرضی ہے اگر تو بڑھا دے تو بہتر ہے۔“ میں نے کہا آدھا؟ آپ نے فرمایا ”جتنا تو چاہے، اگر تو بڑھائے تو بہتر ہے۔“ انہوں نے کہا میں اپنی دعا کا پورا وقت آپ کے لیے کر دوں؟ آپ نے فرمایا ”تب تو تیرا مقصد پورا ہو گیا اور تیرے گناہ بخش دیے جائیں گے۔“ (احمد، ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے اور اس حدیث میں صلاۃ سے مراد دعا ہے)

۱۴۲۳- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس مسلمان کے پاس صدقہ نہ ہو اسے اپنی دعا میں یہ الفاظ کہنے چاہئیں اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَ صَلِّ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ یہ صدقہ ہے اور فرمایا مومن نیکی کرتے کرتے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کی انتہا جنت تک ہو جاتی ہے۔“ (ابن حبان)

۱۴۲۲- وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ رُبْعُ اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاحِفَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ)) قَالَ أَبُو بِنِ كَعْبٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي قَالَ: ((مَا شِئْتُ)) قُلْتُ: الرَّبْعُ؟ قَالَ: ((مَا شِئْتُ وَ إِن زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ)) قُلْتُ: النِّصْفَ قَالَ: ((مَا شِئْتُ وَ إِن زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ)) قَالَ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ: ((إِذَا تُكْفِيَ هَمُّكَ وَ يُغْفَرَ لَكَ ذَنْبُكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَ الْمُرَادُ بِالصَّلَاةِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الدُّعَاءُ.

۱۴۲۳- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَ صَلِّ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ فَإِنَّهَا زَكَاةٌ)) وَ قَالَ: ((لَا يَشْبَعُ مُؤْمِنٌ مِنْ خَيْرٍ حَتَّى

۱۴۲۲- مسند احمد ۱/۵، سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مستدرک حاکم ۱/۲، ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۱۴۲۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۳۰/۲۔

يَكُونُ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ ابْنُ جِبَانَ.

۱۴۲۴- حضرت روئفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے یہ دعا پڑھی اس کے لیے جنت لازمی ہو گئی اللھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (اے اللہ! محمد ﷺ پر درود بھیج اور انہیں قیامت کے دن اپنے قریب ترین جگہ دینا)۔“ (بزار، طبرانی، مجموعی سندوں کے لحاظ سے یہ حدیث حسن ہے واللہ اعلم)

۱۴۲۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے یہ الفاظ کہے اس نے ستر لکھنے والوں کو ہزار دن مصروف کر دیا ((جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ)) ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کو ان کے شایان شان صلہ دے۔“ (طبرانی)

۱۴۲۶- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب (اللہ کے لیے) محبت رکھنے والے دو بندے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“ (ابویعلیٰ)

۱۴۲۷- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان

۱۴۲۵- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ أَتَعَبَ سَبْعِينَ كِتَابًا أَلْفَ صَبَاحٍ)).

۱۴۲۶- وَخَرَجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ مُتَحَابِّينَ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَمْ يَفْرَقَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَ مَا تَأَخَّرَ)).

۱۴۲۷- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

۱۴۲۴- مسند بزار (كشف الاستار) ۴/۴۵، معجم كبير طبرانی ۱۴/۱۵۔

۱۴۲۵- معجم اوسط طبرانی ۱۸۰/۱، بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۶۳/۱۰) میں کہا ہے اس کی سند میں ہانی بن التوکل ضعیف راوی ہے۔

۱۴۲۶- مسند ابویعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۲۷۵/۱۰) میں کہا ہے اسے ابویعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں درستہ بن حمزہ ضعیف راوی ہے۔

۱۴۲۷- سنن ترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ
مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ لَا
يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى
نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ مَوْقُوفًا.

١٤٢٨- وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ
جَيِّدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٍ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ قَدْ
رَوَى مَرْفُوعًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [وَ الصَّحِيحُ الْمَوْفُوفُ].

۱۴۲۸ھ - حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے تک ہر دعا کو روک دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث نبی کریم ﷺ کے فرمان کے طور پر بھی مروی ہے تاہم صحیح یہ ہے کہ یہ موقف (صحابی کا قول) ہے۔



۱۳۲۸- معجم اوسط طبرانی ۴۰۸/۱ ہجری میں نے مجمع الزوائد (۱۶۰/۱۰) میں کہا ہے اس کے تمام راوی ثقہ



۱۳- حسن سلوک اور صلہ رحمی

والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرنا اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے ہوں تک نہ کہنا“ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رہنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔“

اور فرمایا ”ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھٹائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری میری ہی طرف لوٹ کر آتا ہے اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہے تمہارا رب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ

۱۳- أَبْوَابُ الْبِرِّ وَ الصَّلَةِ

ثَوَابُ الْوَالِدَيْنِ وَ طَاعَتِهِمَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ وَ قَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَ إِنَّمَا يُنْفَخُ عَنْكَ الْكِبَرُ أَخَذَهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَفْ وَ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا وَ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴾ [بني اسرائيل: ۲۳-۲۵]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَ الْفِصَالَةَ فِي عَامَيْنِ أَنْ اشْكُرْ لِي وَلَوْلَا ذِكْرُ اللَّهِ لَفُتَ فِي الْمَصِيرِ وَ إِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَ اتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾ [لقمان: ۱۵]

کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کر دوں گا۔“

اور فرمایا ”اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی کمال قوت کے زمانے کو اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد میں بھی صلاحیت پیدا کر میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بد اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں، جتنی لوگوں میں ہیں مطابق اس سچے وعدے کی جو ان سے کیا جاتا تھا۔“ اس موضوع کے متعلق بہت سی آیات ہیں۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنًا قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ تَقْبَلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَتَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعَدَ الصَّادِقُ الَّذِينَ كَانُوا يُوعَدُونَ﴾ وَ الْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ.

۱۴۲۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا والدین سے حسن سلوک (بخاری، مسلم)

۱۴۲۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: «(الصَّلَاةُ عَلَى وَفْيِهَا)» قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «(بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۴۳۰- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین آدمی سفر کر رہے تھے، بارش شروع ہو گئی وہ پہاڑ کی غار

۱۴۳۰- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «(بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتِمَّاشُونَ

۱۴۲۹- صحیح بخاری کتاب التوحید باب وسمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلاة عملا۔ صحیح

مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان بالله تعالی افضل الاعمال۔

میں چلے گئے۔ اس غار کے منہ پر پہاڑ کا ایک پتھر آکر گرا اور اس نے ان کا راستہ بند کر دیا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا تم اپنے ایسے نیک عملوں پر نظر ڈالو جو تم نے (خالصتاً) اللہ عزوجل (کی رضا) کے لیے سرانجام دیئے ہیں اور ان (میں سے کسی عمل) کے واسطے سے دعا کرو شاید وہی تمہارا راستہ کھول دے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا جب میں جا کر دودھ دھوتا تو میں اپنے والدین سے آغاز کرتا اپنے بچوں سے پہلے انہیں (دودھ) پلاتا (ایک دفعہ) میں درختوں کی تلاش میں دور چلا گیا، جب میں آیا تو شام ہو چکی تھی میں نے دیکھا تو وہ سو چکے تھے۔ میں نے حسب عادت دودھ دوھا اور اسے لا کر ان کے سر کے پاس کھڑا ہو گیا۔ میں انہیں نیند سے بیدار کرنا پسند نہیں کرتا تھا اور نہ یہ چاہتا تھا کہ ان سے پہلے (اپنے) بچوں کو پلاؤں۔ بچے میرے پاؤں میں بلک رہے تھے لیکن میں مسلسل اسی عالم میں رہا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ کام تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا تو ہمارا کچھ راستہ کھول دے تاکہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں، اللہ تعالیٰ نے اس قدر ان کا راستہ کھول دیا کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ اس کے بعد مکمل حدیث ذکر کی۔

(بخاری مسلم)

۱۴۳۱- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد کی اجازت طلب کرنے لگا آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟

۱۴۳۰- صحیح بخاری کتاب الاجارۃ باب من استاجر اجیرا فترك اجرہ۔ صحیح مسلم کتاب الذکر

والدعاء باب قصة اصحاب النار الثالث۔

۱۴۳۱- صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب بر الوالدین۔

أَحَدَهُمَ الْقَطْرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَنَاحَطَتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأُطْفِئَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صَبِيَّةٌ صَغَارٌ وَكُنْتُ أَرْعَى فَإِذَا رَحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَيْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّ نَأْتِ بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَيْتُ كَمَا كُنْتُ أَخْلُبُ فُجِنْتُ بِالْجِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيَّةِ [قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ] يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ ذَائِبِي وَدَائِبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ انْبِعَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ يَرَوْنَ مِنْهُ السَّمَاءَ)) قُلْتُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۴۳۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ

فَقَالَ: ((أَحْيِ وَالِدَكَ)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ۱۴۳۲- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ)) قَالَ: أَبُوَي، قَالَ: ((أَذِنَا لَكَ)) قَالَ: لَا [قَالَ] قَالَ: ((فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنِيهِمَا فَإِنْ أَذِنَاكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبَرِّهِمَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا ”تو ان دونوں (کی خدمت) میں (رہ کر) جہاد کر۔“ (مسلم) ۱۴۳۲- حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ اہل یمن میں سے ایک آدمی نے ہجرت کی۔ آپ نے اس سے کہا کیا یمن میں تمہارا کوئی (رشتہ دار) ہے؟ اس نے کہا میرے والدین ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ان دونوں نے تمہیں اجازت دی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا واپس جاؤ اور دونوں سے اجازت لو، اگر وہ تمہیں اجازت دیں تو جہاد کرنا وگرنہ دونوں کی خدمت کرنا۔ (ابوداؤد)

۱۴۳۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبَايُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَتُبْغِي الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ، قَالَ: ((فَهَلْ مِنْكَ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ)) قَالَ: نَعَمْ، بَلْ [كِلَاهُمَا حَيٌّ] قَالَ: ((فَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَاحْصِنِ صُحْبَتَهُمَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ، وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: جِئْتُ أَبَايُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَتَرْكْتُ أَبَوَيَّ يَتِيمَيْنِ، فَقَالَ: ((ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَاضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا)).

۱۴۳۳- حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں آپ سے جہاد اور ہجرت کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے والدین کے پاس جاؤ اور ان سے اچھا سلوک کر (بخاری مسلم) ابوداؤد نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے البتہ اس نے کہا ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں آپ کے پاس ہجرت کی بیعت کرنے کے لیے آیا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا ان کے پاس واپس چلے جاؤ اور جیسے انہیں رلایا ہے اسی طرح انہیں ہنساؤ۔

۱۴۳۴- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا

۱۴۳۲- سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الرجل یغزو وابواہ کارہان۔

۱۴۳۳- صحیح بخاری کتاب الادب باب لا یجہد الا باذن الابوين، صحیح مسلم کتاب البر والصلة

باب بر الوالدین، سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الرجل یغزو وابواہ کارہان۔

میں جہاد کرنے کا خواہش مند ہوں (لیکن) میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا میری والدہ (زندہ ہے) آپ نے فرمایا ”اس کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بہتر بنالو۔ جب تم ایسے کر لو گے تو تم حاجی بھی ہو گے، عمرہ کرنے والے بھی اور مجاہد بھی۔“ (طبرانی، اس کی سند حسن ہے)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي الْجِهَادَ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((هَلْ بَقِيَ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ)) قَالَ: أُمِّي، قَالَ: ((فَأَنْبَلِ اللَّهَ فِي بَرِّهَا فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَأَنْتَ حَاجٌّ وَ مُعْتَمِرٌ وَ مُجَاهِدٌ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۴۳۵- معاویہ بن جہامہ سے روایت ہے کہ حضرت جہامہؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے جہاد کرنے کا ارادہ کیا ہے اور میں آپ سے مشورہ لینے کے لیے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہاری والدہ (زندہ) ہے؟ اس نے کہا ہاں (زندہ ہے) آپ نے فرمایا ”اسی کا ہو جا کیونکہ جنت اس کے پاؤں تلے ہے۔“ (نسائی، ابن ماجہ، حاکم۔ نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے) طبرانی نے بھی اسے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جہامہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آپ سے جہاد کے متعلق مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے والدین (زندہ) ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا ان دونوں کے ہو جاؤ کیونکہ جنت ان دونوں کے قدموں تلے ہے۔

۱۴۳۵- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ [أَنَّ جَاهِمَةَ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَجِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ؟ فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَالزَّمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. وَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عَنْ جَاهِمَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَشِيرُهُ فِي الْجِهَادِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَاكَ وَالِدَانِ)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((الزَّمَهُمَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِهِمَا)).

۱۴۳۶- حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! والدین کا اپنی اولاد پر

۱۴۳۶- وَخَرَجَ ابْنُ مَاجَهَ مِنْ طَرِيقِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي

۱۴۳۴- ثبٹی نے مجمع الزوائد (۱۳۸/۸) میں کہا ہے کہ اسے ابویعلیٰ (نے سند میں) اور طبرانی نے معجم صغیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور میمون بن حجاج کے علاوہ اس کے سب راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ اسے ابن حبان نے ثقہ کہا ہے لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ روایت وہاں نہیں ملی۔

۱۴۳۵- سنن نسائی کتاب الجہاد باب الرخصة فی التخلف لمن له والد، سنن ابن ماجہ کتاب الجہاد باب فی الرجل یغزو وله ابوان۔

کتنا حق ہے۔ آپ نے فرمایا ”وہ دونوں تیری جنت بھی ہیں اور روزِ بخیر بھی۔“ (اس حدیث کو ابن ماجہ نے علی بن زید عن القاسم عن ابی امامہ سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۴۳۷- حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے قدموں کے ساتھ چٹ جاؤ وہاں جنت ہے۔“ (طبرانی)

۱۴۳۸- حضرت ابوذر داء سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ مجھے حکم دیتی ہے کہ میں اسے طلاق دے دوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے والد جنت کا درمیانہ دروازہ ہے لہذا تیری مرضی ہے تو دروازے کو ضائع کر دے یا باقی رکھ لے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے) علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ سفیان (راوی حدیث) کبھی کہتا تھا میری والدہ اور کبھی کہتا تھا میرا والد۔ (اسے ابن حبان نے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی ابوذر داء کے پاس آیا) اور اس نے کہا

أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: ((هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ)).

۱۴۳۷- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ السَّلْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ [إِنِّي] أُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أُمُّكَ حَيَّةٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الزَّمْ رَجُلَهَا فَمَنْ الْجَنَّةُ)).

۱۴۳۸- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) فَإِنْ شِئْتَ فَاضْغِ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ احْفَظْهُ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ: وَ رَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّ أُمِّي، وَ رَبَّمَا قَالَ: إِنَّ أَبِي، قُلْتُ وَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ

۱۴۳۶- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالدین۔ بوسیری نے زوائد میں کہا ہے کہ ابن معین کہتے ہیں کہ علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامہ سند کی سب روایات ضعیف ہیں۔ ساجی نے کہا ہے کہ تمام مؤرخین نے علی بن یزید کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا ہے۔

۱۴۳۷- معجم کبیر طبرانی ۳۷۲/۸، بوسیری نے زوائد (۱۳۸/۸) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ابن اسحاق سے ذکر کیا ہے اور وہ محمد بن طلحہ سے روایت کرنے میں مدلس ہے اور محمد ابن طلحہ غیر معروف ہے۔ باقی تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

۱۴۳۸- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالدین، سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، صحیح ابن حبان ۳۲۶/۱۔

کہ میرا والد میرے متعلق کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے میری شادی کر دی اور اب مجھے کہتا ہے کہ میں اسے (یعنی اپنی بیوی) کو طلاق دے دوں؟ انہوں نے کہا نہ میں تمہیں یہ کہوں گا کہ تم اپنے والدین کی نافرمانی کرو اور نہ یہ کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو تاہم اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے والد جنت کے دروازوں میں سے درمیان والا (دروازہ) ہے لہذا چاہو تو اس دروازے کی حفاظت کرو یا پھر اسے (گر) جانے دو (ابن حبان نے کہا ہے کہ میرے خیال میں عطانے بیان کیا ہے کہ اس نے اسے طلاق دے دی)

قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: إِنَّ أَبِي لَمْ يَزَلْ يَبِي حَتَّى زَوَّجَنِي وَ إِنَّهُ الْآنَ يَأْمُرُنِي بِطَلَاqِهَا، قَالَ: مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْرُكَ أَنْ تَعُقَ وَالذِّكَّ، وَلَا بِالَّذِي أَمْرُكَ أَنْ تُطَلِّقَ إِمْرَأَتَكَ، غَيْرَ أَنَّكَ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) فَحَافِظٌ عَلَى ذَلِكَ الْبَابِ إِنْ شِئْتَ أَوْ دَعُ. قَالَ: فَأَحْسِبُ عَطَاءً قَالَ: فَطَلَّقَهَا.

۱۳۳۹- حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی والد کے ناراض ہونے میں ہے۔“ (ترمذی، ابن حبان، حاکم) حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ طبرانی نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ نے فرمایا (اللہ کی رضا) والدین کی رضا میں ہے۔

۱۴۳۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رِضَا اللَّهِ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَ سَخَطُ اللَّهِ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ)).

۱۳۴۰- حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کو کسی گناہ کے ارتکاب کی بنا پر رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے، تقدیر کو دعائی واپس کر سکتی ہے اور عمر میں صلہ رحمی ہی اضافہ کر سکتی ہے۔ (ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم) حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد

۱۴۴۰- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرِّجْلَ لَيُخْرَمَ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ وَلَا يُؤَدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ

۱۳۳۹- سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء في الفضل في رضا الوالدین، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۲۸/۱، مستدرک حاکم ۱۵۱/۴ مذکورہ بالا فیصلے میں ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے۔ بیہی نے مجمع الزوائد ۱۳۶/۸ میں کہا ہے کہ اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عاصم بن محمد راوی متروک ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کے مطبوعہ حصے میں یہ روایت نہیں ملی۔

۱۳۴۰- سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب العقوبات بوسمیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۱۶/۲، مستدرک حاکم ۴۹۳/۱، ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

ہے۔

وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۴۱- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تقدیر کو دعا کے بغیر کوئی چیز واپس نہیں کر سکتی اور عمر میں صلہ رحمی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔“ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۴۴۱- وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۴۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے (یہ بات پسند ہو کہ اس کی) عمر دراز ہو اور اس کی روزی میں اضافہ ہو وہ اپنے والدین کی خدمت کرے اور (رشتہ داروں سے) صلہ رحمی کرے۔ (احمد- اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں) یہ حدیث صحیح بخاری میں والدین کی خدمت کے ذکر کے بغیر موجود ہے۔

۱۴۴۲- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَوَّاهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ وَيُزَادَ لَهُ رِزْقُهُ فَلْيَبْرُ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحْمَتَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَهُوَ فِي الصَّحِيحِ دُونَ ذِكْرِ الْبِرِّ فِيهِ.

۱۳۴۳- حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس شخص پر آفریں ہے جو اپنے والدین کی خدمت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کرے۔“ (ابویعلیٰ، طبرانی، حاکم نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

۱۴۴۳- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبَى لَهُ زَادَ اللَّهُ فِي عُمْرِهِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَطَبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۳۴۴- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں کی عورتوں سے عفت اختیار کرو تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی۔ اپنے والدین کی خدمت کرو تمہاری اولاد تمہاری خدمت کرے گی اور جس آدمی کے پاس اس کا (مسلمان) بھائی معذرت

۱۴۴۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عِفْوًا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعْفُ نِسَاؤُكُمْ وَبِرُّوَا آبَائِكُمْ تَبْرِكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ وَمَنْ آتَاهُ أَخَاهُ مُتَصَلًّا فَلْيَقْبَلْ ذَلِكَ مُحِقًّا كَانَ

۱۳۴۱- سنن ترمذی کتاب القدر باب ماجاء لایرو القدر الا الدعاء۔

۱۳۴۲- مسند احمد ۱۰۶/۳۔

۱۳۴۳- لکھی نے مجمع الزوائد (۱۳۷/۸) میں کہا ہے کہ اسے ابویعلیٰ اور طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے زبان بن فائدہ راوی کو ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے اور دیگر محدثین نے ضعیف، جب کہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔ معجم کبیر طبرانی ۱۹۸/۲۰، مستدرک حاکم ۱۰۴/۴۔ ذہبی نے حاکم سے اتفاق کیا ہے۔

کرتے ہوئے آئے وہ حق پر ہو یا باطل پر اسے اس کی معذرت قبول کر لینی چاہیے، اگر وہ ایسے نہیں کرتا تو وہ میرے پاس حوض پر نہیں آسکے گا۔ (اسے حاکم نے سوید بن عبدالعزیز کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۴۵- انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کس کی (ناک) خاک آلود ہو جائے؟ آپ نے فرمایا جس کے پاس اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں یا فرمایا والدین میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے اور وہ جنت میں داخل نہ ہو۔ (مسلم)

۱۳۴۶- حضرت مالک بن عمرو قشیریؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص کوئی مسلمان غلام آزاد کرتا ہے، وہ دوزخ سے اس کا فدیہ ہوتا ہے اور جو شخص اپنے ماں باپ میں سے ایک کو (بقید حیات) پالے، پھر اس کی بخشش نہ ہو اسے اللہ تعالیٰ نے (اپنی رحمت سے) دور کر دیا۔ (اسے احمد نے کئی سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے ان میں سے ایک حسن ہے)

أَوْ مُبْطِلًا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَزِدْ عَلَى الْخُصْصِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ طَرِيقِ سُؤَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. قَوْلُهُ: ((مُتَّصِلًا)) أَيْ مُتَّعِدًّا مِنْ ذَنْبِهِ مَعَ مَقْلَعًا عَنْهُ. ۱۴۴۵- وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَنْ أَذْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۴۶- وَعَنْ مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو الْقَشِيرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ اغْتَنَى رَقَبَةً مُسْلِمَةً فَهِيَ فِدَاءٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ أَذْرَكَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ ثُمَّ لَمْ يُغْفِرْ لَهُ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

صلہ رحمی کا ثواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا کھٹکار کھتے ہیں اپنے رب کی رضامندی کی طلب کی وجہ سے صبر کرتے رہتے ہیں

ثواب صلة الرحم و إن قطعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا

۱۳۴۴- مستدرک حاکم: ۱۵۴/۴ ذہبی نے کہا کہ اس میں سوید راوی ضعیف ہے۔

۱۳۴۵- صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب رغم انف من ادرك ابويه أو احدهما عند الکبر فلم يدخله الجنة۔

۱۳۴۶- مسند احمد ۳۴۴/۴۔

اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے رہتے ہیں اور برائی کو بھی نیکی سے ٹالتے رہتے ہیں ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہمیشہ رہنے کے لیے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ داداؤں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیک کار ہوں ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہوئی رہے صبر کے بدلے کیا ہی اچھا بدلہ ہے اس گھر کا

الصَّلَاةَ وَ أَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ عِبَادِنَا وَ أَرْوَاجُهُمْ وَ ذُرِّيَّتُهُمْ وَ الْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿﴾ [رعد : ۲۶-۲۷]

اور فرمایا: ”قربابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دے“ یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔“

قَالَ تَعَالَى : ﴿ فَتَاتِذَا أَفْقَرْتِي حَقُّهُ وَالْمُسْكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾ . [الروم : ۳۸]

۱۴۴۷- وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَغْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [وَهُوَ] فِي سَفَرٍ فَأَخَذَ بِحُطَامٍ نَاقِيَةٍ أَوْ بِرِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَا مُحَمَّدٌ أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ: فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ: ((لَقَدْ وَفَّقَ أَوْ هُدِيَ)) قَالَ: ((كَيْفَ قُلْتُ)) قَالَ: فَأَعَادَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ تَصِلُ

۱۳۴۷- حضرت ابوالیوبؓ سے روایت ہے کہ ایک بدوی سفر کے دوران رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا اور اس نے آپ کی اونٹنی کی باگ یا نکیل پکڑ لی۔ پھر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! اس نے کہا اے محمد! آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے نزدیک اور دوزخ سے دور کر دے؟ (ابوالیوب نے) بیان کیا ہے کہ کچھ دیر نبی کریم ﷺ (خاموش) رہے۔ پھر آپ نے اپنے صحابہ کرام کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا اسے توفیق مل گئی ہے یا (فرمایا) اسے ہدایت مل گئی ہے (اور اسے) فرمانے لگے تم نے کیسے کہا ہے؟ ابوالیوب کہتے ہیں کہ اس نے اپنا سوال دہرایا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی

۱۳۴۷- صحیح بخاری کتاب الزکاة باب وجوب الزکاة صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان

الایمان الذی یدخل بہ الجنة۔

کرو۔ اونٹنی کو چھوڑ دو۔ ایک دوسری روایت میں ہے اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑو۔ جب وہ واپس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ اس چیز پر کاربند رہا جو میں نے اسے بتائی ہے تو یہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (بخاری مسلم)

۱۳۳۸- نعم (قبیلہ) کے ایک صحابی کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اپنے صحابہ کی ایک جماعت میں موجود تھے اور میں نے عرض کیا (کیا) آپ نے اللہ کے رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا صلہ رحمی کرنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسند عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا قطع رحمی کرنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا بے کام کرنے کو کہنا اور نیک کاموں سے روکنا۔ (ابویعلیٰ۔ اس کی سند اچھی ہے)

۱۳۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر

الرَّحِمِ دَعِ النَّافَّةَ) وَ فِي رَوَايَةٍ ((وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ)) فَلَمَّا أَذْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أَمَرْتَهُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۴۴۸- وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ خَتَمِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ أَنْتَ الَّذِي تَزْعُمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ: ((الْإِيمَانُ بِاللَّهِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ((صِلَةُ الرَّحِمِ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اللَّهِ قَالَ: ((الِشْرَافُ بِاللَّهِ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ((قَطِيعُ الرَّحِمِ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۴۴۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ

۱۳۳۸- سند ابویعلیٰ کے مطبوعہ میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۳۳۹- صحیح بخاری کتاب الایمان باب امور الایمان، صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الحار و الضیف۔

ایمان رکھتا ہے وہ (بولے تو) اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔“ (بخاری مسلم)

۱۳۵۰- انہی (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔“ (بخاری مسلم)

۱۳۵۱- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر بڑھے اور رزق میں اضافہ ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔“ (بزار، حاکم، نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۵۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق عام ہو اور اسے بری موت نہ آئے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور صلہ رحمی کرتا رہے۔“ (بزار اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۳۵۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”صدق اور صلہ رحمی کے ذریعے اللہ تعالیٰ عمر

الْآخِرَ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۴۵۰- وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: قَوْلُهُ ((يُنْسَأُ)) بضم الياء وفتح النون مهموزًا معناه يؤخر له في أجله ويزاد له في عمره.

۱۴۵۱- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَادَ فِي عُمْرِهِ وَيُزَادَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۴۵۲- وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ سَرَّ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ وَ يُوسَّعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَ تَذْفَعَ عَنْهُ مِتَّةُ السُّوءِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۴۵۳- وَخَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ يَقُولُ:

۱۳۵۰- صحيح بخاری کتاب الادب باب من بسط له فی الرزق بصلۃ الرحم، صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب صلة الرحم وتحريم قطعيتها۔

۱۳۵۱- مسند بزار (كشف الاستار) ۳۷۴/۲، مستدرک حاکم ۱۶۰/۴، ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ بالا فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

۱۳۵۲- مسند بزار (كشف الاستار) ۳۷۴/۲۔

میں اضافہ کرتا ہے اور بری موت کو دور کر دیتا ہے اور اس کے ذریعے تکلیف دہ اور پریشان کن امور بھی ہٹاتا ہے۔“ (ابو یعلیٰ)

۱۳۵۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جسے نرم مزاج عنایت ہو گیا اسے دنیا و آخرت میں سے اپنا نصیب مل گیا۔ صلہ رحمی، اچھی ہمسائیگی اور حسن خلق گھروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں۔“ (احمد- اس کی سند اچھی ہے لیکن اس میں انقطاع ہے)

۱۳۵۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو ناپسندیدہ سمجھتے ہوئے جب سے انہیں پیدا کیا ہے (بنظر رحمت) نہیں دیکھا ہو (لیکن) وہ ان کے گھر آباد رکھتا ہے اور ان کے مال و دولت میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا (یہ) ان کی صلہ رحمی کی بنا پر (ہوتا ہے) (طبرانی- اس کی سند حسن ہے) حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے عمران بن موسیٰ الرلی ابو خالد سے بیان کرنے میں منفرد ہے لیکن اس نے اسے یاد رکھا ہے لہذا یہ حدیث صحیح ہے۔“

۱۳۵۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رشتہ داری عرش کے ساتھ ۱۳۵۳- بیہی نے مجمع الزوائد (۱۰۱/۸) میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں صالح المری راوی ضعیف ہے لیکن مجھے (یعنی محقق کو) سند ابو یعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۳۵۴- مسند احمد ۱۵۹/۶

۱۳۵۵- معجم کبیر طبرانی ۲۸۶/۱ بیہی نے مجمع الزوائد (۱۰۲/۸) میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔ مستدرک حاکم ۱۶۱/۴- بیہی نے کہا ہے کہ عمران بن موسیٰ الرلی اس حدیث کو ابو خالد سے بیان کرنے میں منفرد ہے، اگر اس نے اسے یاد رکھا ہے تو یہ حدیث صحیح ہے۔

((إِنَّ الصَّدَقَةَ وَصِلَةَ الرَّحِمِ يَزِيدُ اللَّهَ بِهَا فِي الْعُمْرِ وَيَذْفَعُ بِهَا مِئْتَةَ السُّوءِ وَيَذْفَعُ بِهَا الْمَكْرُوهَ وَالْمَحْذُورَ)).

۱۴۵۴- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَهَا: ((مَنْ أُعْطِيَ الرَّفْقَ فَقَدْ أُعْطِيَ حِفْظَهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصِلَةَ الرَّحِمِ وَحُسْنَ الْجَوَارِ وَحُسْنَ الْخُلُقِ يُعَمِّرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا أَنَّ فِيهِ انْقِطَاعًا.

۱۴۵۵- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيَعْمَرُ بِالْقَوْمِ الدِّيَارَ وَيُضْمِرُ لَهُمُ الْأَمْوَالَ وَمَا نَظَرَ إِلَيْهِمْ مِنْهُ خَلَقَهُمْ بَغْضًا لَهُمْ)) قِيلَ: وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((بِصِلَتِهِمْ أَرْحَامَهُمْ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: تَقَرَّرَ بِهِ عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الرَّمْلِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ فَإِنْ كَانَ حَفِظَهُ فَهُوَ صَحِيحٌ.

۱۴۵۶- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لگی ہوئی ہے (اور) کہہ رہی ہے جو مجھے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گی اور جو مجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گی۔ (بخاری، مسلم)

قَالَ: ((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَ مَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ .

۱۴۵۷- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنْ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَ مَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ أَوْ قَالَ: بَنَتْهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۴۵۸- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”رحم (رشتہ داری) رحم سے ہے (اور) وہ کہہ رہا ہے اے میرے رب! میں قطع کیا جاتا ہوں۔ اے میرے رب! مجھ سے بد سلوکی کی جاتی ہے۔ اے میرے رب! میں مظلوم ہوں، یارب یارب۔ اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتا ہے کیا تو (اس بات) پر خوش نہیں کہ جو تجھے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔ (احمد، ابن حبان، احمد کی سند صحیح ہے)

۱۴۵۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ تَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي قُطِعْتُ، يَا رَبِّ إِنِّي أَسْمِي إِلَيَّ، يَا رَبِّ إِنِّي ظَلِمْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ، فَيُجِيبُهَا أَلَّا تَرْضَيْنِ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ وَ أَقْطَعَ مِنْ قَطْعِكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ، قَوْلُهُ: ((شُجْنَةٌ)) بِكَسْرِ الشَّيْنِ [المعجمة] وَضَمِّهَا وَاسْكَانِ الْجِيمِ

يعني قرابة مشتبكة كاشتباك العروق.

۱۴۵۹- انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ

۱۴۵۹- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۴۵۶- صحیح بخاری کتاب الادب باب من وصل وصله اللہ صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب صلۃ الرحم و تحريم قطيعتها۔

۱۴۵۷- سنن ابو داؤد کتاب الزکوۃ باب فی صلۃ الرحم، سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی قطیعة الرحم، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۳۵/۱۔

۱۴۵۸- مسند احمد ۲/۲۹۵ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۳۵/۱۔

۱۴۵۸- مسند احمد ۲/۲۹۵ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۳۵/۱۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا (اور) جب وہ اس سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑا ہو کر عرض کیا قطع رحمی سے تیری پناہ میں آنے والے کے لیے یہ (بہترین) موقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں! کیا تو پسند نہیں کرتا کہ جو تجھے جوڑے گا اسے میں جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا اسے میں توڑوں گا۔ اس نے عرض کیا کیوں نہیں (پسند ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو یہی تیرے لیے ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چاہو تو (یہ آیت) تلاوت کرو ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَالَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصْمَتَهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ﴾ (یہ آیت) تلاوت کرو ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَالَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصْمَتَهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ﴾

﴿إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ مِنْهُمْ ، قَامَتِ الرَّحْمُ فَقَالَتْ : هَذَا مَقَامُ الْعَانِدِ بِكَ مِنْ الْقَطِيعَةِ ، قَالَ : نَعَمْ ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَ أَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ ، قَالَتْ بَلَى ، قَالَ : فَذَلِكَ لَكُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((افْرَوْا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ تَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصْمَتَهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ)) ((محمد: ۲۳) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۴۶۰- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”(رشتہ داری) ایک کنڈی ہے جو عرش کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے فصیح زبان میں کہہ رہا ہے اے اللہ جو مجھے جوڑتا ہے اسے جوڑ اور جو مجھے توڑتا ہے اسے توڑ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ (جواب میں) فرماتا ہے میں رحمان (اور) رحیم ہوں اور میں نے رحم کو اپنے نام سے نکالا ہے اور جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔ (بزار، اس کی سند حسن ہے)

۱۴۶۰- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الرَّحْمُ حَجَنَةٌ مُمَسَّكَةٌ بِالْعَرْشِ تَكَلِّمُ بِلِسَانٍ ذُلُقِ: اللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي، وَ أَقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي، فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: أَنَا الرُّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَ إِنِّي شَقَقْتُ الرَّحْمَ مِنْ اسْمِي لَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ بَتَكَهَا بَتَكْتُهُ)) رَوَاهُ الْبُزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ: ((الْحَجَنَةُ)) بفتح الحاء المهملة والجيـم معاً بعدهما نون هي صنارة المفزل و قوله: ((بَتَكَهَا)) بياء موحدة ثم تاء مشناة فوق محرّكاً أي قطعها.

۱۴۶۱- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۴۶۱- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۴۵۹- صحیح بخاری کتاب الادب باب من وصل وصلہ اللہ، صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب صلۃ الرحم وتحريم قطعيتها۔

۱۴۶۰- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۷۹/۲۔

ناحق طور پر کسی مسلمان کی عزت کے درپے ہونا سوددر سود میں سے ہے اور یہ رحم (رشتہ داری) رحم غر و جل کی ایک شاخ ہے، جو اسے قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ جنت کو اس کے لیے حرام کر دیتا ہے۔ (احمد) اس کی سند اچھی ہے)

۱۳۶۲- حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو قطع رحمی کرنے والے رشتہ دار کو دیا جائے۔“ (ابن خزیمہ) حاکم نیز حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرُّبَا الْأَسْبَطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَإِنَّ هَذِهِ الرَّحِمَ شَجَنَةٌ مِنَ الرُّحْمَنِ غَرْوُ جَلٍّ لِمَنْ قَطَعَهَا حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .
۱۴۶۲- وَعَنْ أُمِّ كَلثُومَ بِنْتِ عَقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِيعُ)) رَوَاهُ ابْنُ حُرَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .
((الْكَشِيعُ)) هُوَ الْخَصْرُ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الَّذِي أَضْمَرَ الْعَادَاةَ فِي كَشْحِهِ لِأَنَّهَا تَكُونُ صَدَقَةً وَصَلَةً لَذِي رَحِمٍ مُقَاتِلَةٍ .

۱۳۶۳- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی میں تین خوبیاں ہوں گی اس سے اللہ تعالیٰ آسمان حساب لے گا اور اپنی رحمت کے باعث اسے جنت میں داخل کرے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں وہ کون سی خوبیاں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جو تجھے محروم رکھتا ہے تو اسے دے اور جو تجھ سے قطع رحمی کرتا ہے تو اس سے صلہ رحمی کر اور جو تجھ پر ظلم کرتا ہے تو اسے معاف کر۔ جب تو یہ (کام) کرے گا اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔ (بزار، حاکم، نیز حاکم نے کہا ہے

۱۴۶۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثَةٌ مَنْ كُنْ فِيهِ خَاسِبُهُ اللَّهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَادْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ)) قَالُوا: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ قَالَ: ((تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتَعْفُو عَنْ مَنْ ظَلَمَكَ لِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ .

۱۳۶۱- مسند احمد ۱/۱۹۰

۱۳۶۲- صحيح ابن حريمه ۷۸/۴، مستدرک حاکم ۶/۱۰، ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

۱۳۶۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۲/۳۸۳، مستدرک حاکم ۵/۱۸۱، ذہبی نے کہا ہے کہ سلیمان ضعیف راوی ہے۔

کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۳۶۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت کا سب سے بہترین کام نہ بتاؤں (وہ) یہ ہے کہ جو شخص تجھ سے قطع رحمی کرتا ہے تو اس سے صلہ رحمی کر اور جو تجھے نہیں دیتا تو اسے دے اور جو تجھ پر ظلم کرتا ہے تو اسے معاف کر۔ (اسے طبرانی نے حارث اعمور کی سند سے ذکر کیا ہے)

۱۳۶۵- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بہترین کام بتائیں۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ! جو تجھ سے قطع رحمی کرتا ہے تو اس سے صلہ رحمی کر اور جو تجھے محروم رکھتا ہے تو اسے دے اور جو تجھ پر ظلم کرتا ہے تو اس سے پہلو تہی کر۔ (احمد اس کی سند اچھی ہے)

۱۳۶۶- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے (تعلق) توڑتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے بے وقوفی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم واقعی ایسے ہو جیسے تم نے بیان کیا ہے پھر تو تم ان پر گرم راکھ اڑا رہے ہو اور جب تک تم ایسے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مقابلہ کے لیے ایک مددگار ہر وقت تمہارے ساتھ رہے گا۔ (مسلم)

۱۴۶۴- وَحَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ طَرِيقِ الْحَارِثِ وَهُوَ الْأَعْوَرُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ [رَسُولُ اللَّهِ] صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَكْرَمِ أَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَ أَنْ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ)).

۱۴۶۵- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِفَوَاضِلِ الْأَعْمَالِ، فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَ اغْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۴۶۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي قَرَابَةً أَصْلَهُمْ وَ يَقْطَعُونِي وَ أَحْسَنُ إِلَيْهِمْ وَ يُسِيئُونَ إِلَيَّ وَ أَحْلُمُ عَلَيْهِمْ وَ يَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسْفِهُهُمُ الْمَلُ وَ لَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((الْمَلُ)) بِتَشْدِيدِ اللَّامِ هُوَ الرَّمَادُ الْحَارِ.

۱۳۶۴- لکھی نے مجمع الزوائد ۱۸۹/۱۸ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں حارث ضعیف راوی ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث عجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۳۶۵- مسند احمد ۱۴۸/۴

۱۳۶۶- صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها۔

۱۴۶۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو، صلہ رحمی کے ثواب سے جلدی کوئی ثواب (آدمی تک) نہیں پہنچتا اور بغاوت سے بچو، بغاوت کے گناہ سے جلدی کوئی گناہ نہیں پہنچتا، والدین کی نافرمانی سے بچو، جنت کی خوشبو ہزار سال (میں طے ہونے والے) فاصلے سے آتی ہے (لیکن) اللہ کی قسم ہے اسے نہ تو والدین کا نافرمان محسوس کرے گا، نہ ہی قطع رحمی کرنے والا اور نہ ہی تکبر کے ساتھ چادر لٹکانے والا تکبر تو اللہ رب العالمین ہی کے لیے (خاص) ہے۔ (طبرانی)

۱۴۶۷- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ مُجْتَمِعُونَ فَقَالَ: ((يَا مَغْشَرُ الْمُسْلِمِينَ اتَّقُوا اللَّهَ وَصَلُّوا أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ ثَوَابٍ أَسْرَعُ مِنْ صَلَةِ الرَّحِمِ وَإِيَّاكُمْ وَالْبَغْيَ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَقُوبَةٍ أَسْرَعُ مِنْ عَقُوبَةِ بَغْيٍ وَإِيَّاكُمْ وَغَفُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَاللَّهُ لَا يَجِدُهَا عَاقٍ وَلَا قَاطِعَ رَحِمٍ وَلَا جَارَ إِزَارَةٍ خِلَاءَ إِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)).

خاوند اور دیگر رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب

ثَوَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَقَارِبِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”قرباوت دار کو، مسکین کو، مسافر کو، ہر ایک کو اس کا حق دے۔ یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں، ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔“ اور فرمایا ”وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر فرشتوں پر کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھے والا ہو جو اس کی محبت میں مال خرچ کرے قرباوت داروں اور فرمایا ”یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَلَنَاتِذَا الْفُرْقَى حَقَّهُ وَالْمُسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [روم: ۳۸] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾

[بقرہ: ۱۷۷]

۱۴۶۷- بیٹھی نے مجمع الزوائد (۱۲۵/۱۵) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن کثیر الکوفی سخت ضعیف راوی ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

اور فرمایا ”تو کہہ جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لیے ہے اور رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِللَّذِينَ وَاللَّذِينَ وَالْأَقْرَبِينَ وَ الْيَتَامَى وَ الْمَسْكِينِ وَ الْبَنِي السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾.

[بقرہ: ۲۱۵]

۱۴۶۸- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو خواہ اپنے زیور میں سے (کرنا پڑے)۔ (زینب) بیان کرتی ہیں کہ (جب) میں عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس واپس گئی تو میں نے کہا تم غریب آدمی ہو اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ اور ان سے جا کر پوچھو (کہ کیا میں تمہیں صدقہ دے سکتی ہوں) اگر یہ میرے لیے کافی ہو (تو بہتر) وگرنہ میں اسے تمہارے علاوہ کسی اور کو دے دوں گی۔ عبد اللہ کہنے لگے بلکہ تم خود ان کے پاس جاؤ، وہ گئیں تو ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر موجود تھی (کہتی ہیں کہ) میرا اور اس کا معاملہ یکساں تھا۔ ہماری طرف بلالؓ آئے اور ہم نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں اور انہیں کہیں کہ دو عورتیں دروازے پر موجود ہیں اور وہ آپ سے دریافت کرنا چاہتی ہیں کہ آیا ان دونوں کا صدقہ ان کے خاوندوں یا زیر پرورش یتیموں پر لگ جائے گا؟ اور انہیں یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ وہ بیان کرتی ہیں کہ بلالؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے وہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا

۱۴۶۸- وَعَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَ لَوْ مِنْ خُلَيْكُنَّ)) قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفٌ ذَاتُ الْبَيْدِ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُحْزِي عَنِّي وَ إِلَّا صَرَفْتَهَا إِلَى غَيْرِكُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ بَلْ أَيْتِيهِ أَنْتِ فَإِنْ طَلَقْتَ إِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجَتَهَا حَاجَتِي، وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ يَسْأَلَانِكَ أَنْ تُحْزِي الصَّدَقَةَ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا؟ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا؟ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ؟ قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ هُمَا))

۱۴۶۸- صحیح بخاری کتاب الزکاة باب الزکاة علی الاقارب صحیح مسلم کتاب الزکوة باب فضل

النفقة والصدقة علی الاقربین۔

ایک عورت انصار میں سے ہے اور ایک زینب رضی اللہ عنہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون سی زینب؟ انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود کی بیوی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دونوں کو دوہرا ثواب ملے گا (ایک) رشتہ داری کا ثواب اور (دوسرا) صدقے کا ثواب۔ (بخاری، مسلم)

۱۴۶۹- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشتے دار کو صدقہ دینا دوہرا ثواب ہے۔ (اسے طبرانی نے عبید اللہ بن زحری سند سے ذکر کیا ہے)

فَقَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَ زَيْنَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّ الزَّيْنَبِ)) قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۴۶۹- وَحَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ طَرِيقِ مُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى ذِي قَرَابَةٍ ضَعْفُ أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ)).

۱۴۷۰- حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی حاجت مند کو صدقہ دینا (صرف) ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا صدقہ اور صلہ رحمی دونوں ہیں۔ (ترمذی، نسائی، ابن خزيمة، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

البتہ ابن خزيمة کے الفاظ یہ ہیں کہ حاجت مند کو صدقہ دینا (ایک) صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دو صدقے ہیں صدقہ بھی اور صلہ رحمی بھی۔

۱۴۷۱- حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "افضل صدقہ قطع تعلق کرنے والے رشتہ دار پر

۱۴۷۰- وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنَهُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ لَا أَنَّ ابْنَ حُزَيْمَةَ قَالَ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى الْقَرِيبِ عِدْقَتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ)).

۱۴۷۱- وَعَنْ أُمِّ كَلْثُومَ بِنْتِ عَقِبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي

۱۴۶۹- معجم کبیر طبرانی ۲۴۴/۸۔

۱۴۷۰- سنن ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ماجاء فی الصدقة علی ذی القرابة، سنن نسائی کتاب الزکوٰۃ باب الصدقة علی الاقارب، صحیح ابن خزيمة ۷۷/۴، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۴۳/۵، مستدرک حاکم ۴۰۷/۱، ذہبی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

۱۴۷۱- معجم کبیر طبرانی ۲۵۰/۸، صحیح ابن خزيمة ۷۸/۴، مستدرک حاکم ۴۰۶/۱، ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ بالا فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

صدقہ کرنا ہے۔“ (طبرانی، ابن خزیمہ، حاکم اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور یہ واقعی ایسے ہے)

الرَّحِمِ الْكَاشِحِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ خَزِيمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَهُوَ كَمَا قَالَ: ((الكَاشِحِ)) هُوَ الْمَضْمَرِ الْعِدَاوَةِ وَالْمَقَاتِعَةِ فِي كَشْحِهِ وَهُوَ خَصْرُهُ.

۱۴۷۲- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے صدقات کے متعلق دریافت کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا (افضل صدقہ) قطع تعلق کرنے والے رشتہ دار کو دینا ہے۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۴۷۲- وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الصَّدَقَاتِ أَيُّهَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: (([عَلَى] ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

بیوی اور اہل و عیال پر مال و دولت خرچ کرنے کا ثواب

ثواب النفقة على الزوجة و العیال

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”تم جو کچھ بھی اس راہ میں خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾ [سبا: ۳۹]

اور فرمایا ”کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے اپنی حسب حیثیت دے، کسی شخص کو اللہ تعالیٰ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی و فراغت بھی کر دے گا۔“ اس سلسلے میں بہت سی آیات ہیں اور ان میں سے کچھ صدقات کے بیان میں گزر چکی ہیں۔

وَقَالَ [تعالى]: ﴿لَيَنْفِقَنَّ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيَنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يَكْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا﴾ وَالآيَاتُ فِي ثَوَابِ الْإِنْفَاقِ وَفَضْلِهِ كَثِيرَةٌ وَتَقْدَّمَ بَعْضُهَا فِي أَبْوَابِ الصَّدَقَاتِ

۱۴۷۳- حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب آدمی

۱۴۷۳- وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَخْتَصِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ (شار) ہوتا ہے بشرطیکہ وہ اسے ثواب سمجھ کر کرے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۴۷۴- وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ نَفَقَةً يَسْتَعِفُّ بِهَا فُهِيَ صَدَقَةً وَمَنْ أَنْفَقَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَوَلَدِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ فُهِيَ صَدَقَةً)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۳۷۴- حضرت ابوالامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اپنی ذات پر اس لیے خرچ کرتا ہے کہ وہ مانگنے سے بچے وہ صدقہ ہے اور جو شخص اپنی بیوی اولاد اور دیگر گھروالوں پر خرچ کرتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔ (طبرانی اس کی سند حسن ہے)

۱۴۷۵- وَعَنْ الْبِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَطْعَمْتُ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتُ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَمَا أَطْعَمْتُ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۳۷۵- حضرت مقدم بن معدی کرب کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو کچھ تم اپنے آپ کو کھلاتے ہو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے جو تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو وہ بھی تمہاری طرف سے صدقہ ہے اور جو تم اپنے خادم کو کھلاتے ہو وہ بھی تمہاری طرف سے صدقہ ہے۔ (احمد، اس کی سند اچھی ہے)

۱۴۷۶- وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا وَقَى بِهِ الْمَرْءَ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنْ خَلَفَهَا عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ ضَامِنٌ إِلَّا مَا

۱۳۷۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نیک کام صدقہ ہے جو کچھ آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے بطور صدقہ لکھ دیا جاتا ہے اور جس کے ذریعے آدمی اپنی عزت بچاتا ہے وہ بھی اس کے لیے بطور صدقہ لکھ دیا جاتا ہے۔ آدمی جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے اس کا نعم البدل اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور اللہ تعالیٰ تعمیر اور

۱۳۷۳- صحيح بخاری كتاب الايمان باب ما جاء ان الاعمال بالنية والحسبة صحيح مسلم كتاب الزكوة باب فضل النفقة والصدقة على الاقربين-

۱۳۷۴- معجم كبير طبرانی ۲۸۸/۸-

۱۳۷۵- مسند احمد ۱۳۱/۴-

۱۳۷۶- مستدرک حاکم ۵۰/۱۲ ذہبی نے کہا ہے عبد الحمید ضعیف ہے، بیہمی نے مجمع الزوائد (۱۲۰/۱۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں مسور بن ملت متروک راوی ہے، جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

نافرمانی کے علاوہ (ہر خرچ) کا ضامن ہے۔ عبد الحمید ابن الحسن ہلالی کہتے ہیں کہ میں نے ابن المنکدر سے کہا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ جس سے آدمی اپنی عزت بچاتا ہے؟ انہوں نے کہا جو کچھ شاعر اور زبان دراز کو دیا جائے۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے) طبرانی نے اسے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس نے کہا ہے کہ آدمی جو کچھ اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنے اہل و عیال اور خویش و اقارب پر خرچ کرتا ہے وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے۔

۱۳۷۷- حضرت کعب بن عجرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس کی تومندی اور ہوشیاری کو دیکھا تو عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کاش یہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی روزی کی تلاش کے لیے نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اگر یہ اپنی ذات کو عقیف بنانے کی غرض سے خرچ کی تلاش میں دوڑ رہا ہے تو یہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ اپنے بوڑھے والدین کے لیے جا رہا ہے تو بھی یہ فی سبیل اللہ ہے اور اگر یہ ریا و فخر کے اظہار کے لیے (رزق) تلاش کر رہا ہے تو یہ شیطان کے راستے میں ہے۔ (طبرانی) اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۳۷۸- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا کہ تم جو کچھ بھی اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرو گے

كَانَ فِي بُيُوتِهِمْ أَوْ مَغْصِيَةٍ)) قَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ: يَعْنِي ابْنَ الْحَسَنِ الْهَلَالِي فَقُلْتُ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ: مَا مَعْنَى مَا وَقَى بِهِ الْمَرْءَ عَرَضَهُ؟ قَالَ: مَا يُعْطَى الشَّاعِرُ وَ ذُو اللِّسَانِ الْمُتَقَى، رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِخْتِصَارٍ، قَالَ: ((مَا أَتَّفَقَ الْمَرْءُ عَلَى نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَأَهْلِهِ وَ ذِي رَحِمِهِ وَ قَرَابَتِهِ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ)).

۱۴۷۷- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَرَأَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَلَدِهِ وَ نَشَاطِهِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ كَانَ خَرَجَ [يَسْعَى] عَلَى [وَلَدٍ] صِغَارٍ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ [وَ] إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ يُعْفِئُهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى [أَبَوَيْنِ] شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى رِيَاءً وَ مُفَافَحَةً فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ رَجَّاهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۴۷۸- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: ((وَإِنَّكَ لَنْ

تمہیں اس کا صلہ ملے گا حتیٰ کہ جو تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو (وہ بھی باعثِ ثواب ہے) (اسے بخاری نے ایک (لمبی) حدیث میں ذکر کیا ہے)

۱۳۷۹- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک وہ دینار ہے جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جو تم غلام کی آزادی میں خرچ کرتے ہو اور ایک وہ ہے جسے تم کسی حاجت مند کو بطور صدقہ دیتے ہو اور ایک وہ ہے جو تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو۔ ان میں سے سب سے زیادہ ثواب اس کا ہے جسے تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو۔ (مسلم)

۱۳۸۰- حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”خرچ کرنے کے لحاظ سے سب سے افضل دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل و عیال کے لیے خرچ کرتا ہے یا اللہ کی راہ میں سواری پر یا اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے بننے والے ساتھیوں پر۔“ ابو قلابہ کہتے ہیں کہ آپ نے اہل و عیال سے شروع فرمایا ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ اس آدمی سے بڑھ کر اجر و ثواب کس آدمی کا ہو سکتا ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے اہل و عیال پر انہیں عقیف بنانے کے لیے یا انہیں دنیا سے فائدہ پہنچانے اور مالدار بنانے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ (مسلم)

۱۳۸۱- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے دن) میزان میں سب سے پہلے آدمی کا وہ خرچ رکھا جائے گا جو اس نے اپنے اہل و عیال پر کیا ہو گا۔“ (طبرانی)

تَنْفِقُ نَفَقَةً تَنْتَفِعُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتْ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي فِي أَمْرَاتِكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي حَدِيثِهِ . ۱۴۷۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَ دِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مُسْكِينٍ وَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ [أَعْظَمُهَا] أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۸۰- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى [ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: بَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: وَ أَيْ رَجُلٌ أَغْطَمَ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعْفَهُمُ اللَّهُ أَوْ يُنْفَعُهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُعْطِيهِمْ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۸۱- وَحَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ مَا يُوَضَّعُ فِي مِيزَانِ الْقَبْرِ نَفَقَتُهُ عَلَى أَهْلِهِ)).

۱۳۷۸- صحيح بخاری کتاب الایمان باب ما جاء ان الاعمال بالنية والحسنة.

۱۳۷۹- صحيح مسلم کتاب الزکاة باب فضل النفقة على العیال.

۱۳۸۰- ایضاً.

۱۳۸۱ طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۲۸۲- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: مَرَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَوْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ بِعِرْطٍ وَاسْتَعْلَاهُ قَالَ: فَمَرَّ بِهِ عَلَى عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ فَاشْتَرَاهُ فَكَسَاهُ أَمْرَأَتَهُ سُحَيْلَةَ بِنْتَ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ فَمَرَّ بِهِ عُثْمَانُ أَوْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: مَا فَعَلَ الْعِرْطُ الَّذِي ابْتِغَتْ؟ قَالَ عَمْرُو: تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَى سُحَيْلَةَ بِنْتَ عُبَيْدَةَ، فَقَالَ: أَوْ كُلُّ مَا صَنَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ صَدَقَةً؟ فَقَالَ: عَمْرُو: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ فَذَكَّرَ مَا قَالَ عَمْرُو: لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((صَدَقَ عَمْرُو كُلُّ مَا صَنَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِمْ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ الطَّبْرَانِيُّ [بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. ((العِرْطُ)) بِكسر الميم كساء من صوف أو خبز].

۱۲۸۳- حضرت عمرو بن امیہ کا بیان ہے کہ عثمان بن عوف یا عبدالرحمن بن عوف (رضوان اللہ علیہم) (بازار میں) خریداری کرتے ہوئے ایک ریشمی یاوٹی چادر کے پاس سے گزرے اور اسے مہنگا سمجھا (اور چھوڑ دیا) پھر یہی چادر عمرو بن امیہ (راوی حدیث کے پاس) لائی گئی تو انہوں نے اسے خرید کر اسے اپنی بیوی خلیلہ بنت عبیدہ بن حارث کو پہنا دیا۔ حضرت عثمان یا حضرت عبدالرحمن کی ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ تم نے چادر خریدی تھی اس کا کیا بنا؟ عمرو کہنے لگے میں نے اسے صدقہ کے طور پر خلیلہ بنت عبیدہ کو دے دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ جو بھی تم اپنے اہل و عیال کے لیے (خرچ) کرو گے وہ صدقہ ہوگا؟ عمرو کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے اور عمرو کی یہی بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا عمرو نے سچ کہا ہے جو بھی تم اپنے اہل و عیال کے لیے (خرچ) کرتے ہو وہ صدقہ ہے۔ (ابویعلیٰ، طبرانی، اس کی سند اچھی ہے)

۱۲۸۳- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آدمی اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس کا بھی ثواب ہوگا۔ وہ (یعنی عرباض) کہتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے اسے پانی پلایا اور اسے وہ حدیث سنائی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ (احمد، طبرانی) ملاحظہ قبل ازیں صدقات کے ابواب میں (اہل و عیال پر) خرچ کرنے کے ثواب

۱۴۸۳- [وَحَرَجَ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَقَى امْرَأَتَهُ مِنَ الْمَاءِ أَجْرًا)) قَالَ: فَأَتَيْتُهَا وَ سَقَيْتُهَا وَ حَدَّثْتُهَا بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ وَ تَقَدَّمَ فِي أَبْوَابِ الصَّدَقَاتِ

۱۲۸۲- امامی نے مجمع الزوائد (۳۲۵/۴) میں کہا ہے اسے طبرانی اور ابویعلیٰ نے ذکر کیا ہے، طبرانی کے تمام راوی ثقہ ہیں جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث نہ تو مسند ابویعلیٰ میں ملی ہے اور نہ ہی طبرانی کی تینوں معاجم کے مطبوعہ حصے میں۔

۱۲۸۳- یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

بَابُ فِي ثَوَابِ الْإِنْفَاقِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ . کاباب گزر چکا ہے۔

دو بہنوں یا دو بیٹیوں کے ساتھ
صبر و ثواب کی نیت سے حسن سلوک
کرنے کا ثواب

ثواب من كان له ابنتان أو
اختان فصبر عليهما وأحسن
إليهما

۱۳۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک غریب عورت دو بیٹیاں اٹھائے ہوئے آئی۔ میں نے اسے تین کھجوریں کھانے کے لیے دیں تو اس نے اس میں سے ایک ایک کھجور دونوں کو دی اور ایک کھجور کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف اٹھائی۔ دونوں بیٹیوں نے اس سے مانگنا شروع کر دیا۔ اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی (اور اسے) دونوں میں (تقسیم کر دیا) مجھے اس کی یہ صورت حال دیکھ کر بہت پسند آئی اور میں نے اس کا عمل رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ان دونوں کے عوض جنت کو واجب کر دیا ہے یا (فرمایا) ان دونوں کے عوض دوزخ سے آزاد کر دیا ہے۔ (مسلم)

۱۴۸۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْنِي كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِنَاكُلُهَا فَاسْتَطَعَمْتُهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ فَذَّ أَوْجَبَ لَهَا بِهِمَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهِمَا مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۳۸۵- حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ایک عورت میرے پاس آئی۔ اس کی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں۔ وہ (کچھ) مانگ رہی تھی (لیکن) مجھے ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ ملا تو میں نے وہی اسے دے دی۔ اس عورت نے اسے اپنی بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور کھڑی ہوئی اور چل پڑی (جب) نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو (پورا واقعہ) سنایا۔ آپ

۱۴۸۵- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ

۱۳۸۴- صحيح مسلم كتاب البر والصلة باب فضل الاحسان الى البنات۔

۱۳۸۵- صحيح بخاری ۴۲۶/۱۰، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعاذته۔ صحيح مسلم

۲۰۲۷/۴ كتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان إلى البنات

نے فرمایا جس شخص کو ان بیٹیوں کے ذریعے آزمایا گیا اور اس نے حسن سلوک کا مظاہرہ کیا تو یہ اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ (کا ذریعہ) ہوں گی۔ (بخاری، مسلم)

هَذِهِ الْبَنَاتُ بَشِيءٌ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنْ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۴۸۶- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحَبَتْهُمَا أَوْ صَحَبَتْهُمَا إِلَّا أَذْخَلَتْهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ:

۱۴۸۷- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ عَالَ جَارِئَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَصَمَّ أَصَابِعُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ عَالَ جَارِئَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ)) وَ أَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ، وَ ابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى يَبْنَ أَوْ يَمُوتَ عَنْهُنَّ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَ أَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَ الْيُمْنَى تَلِيهَا.

۱۴۸۷- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں کی پرورش ان کے بالغ ہونے تک کی۔ آپ نے اپنی انگلیاں ملاتے ہوئے کہا کہ وہ اور میں قیامت کے دن (اس طرح) آئیں گے۔ (مسلم) ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح رہیں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ فرمایا۔ ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جس نے دو یا تین بیٹیوں کو انہیں رخصت کرنے تک زیر پرورش رکھا یا وہ فوت ہو گیا۔ میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت والی انگلی اور ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ فرمایا۔

۱۴۸۸- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ ۱۴۸۸- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے

۱۴۸۹- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد والاحسان الی البنات، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۶۱/۴، مستدرک حاکم ۱۷۸/۴ ذہبی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں شریعیل ضعیف راوی ہے۔

۱۴۸۷- صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی النفقة علی البنات ترمذی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن غریب ہے۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۳۶/۱۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس مسلمان کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے رخصت ہونے یا فوت ہونے تک ان پر خرچ کرتا رہے وہ اس کے لیے (دوزخ کی) آگ سے رکاوٹ بنیں گی۔ ایک عورت کہنے لگی دو بیٹیاں بھی؟ آپ نے فرمایا دو بیٹیاں بھی۔“ (طبرانی)

۱۳۸۹- حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس آدمی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھے انداز میں رہے اور ان کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے، اسے جنت ملے گی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے حسن سلوک کرے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (یہ الفاظ ترمذی کے ہیں) ابن حبان اور ابوداؤد نے اسے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ جو انہیں ادب سکھائے، ان کے ساتھ حسن سلوک سے رہے اور ان کی شادی کرے تو اس کے لیے جنت ہے۔

۱۳۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی یتیم رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کی کفالت کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیاں ملائیں اور جو شخص تین بیٹیوں کے لیے کوشاں رہے وہ جنت میں (جائے گا) اور اسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے روزہ دار غازی کی مانند ثواب ملے گا۔ (بخاری،

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَكُونُ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَيَنْفِقُ عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَبْنَى أَوْ يَمْتَنَ إِلَّا كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ: وَ بَنَاتَانِ؟ قَالَ: ((وَبَنَاتَانِ)). - ۱۴۸۹- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بَنَاتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صَحْبَتَهُنَّ وَ اتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ هَذَا لَفْظُهُ، وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ أَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((فَأَدْبَهُنَّ وَ أَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ وَ زَوَّجَهُنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ)).

۱۴۹۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَفَلَ يَتِيمًا لَهُ ذُو قَرَابَةٍ أَوْ لَاقَرَابَةٍ لَهُ فَأَنَّا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَضَمَّ إصْبَعَيْهِ ((وَمَنْ سَعَى عَلَى ثَلَاثِ بَنَاتٍ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَ لَهُ كَأَجْرِ مُجَاهِدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَاتِمًا

۱۳۸۸- ٹیٹی نے مجمع الزوائد ۱۴۷۸/۱ میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں نفاس بن قیم ضعیف راوی ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مطبوعہ میں نہیں ملی۔

۱۳۸۹- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی فضل من عال یتیم سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی النفقة علی البنات ، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۳۶/۱۔

۱۳۹۰- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۸۶/۲۔

اس کی سند میں ایک راوی لیف بن ابی سلیم ہے، اس کے متعلق محدثین کا اختلاف ہے)

۱۳۹۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو رشتہ دار عورتوں پر ثواب کی نیت سے اللہ کی طرف سے ان کے مستغنی ہونے تک خرچ کیا اس کے لیے یہ دونوں (دو رخ کی) آگ سے رکاوٹ ہوں گی۔ (احمد، اس کی سند پہلی کے ساتھ مل کر حسن ہے)۔

۱۳۹۲- حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں، اس نے انہیں رہائش دے رکھی ہو، ان پر مہربان ہو اور ان کی کفالت کرے اس کے لیے جنت یقینی طور پر واجب ہو جاتی ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر دو ہوں تب بھی۔ راوی کا بیان ہے کہ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ اگر (سائل) کہتا کہ اگر ایک ہو؟ تو آپ ضرور فرماتے کہ اگر ایک ہو تب بھی۔ (احمد، اس کی سند اچھی ہے) طبرانی نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ”اور وہ ان کی شادی کرے۔“

۱۳۹۳- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی بیٹی ہو، نہ وہ اسے زندہ ورگور کرے اور نہ اس کی توہین کرے اور نہ ہی اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دے، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ابوداؤد، حاکم۔ نیز اس نے

قَاتِمًا)) رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَ فِي سَنَدِهِ لَيْثُ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ مُّخْتَلَفٌ فِيهِ .

۱۴۹۱- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْفَقَ عَلَى ابْنَتَيْنِ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ذَوَاتِي قَرَابَةٍ يَخْتَسِبُ النَّفَقَةَ عَنْهُمَا حَتَّى يُغْنِيَهُمَا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ أَوْ يَكْفِيَهُمَا كَانَتْ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا تَقَدَّمَ.

۱۴۹۲- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ [يُؤْوِيَهُنَّ] وَ يَرْحَمُهُنَّ وَ يَكْفُلُهُنَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةُ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ كَانَتْ [اِثْنَتَيْنِ] قَالَ: ((وَأِنْ كَانَتْ اِثْنَتَيْنِ)) قَالَ: فَرَأَى بَعْضُ الْقَوْمِ أَنْ لَوْ قَالَ: وَاحِدَةً، لَقَالَ: ((وَاحِدَةً)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ زَادَ ((وَيُؤْوِيَهُنَّ)).

۱۴۹۳- وَعَنْ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أُتْقَى فَلَمْ يَصِلْهَا وَلَمْ يَهْنِهَا وَلَمْ يُؤْزِرْ وَلَكِنَّهُ -يَعْنِي الدُّكُورَ- عَلَيْهَا أَذْخَلَهُ اللَّهُ

۱۳۹۱- مسند احمد ۶/۲۹۳ میں یہ حدیث امام سلمہ کے حوالے سے موجود ہے۔

۱۳۹۲- مسند احمد ۳/۳۰۳ - ترمذی نے مجمع الزوائد (۱۰۷/۸) میں کہا ہے کہ اسے احمد بزار اور طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے۔ احمد کی سند عمدہ ہے، لیکن مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجمل اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۳۹۳- سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فضل من عال یتیمًا، مستدرک حاکم ۱/۱۷۷، ذہبی نے مذکورہ بالا فیصلے میں حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. قَوْلُهُ: ((يُذْنِبُهَا حَيَّةٌ كَمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ فِي الْحَاةِلِيَّةِ بِالْبَنَاتِ.

۱۴۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی تنگی و ترشی اور آسانی ہر حال پر صبر کرے، اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی کرتے ہوئے اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر وہ بیٹیاں ہوں؟ آپ نے فرمایا دو بھی۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور اگر ایک ہو؟ آپ نے فرمایا اور ایک بھی۔ (حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۴۹۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كُنْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَى لَأْوَانِهِنَّ وَضَرَبَاتِهِنَّ وَسَرَائِهِنَّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ إِيَّاهُنَّ)) فَقَالَ رَجُلٌ: وَابْنَتَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((وَابْنَتَانِ)) قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَوَاحِدَةٌ قَالَ: ((وَوَاحِدَةٌ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

بیوہ اور غریب پر خرچ کرنے کا ثواب

ثَوَابُ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ

۱۴۹۵- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”بیواؤں اور غریبوں پر خرچ کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔ میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس تجہد گزار روزہ دار کی طرح ہے جو تجہد سے نہ اکتائے اور نہ ہی روزے چھوڑے۔ (بخاری مسلم) ابن ماجہ نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ بیواؤں اور غریبوں پر خرچ کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور رات کو تجہد اور دن کو روزہ رکھنے والے کی مانند ہے۔

۱۴۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ أَحْسَبُهُ قَالَ: وَ كَالْقَائِمِ لَا يَقْتَرُ وَ كَالصَّائِمِ لَا يَفْطُرُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ ابْنُ مَاجَهٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ كَالَّذِي يَقُومُ اللَّيْلَ وَ يَصُومُ النَّهَارَ)).

۱۴۹۴- مستدرک حاکم ۱/۱۶۷ ذہبی نے حاکم کے ساتھ مذکورہ فیصلے میں اتفاق کیا ہے۔

۱۴۹۵- صحیح بخاری کتاب الادب باب الساعی علی المسکین، صحیح مسلم کتاب الزہد باب الاحسان الی الارملة والمسکین والیتیم، سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب الحث علی المکاسب۔

۱۴۹۶- حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے یتیم یا یتیمہ کی کفالت کی اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (طبرانی) ملاحظہ: یہ حدیث مکمل طور پر جنازہ کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۱۴۹۶- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَفَلَ يَتِيمًا أَوْ أَرْمَلَةً أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)) الْحَدِيثُ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِي الْحَنَائِزِ.

یتیم کی پرورش کا ثواب

ثواب کفالة الیتیم و النفقة علیہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر فرشتوں پر کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو جو اس کی محبت میں مال خرچ کرے قرابت داروں، یتیموں اور مساکین پر۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ الْكُتُبِ وَ النَّبِيِّينَ وَ آتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ﴾ [بقرہ: ۱۷۷]

اور فرمایا ”مجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا کچھ خرچ کریں تو کہہ جو مال تم خرچ کرو وہاں باپ کے لیے ہے اور رشتے داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُ مِنْ خَيْرٍ فَلِللَّهِ الدِّينُ وَ الْآفَرِينَ وَ الْيَتَامَى وَ الْمَسْكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ وَ مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ [بقرہ: ۲۱۵]

اور فرمایا ”اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔ ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ يُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَ يَتِيمًا وَ أُسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا لُرُبْدٍ مِنْكُمْ جَزَاءً وَ لَا شُكُورًا﴾ [دھر: ۹] [الآیات]

۱۴۹۷- حضرت سہل بن سعدؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا اور دونوں کے

۱۴۹۷- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا)) وَ أَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَ الْوُسْطَى وَ فَرَجَ

۱۴۹۶- گزر چکی ہے۔

۱۴۹۷- صحیح بخاری کتاب الادب باب فضل من یعول یتیمًا۔

در میان فاصلہ رکھا۔ (بخاری)

بَيْنَهُمَا، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”اپنے رشتہ دار یا بیگانے یتیم کی پرورش کرنے والا اور میں جنت میں ان دو (انگلیوں) کی مانند ہوں گے۔ مالک نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

۱۴۹۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَأَلِلِ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَ أَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَ الْوُسْطَى، رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَوْلُهُ: ((لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ)) يَعْنِي سِوَاءَ كَانَ الْيَتِيمَ قَرِيبًا مِنْهُ كَالْأَمِّ تَكْفُلُ وَلَدَهَا الْيَتِيمَ أَوْ الْجَدَّ أَوْ الْجَدَّةَ أَوْ الْأَخَ أَوْ كَانَ أجنبيًا مِنْهُ لَا قَرَابَةَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَإِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هَؤُلَاءِ يَحْوزُ هَذَا الْأَجْرَ الْعَظِيمَ وَ يَنَالُ فِي الْآخِرَةِ هَذَا الثَّوَابَ الْجَسِيمَ وَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَمِيمِ.

۱۳۹۹- حضرت زرارہ بن ابی اوفی نے اپنے قبیلے میں سے مالک یا ابن مالک نامی شخص سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی یتیم کو خورد و نوش میں دو مسلمان شخصوں کے ساتھ مستغنی ہونے تک ملائے رکھا، وہ جنت کا مستحق ہو گا اور جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو بقید حیات پایا پھر ان کی خدمت نہ کی وہ دوزخ میں جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دے گا اور جس مسلمان نے ایک مسلمان غلام آزاد کیا، یہ اس کی دوزخ سے آزادی (شمار) ہو گی (ابو یعلیٰ)۔ نیز احمد نے اسے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ مختصر ذکر کیا ہے

۱۴۹۹- وَعَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ: مَالِكٌ أَوْ ابْنُ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ صَمَّ يَتِيمًا بَيْنَ مُسْلِمَيْنِ فِي طَعَامِهِ وَ شَرَابِهِ حَتَّى يَسْتَفِيَّ عَنْهُ وَحَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَذْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَرَهُمَا دَخَلَ النَّارَ فَأَبْغَدَهُ اللَّهُ وَ أَيْمَأَسَمِلِمَ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَأَكُهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ مُحْتَصِرًا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ، وَ أَبُو يَعْلَى هَكَذَا.

۱۵۰۰- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دو

۱۵۰۰- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۳۹۸- صحيح مسلم كتاب الزهد باب الاحسان الى الارملة والمسكين واليتيم.

۱۳۹۹- مسند احمد ۳/۴۴۱ لاثنی نے مجمع الزوائد (۲/۴۳۱) میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں علی بن یزید راوی ضعیف ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

مسلمانوں کے ساتھ خورد و نوش میں ایک یتیم کو شامل کیا، اللہ تعالیٰ اسے حتی طور پر جنت میں داخل کرے گا بشرطیکہ اس نے کوئی ایسا گناہ نہ کیا ہو جو ناقابل بخشش ہو۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۵۰۱- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے تین یتیموں کی پرورش کی وہ اس آدمی کی طرح ہے جو شب بیدار روزہ دار اور اللہ کی راہ میں تلوار چلانے والا ہے اور میں اور وہ جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جیسے یہ دونوں اکٹھی ہیں آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملایا۔“ (ابن ماجہ)

۱۵۰۲- حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور محنت کے باعث خیر رخساروں والی قیامت کے دن ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔ یزید بن زریع (راوی) نے درمیانی اور شہادت والی انگلی کی طرف دونوں ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کیا (اور کہا یعنی) ایسی عورت جو بیوہ ہو گئی ہو اور صاحب حسب و نسب اور خوبصورت ہونے کے باوجود اس نے یتیموں کی پرورش کے لیے اپنے آپ کو محبوس رکھا یہاں تک کہ وہ (بالغ ہو کر) علیحدہ ہو گئے یا فوت ہو گئے۔ (ابوداؤد)

وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا بَيْنَ مُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ أَلَيْسَ إِلَّا أَنْ يَغْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۰۱- وَخَرَجَ ابْنُ مَاجَهٗ يَاسَنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ ثَلَاثَةَ مِنَ الْيَتَامِ كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَةً وَ صَامَ نَهَارَةً وَ غَدَا وَ رَاحَ شَاهِرًا سَفَعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ كُنْتُ أَنَا وَ هُوَ فِي الْجَنَّةِ أَخَوَانِ كَمَا أَنَّ هَاتَيْنِ أُخْتَيْنِ)) وَ أَلْصَقَ بِصَبْعِهِ السَّبَابَةَ وَ الْوُسْطَى.

۱۵۰۲- وَخَرَجَ أَبُو دَاوُدَ يَاسَنَادِهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا وَ امْرَأَةٌ سَفَعَاءُ الْخَلَّتَيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ أَوْثَمًا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ الْوُسْطَى وَ السَّبَابَةَ ((امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَ جَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى أَيْتَامِهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا)) قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ: السَّفَعَاءُ هِيَ الَّتِي تَغْيِرُ لَوْنَهَا إِلَى الْكُمُودَةِ وَ السَّوَادِ مِنْ طَوْلِ الْأَيْمَةِ يَرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّهَا حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى أَوْلَادِهَا وَ لَمْ تَتَزَوَّجْ فَتَحْتَاجَ إِلَى الزَّيْنَةِ وَ التَّصْنَعِ

۱۵۰۰- سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی رحم الیتیم و کفاله

۱۵۰۱- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب حق الیتیم۔ یومیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں اسماعیل بن ابراہیم راوی مجہول ہے اور اس کا شیخ ضعیف ہے۔

۱۵۰۲- سنن ابوداؤد ۳۳۸/۴ کتاب الأدب، باب فی فضل من عال یتیمًا۔

بسبب الزوج، قلت: ((وَالسَّقَاءُ))
 بفتح السين المهملة وإسكان الفاء و
 بالعين المهملة ممدوداً، وقوله:
 ((آمَتْ)) بعد الهمزة وفتح الميم معناه
 مات زوجها فذكرها آيماً.

۱۵۰۳- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھولوں گا تاہم میں ایک عورت کو سبقت لے جاتے ہوئے دیکھوں گا اور اسے کہوں گا تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اور تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لیے فوت شدہ خاوند کے گھر بیٹھی رہی تھی۔ (اسے ابویطی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۵۰۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنِّي أَرَى امْرَأَةً تَبَادُرُنِي فَأَقُولُ لَهَا: مَا لَكَ؟ وَمَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُولُ: أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلَى أَيْتَامٍ لِي)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

۱۵۰۴- حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جن لوگوں کے ساتھ کھانے پر یتیم بیٹھ جائے شیطان ان کے کھانے کے نزدیک نہیں آتا۔ (طبرانی)

۱۵۰۴- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا لَقَدَ يَتِيمٌ مَعَ قَوْمٍ عَلَى قَصْعَتِهِمْ فَيَقْرَبُ قَصْعَتَهُمْ شَيْطَانٌ)).

۱۵۰۵- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھر اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے جس میں یتیم باعزت (زندگی گزار رہا)

۱۵۰۵- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۵۰۳- بیٹھی نے مجمع الزوائد (۸۱۶۲) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبدالسلام بن عثمان راوی ہے اسے ابو حاتم نے نقد کہا ہے۔ ابن حبان نے کہا ہے کہ یہ غلطی کرتا ہے اور (ثقات کی) مخالفت کرتا ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویطی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۵۰۴- بیٹھی نے مجمع الزوائد (۸۱۶) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں الحسن بن واصل یعنی الحسن بن دینار ایک ضعیف راوی ہے کیونکہ اس کا حافظہ کمزور ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔ واللہ اعلم جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط طبرانی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۵۰۵- معجم کبیر طبرانی ۳۸۸/۱۲ بیٹھی نے مجمع الزوائد (۱۶۰۱۸) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن ابراہیم الخنسی ہے اور یہ غلط بیانی کرنے والوں میں (شمار ہوتا تھا)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ أَحَبَّ الْيَتِيمِ إِلَيَّ هُوَ - (طبرانی)

اللَّهُ يَتِّمُ فِيهِ يَتِيمٌ مُكْرَمٌ))۔

۱۵۰۶- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کا بہترین گھروہ ہے جس میں یتیم سے حسن سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کا بدترین گھروہ ہے جس میں یتیم سے بد سلوکی کی جاتی ہو۔ (ابن ماجہ)

۱۵۰۶- وَخَرَجَ ابْنُ مَاجَهٗ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خَيْرُ يَتِيمٍ لِي الْمُسْلِمِينَ يَتِّمُ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسِنُ إِلَيْهِ وَ شَرُّ يَتِيمٍ لِي الْمُسْلِمِينَ يَتِّمُ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ))۔

شفقت اور مہربانی کے ساتھ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا ثواب

ثواب من مسح علی رأس یتیم رحمة له [وشفقة] علیہ

۱۵۰۷- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اسے ہر مال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ لگے نیکیاں ملتی ہیں اور جس شخص نے کسی یتیم بچے یا بچی سے جو اس کے پاس رہتے ہوں حسن سلوک اختیار کیا، میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو کھول کر اشارہ فرمایا (اسے احمد نے عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۵۰۷- خَرَجَ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ [بْنِ] زَحْرٍ عَنْ عَلِي بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَسَحَ عَلَى رَأْسِ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسُخْهُ إِلَّا اللَّهُ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَعْرَةٍ مَوْتٌ عَلَيْهَا يَذُو حَسَنَاتٍ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَفَرَّقَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى.

۱۵۰۸- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دل کے سخت ہونے کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ

۱۵۰۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلًا شَكَاَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهِ ، فَقَالَ : ((امْسُخْ رَأْسَ

۱۵۰۶- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب حق الیتیم۔ یوسفی نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی ابو صالح یحییٰ بن سلیمان ہے، بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے اور ابوحاتم نے مضطرب الحدیث۔ ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے، ابن خزیمہ نے اس کی حدیث صحیح میں ذکر کرنے کے بعد کہا ہے دل میں اس کے متعلق وہم ہے۔

۱۵۰۷- مسند احمد ۲/۵۰۵۔

۱۵۰۸- مسند احمد ۲/۳۸۷۔

پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (احمد، اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۵۰۹- حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ اپنے دل کے سخت ہونے کا شکوہ کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے اور تمہیں اپنی ضرورت کا احساس ہو، یتیم پر شفقت کرو، اس کے سر پر ہاتھ پھیرو اور اپنے کھانے میں سے اسے کھانا کھلاؤ، تمہارا دل نرم ہو جائے گا اور تمہیں اپنی ضرورت کا احساس ہوگا۔ (طبرانی)

۱۵۱۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے (دین) حق دے کر بھیجا ہے، جس شخص نے یتیم پر شفقت کی، اس سے نرم بات کی اور اس کی یتیمی اور کمزوری پر ترس کیا اور اپنے ہمسائے کے سامنے کثرت مال و دولت کی بنا پر فخر کا اظہار نہ کیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔ (طبرانی)

رضائے الہی کی خاطر مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جانے کا ثواب

الْيَتِيمَ وَأَطْعِمَ الْمُسْكِينَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رَجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۵۰۹- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَشْكُو قَسْوَةَ قَلْبِهِ، قَالَ: ((أَتُحِبُّ أَنْ يَلِينُ قَلْبُكَ وَ تَذْرَكَ حَاجَتُكَ اِرْحَمِ الْيَتِيمَ وَ امْسَحْ رَأْسَهُ وَ أَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ يَلِينُ قَلْبُكَ وَ تَذْرَكَ حَاجَتُكَ)).

۱۵۱۰- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يُعَذِّبُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ رَحِمَ الْيَتِيمَ وَ لَانَ لَهٗ فِي الْكَلَامِ وَ رَحِمَ يَتْمَهُ وَ ضَعْفَةً وَ لَمْ يَتَطَوَّلْ عَلَى جَارِهِ بِفَضْلِ مَا آتَاهُ اللَّهُ تَعَالَى)).

ثواب من زار أخاه في الله تعالى

۱۵۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنْ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ لَهٗ فِي

۱۵۰۹- ٹیٹھی نے مجمع الزوائد (۱۶۰/۸) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک نامعلوم راوی ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث عجم کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۵۱۰- ٹیٹھی نے مجمع الزوائد (۱۱۷/۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبد اللہ بن عامر اسلمی راوی ضعیف ہے جب کہ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث عجم طبرانی کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۵۱۱- صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی فضل الحب فی اللہ۔

راستے پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جب وہ آدمی اس (فرشتے) کے پاس پہنچا تو (فرشتے) نے کہا تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا میں اس شہر میں اپنے ایک مسلمان بھائی کو ملنے کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ اس نے پوچھا کیا اس طرح تم اس کے کسی احسان کی وفاداری کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا (یہ تو) نہیں البتہ مجھے اللہ کے لیے اس سے محبت ہے۔ اس (فرشتے) نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف پیغام رساں (بن کر آیا) ہوں اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ ایسے محبت ہے جیسے تمہیں اس کی خاطر اس آدمی کے ساتھ۔ (مسلم) ۱۵۱۲۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی شخص اللہ کے لیے اپنے (مسلمان) بھائی کو ملنے آتا ہے، آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے، تیری زندگی خوشگوار ہو اور تجھے جنت مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش کی شہنشاہی میں (اس) کا تذکرہ کرتے ہوئے) فرماتے ہیں میرے بندے نے میری خاطر ملاقات کی، اس کی میزبانی میرے ذمے ہے، لہذا (اللہ تعالیٰ) اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر خوش نہیں ہوتے۔ (بزار، ابویعلیٰ اس کی سند اچھی ہے)

۱۵۱۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی مریض کی عیادت کی یا مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے گیا اسے (مخاطب ہو کر) آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ تجھ پر آفریں تیرا چلنا مبارک اور تو نے جنت

قَرِيبَةً فَأَرْسَدَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَذْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَتَيْنَ تُرْبَتُكَ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخَا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُرِبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ أَتَى أَحَبُّنِي لِي اللَّهُ قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحَبَّنِي (فِيهِ) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَوْلُهُ: ((تُرِبُّهَا)) أَيِ تَقُومُ بِهَا وَ تَسْعَى فِي صِلَاهَا، وَ ((الْمَذْرَجَةُ)) بَفَتْحِ الْمِيمِ وَ الرَّاءِ هِيَ الطَّرِيقُ.

۱۵۱۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ أَتَى أَخَاهُ يَزُورُهُ فِي اللَّهِ إِلَّا نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ طُبِتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَإِلَّا قَالَ اللَّهُ فِي مَلَكُوتِ عَرْشِهِ: عَبْدِي زَارَ لِي وَ عَلَيَّ قِرَاءَةٌ فَلَمْ يَرْضَ لَهُ بِثَوَابِ ذُنُوبِ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُزَارُ وَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۵۱۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخَاهُ لَهُ فِي اللَّهِ [تَعَالَى] نَادَاهُ مُنَادٍ بِأَنَّ طُبِتَ وَ طَابَ مَشْأَلُهُ وَ ثَبُوتُ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا))

۱۵۱۲۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۳/۲، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸،

میں ٹھکانہ حاصل کر لیا۔ (ترمذی ابن ماجہ ابن حبان ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۵۱۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے جنتیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں)۔ تو آپ نے فرمایا نبی جنت میں ہو گا، صدیق جنت میں ہوں گے، وہ آدمی جنت میں ہو گا جس نے شہر کے (دوسرے) کونے میں رہنے والے اپنے مسلمان بھائی سے اللہ کی رضا کے لیے ملاقات کی۔ (اسے طبرانی نے ایک لمبی حدیث میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند ان شاء اللہ عمدہ ہے)

۱۵۱۵- حضرت ابو اور یس خولانی کا بیان ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چمک دار دانتوں والا نوجوان ہے اور لوگ اس کے پاس بیٹھے ہیں، جب ان کا کسی چیز میں اختلاف ہو جاتا ہے تو وہ اپنا معاملہ اس کی طرف لے جاتے ہیں اور اس کی رائے کو حکم مانتے ہیں۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو (مجھے) بتایا گیا کہ وہ معاذ بن جبلؓ ہیں۔ جب اگلا دن ہوا تو میں جلدی چلا آیا۔ میں نے دیکھا تو وہ جلدی کرنے میں مجھ سے سہقت لے جا چکے ہیں۔ میں نے دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے لہذا میں نے نماز مکمل ہونے تک ان کا انتظار کیا پھر میں سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا اور السلام علیکم کہا۔ اس کے بعد میں نے کہا اللہ کی قسم مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے آپ سے محبت ہے۔ انہوں نے کہا حلفا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا حلفا کہتا ہوں۔ انہوں نے کہا حلفا؟ میں نے کہا حلفا۔ انہوں نے میری چادر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ ابْنُ حِبَّانَ. ۱۵۱۴- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِوَجَائِلِكُمْ فِي الْجَنَّةِ)) قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: (([النَّبِيُّ] فِي الْجَنَّةِ وَ الصَّدِّيقُ فِي الْجَنَّةِ وَ الرَّجُلُ يَزُورُ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ الْمِصْرِ لَا يَزُورُهُ إِلَّا اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي حَدِيثٍ وَ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۱۵۱۵- وَعَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَإِذَا فَتَى بَرَأَقُ الشَّيَا وَ إِذَا النَّاسُ مَعَهُ فَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَسْتَدْرُوهُ إِلَيْهِ، وَ صَدَرُوا عَنْ رَأْيِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيلَ: هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ هَجَرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْنِئَةِ، وَ وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: وَ اللَّهُ إِنِّي لِأُحِبُّكَ اللَّهُ، فَقَالَ: اللَّهُ، فَقُلْتُ اللَّهُ فَقَالَ: اللَّهُ؟ فَقُلْتُ اللَّهُ، فَأَخَذَ بِحَبْرٍ رَدَائِي فَجَلَدَنِي إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَبَشِيرٌ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

کے دامن سے پکڑا اور اپنی طرف کھینچے ہوئے کہا تمہیں مبارک ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے، میری خاطر مجلس منعقد کرنے والے میری خاطر ایک دوسرے کو ملنے والے اور میری خاطر ایک دوسرے پر ایثار کرنے والے میری محبت کے مستحق بن گئے۔ (مالک ابن حبان)

۱۵۱۶- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے حوالے سے بیان فرماتے ہوئے سنا کہ میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں، ایک دوسرے سے صلہ رحمی کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے کے لیے ایثار کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے۔ (احمد اس کی سند صحیح ہے)

۱۵۱۷- حضرت عمرو بن عبسہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”اللہ عزوجل نے فرمایا میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کو ملنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کے لیے ایثار کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے۔ ان لوگوں کے لیے بھی میری محبت برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔ (احمد نے اسے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، طبرانی اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَ لِلْمُتَعَالِّينَ فِيَّ وَ لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَ لِلْمُتَبَادِلِينَ فِيَّ)) رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطِئِ وَ ابْنُ جِبَانَ.

۱۵۱۶- وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْتُرُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ((حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَادِلِينَ فِيَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۵۱۷- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ مِنْ أَجْلِي وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَزَاوَرُونَ مِنْ أَجْلِي وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَبَادَلُونَ مِنْ أَجْلِي وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَصَادَقُونَ مِنْ أَجْلِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۵۱۶- مسند احمد ۲۲۹/۵

۱۵۱۷- مسند احمد ۲۲۹/۵ میں عبادہ بن صامت سے اس کے ہم معنی روایت موجود ہے، معجم صغیر طبرانی ۲۳۹/۲، بیہی نے مجمع الزوائد (۶/۳) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں منہ بن عثمان راوی کا ترجمہ معلوم نہیں ہو سکا۔ مستدرک حاکم ۱۶۹/۴ میں معاذ بن جبل سے اس کے ہم معنی حدیث موجود ہے۔

۱۵۱۸- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُورَى ظَوَاهِرُهَا مِنْ بُوَاطِئِهَا وَبُوَاطِئُهَا مِنْ ظَوَاهِرِهَا أَعْدَهَا اللَّهُ لِلْمُتَحَابِّينَ فِيهِ وَ الْمُتَزَاوِرِينَ فِيهِ وَ الْمُتَبَاذِلِينَ فِيهِ)).

۱۵۱۹- وَخَرَجَ الْبَزَارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمَدًا مِنْ يَاقُوتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَةٌ تُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَسْكُنُهَا؟ قَالَ: ((الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ وَ الْمُتَبَاذِلُونَ فِي اللَّهِ وَ الْمُتَزَاوِرُونَ فِي اللَّهِ)).

۱۵۲۰- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْنَا صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ خَاصًّا فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَرْجِعَ وَ مَنْ عَادَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ خَاصًّا فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَرْجِعَ)).

۱۵۲۱- وَخَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۵۱۸- حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں کچھ ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرون اندر سے نظر آتا ہے اور اندرون باہر سے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے محبت کرنے والوں، ایک دوسرے کو ملنے والوں اور ایک دوسرے پر ایثار کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ (طبرانی)

۱۵۱۹- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں کچھ ستون یا قوت سے (بنائے گئے) ہیں ان پر زبرد کے بالا خانے ہیں ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ ستارے کی مانند چمک رہے ہیں (ابو ہریرہ نے) کہا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں کون رہے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے، اللہ کی خاطر ایک دوسرے کے لیے ایثار کرنے والے اور اللہ کی خاطر ایک دوسرے کو ملنے والے۔ (بزار)

۱۵۲۰- حضرت زر بن حبیش کا بیان ہے کہ ہم صفوان بن عسال مرادی کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کیا (تم) ملاقات کرنے آئے ہو؟ ہم نے کہا ہاں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جاتا ہے واپس آنے تک وہ رحمت الہی میں مستغرق ہے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ بھی واپس آنے تک رحمت الہی میں رہتا ہے۔ (طبرانی)

۱۵۲۱- حضرت ابو رزین عقیلی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو رزین! کوئی مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کو ملنے کے لیے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے

۱۵۱۸- معجم اوسط طبرانی ۴/۲۷۲۔

۱۵۱۹- مسند بزار (کشف الاستار) ۲/۳۹۷ میں ابو ہریرہ سے اس کے ہم معنی حدیث ہے۔

۱۵۲۰- معجم کبیر طبرانی ۸/۱۸۔

اسے الوداع کہنے کے لیے آتے ہیں۔ وہ اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں (اور) کہتے ہیں اے اللہ! جیسے اس نے تیری خاطر تعلق استوار کیا تو بھی اس (کے معاملات) استوار کر۔ حضرت عون بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود جب اپنے شاگردوں کے پاس آتے تو ان سے پوچھتے کہ کیا تم مجالس منعقد کرتے ہو؟ وہ کہتے کہ ہم یہ (کبھی) نہیں چھوڑتے۔ وہ پوچھتے کیا تم ایک دوسرے کو ملنے جاتے ہو؟ وہ کہتے اے ابو عبد الرحمن ہاں! (جاتے ہیں جب) ہم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو نہ مل سکے تو وہ کوفہ کے دوسرے (کوٹے) تک پیدل چل کر جاتا ہے۔ انہوں نے کہا جب تک تم ایسا کرتے رہو گے باخیر دعاغیت رہو گے۔ (طبرانی)

مسلمان بھائیوں کے کام آنے کا ثواب

ثَوَابُ مَنْ قَضَى حَوَائِجَ إِخْوَانِهِ الْمُسْلِمِينَ

۱۵۲۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیوی مشکل حل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل کرے گا۔ جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لیے آسانی پیدا فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔ (مسلم)

۱۵۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسِّرْ عَلَى مَفْسِيرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ اللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۱- بیہی نے مجمع الزوائد (۱/۷۳۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمرو بن الحسنی راوی متروک ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔
۱۵۲۲- صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن۔

۱۵۲۳- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام آتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیا کی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔ (بخاری، مسلم)

۱۵۲۴- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی (مسلمان) بھائی کے کام کے لیے چل کر جانا دس سال اعتکاف کرنے سے بہتر ہے اور اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کے اعتکاف سے اللہ تعالیٰ بندے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے۔ ہر خندق کے درمیان مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت سے زیادہ فاصلہ ہے (طبرانی) حاکم نے بھی اسے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ تم میں سے کسی شخص کا اپنے بھائی کے کام کے لیے جانا۔ انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میری اس مسجد میں دو ماہ اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔

۱۵۲۵- حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ

۱۵۲۳- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً كُرْبَةً فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۵۲۴- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اغْتِكَافٍ عَشْرٍ سِنِينَ وَمَنْ اغْتِكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَةَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنَدَقٍ أُنْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((لَأَنْ يَمْشِيَ أَحَدُكُمْ مَعَ أَخِيهِ فِي قَضَاءِ حَاجَةٍ وَأَشَارَ [بِأَصْبُعِهِ] أَفْضَلُ مِنْ أَنْ يَغْتِكَفَ فِي مَسْجِدِي هَذَا شَهْرَيْنِ)).

۱۵۲۵- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ

۱۵۲۳- صحيح بخاری کتاب المظالم باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسمعه، صحيح مسلم کتاب البر والصلة باب تحريم الظلم۔

۱۵۲۴- بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۹۲/۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند عمدہ ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔ مستدرک حاکم (۸۹/۱) میں ابن عباسؓ سے اس کے ہم معنی حدیث موجود ہے۔

۱۵۲۵- معجم کبیر طبرانی ۱۲۷/۵ بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۹۳/۸) میں کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کے کام میں رہتا ہے۔ (طبرانی) اس کی سندا اچھی ہے

اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَزَالُ اللَّهُ فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۵۲۶- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہیں اور وہ انہیں اس وقت تک ان پر برقرار رکھتا ہے جب تک وہ مسلمان (بھائیوں) کے کام آتے رہتے ہیں اور ان سے اکتاتے نہیں، جب وہ ان سے اکتا جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ (طبرانی)

۱۵۲۶- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ أَقْوَامٍ نِعْمًا يَقْرُهَا عِنْدَهُمْ مَا كَانُوا فِي حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَمْلُؤْهُمْ فَإِذَا مَلُؤْهُمْ نَقَلَهَا إِلَى غَيْرِهِمْ)).

۱۵۲۷- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اس نے خصوصی نعمتوں سے نوازا ہے، کیونکہ وہ اس کے بندوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ جب تک وہ ان کے کام آتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ انعامات ان پر قائم رکھتا ہے اور جب وہ اس سے ہٹ جاتے ہیں وہ اپنے انعامات ان سے ہٹا لیتا ہے اور انہیں دوسرے لوگوں کی طرف لے جاتا ہے۔ (طبرانی)

۱۵۲۷- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَقْوَامًا اخْتَصَّهُمْ بِالنِّعَمِ لِمَنْفَعِ الْعِبَادِ يَقْرُهَا فِيهَا مَا بَدَّلُوهَا فَإِذَا مَنَعَهَا نَزَعَهَا مِنْهُمْ لَحَوَّلَهَا إِلَى غَيْرِهِمْ)).

۱۵۲۸- انہی (حضرت عبداللہ بن عمرؓ) سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

۱۵۲۸- وَخَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۲۶- ٹیپٹی نے مجمع الزوائد (۱۹۲/۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمرو بن حصین متروک راوی ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجمل اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۵۲۷- ٹیپٹی نے مجمع الزوائد (۱۹۲/۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط اور کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے راوی محمد بن حسان سستی کو ابن معین اور دیگر محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے لیکن اس کے استاد ابو عثمان عبداللہ بن زید انحصی کو ازدی نے ضعیف کہا ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجمل اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۵۲۸- معجم کبیر طبرانی (۳۸۵/۲) میں ابن عمرؓ سے اس کے اہم معنی روایت ذکر ہوئی ہے۔ ٹیپٹی نے مجمع الزوائد (۱۹۲/۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے روایت کرنے کے بعد اسے ضعیف کہا ہے اور ابن عدی نے اس کی حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ احمد بن طارق کا مجھے علم نہیں ہو سکا اور باقی سب راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جنہیں اس نے لوگوں کے کاموں کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ لوگ اپنے کاموں کی خاطر دوڑے دوڑے ان کے پاس آتے ہیں۔ یہ اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ (طبرانی)

وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ يَفْرَغُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ أُولَئِكَ الْآمِنُونَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ)).

۱۵۲۹- حضرات عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام کے سلسلے میں کوشش کرتا رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے اللہ عزوجل اس پر چھتر ہزار فرشتوں کا سایہ فرما دیتے ہیں۔ وہ اس کے لیے اگر دن ہو تو رات تک اور رات ہو تو دن تک دعائیں کرتے رہتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ) اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک گناہ دو فرما دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے (اسے ابن حبان نے کتاب الثواب میں ذکر کیا ہے) ابن حبان کی ہی ایک روایت جو صرف ابن عمرؓ سے بیان ہوئی ہے، میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی آدمی کے کام میں اس کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن اسے ثابت قدمی بخشے گا جس دن قدم پھسل جائیں گے۔

۱۵۲۹- وَخَرَجَ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَيَّانَ فِي كِتَابِ الثَّوَابِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ حَتَّى يُفْتِتَهَا لَهُ أَظْلَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِخَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَ يَدْعُونَ لَهُ إِنْ كَانَ صَبَاحًا حَتَّى يُمَسِيَ وَ إِنْ كَانَ مَسَاءً حَتَّى يُضْهِقَ وَ لَا يَرْفَعُ قَدَمًا إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا حَظِيئَةً وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً)) وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ حُدَّه أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعَانَ عَبْدًا فِي حَاجَتِهِ ثَبَتَ اللَّهُ لَهُ مَقَامَهُ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ)).

۱۵۳۰- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کی صفیں بنائی جائیں گی۔ اہل جنت گزر رہے ہوں گے کہ ایک آدمی کا گزر ایک دوزخی کے پاس سے ہو گا اور وہ (دوزخی) اسے کہے گا اے شخص! کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جس دن تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تمہیں پانی پلایا تھا؟ آپ نے فرمایا وہ (جنتی) اس کی سفارش کرے گا، اسی طرح ایک

۱۵۳۰- وَخَرَجَ ابْنُ مَاجَهَ وَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ وَ الْبُتْهِقِي بِإِسْنَادِهِمْ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُصَفُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا ثُمَّ تَمُرُّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَيَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ

۱۵۲۹- مجھے یہ کتاب نہیں مل سکی۔

۱۵۳۰- سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل صدقة الماء۔ بوسیری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند میں یزید بن ابان رقاشی ضعیف راوی ہے ابن ابی الدنیا کی کتاب اصطناع المعروف مجھے نہیں مل سکی۔ تیمی کی الاداب مدخل اور اربعین صغریٰ میں یہ حدیث نہیں ملی۔

(اور جنتی) کا گزر دوسرے (دوزخی) آدمی کے پاس سے ہو گا، وہ کہے گا کیا تمہیں یاد ہے کہ میں نے تمہیں وضو کرنے کے لیے پانی دیا تھا، وہ (اس کی) سفارش کر دے گا۔ ایک اور آدمی کا گزر (تیسرے) آدمی کے پاس سے ہو گا اور وہ کہے گا کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا اور میں (کام کرنے کے لیے) گیا تھا۔ لہذا وہ اس کی سفارش کرے گا۔ (یہ ابن ماجہ کے الفاظ ہیں اور اسے بیہقی نے بھی ذکر کیا ہے۔ ابن ابی الدنیا نے اسے کتاب اصطناع المعروف میں ذکر کیا ہے)

۱۵۳۱- انہی (حضرت انسؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کام کے لیے جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی واپسی تک اس کے ہر قدم کے بدلے اس کے لیے ستر نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے ستر گناہ مٹا دیتا ہے۔ اگر اس کے ہاتھوں اس کا کام مکمل ہو جائے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلنے کے دن تھا اور اگر اس دوران فوت ہو جائے تو وہ بلا حساب جنت میں جائے گا۔ (ابن ابی الدنیا)

۱۵۳۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو صاحب اقتدار تک کسی اچھے کام کے لیے پہنچائے یا مشکل آسان کرنے کے لیے ذریعہ بنے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قدموں کے پھسلنے کے وقت اسے (پل) صراط سے گزرنے کے لیے اس کی مدد فرمائے گا۔ (طبرانی ابن حبان)

۱۵۳۳- حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی

أَهْلِ النَّارِ يَقُولُ: يَا فَلَانُ أَمَا تَذْكُرُ [يَوْمَ اسْتَقَيْتَ فَسَقَيْتَ شَرْبَةً قَالَ فَيَسْفَعُ لَهُ وَيَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ يَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ] يَوْمَ نَأْوَلْتُكَ طُهُورًا فَيَسْفَعُ وَيَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ يَقُولُ يَا فَلَانُ أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي لِحَاجَةٍ كَذَا وَكَذَا فَذَهَبْتَ لَكَ فَيَسْفَعُ لَهُ) (اللفظ لأبْنِ مَاجَه: ((الطُّهُورُ)) بِفَتْحِ الطَّاءِ هُوَ الْمَاءُ الَّذِي يُتَطَهَّرُ بِهِ. ۱۵۳۱- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا [أَيْضًا] بِإِسْنَادِهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سِتِّينَ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ سِتِّينَ سَيِّئَةً إِلَى أَنْ يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ فَارَقَهُ فَإِنْ قَضَيْتَ حَاجَتَهُ عَلَى يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَإِنْ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ)).

۱۵۳۲- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ وَصْلَةً لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَتْلَعٍ بَرٍّ أَوْ تَيْسِيرٍ عَسِيرٍ أَعَانَهُ اللَّهُ عَلَى إِجَارَةِ الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ دَخْضِ الْأَقْدَامِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۳۳- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ

۱۵۳۱- عائشہ نے مجمع الزوائد (۱۹۰/۸) میں کہا ہے کہ اسے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس میں عدل رحیم راوی متروک ہے اور میں نے ابن ابی الدنیا کی کتاب میں یہ حدیث نہیں پائی۔

۱۵۳۲- معجم طبرانی صغیر ۲۷۴/۱۔ ابن حبان (الاحسان) ۳۷۳/۱۔

اللہ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالَ [قِيلَ]: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ [قَالَ]: يَغْتَمِلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَ يَتَصَدَّقُ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ: يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ: يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ الْخَيْرِ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ: يُنْمِلُكَ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

کریم ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان کے ذمے صدقہ ہے۔ عرض کیا گیا اگر اسے (صدقہ کرنے کے لیے کچھ) نہ ملے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا دست کاری کے ذریعے اپنا پیٹ بھی پالے اور صدقہ بھی کرے۔ اس (راوی نے) عرض کیا اگر (یہ بھی) نہ کر سکے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا کمزور ضرورت مند کی مدد کرے۔ عرض کیا اگر (یہ بھی) نہ کرے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا (لوگوں کو) اچھا کام اور نیکی کرنے کو کہے۔ اس (راوی نے) عرض کیا اگر (یہ بھی) نہ کرے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا برائی سے باز رہے، یہی صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

کسی مسلمان کو خوش کرنے کا ثواب

ثواب من أدخل على مسلم سروراً

۱۵۳۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِمَا يُحِبُّ لَيْسَ لَهُ بِذَلِكَ سَرَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۵۳۵- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعاً ((أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَسَرَتْ غُورَتَهُ أَوْ أَشْبَعَتْ جُوعَتَهُ أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَتَهُ)).

۱۵۳۶- وَخَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ

۱۵۳۳- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات ایسے طریقے سے کرے جس سے اسے خوشی حاصل ہو اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے خوش کرے گا۔ (طبرانی، اس کی سند حسن ہے)

۱۵۳۵- حضرت عمرؓ سے مرفوع روایت ہے کہ سب سے افضل کام مومن کو لباس پہنا کر یا کھانا کھلا کر یا اس کا کوئی کام کر کے اس کے لیے خوشی کا موقع فراہم کرنا ہے۔ (طبرانی)

۱۵۳۳- صحیح بخاری کتاب الزکاة، باب علی کل مسلم۔ صحیح مسلم کتاب الزکاة باب بیان ان اسم الصدقة يقع علی کل نوع من المعروف۔

۱۵۳۴- معجم طبرانی صغیر ۲/۲۸۸۔

۱۵۳۵- مجھے یہ طبرانی کی تینوں معاجم میں حدیث نہیں ملی۔

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرائض کے بعد سب سے افضل کام مسلمان کے لیے خوشی کا موقع فراہم کرنا ہے۔“ (طبرانی)

۱۵۳۷- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان کو کسی اچھے کام تک پہنچے یا کوئی بھی خوشی مہیا کرنے میں صاحب اقتدار تک پہنچانے کے لیے ذریعہ بنے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند کرے گا۔ (طبرانی)

۱۵۳۸- حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کسی مسلمان بھائی کے لیے خوشی کا موقع فراہم کرنا مغفرت کا مستحق بنانے والے کاموں میں سے ہے۔ (طبرانی)

۱۵۳۹- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ شخص وہ ہے جو لوگوں کے لیے زیادہ مفید ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل مسلمان بھائی کو اس کی تکلیف دور کر کے یا اس کا قرضہ ادا کر کے یا اس کی بھوک ختم کر کے خوش کرنا ہے۔ ایک مسلمان بھائی کے کام کے لیے اس

ابن عباس رضی اللہ عنہما: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْفَرَائِضِ إِدْخَالَ السُّرُورِ عَلَى الْمُسْلِمِ)).

۱۵۳۷- خَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ وَصْلَةً لِأَخِيهِ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغٍ بَرٍّ أَوْ إِدْخَالَ سُرُورٍ رَفَعَهُ اللَّهُ فِي الدَّرَجَاتِ الْفَلَاحُ مِنَ الْجَنَّةِ)).

۱۵۳۸- وَخَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِدْخَالَكَ السُّرُورَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ)).

۱۵۳۹- وَخَرَجَ أَبُو الْقَاسِمِ الْأَصْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ فَقَالَ: ((أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ وَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا

۱۵۳۷- معجم کبیر طبرانی ۷/۱۱۱۔

۱۵۳۸- معجم صغیر طبرانی (۲۷۴/۱) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی حدیث ذکر ہوئی ہے۔ (مجموع الزوائد ۱۹۲/۸) میں کہا ہے کہ اس کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔

۱۵۳۸- معجم کبیر طبرانی ۸۴/۳۔

۱۵۳۹- الترغیب والترہیب (الاصبہانی) ۴۷۵/۱۔

کے ساتھ جانا مجھے اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ جو شخص طاقت ہونے کے باوجود غصہ پی جائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا دل خوشی سے باغ باغ کر دے گا اور جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام کی خاطر پورا ہونے تک اس کے ساتھ چلے گا اللہ تعالیٰ اس دن اس کے قدم مضبوط رکھے گا جس نے قدم پھسل رہے ہوں گے۔ (ابوالہاسم صہبانی)

۱۵۴۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان گھرانے کو خوش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت سے کم عوض پسند نہیں کرتا۔ (طبرانی)

۱۵۴۱۔ جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی مومن کو خوش کرتا ہے اللہ عز و جل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے، جو اللہ عز و جل کی عبادت اور اس کی توحید بیان کرتا رہتا ہے اور جب وہ شخص قبر میں چلا جاتا ہے وہ خوشی اس کے پاس آتی ہے اور کہتی ہے تم مجھے پہچانتے نہیں ہو؟ وہ اسے کہتا ہے تم کون ہو؟ وہ کہتی ہے میں وہ خوشی ہوں جسے تم نے اس شخص کے لیے مہیا کیا تھا۔ آج میں تمہاری وحشت کو دور کروں گی اور تمہیں دلائل کی تلقین کروں گی اور تمہیں پختہ بات پر ثابت قدم رکھوں گی۔ میں قیامت کے روز تمام مقامات پر موجود ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے لیے سفارش کروں گی

أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جَوْعًا وَلَا نَ أَمْسِي مَعَ أَحَبِّ لِي حَاجَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَغْنِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ شَهْرًا وَمَنْ كَتَمَ غَيْظَهُ وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمَضِّيَهُ أَفْضَاهُ مَلَأَ اللَّهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِضًا وَمَنْ مَسَى مَعَ أَخِيهِ فِي حَاجَةٍ حَتَّى يَقْضِيَهَا لَهُ ثَبَتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَرُولُ الْأَقْدَامِ)).

۱۵۴۰۔ وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَذْخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سُورًا لَمْ يَرْضَ اللَّهُ لَهُ لَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)).

۱۵۴۱۔ وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ اصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا أَذْخَلَ رَجُلٌ عَلَى مُؤْمِنٍ سُورًا إِلَّا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ السُّورِ مَلَكًا يَبْعُدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُوَحِّدُهُ فَإِذَا صَارَ الْعَيْدُ فِي قَبْرِهِ آتَاهُ ذَلِكَ السُّورُ فَيَقُولُ: مَا تَعْرِفُنِي فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ: أَنَا السُّورُ الَّذِي أَذْخَلْتَنِي عَلَى فَلَانِ أَنَا الْيَوْمَ أُوْزِنُ وَخُسْتُكَ وَأَلْفُكَ حُجَّتُكَ وَأَثْبَتُكَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَأَشْهَدُكَ مَشَاهِدَ يَوْمِ

۱۵۴۰۔ معجم صغیر طبرانی ۱۳۲/۲۔

۱۵۴۱۔ مجھے یہ کتاب نہیں مل سکی۔

اور جنت میں تمہارا ٹھکانہ تمہیں دکھاؤں گی۔ (اے ابن ابی الدنیائے کتاب اصطناع المعروف میں باسند ذکر کیا ہے اور یہ روایت مرسل ہے) واللہ اعلم

الْقِيَامَةِ وَ اتَّشَفَعُ لَكَ إِلَى رَبِّكَ وَ أَرْبِكَ
مَنْزِلَكَ مِنَ الْجَنَّةِ)). قُلْتُ هَذَا مُرْسَلٌ
وَ اللَّهُ أَعْلَمُ.

مریض کی عیادت کا ثواب

ثواب من عاد مریضاً

۱۵۴۲- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہو گیا تھا تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا اے میرے رب! تو رب العالمین ہے میں تیری عیادت کیسے کرتا؟ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کیا تمہیں معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا وہ بندہ مریض تھا لیکن تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے ہاں پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! تو رب العالمین ہے میں تجھے کیسے کھلاتا (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کیا تم نہیں جانتے کہ میرے اس بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا، لیکن تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ اگر تم اسے کھلاتے تو اسے میرے ہاں پالیتے۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے پلاتا تو رب العالمین ہے۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا میرے اس بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ اگر تو اسے پلا دیتا تو اسے میرے ہاں پالیتا۔ (مسلم)

۱۵۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا بَنِي آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ: يَا رَبُّ كَيْفَ أَغُودُكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تُعْذِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عِذْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا بَنِي آدَمَ اسْتَطَعْتُمْكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ: يَا رَبُّ كَيْفَ أَطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي ابْنُ آدَمَ اسْتَسْقَيْتَكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ: يَا رَبُّ اسْقِيكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۴۳- انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی مریض

۱۵۴۳- رَعْنَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَادَ

کی عیادت کرتا ہے، آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے تم خوش رہو تمہارا چلنا خوش گوار ہوا اور تم نے جنت میں ٹھکانہ بنالیا (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)۔ اسے ابن ماجہ اور ابن حبان نے بھی ذکر کیا ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اسے ملنے جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم خوش رہو تمہارا چلنا خوش گوار ہوا اور تم نے جنت میں ٹھکانہ بنالیا۔

۱۵۴۴- (حضرت ابو ہریرہؓ) سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج روزہ کس نے رکھا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ آپ نے فرمایا آج مسکین کو کھانا کس نے کھلایا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ پھر آپ نے فرمایا آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا آج مریض کی عیادت کس نے کی؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خوبیاں جس آدمی میں بھی جمع ہو جائیں وہ جنت میں ضرور داخل ہو جاتا ہے۔ (ابن حبان)

۱۵۴۵- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیچ کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان میں سے کوئی کام سرانجام دے گا اللہ عز و جل اس کا ضامن ہو گا۔ جو شخص مریض کی عیادت کرے،

مَرِيضًا نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمَشَاكَ وَ تَبَوَّاتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: طِبْتَ وَطَابَ مَمَشَاكَ وَ تَبَوَّاتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا فِي الْجَنَّةِ)).

۱۵۴۴- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] أَنَا فَقَالَ: ((مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] أَنَا فَقَالَ: ((مَنْ تَبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ: ((مَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا)) قَالَ: أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۴۵- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ عَادَ

۱۵۴۴- سنن ترمذی کتاب الجنائز باب ماجاء فی عیادة المریض، سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۶۹/۴۔

۱۵۴۴- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۶۹/۴ میں یہ حدیث ابو ہریرہؓ کے ہم معنی بیان ہوئی ہے۔

۱۵۴۵- مسند احمد ۲۴۱/۵ معجم کبیر طبرانی ۳۸/۲۰ صحیح ابن خزیمہ کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں ملی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۹۱/۴ میں یہ حدیث ابو سعیدؓ سے ہم معنی ذکر ہوئی ہے۔

جنازے کے ساتھ جائے یا مجاہد بن کر جائے یا حاکم وقت کے پاس اسے حکم الہی سے آگاہ کرنے کے لیے جائے یا اپنے گھر میں بیٹھ رہے تاکہ لوگ اس سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں سے محفوظ رہے۔ (احمد، طبرانی، ابن خزیمہ، ابن حبان)

۱۵۳۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا پانچ ایسے کام ہیں کہ جو شخص ایک دن میں انہیں سرانجام دے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنتیوں میں لکھ دے گا۔ جو شخص مریض کی عیادت کرے، جنازے کے لیے جائے، دن کا روزہ رکھے، جمعہ کے لیے جائے اور غلام آزاد کرے۔ (ابن حبان)

۱۵۳۷- انہی (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریضوں کی عیادت کرو، جنازوں کے ساتھ جاؤ، یہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گے۔ (احمد، ابن حبان)

۱۵۳۸- حضرات ابو ہریرہ، عبدالرحمن بن عمرو اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کام کے لیے جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کر دیتا ہے جو اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور وہ (کام سے) فارغ ہونے تک اللہ کی رحمت میں رہتا ہے۔ جب وہ فارغ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک حج اور عمرے (کا ثواب) لکھ دیتے ہیں اور جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر

مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَارِبًا أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ تَعْرِيفَهُ وَ تَوْفِيرَهُ أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَلَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ وَسَلِمَ مِنَ النَّاسِ) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۴۶- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ لِي يَوْمَ كَتَبَهُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا وَ شَهِدَ جَنَازَةً وَ صَامَ يَوْمًا وَ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ أَغْتَقَ رَقَبَةً)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۴۷- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عُودُوا الْمَرَضَى وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تَذَكَّرْكُمْ الْآخِرَةَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۴۸- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عُمَرَ [وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ مَشَى فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَظَلَّهُ اللَّهُ بِخَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَدْعُونَ لَهُ وَلَمْ يَزَلْ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَقْرَغَ فَإِذَا قَرِغَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَمَنْ

۱۵۳۶- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۹۱/۴

۱۵۳۷- مسند احمد ۲۳/۳ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲۶۷/۴

۱۵۳۸- ٹیٹھی نے مجمع الزوائد (۲۹۹/۲) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جعفر بن میسرہ شجعی راوی ضعیف ہے۔ مجھے یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

مجھڑ ہزار فرشتوں کا سایہ کر دیتے ہیں۔ اس کے ہر قدم اٹھانے پر اللہ تعالیٰ اس کی ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ہر قدم رکھنے پر ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ پر (آکر) بیٹھ جاتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے رحمت خداوندی اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور وہ اسی عالم میں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے گھر میں پہنچ جاتا ہے۔ (طبرانی)

عَادَ مَرِيضًا أَظْلَهُ اللَّهُ بِخَمْسَةِ وَ سِتِّينَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَزْفَعُ قَدَمًا إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَ لَا يَضَعُ قَدَمًا إِلَّا حُطَّ عَنْهُ سِتْنَةٌ وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً حَتَّى يَقْعُدَ فِي مَقْعَدِهِ فَإِذَا قَعَدَ غَمَرَتْهُ الرُّوحَمَةُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا أَقْبَلَ حَيْثُ يَنْتَهِي إِلَى مَنْزِلِهِ)).

۱۵۴۹- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ کی رحمت میں مستغرق ہوتا ہے اور جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے رحمت اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو ہے وہ ثواب جو تندرست آدمی کو مریض کی عیادت کے عوض ملتا ہے، مریض کو کتنا ثواب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا (پیارے) اس کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔ (طبرانی)

۱۵۴۹- وَخَرَجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا فَإِنَّمَا يَخُوضُ فِي الرُّوحَمَةِ فَإِذَا قَعَدَ عِنْدَ الْمَرِيضِ غَمَرَتْهُ الرُّوحَمَةُ)) قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِلصَّحِيحِ فِي الَّذِي يَعُودُ الْمَرِيضَ فَمَا لِلْمَرِيضِ قَالَ: ((تُحَطُّ عَنْهُ ذُنُوبُهُ)) وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَ الْكُفَّارَاتِ وَ زَادَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

اسے ابن ابی الدنیانے ”کتاب المرض والكفارات“ میں بھی ذکر کیا ہے اور اس نے یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تین دن بیمار رہتا ہے، وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلنے کے دن تھا۔

۱۵۵۰- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ

۱۵۵۰- حضرت جابر بن عبد اللہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے، وہ بیٹھنے تک اللہ کی رحمت میں مستغرق رہے گا۔

۱۵۴۹- مسند احمد ۱/۴، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱

ہوتا ہے اور جب بیٹھ جاتا ہے وہ اس میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ (بزار، ابن حبان، احمد نے اسے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۵۵۱- حضرت کعب بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے، وہ اللہ کی رحمت میں ہوتا ہے اور جب وہ اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے، وہ اس میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ اسے طبرانی نے عمرو بن حزم کے حوالے سے اس اضافہ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ جب وہ اس کے پاس سے کھڑا ہوتا ہے، وہ اس وقت تک رحمت میں مستغرق رہتا ہے جب تک وہ اس جگہ واپس نہ آجائے جہاں سے گیا تھا۔

۱۵۵۲- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور ثواب کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جائے، اسے دوزخ سے ستر سال (میں طے ہونے والی مسافت) کے برابر دور کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد۔ اس کی سند حسن ہے)

۱۵۵۳- حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، وہ واپس آنے تک جنت کے خرفہ میں رہتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جنت کے خرفہ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا جنت کا میوہ۔ (مسلم)

يَخْوَضُ فِي الرِّخْمَةِ حَتَّى يَجْلِسَ لِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالتِّرَازُ وَابْنُ حِبَّانَ .

۱۵۵۱- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا خَاضَ فِي الرِّخْمَةِ لِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ اسْتَفْعَ فِيهَا)) وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَزَادَ فِيهِ ((وَإِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَا يَزَالُ يَخْوَضُ فِيهَا حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ خَرَجَ)).

۱۵۵۲- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا)) قُلْتُ: يَا أَبَا حَنْزَلَةَ مَا الْخَرِيفُ قَالَ الْعَامُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۵۵۳- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خَرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا خَرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ: ((جَنَاهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ((الْخَرْفَةُ))

بِضَمِّ الْخَاءِ [الْمُعْجَمَةُ] وَ إِسْكَانِ الرَّاءِ هُوَ مَا يَخْتَرَفُ مِنَ النَّخْلِ أَيْ

۱۵۵۱- معجم کبیر طبرانی ۱۰/۲۱۹، بیہی نے مجمع الزوائد (۲/۲۹۷) میں کہا ہے اس کی سند حسن ہے۔

۱۵۵۲- سنن ابوداؤد کتاب الخنازیر باب فی فضل العیادة علی الوضوء۔

۱۵۵۳- صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب فضل عیادة المریض۔

يَجْتَنِي يُقَالُ: حَرَفْتُ النخلة أخرفها.

۱۵۵۴- [وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ مَشَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرُّحْمَةُ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مُسَيِّبًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمَيِّتَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَه مَرْفُوعًا هَكَذَا وَ أَبُو دَاوُدَ مَوْقُوفًا بِاخْتِصَارٍ وَ زَادَ فِيهِ ((وَ كَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ)) وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ لَفْظُهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمَيِّتَ وَ إِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَ كَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ)) وَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ بَنَخُو التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ قَوْلُهُ: ((فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ)) بِكَسْرِ الْحَاءِ أَيْ أَحْشَاءِ ثَمَرِ الْجَنَّةِ شَبَهَ مَا يَحُوزُهُ عَائِدُ الْمَرِيضِ مِنَ الثَّوَابِ مَا يَحُوزُهُ الْمُخْتَرَفُ مِنَ الثَّمَرِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۵۵۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ بیٹھنے تک جنت کے میوؤں میں چلتا رہتا ہے اور جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور جب کوئی آدمی شام کے وقت مریض کی عیادت کرتا ہے ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے ساتھ (رہ کر) بخشش طلب کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ صبح کے وقت جائے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ (اسے احمد اور ابن ماجہ نے مرفوع اور ابوداؤد نے مختصر اور موقوف ذکر کیا ہے)

ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ جنت کے باغیچے میں ہوتا ہے۔

ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور وہ جنت کے باغ میں رہتا ہے۔ (اسے ابن حبان اور حاکم نے ترمذی کے قریب قریب الفاظ میں ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۵۵۳- مسند احمد ۸۱/۱ سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی فضل العیادة علی الوضوء سنن ترمذی کتاب الجنائز باب ماجاء فی عیادة المریض، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۶۸/۴ مستدرک حاکم ۳۵۰/۱۔

مریض کے پاس دعا پڑھنے کا ثواب

ثواب هذا الدعاء عند المريض [للمريض]

۱۵۵۵- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جو قریب المرگ نہ ہو اور اس کے پاس سات دفعہ یہ دعا پڑھے، اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے ضرور شفا دے دیتا ہے، ”اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك“ (میں اللہ عظیم سے جو عرش عظیم کا مالک ہے، دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا یاب کرے) (ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۵۵۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَخْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا غَافَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

مریض کی طرف سے عیادت کرنے والے کے لیے دعا کا ثواب

ثواب دعاء المريض لعائده

۱۵۵۶- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض جب تک شفا یاب نہ ہو جائے اس کی دعا مسترد نہیں ہوتی۔ (اسے ابن ابی الدنیانے کتاب المرض والکفارات میں ذکر کیا ہے)

۱۵۵۶- خَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ [الْمَرَضِ] وَ الْكُفَّارَاتِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُرَدُّ دَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ)).

۱۵۵۷- حضرت عمر بن خطابؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو، اس کی دعا

۱۵۵۷- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرَّهُ

۱۵۵۵- سنن ابوداؤد کتاب الحناظر باب الدعاء عند العیادة سنن ترمذی کتاب الطب باب (۳۲) صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۷۴/۴، مستدرک حاکم ۴۱۶/۴۔

۱۵۵۶- مجھے یہ کتاب نہیں مل سکی۔

۱۵۵۷- سنن ابن ماجہ کتاب الحناظر باب ماجاء فی عیادة المریض۔ بوسری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن یہ منقطع ہے۔

يَذْعُو لَكَ فَإِنْ دُعَاءُهُ كَدُّعَاءِ فرشتوں کی دعا کے برابر ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ اس کی سند
الْمَلَائِكَةِ) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَ إِسْنَادُهُ بہتر ہے، لیکن اس میں انقطاع ہے
جَيِّدٌ إِلَّا أَنَّ فِيهِ انْقِطَاعًا.

۱۵۵۸- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماروں کی عیادت
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عُودُوا الْمَرْضَى وَ کیا کرو اور انہیں اپنے لیے دعا کے لیے کہا کرو، مریض
مُرُوهُمْ فَلْيَدْعُوا لَكُمْ فَإِنْ دَعَا مَرِيضٌ مُسْتَجَابَةٌ [وَذُبُّهُ مَغْفُورٌ]۔)) کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کا گناہ معاف ہوتا ہے۔
(طبرانی)



۱۵۵۸- بیہقی نے مجمع الزوائد (۲/۲۹۵) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبد الرحمن
بن قیس النخعی راوی متروک الحدیث ہے مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔



۱۴- زہد و تقویٰ اور آداب

حسن خلق کا ثواب اور فضیلت

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، برگزیدہ اور تمام مخلوق میں سے افضل و برتر شخصیت حضرت محمد ﷺ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ اور تمہارے اخلاق بہت عالی ہیں۔

۱۵۵۹- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو فحش گو تھے اور نہ ہی فحش گوئی کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۱۵۶۰- حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا نیکی حسن سلوک کو کہتے ہیں اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھلتا ہے اور اس کا لوگوں کو معلوم ہونا تمہیں برا لگتا ہے۔ (مسلم)

۱۵۶۱- حضرت ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ

۱۴- أَبْوَابُ الْأَدَبِ وَ الزُّهْدِ وَغَيْرِهَا

ثواب حسن الخلق وفضله

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مُنِيْبًا عَلَى حَبِيْبِهِ وَصَفِيْهِ وَأَشْرَفَ خَلْقِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾. [القلم : ۴]

۱۵۵۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۵۶۰- وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِنِّمِ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِنِّمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يُطْلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۶۱- وَعَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ

۱۵۵۹- صحيح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، صحيح مسلم، کتاب الفضائل، باب كثرة حياہ ﷺ۔

۱۵۶۰- صحيح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تفسير البر والاثم۔

رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والوں میں سے وہ لوگ ہیں جو بہترین اخلاق کے مالک ہیں اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ انتہائی نرم ہیں۔ (ترمذی، حاکم، ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور حاکم نے صحیح بخاری کی شرط کے مطابق قرار دیا ہے)

۱۵۶۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا (بہترین لوگ) وہ ہیں جو تم میں سے لمبی عمر پانے والے اور بہترین اخلاق والے ہیں۔ (بزار ابن حبان)

۱۵۶۳- انہی (حضرت ابو ہریرہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والے وہ ہیں جو ان میں سے بہترین اخلاق کے مالک ہیں اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے بہترین ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی نیز ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے)

۱۵۶۴- حضرت اسامہ بن شریک کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس (ہم تن گوش اس طرح) بیٹھے ہوئے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہوں، ہم میں سے کوئی بھی بات نہیں کر رہا تھا۔ اچانک آپ کے پاس

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَ أَلَطْفَهُمْ بِأَهْلِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا .

۱۵۶۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا)) رَوَاهُ الْبُزَارُ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۵۶۳- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَ خَيْرُكُمْ خَيْرًا لَأَهْلِهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۵۶۴- وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطُّيْرُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ إِذَا جَاءَهُ أَنَسٌ

۱۵۶۱- سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استكمال الایمان، مستدرک حاکم ۳/۱ حاکم نے کہا ہے: مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ابو قلظہ نے حضرت عائشہ سے سنا نہ ہو۔

۱۵۶۲- مسند بزار (کشف الاستار) ۴۰۶/۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۲/۱۔
۱۵۶۳- سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق۔ سنن ترمذی، کتاب الایمان باب ماجاء فی استكمال الایمان۔

۱۵۶۴- قمی نے مجمع الزوائد (۲۴/۸) میں کہا ہے: اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں "مجھے (یعنی محقق کو) ہم طبرانی کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۴۹/۱۔

کچھ لوگ آگئے اور انہوں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے بندوں میں سے سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ان میں سے اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے (اس حدیث کو طبرانی نے صحیح بخاری کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے) اس کی ایک دوسری سند کے الفاظ یہ ہیں کہ انہوں نے کہا انسان کو سب سے اچھی کون سی نعمت عطا ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا حسن خلق۔

۱۵۶۵- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں ایک نشست میں نبی کریم ﷺ حضرت سمرہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فحش گوئی اور بدزبانی اسلام میں قطعاً نہیں ہے۔ اسلام میں سب سے بہترین شخص وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔ (اس کی سند حسن ہے)

۱۵۶۶- حضرت عمیر بن قتادہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل نماز کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (افضل نماز وہ ہے) جس میں قیام لمبا ہو۔ اس نے عرض کیا؟ سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا (جو) تنگ دست آدمی کے خون پسینے کی کمائی (میں سے ہو) اس نے عرض کیا اہل ایمان میں سے سب سے کامل ایمان کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا اخلاق بہت اچھا ہے۔ (طبرانی اس کی سند حسن ہے)

۱۵۶۷- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی بزرگی اس کا دین ہے۔ اس

فَقَالُوا: مَنْ أَحَبُّ عِبَادِ اللَّهِ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ: ((أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيحِ وَابْنُ حِبَّانَ وَ فِي رِوَايَةٍ لَابْنِ حِبَّانَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا خَيْرٌ مَّا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ قَالَ: ((خُلُقٌ حَسَنٌ)).

۱۵۶۵- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ وَ سَمُرَةُ وَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ: ((إِنَّ الْفَحْشَ وَ النَّفَحْشَ لَيْسَا مِنَ الْإِسْلَامِ لِي شَيْءٌ وَ إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ إِسْلَامًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۵۶۶- وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ: ((طَوَّلُ الْقُتُوبِ)) قَالَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ: ((جَهْدُ الْمُقْبِلِ)) قَالَ: أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا قَالَ: ((أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا تَقَدَّمَ.

۱۵۶۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كَرَمٌ

۱۵۶۵- مسند احمد ۸۹/۵

۱۵۶۶- لکھی نے مجمع الزوائد (۶/۳) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے صحیح کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سید ابو حاتم متکلم فیہ راوی ہیں "مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجمع کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔"

کی مروت اس کی عقل مندی ہے اور اس کا حسب و نسب اس کا اخلاق ہے۔ (ابن حبان، حاکم، نیز اس نے اسے مسلم کی شرط مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۱۵۶۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اے ابوذر! سوچ بچار جیسی کوئی عقل مندی نہیں۔ استغفار جیسا کوئی تقویٰ نہیں اور حسن اخلاق جیسا کوئی حسب و نسب نہیں۔ (طبرانی، ابن حبان)

۱۵۶۹- حضرت جابر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اور قیامت کے دن میرے نزدیک ترین لوگوں میں سے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں۔ (اسے ترمذی نے روایت کیا ہے نیز اس نے اسے حسن قرار دیا ہے)

۱۵۷۰- حضرت عبد اللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ میرے نزدیک بیٹھے گا؟ یہ بات آپ نے دیا تین دفعہ دہرائی۔ صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ! (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا (یہ وہ شخص ہے) جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے۔ (احمد، ابن حبان)

۱۵۷۱- حضرت ابو ثعلبہ نضی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زیادہ

الْمُؤْمِنِينَ دِينُهُ وَ مُرُوَّتُهُ عَقْلُهُ وَ حَسَبُهُ خُلُقُهُ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

۱۵۶۸- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالْتَذَنُّبِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ ابْنُ حَبَّانَ فِي حَدِيثٍ .

۱۵۶۹- وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ وَ أَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنَكُمْ اخْلَاقًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۱۵۷۰- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَ أَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حَبَّانَ .

۱۵۷۱- وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَبَّكُمْ

۱۵۶۷- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۱/۱ مستدرک حاکم ۱۲۳/۱ ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں مسلم ضعیف ہے۔

۱۵۶۸- طبرانی کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۱/۱۔

۱۵۶۹- سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی معالی الاخلاق۔

۱۵۷۰- مسند احمد ۱۸۵/۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۲/۱۔

نزدیک وہ ہو گا جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دور وہ ہو گا جو سب سے زیادہ بد اخلاق ہو گا۔ (احمد، ابن حبان۔ احمد نے اسے ایسی سند کے ساتھ بیان کیا جس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۵۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو سب سے بہتر اخلاق کے مالک ہیں، نرم مزاج ہیں، لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں اور لوگ ان سے مانوس ہوتے ہیں، اور تم میں سے انتہائی ناپسندیدہ وہ ہیں جو چغل خور ہیں، دوستوں میں تفریق پیدا کرنے والے ہیں، بے گناہوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔ (طبرانی)

۱۵۷۳- حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ زیادہ تر لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا سبب کون سی چیز ہوگی؟ آپ نے فرمایا اللہ کا ڈر اور بہتر اخلاق۔ پھر دریافت کیا گیا کہ زیادہ تر لوگوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا سبب کون سی چیز ہوگی؟ آپ نے فرمایا زبان اور شر مں گاہ۔ (ترمذی، ابن حبان، نیز ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے)

۱۵۷۴- حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ کی ملاقات ابو ذر سے ہوئی تو آپ نے انھیں فرمایا اے ابو ذر! کیا میں تمہیں ایسے دو کام نہ بتاؤں جو کرنے میں آسان ہیں، لیکن ترازو میں دوسرے کاموں سے زیادہ وزنی ہوں گے؟ انہوں نے عرض کیا

إِلَيَّ وَ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ مَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنْ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَ أَبْغَضَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ أَسْوَأُكُمْ أَخْلَاقًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۷۲- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ أَحْبَبَكُمْ إِلَيَّ أَحَابَسُكُمْ أَخْلَاقًا الْمُؤْتَمِنُونَ أَكْثَرًا الَّذِينَ يَأْتِفُونَ وَ يُؤْتِفُونَ وَإِنْ أَبْغَضَكُمْ الْمَشَاوُونَ بِالنِّمَمَةِ الْمُفْرَقُونَ بَيْنَ الْأَحْيَةِ الْمُتَمَسِّسُونَ لِلْبَرَاءِ الْغَيْبِ)).

۱۵۷۳- وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: تَقْوَى اللَّهِ وَ حَسَنُ الْخُلُقِ وَ أَسْئَلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ: ((الْفَمُ وَ الْفُرْجُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۷۴- وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَذْكَكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُ عَلَى الظَّهِيرِ وَ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا)) قَالَ:

۱۵۷۱- مسند احمد ۱۹۳/۴ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۰۱/۱۔

۱۵۷۲- معجم صغير طبرانی ۸۹/۲۔ لاشی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے: اس کی سند میں صالح بن بشیر المری ضعیف

راوی ہے۔

۱۵۷۳- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة باب ماجاء فی معالی الاخلاق، صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۰۱/۱۔

یا رسول اللہ! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا اچھے اخلاق اور خاموشی کو اپنالے، مجھے اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں نے ان جیسا کوئی کام نہیں کیا۔ (یعنی دنیا میں ان کے برابر کوئی کام نہیں) (ابویعلیٰ، بزار، طبرانی ان کی ایک سند صحیح ہے) ابوالشیخ نے اسے ”کتاب الثواب“ میں ابودرداء! کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابودرداء! کیا میں تمہیں دو ایسے کام نہ بتاؤں جو کرنے میں ہلکے پھلکے ہیں، لیکن ان کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ان جیسا کوئی کام مشروع نہیں فرمایا، وہ ہے خاموشی اور حسن اخلاق۔

www.KitaboSunnat.com

۱۵۷۵- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومن کے ترازو میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہوگا۔ (ابوداؤد ترمذی نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

۱۵۷۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اخلاق و عادات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، جس آدمی سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے حسن خلق نصیب فرماتا ہے اور جس سے برائی کا ارادہ ہو اسے بد اخلاقی دے دیتا ہے۔ (طبرانی)

بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَ طَوْلِ الصَّمْتِ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِعَظَمَتِهِمَا)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ أَحَدُ أَسَانِيدِهِمْ صَحِيحٌ وَ رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ فِي الثَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ أَلَا أَتَيْتُكَ بِأَمْرَيْنِ خَفِيفَ مَوْتُهُمَا عَظِيمَ أَجْرُهُمَا لَمْ يَلْقَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِعَظَمَتِهِمَا طَوْلَ الصَّمْتِ وَ حُسْنَ الْخُلُقِ)).

۱۵۷۵- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا شَيْءٌ أَثْقَلَ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۷۶- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ هَذِهِ الْأَخْلَاقُ مِنَ اللَّهِ فَمَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا مَنَحَهُ خُلُقًا حَسَنًا وَ مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا مَنَحَهُ خُلُقًا سَيِّئًا)).

۱۵۷۴- بیہقی نے مجمع الزوائد (۲/۸) میں کہا ہے: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں ”مجھے یہ حدیث سند ابویعلیٰ معاجم طبرانی میں نہیں مل سکی۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۴۰۶/۲۔

۱۵۷۵- سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق۔ سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی حسن الخلق۔

۱۵۷۶- بیہقی نے مجمع الزوائد (۲/۸) میں کہا ہے اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں مسلم بن علی ضعیف راوی ہے۔ مجھے یہ حدیث مجمع اوسط میں نہیں مل سکی۔

۱۵۷۷- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش اخلاقی گناہوں کو ایسے پگھلا دیتی ہے جیسے پانی اور بد خلقی عمل کو ایسے خراب کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو۔ (طبرانی، معجم)

۱۵۷۷- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ أَيْضًا وَالتَّبَهُّغِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْخُلُقُ الْحَسَنُ يُذِيبُ الْخَطَايَا كَمَا يُذِيبُ الْمَاءُ الْجَلِيدَ وَالْخُلُقُ السُّوءُ يَفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يَفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ)).

۱۵۷۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ایک عورت کے دو خاوند ہوں، پھر وہ مر جائے اور وہ اور اس کے دونوں خاوند جنت میں چلے جائیں تو وہ کس کی بیوی ہوگی پہلے کی یا دوسرے کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں اس سے بہتر سلوک کرتا ہے وہ اسے اختیار کرے گی اور وہ اس کا خاوند ہوگا۔ اے ام حبیبہ! حسن اخلاق دنیا و آخرت دونوں کو جیت گیا۔ (بزار، طبرانی)

۱۵۷۸- وَخَرَجَ الْبُزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا] يَا رَسُولَ اللَّهِ: الْمَرْأَةُ تَكُونُ لَهَا زَوْجَانِ ثُمَّ تَمُوتُ فَتَدْخُلُ الْحَنَّةَ هِيَ وَزَوْجَاهَا لِأَيِّهِمَا تَكُونُ لِلأَوَّلِ أَوْ لِلآخِرِ قَالَ: ((تُخَيَّرُ أَحْسَنَهَا خُلُقًا كَانَ مَعَهَا فِي الدُّنْيَا يَكُونُ زَوْجَهَا يَا أُمُّ حَبِيبَةَ ذَهَبَ حَسَنُ الْعُلُقِ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).

۱۵۷۹- حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایسے شخص کے لیے جنت کے ارد گرد ایک گھر کا ضامن ہوں جو حق پر ہوتے ہوئے بھی جھوٹے کو ترک کر دے اور ایسے شخص کے لیے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو مذاق کی حالت میں بھی جھوٹ نہ بولے اور ایسے شخص کے لیے

۱۵۷۹- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا رَاعِمٌ بَيْتٍ فِي رِئَاصِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمَرْأَةُ وَإِنْ كَانَ مُجْهِقًا وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَارِحًا وَبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ

۱۵۷۷- معجم اوسط طبرانی ۴۷۰/۱- ثمی نے مجمع الزوائد (۲/۱۸) میں کہا ہے: اس کی سند میں عیسیٰ بن میمون ضعیف راوی ہے۔ تبہی کی المدخل۔ الآداب اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۵۷۸- مسند بزار (کشف الاستار) ۴۰۸/۲- ثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے: ”اسے بزار اور طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبید بن اسحاق راوی متروک ہے۔ مجھے یہ حدیث طبرانی کے ہاں نہیں مل سکی۔

۱۵۷۹- سنن ابوداؤد کتاب الادب، باب فی حسن العلق۔ سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المراء۔ سنن ابن ماجہ کتاب الزہد، باب الریاء والسمة۔

جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

لِمَنْ حَسَنَ خُلُقُهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ ((رَبَضُ الْجَنَّةِ)) بِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَ بِالْتَحْرِيكِ هُوَ مَا حَوْلَهَا. وَ ((الرَّعِيمُ)) الْكَفِيلُ الضَّامِنُ.

۱۵۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی، اے میرے خلیل! اپنا اخلاق خوب صورت بنا اگرچہ کافروں سے سامنا ہو، تو نیک لوگوں کے رہنے کی جگہ میں رہے گا۔ میری تقدیر حسن اخلاق کے مالک شخص کے لیے یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ میں اسے اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دوں گا اور اس کو اپنے پڑوس میں رکھوں گا۔ (طبرانی)

۱۵۸۰- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا خَلِيلِي حَسَنَ خُلُقِكَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ تَدْخُلُ مَدْخَلَ الْأَبْرَارِ وَ إِنِ كَلِمَتِي سَبَقَتْ لِمَنْ حَسَنَ خُلُقُهُ أَنْ أَطْلُعَهُ تَحْتَ عَرْشِي وَ أَنْ أَسْقِيَهُ مِنْ حَضِيرَةِ قُدْسِي وَ أَنْ أُؤْتِيَهُ مِنْ جَوَارِي)).

۱۵۸۱- حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حسن اخلاق کے ذریعے بندے کو صوم و صلاۃ کے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔ (طبرانی، حاکم، نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

۱۵۸۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيُبْلِغُ الْعَبْدَ بِحَسَنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصُّوْمِ وَالصَّلَاةِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۵۸۲- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن خلق کے ذریعے بندہ آخرت کے عظیم درجات اور بلند مراتب پر فائز ہو جائے گا حالانکہ وہ عبادت میں کمزور ہو گا اور بد اخلاقی کے باعث جہنم کے نچلے ترین درجے

۱۵۸۲- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيُبْلَغُ بِحَسَنِ خُلُقِهِ عَظِيمَ دَرَجَاتِ الْآخِرَةِ وَ شَرَفَ الْمَنَازِلِ وَ إِنَّهُ لَصَعِيفُ الْعِبَادَةِ وَ إِنَّهُ

۱۵۸۰- بیہی نے مجمع الزوائد (۸/۲۰) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں مولیٰ بن عبد الرحمن ثقیف ضعیف ہے۔

۱۵۸۱- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مستدرک حاکم ۶۰/۱ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۵۸۲- معجم کبیر طبرانی ۲۳۳/۱ بیہی نے مجمع الزوائد (۲۵/۸) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے اپنے استاذ المقدام بن داؤد سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

میں چلا جائے گا۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۵۸۳- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سادہ لوح مسلمان اپنے حسن اخلاق اور خوش مزاجی کے ذریعے بہت بڑے روزہ دار اور راتوں کو قیام اللیل کے دوران قرآن مجید پڑھنے والے کے درجے کو پہنچ جائے گا۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے متابعات میں قابل قبول ہے)

يَتْلُغُ بِسُوءِ خُلُقِهِ أَسْفَلَ دَرَجَةِ فِي جَهَنَّمَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.
۱۵۸۴- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدَّدَ لِيَذْرَكَ دَرَجَةً الصَّوْمِ وَالْقَوَامِ بَيَّاتٍ اللَّهُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ وَكَرَمِ صُورَتِهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ إِسْنَادُهُ لَا بَأْسَ بِهِ فِي الْمَتَابَعَاتِ: ((الصُّرِّيَّةُ)) بفتح الضاد المعجمة هي السجية والطبيعة.

۱۵۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مومن اپنے حسن اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور تہجد گزار کے درجے کو پہنچ جائے گا (ابوداؤد، ابن حبان) حاکم نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور اسے بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں کہ (مومن اپنے حسن اخلاق کے ذریعے رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات حاصل کرے گا۔)

۱۵۸۴- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِيَذْرَكَ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةً الصَّائِمِ الْقَائِمِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ [وَقَالَ]: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِيَذْرَكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَاتٍ قَائِمِ اللَّيْلِ وَ صَائِمِ النَّهَارِ)).

۱۵۸۵- حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدمی حسن اخلاق کے ذریعے رات کو قیام کرنے والے اور دوپہروں کو پیا سارہنے والے کا درجہ حاصل کرے گا۔ (طبرانی)

۱۵۸۵- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لِيَذْرَكَ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةً الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ وَالصَّائِمِ بِالْهَوَاجِرِ)).

۱۵۸۳- مسند احمد ۱/۱۶۱ میں عرابہ جہنی سے اس کے ہم معنی روایت موجود ہے۔

۱۵۸۳- سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق - صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۳۵۰۔ مستدرک حاکم ۵۳/۱ میں حضرت عائشہ سے اس کے ہم معنی روایت موجود ہے۔

۱۵۸۵- معجم کبیر طبرانی ۱/۱۹۸۔

شرم و حیا کا ثواب

ثواب الحیاء

۱۵۸۶- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان کی ساٹھ یا ستر سے زائد شاخیں ہیں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا ذکر ہے اور سب سے کم، تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی شاخ ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۵۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «(الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَذْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ)» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۵۸۷- انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہو گا، فحش گوئی، بد اخلاقی ہے اور بد اخلاقی دوزخ میں ہو گی۔ (احمد، ابن حبان، ترمذی نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

۱۵۸۷- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «(الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَ الْبُذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَ الْجَفَاءُ فِي النَّارِ)» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۸۸- حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حیا اور ایمان دونوں ساتھی ہیں، جب ان میں سے ایک ختم ہو جائے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۵۸۸- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «(الْحَيَاءُ وَ الْإِيمَانُ قُرْنَانَا جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ)» رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٌ.

۱۵۸۹- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اسے معیوب بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں بھی ہو اسے

۱۵۸۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «(مَا كَانَ الْفَحْشَى فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَ مَا كَانَ

۱۵۸۶- صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب امور ایمان۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان و فضلها۔

۱۵۸۷- مسند احمد ۵۰۱/۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳/۲۔ سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الحیاء۔

۱۵۸۸- مستدرک حاکم ۲۲/۱۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

مزین کر دیتی ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

۱۵۹۰- حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حیا اور کم گوئی ایمان کی شاخیں ہیں اور بے حیائی اور زیادہ گوئی نفاق کی شاخیں ہیں (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے) طبرانی نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ حیا اور کم گوئی ایمان کا حصہ ہے اور وہ دونوں جنت کے نزدیک کرتے ہیں اور دوزخ سے دور کرتے ہیں۔ بے حیائی اور زیادہ گوئی شیطان کی طرف سے ہے اور یہ دونوں دوزخ کے نزدیک کر دیتے ہیں اور جنت سے دور۔ بے حیائی سے مراد فحش باتیں کرنا ہے اور زیادہ گوئی سے مراد زیادہ باتیں کرنا ہے جیسا کہ تقریریں کرنے والے (بعض) خطبا کرتے ہیں بات کو لمبا کرتے ہیں اور لوگوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ تعریف کی غرض سے فصاحت کا اظہار کرتے ہیں۔

الْحَيَاءُ لِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَةً)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۹۰- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْحَيَاءُ وَالْعَمِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِنْدَاءُ وَالْأَيَّانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ خَرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((الْحَيَاءُ وَالْعَمِيُّ مِنَ الْإِيمَانِ وَ هُمَا يُقَرِّبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُبَاعِدَانِ مِنَ النَّارِ وَ الْفَحْشُ وَالْإِنْدَاءُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ هُمَا يُقَرِّبَانِ مِنَ النَّارِ وَ يُبَاعِدَانِ مِنَ الْجَنَّةِ)) ((الْبُذَاءُ)) بَيَاءٌ مُوحِدَةٌ مُفْتُوحَةٌ وَ ذَالٌ مُعْجَمَةٌ مَمْلُودَةٌ وَ ((الْعَمِيُّ)) بِكسْرِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ عَقِيبَ هَذَا الْحَدِيثِ وَ الْعَمِيُّ قَلَّةُ الْكَلَامِ وَ ((الْبُذَاءُ)) هُوَ الْفَحْشُ فِي الْكَلَامِ وَ الْبَيَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هَوْلَاءِ الْخَطْبَاءِ الَّذِينَ يَخْطُبُونَ فَيَتَوَسَّعُونَ فِي الْكَلَامِ وَ يَتَفَصَّحُونَ فِيهِ مِنْ مَدَحِ النَّاسِ فِيمَا لَا يَرْضَى اللَّهُ تَعَالَى.

۱۵۹۱- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مذہب میں اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔

۱۵۹۱- وَخَرَجَ ابْنُ مَاجَهَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا

۱۵۸۹- سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحیاء، سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الفحش و التفحش۔

۱۵۹۰- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی العمی - معجم صغیر طبرانی (۲/۲۷۳) میں عمران بن حصین سے اس کے ہم معنی روایت موجود ہے۔

۱۵۹۱- سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحیاء، یصحیحی نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ صالح بن حیان اور سعید بن محمد الوراق دونوں ضعیف ہیں۔

(ابن ماجہ - اس نے اسے حضرت انسؓ کے حوالے سے بھی ذکر کیا ہے)

خَلُقَ الْإِسْلَامَ الْحَيَاءُ) وَ رَوَاهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

سچ بولنے کا ثواب

ثواب الصدق

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یہ وہ دن ہے کہ راست بازوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی، ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ابد الابد اس میں بستے رہیں گے، اللہ ان سے خوش ہو گیا اور وہ اللہ سے خوش ہو گئے، یہ بڑی کامیابی ہے۔“

اور فرمایا: ”اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور راست بازوں کے ساتھ رہو۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ [مائدہ: ۱۱۹]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ [توبہ: ۱۱۹]

نیز فرمایا: ”مومنوں میں سے کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اسے سچ کر دکھایا ان میں سے کچھ نے نذر پوری کر لی اور کچھ ان میں سے انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے اقرار کو) ذرا نہیں بدلا۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ [احزاب: ۲۳]

اور فرمایا: ”تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ﴾ [احزاب: ۲۴]

اور فرمایا: ”اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں..... اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالصَّادِقِينَ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ [تَعَالَى]: ﴿أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [احزاب: ۳۵]

اور فرمایا: ”اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ پرہیزگار ہیں، وہ جو چاہیں گے ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس موجود ہے، نیکی کرنے والوں کا یہی صلہ ہے تاکہ اللہ ان سے ان برائیوں کو جو انہوں نے کیں دور کر دے اور نیک

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصَّدَقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ جِزَاءُ الْمُحْسِنِينَ لِيَكْفُرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَ يَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ

کاموں کا جوہہ کرتے رہے انہیں صلہ دے۔“

۱۵۹۲- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ بولو، سچ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے۔ جھوٹ سے بچو، یہ بدی کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں دوزخ میں ہوں گے۔ (ابن حبان)

۱۵۹۳- حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ بولو یہ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے۔ جھوٹ سے بچو یہ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور یہ دونوں دوزخ میں ہوں گے۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۵۹۴- حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق بن جاتا ہے۔ جھوٹ بدی کا راستہ دکھاتا ہے اور بدی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۵۹۵- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس

الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۵﴾ [زمر : ۳۵]
۱۵۹۲- وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَ الْكَذِبِ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۵۹۳- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَ الْكَذِبِ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۵۹۴- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَ إِنْ الْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِنْ الرَّجُلُ لَيَصْدَقُ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا وَ إِنْ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَ إِنْ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَ إِنْ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۵۹۵- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى

۱۵۹۲- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۴۹۴/۷-

۱۵۹۳- معجم كبير طبرانی ۳۸۱/۱۹-

۱۵۹۴- صحيح بخاری، کتاب الادب، باب قوله تعالى، يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين، صحيح مسلم، کتاب البر والصلة، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله.

نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کا عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا سچ بولنا۔ جب آدمی سچ بولتا ہے تو وہ نیکی کرتا ہے اور جب وہ نیکی کرتا ہے تو وہ محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! دوزخ کا عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا جھوٹ۔ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو وہ برائی کرتا ہے اور جب برائی کرتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے اور جب کفر کرتا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی عبد اللہ بن سعید ہے، اس کی حدیث متابعت میں اچھی سمجھی جاتی ہے)

۱۵۹۶- حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، شرم گاہ کی حفاظت کرو، نظریں نیچے رکھو اور اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو۔ (احمد، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے)

۱۵۹۷- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری چھ باتیں مانو میں تم سے جنت کا وعدہ کرتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی شخص بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ قَالَ: ((الصَّدْقُ إِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرًّا وَإِذَا بَرًّا آمِنَ وَإِذَا آمِنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَمَلُ النَّارِ قَالَ: ((الكَذِبُ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ وَإِذَا فَجَرَ كَفَرَ وَإِذَا كَفَرَ - يَعْنِي - دَخَلَ النَّارَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ فِي إِسْنَادِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهَيْعَةَ وَ حَدِيثُهُ حَسَنٌ فِي الْمَتَابَعَاتِ.

۱۵۹۶- وَعَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَطَّابٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمْ الْجَنَّةَ اصْطَفُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَ أَقُولُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَ أَذُوا إِذَا أَوْثَقْتُمْ وَ احْفَظُوا لُؤُوسَكُمْ وَ غَضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَ كَفُّوا أَيْدِيَكُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۵۹۷- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قَالَ: ((تَقَبَّلُوا لِي سِتًّا أَتَقَبَّلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ إِذَا

۱۵۹۵- مسند احمد ۵/۱ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث موجود ہے۔

۱۵۹۶- مسند احمد ۳۲۳/۵- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۴۵/۱ مستدرک حاکم ۳۵۹/۴- ذہبی نے

کہا ہے اس کی سند مرسل ہے۔

۱۵۹۷- لامی نے مجمع الزوائد (۳۰۱/۱۰) میں کہا ہے: اسے ابو یعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور یزید بن شان کے علاوہ اس کے تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ اس کا سماع حضرت انس سے ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم بحقیقی (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلیٰ میں نہیں مل سکی۔ مستدرک حاکم ۳۵۹/۴۔

خلاف ورزی نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے۔ اپنی نظریں پٹی رکھو، اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھو اور شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ (اسے ابو یعلیٰ اور حاکم نے ذکر کیا ہے، نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے)

۱۵۹۸- حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، آپ نے وضو کے لیے پانی منگولیا، اپنا ہاتھ اس میں ڈبوایا اور وضو کیا۔ ہم نے باقی ماندہ پانی لیا اور پی لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم نے ایسے کیوں کیا؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کے پیش نظر۔ آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم سے محبت کرے تو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے، اسے ادا کرو، سچ بولو اور اپنے ہمسائے سے اچھا سلوک کرو۔ (طبرانی)

۱۵۹۹- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارے اندر چار خوبیاں ہوں تو جتنی بھی دنیا تم سے چھین جائے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ امانت کی حفاظت، سچ بات، حسن اخلاق اور حلال کمائی۔ (اسے احمد اور طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) ملاحظہ: حسن اخلاق کے بارے میں حضرت ابوامامہ کی حدیث پہلے بھی بیان ہو چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں اس شخص کے لیے جنت میں (یعنی حق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۵۹۸- بیہقی نے مجمع الزوائد (۲/۲۷۱) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبید بن واقد قیس ضعیف ہے۔ مجھے (یعنی حق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۵۹۹- مسند احمد (۲/۱۹۵) میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث موجود ہے۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۲/۲۹۵) میں کہا ہے: اسے احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے اور دونوں کی سند حسن ہے۔ مجھے (یعنی حق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ البتہ ابوامامہ کی حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

حَدَّثَنَا أَحَدُكُم فَلَا يَكْذِبُ وَإِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفُ وَإِذَا أُؤْتِمِنَ فَلَا يَخْنُ غَضَبُوا أَنْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَ احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ .

۱۵۹۸- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا بَطْهُورَ فَمَسَّ يَدَهُ فَتَوَضَّأَ فَتَتَبَعْنَاهُ فَحَسُونَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا حَمَلَكُم عَلَى مَا فَعَلْتُمْ)) قُلْنَا: حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ: ((فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يُحِبَّكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَأَدُوا إِذَا أُؤْتِمِنْتُمْ وَاصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَحْسِنُوا جَوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ)) .

۱۵۹۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا لَكَ مِنَ الدُّنْيَا حِفْظُ أَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيثٍ وَ حُسْنُ خَلِيقَةٍ وَ عِفَّةٌ فِي طَعْمَةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ تَقَدَّمَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ:

کے گرد ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا نہ کیا اور اس شخص کے لیے جنت کے وسط میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کرتے ہوئے بھی جھوٹ نہ بولا اور اس شخص کے لیے جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے اپنے اخلاق کو سنوار لیا۔ (ابوداؤد ترمذی نیز اس نے اسے حسن قرار دیا ہے)

۱۶۰۰- حضرت منصور بن معتمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ بولو اگرچہ اس میں تمہیں ہلاکت نظر آئے، نجات اسی میں ہے۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں اچھی سند کے ساتھ اسی طرح بطور معطل ذکر کیا ہے)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا زَعِيمٌ بَيْنَتِ فِي رِبَاضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمَوَاءَ وَ إِنْ كَانَ مُحِقًّا وَ بَيْنَتِ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَ إِنْ كَانَ مَازِحًا وَ بَيْنَتِ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنَهُ.

۱۶۰۰- [وَعَنْ] مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ: [قَالَ] رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَحَرَّوْا الصَّدَقَ وَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنَّ الْهَلَكَةَ فِيهِ فَإِنَّ فِيهِ النِّجَاةَ» رَوَاهُ ابْنُ الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ مُعْضَلًا مَكْذًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

مسلمان بھائیوں کے سامنے عاجزی اختیار کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جنہیں وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں۔“

مزید فرمایا: ”محمد اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل۔“

اور فرمایا: ”وہ (جو) آخرت کا گھر (ہے) ہم نے اسے ان لوگوں کے لیے تیار کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد نہیں کرنا چاہتے اور انجام تو پر ہیزگاروں ہی کا ہے۔“

ثَوَابُ مَنْ تَوَاضَعَ لِإِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِينَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾

[مائتہ: ۵۴]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَرَارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ [فتح: ۲۹]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ غُلُوبًا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾. [القصص: ۸۳]

۱۶۰۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَ مَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَ مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۰۱- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ دولت کو کم نہیں کرتا اور درگزر کرنے سے اللہ تعالیٰ آدمی کی عزت بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی شان بلند کر دیتا ہے۔ (مسلم)

۱۶۰۲- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِيْ هَكَذَا وَ جَعَلَ يُرِيدُ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ وَ أَذْنَاهَا رَفَعْتُهُ هَكَذَا وَ جَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ وَ رَفَعَهَا نَحْوَ السَّمَاءِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبُزَارُ وَ رَجَّاهُمَا رَجَالُ الصَّحِيحِ وَ الطَّبْرَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ أَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ وَ قَالَ: انْتَعِشْ نَعَشَكَ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَ مَنْ تَكَبَّرَ قَصَمَهُ اللَّهُ وَ قَالَ: اخْسَأْ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَ فِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ)).

۱۶۰۲- حضرت عمر بن خطابؓ نے میرے علم کے مطابق (نبی کریم ﷺ) کی طرف منسوب کر کے بیان کیا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری خاطر اس طرح تواضع کرتا ہے، آپؐ نے ہاتھ کے اندرونی حصے کو زمین کی طرف کیا اور اس کے نزدیک لے گئے، میں اسے اس طرح بلند کرتا ہوں۔ آپؐ نے ہاتھ کے اندرونی حصے کو آسمان کی طرف کیا اور اسے اوپر اٹھایا (اسے احمد اور بزار نے ذکر کیا ہے اور دونوں کے راوی صحیح بخاری والے ہیں) طبرانی نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو! تواضع اختیار کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی شان بلند کر دیتا ہے اور فرمایا جو بلند ہونے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے۔ وہ شخص لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوتا ہے اگرچہ اپنے ہاں چھوٹا ہو اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دبتا ہے اور فرمایا (اگر چاہتا ہے) تو رسوائی اختیار کرے۔ یہ شخص لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے اور اپنے جی میں بڑا۔

۱۶۰۳- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ۱۶۰۳- حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۱- صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع-

۱۶۰۲- مسند احمد ۳۸۶/۲ میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ بیہی نے مجمع الزوائد (۸۲/۸) میں کہا ہے: اسے احمد بزار اور طبرانی (معجم اوسط) نے ذکر کیا ہے۔ احمد اور بزار کے راوی صحیح بخاری والے ہیں اور طبرانی کی سند میں سعید بن سلام عطار کذاب ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث بزار اور طبرانی کے ہاں نہیں مل سکی۔

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے سر کی باگ ڈور ہوتی ہے اور وہ ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ جب وہ تواضع کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کی باگ اوپر اٹھا اور جب تکبر کرتا ہے تو فرشتے سے کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کی باگ نیچے کر دے۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۰۴- حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک درجہ جھکتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند کرتا جاتا ہے حتیٰ کہ اسے اعلیٰ علیین تک پہنچا دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ کم کرتا جاتا ہے حتیٰ کہ اسے نچلوں سے بھی نچلے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص ایسے پتھر کے اندر بھی کوئی کام کرے جس کا کوئی دروازہ ہو نہ سوراخ، وہ لوگوں کے سامنے ضرور آجائے گا، جتنا بھی وہ اسے چھپالے۔ (اسے ابن حبان نے ذکر کیا ہے۔ یہ الفاظ اسی کے ہیں اور ابن ماجہ نے اسے بالا اختصار ذکر کیا ہے)

۱۶۰۵- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے اور جو اس کے سامنے تکبر کا اظہار کرے اللہ تعالیٰ اسے گرا دیتا ہے۔ (طبرانی)

۱۶۰۶- نصیح عسی نے رجب مصری سے بیان کیا ہے کہ

عَنْهُمَا: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا فِي رَأْسِهِ حَكْمَةٌ يَبْدُو مَلَكٌ فَإِذَا تَوَاضَعَ قِيلَ: لِلْمَلِكِ ارْفَعْ حَكْمَتَهُ وَإِذَا تَكَبَّرَ قِيلَ لِلْمَلِكِ ضَعِ حَكْمَتَهُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ: ((الْحَكْمَةُ)) بِالتَّحْرِيكِ هِيَ مَا يَجْعَلُ فِي رَأْسِ الدَّابَّةِ لِقَادَ بِهِ.

۱۶۰۴- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ دَرَجَةً يَرْفَعَهُ اللَّهُ دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَعْلَى عِلْمِينَ وَمَنْ تَكَبَّرَ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةً يَضَعَهُ اللَّهُ دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ سَافِلِينَ وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ يَغْمُلُ فِي صَخْرَةٍ صَمَاءَ لَيْسَ عَلَيْهَا بَابٌ وَلَا كُوَّةٌ لَخَرَجَ مَا غَيَّبَهُ لِلنَّاسِ كَأَنَّا مَا كَانَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِحْصَارٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَهَذَا لَفْظُهُ.

۱۶۰۵- وَخَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ مَنْ تَوَاضَعَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ رَفَعَهُ اللَّهُ وَمِنْ أَرْفَعَهُ عَلَيْهِ وَضَعَهُ اللَّهُ)).

۱۶۰۶- وَعَنْ نَصِيبِ الْعَنَسِيِّ عَنْ

۱۶۰۳- معجم کبیر طبرانی ۲۱۹/۱۲۔ بیہی نے مجمع الزوائد (۸۲/۸) میں کہا ہے: اس کی سند حسن ہے۔

۱۶۰۳- سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب البراءة من الکبر والتواضع۔ یوصی نے زوائد میں کہا ہے: یہ سند ضعیف ہے۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴۷۵/۷۔

۱۶۰۵- طبرانی کی بیہی معجم کے مطبوعہ حصے میں یہ نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴۵۷/۷ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مذکور ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جو تواضع کرتا ہے، لیکن اپنے آپ کو گھنیا ظاہر نہیں کرتا، اپنے آپ کو کمزور سمجھتا ہے، لیکن کسی سے کچھ مانگتا نہیں جو مال و دولت اکٹھی کرتا ہے اسے نافرمانی کے کاموں میں خرچ نہیں کرتا، کمزوروں اور مسکینوں پر مہربانی کرتا ہے، فہم و فراست کے مالک اور دانش ور لوگوں سے مل جل کر رہتا ہے، اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جس کی روزی حلال ہے، باطن اچھا ہے اور ظاہر شریفانہ ہے۔ لوگوں سے اپنے شر کو دور رکھتا ہے، اس آدمی کے لیے خوش خبری ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اور ضرورت سے زائد دولت صدقہ کر دیتا ہے اور ضرورت سے زائد باتیں روکے رکھتا ہے۔ (اس حدیث کو طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔)

رَكِبَ الْمِصْرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طُوبَى لِمَنْ تَوَاضَعَ لِي غَيْرِ مَنَقَصَةٍ وَ ذَلَّ لِي نَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَ اتَّقَى مَالًا جَمَعَهُ لِي غَيْرِ مَغْصِبَةٍ وَ رَحِمَ أَهْلَ [الدُّلَى] وَ الْمَسْكِنَةَ وَ خَالَطَ أَهْلَ الْفَقْهِ الْحِكْمَةَ طُوبَى لِمَنْ طَابَ كَتَبُهُ وَ صَلَحَتْ سَرِيرَتُهُ وَ كَرُمَتْ عَلَانِيَتُهُ وَ عَزَلَّ عَنِ النَّاسِ شَرُّهُ طُوبَى لِمَنْ عَمِلَ بَعْلِهِ وَ اتَّقَى الْفَضْلَ [مِنْ مَالِهِ وَ أَمْسَكَ الْفَضْلَ] مِنْ قَوْلِهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ قُلْتُ رَكِبَ مُخْتَلَفٌ فِي صُحْبَتِهِ وَ قَدْ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ الْحَافِظُ: هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ.

بردباری اختیار کرنے، درگزر کرنے

اور غصہ پی جانے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکوں کو پسند کرتا ہے، ایسے لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ بستے رہیں گے اور اچھے کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے۔“

اور فرمایا: ”اور جو اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (مصائب پر) صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں

ثواب الحلم والصفح وکظم

الغیظ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿هُوَ الْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَ اللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [إِلَى قَوْلِهِ] ﴿أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ﴾ [ال عمران : ۳۶]

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ أَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَ عَلَانِيَةً وَ يَذَرُونَ

۱۲۰۶- معجم کبیر طبرانی ۶۹/۵- بیہقی نے مجمع الزوائد (۲۲۹/۱۰) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے صحیح عسی سے انہوں رکب سے ذکر کیا ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں ہو اور باقی راوی ثقہ ہیں۔ رکب کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ: ”یہ حدیث حسن ہے۔“ واللہ اعلم۔

سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے عاقبت کا گھر ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے اور فرشتے ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تم پر رحمت ہو، یہ تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے، عاقبت کا گھر خوب (گھر) ہے۔“

اور فرمایا: ”اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔“

اور فرمایا: ”اور اگر معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بھی بخشے والا بڑا مہربان ہے۔“

مزید فرمایا: ”تم (سخت کلامی) کا ایسے طریقے سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے) سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے اور یہ بات انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور انہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔“

۱۶۰۷- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیؐ کو فرمایا تمہارے اندر دو ایسی خوبیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے ایک ہے بردباری اور دوسری ہے دھیما پن۔ (مسلم)

۱۶۰۸- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ أُولَئِكَ لَهُمْ غُفَى الدَّارِ جَنَّاتٍ عَذْنٌ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿[رعد: ۲۴]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ﴾ [شوری: ۳۷]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَوَإِنْ تَغَفَرُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [التغابن: ۱۴]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلْقَاها إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقَاها إِلَّا ذُو حِظٍّ عَظِيمٍ﴾ وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ. [فصلت: ۳۴-۳۵]

۱۶۰۷- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَشْجِ (إِنْ فِلكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ تَعَالَى الْحِلْمُ وَالْإِنْفَاةُ) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۰۸- وَخَرَجَ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْقَبْدَ لَيَذُرُّكَ بِالْحِلْمِ دَرَجَةً الصَّائِمِ الْقَائِمِ)).

” (مومن) بندہ بردباری کے ذریعے روزہ دار تہجد گزار کے درجے کو پالے گا۔“ (ابوالشیخ ابن حبان)

۱۶۰۹- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ درجات بلند کر دیتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو شخص تمہارے ساتھ بد اخلاقی کرتا ہے اس کے ساتھ بردباری سے پیش آؤ اور جو تم پر زیادتی کرتا ہے اسے معاف کر دو اور جو تمہیں محروم رکھتا ہے اسے دو اور جو تم سے قطع رحمی کرتا ہے اس سے صلہ رحمی کرو۔ (بزار، طبرانی)

۱۶۰۹- وَخَرَجَ الْبَزَارُ وَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهِ الدَّرَجَاتِ)) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((تَحْلُمُ عَلَى مَنْ جَهَلَ عَلَيْكَ وَ تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَ تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ)).

۱۶۱۰- حضرت (عبداللہ) بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ ہر ایسے شخص پر حرام ہے جو نرم مزاج، نرم گفتار، ملنسار اور ہنس کھ ہو۔ (یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔ ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے)

۱۶۱۰- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا تَخْرُجُ النَّارُ عَلَى كُلِّ هَيْنٍ لَيْنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ هَذَا لَفْظُهُ.

۱۶۱۱- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مجھے اللہ عزوجل کے غضب سے کون سی چیز دور کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: تو غصہ نہ کر۔ (احمد، ابن حبان)

۱۶۱۱- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُبَاعِدُنِي مِنْ غَضَبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ((لَا تَغْضَبُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۶۱۲- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے مجمع الزوائد (۱۸۹/۸) میں کہا ہے: اس کی سند میں یوسف بن خالد سنی کذاب ہے۔ طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۶۱۲- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۱۶۰۹- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۹۸/۲۔ بیہی نے مجمع الزوائد (۱۸۹/۸) میں کہا ہے: اس کی سند میں یوسف بن خالد سنی کذاب ہے۔ طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۶۱۰- سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (۴۵)۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۴۶/۱۔

۱۶۱۱- مسند احمد ۱۷۵/۲، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴۷۹/۷ میں یہ حدیث جاریہ بن قدامہ سے مذکور

کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو غصہ نہ کیا کر، تجھے جنت مل جائے گی۔ (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بہادر پچھاڑنے سے نہیں ہوتا، بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پا لے (بخاری، مسلم) اسی حدیث کو احمد نے ایک آدمی سے بیان کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے خطبہ کے دوران موجود تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پورا پورا بہادر، پورا پورا بہادر، پورا پورا بہادر وہ شخص ہے جسے غصہ آئے پھر اس کا غصہ بڑھ جائے، اس کا چہرہ سرخ ہو جائے، اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، پھر وہ اپنے غصے کو پچھاڑ دے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذُلْنِي عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۱۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثٍ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصُّرْعَةُ كُلُّ الصُّرْعَةِ الصُّرْعَةُ كُلُّ الصُّرْعَةِ الصُّرْعَةُ الَّذِي يَغْضَبُ فَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ وَيَقْشَعُرُ جِلْدُهُ فَيَصْرَعُ غَضَبُهُ)) ((الصُّرْعَةُ)) بضم الصاد وفتح الراء هو الذي يصرع الناس بقوته .

۱۶۱۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا غصہ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو اٹھا لیتا ہے اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ (طبرانی)

۱۶۱۴- وَحَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ دَفَعَ غَضَبَهُ رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ وَمَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ مَتَرًا اللَّهُ عَزَّ وَتَعَالَى)).

۱۶۱۵- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص میں تین خوبیاں پائی جائیں

۱۶۱۲- عائشہ نے مجمع الزوائد (۷۰/۸) میں کہا ہے۔ اسے طبرانی نے اوسط اور کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کے ہاں نہیں مل سکی۔

۱۶۱۵- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ دَفَعَ غَضَبَهُ رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ وَمَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ مَتَرًا اللَّهُ عَزَّ وَتَعَالَى)).

۱۶۱۳- صحيح بخاری، كتاب الادب، باب الحذر من الغضب - صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب فضل يملك نفسه عند الغضب - مسند احمد ۳۶۷/۵۔

گی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں جگہ دے گا، اپنی رحمت کے ذریعے اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اسے اپنی محبت میں شامل کر دے گا۔ جب اسے کچھ ملے تو وہ شکر ادا کرے، جب طاقت ہو تو معاف کر دے اور جب غصے میں ہو تو نرم پڑ جائے۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَوَاهُ اللَّهُ فِي كَنَفِهِ وَسَتَرَ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهِ وَادْخَلَهُ فِي مُحَبَّتِهِ مَنْ إِذَا أُعْطِيَ شَكَرَ وَإِذَا قَلَّرَ غَفَرَ وَإِذَا غَضِبَ قَتَرَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۶۱۶- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ادْفَعْ بِالَّذِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ کی تفسیر اس طرح منقول ہے کہ (اس سے مراد) غصے کے وقت صبر کرنا، بدسلوکی کے وقت معاف کرنا ہے اور جب وہ ایسے کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ فرمائے گا اور ان کا دشمن ان کے سامنے جھک جائے گا۔ (اسے بخاری نے بطور معلق ذکر کیا ہے)

۱۶۱۶- وَعَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ادْفَعْ بِالَّذِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ قَالَ: ((الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلُوا [ذَلِكَ] عَصَمَهُمُ اللَّهُ وَخَصَّصَ لَهُمْ غَدُوَّهُمْ)) ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ مُعَلَّقًا.

۱۶۱۷- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ ثواب والا گھونٹ غصے کا گھونٹ ہے جسے کوئی شخص اللہ کی رضامندی کے لیے پی لے۔ (اسے ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے، اس کی سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۶۱۷- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَغْظَمَ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ جُرْعَةٍ غِيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَرِجَالُ إِسْنَادِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۶۱۸- حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص انتقام لینے کی طاقت ہونے کے باوجود غصہ پی لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سب لوگوں کے سامنے بلائے گا اور

۱۶۱۸- وَعَنْ ابْنِ مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غِيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى

۱۶۱۳- معجم اوسط طبرانی ۱۸۹/۲- بخاری نے مجمع الزوائد میں کہا ہے: ”اس کی سند میں ایک راوی عبدالسلام بن حاشم ضعیف ہے۔“

۱۶۱۵- مستدرک حاکم ۱۲۵/۱ ذہبی نے کہا ہے اس کی سند میں ایک راوی ابو حاتم ہے۔ میرے علم میں اس کی حدیث جھوٹ (پر جی) ہے۔

۱۶۱۶- صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب سورة حم السجدة۔
۱۶۱۷- سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحلم۔ بصری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند صحیح ہے۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

اسے اپنی مرضی کی حور عین پسند کرنے کا اختیار دے گا۔“ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی نیز اس نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

أَنْ يُفْلِدَهُ دَعَاہُ اللّٰهُ عَلٰی رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخْرِجَہُ مِنَ الْخُورِ الْعِیْنِ مَا شَاءَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَہُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

ظلم و زیادتی کرنے والے کو معاف کرنے کا ثواب

ثَوَابُ مَنْ عَفَا عَمَّنْ ظَلَمَهُ أَوْ جَنَى عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے، لیکن جو شخص بدلہ معاف کر دے گا وہ اس کے لیے کفارہ ہوگا۔“ حضرت ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ کفارے سے مراد اللہ تعالیٰ کی بخشش اور ثواب عظیم ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ﴾ [مائدہ: ۴۵] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَغْفِرَةٌ لَّہٗ عِنْدَ اللّٰهِ وَ ثَوَابٌ عَظِیْمٌ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور غصے کو روکتے اور لوگوں کا قصور معاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔“

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظِ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [ال عمران : ۱۳۴]

نیز فرمایا: ”تو تم (ان لوگوں سے) اچھی طرح سے درگزر کرو۔“

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاَصْفَحْ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ﴾ [الحجر : ۸۵]

اور فرمایا: ”اور اگر تم انہیں تکلیف دینا چاہو تو اتنی ہی دود جتنی تمہیں ان سے پہنچی اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت اچھا ہے۔“

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَا تَنْصُرْتُمْ لَهَاوٰ خَیْرٌ لِّلصَّابِرِیْنَ﴾ [نحل : ۱۲۶]

اور فرمایا: ”انہیں چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔“

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ [نور : ۲۲]

اور فرمایا: ”اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے مگر جو درگزر کرے اور (معاظمتے کو) درست کرے تو اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔“

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلٰی اللّٰهِ﴾ [شوری : ۴]

اور فرمایا: ”اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ إِنَّ

یہ ہمت کے کام ہیں۔“

اس مسئلے میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

۱۶۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ دولت کو کم نہیں کرتا، کسی کو معاف کرنے کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں ہی اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلند ہی کرتا ہے۔ (مسلم)

۱۶۲۰- حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تین کاموں کو میں حلفاً بیان کرتا ہوں۔ صدقہ کرنے سے دولت کم نہیں ہوتی لہذا صدقہ کیا کرو، اگر کوئی آدمی کسی کی زیادتی پر درگزر کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عزت میں ضرور اضافہ کرے گا، اور جو شخص بھیک کا دروازہ کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے محتاجی کا دروازہ ضرور کھول دیتا ہے۔ (اسے احمد، بزار اور ابویعلیٰ نے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک کی سند ناقابل اعتراض ہے)

۱۶۲۱- حضرت ابوبکرؓ انماريؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، میں تین چیزوں کو حلفاً بیان کرتا ہوں اور میں تمہیں حدیث سنارہا ہوں، اسے یاد کر لو، صدقہ کی وجہ سے کسی کی دولت کم نہیں ہوتی، جس آدمی پر ظلم کیا جائے اور وہ صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کر دیتا ہے

ذَلِكَ لِمَنْ عَزِمَ الْأُمُورَ [شوری: ۴۳] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ.

۱۶۱۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ [عَبْدًا] بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعُ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَتَقَدَّمَ.

۱۶۲۰- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كُنْتُ لِحَالِفًا عَلَيْهِمْ لَا يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا وَلَا يَغْفُو عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عِزًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَ أَحَدُ أَسَانِيْدِهِمْ لِأَبَاسٍ بِهِ.

۱۶۲۱- وَعَنْ أَبِي كَبِيْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((ثَلَاثٌ أَفْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأَحَدُهُنَّكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ: مَا نَقَصَ مَالٌ عَبْدٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظَلَمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ

۱۶۱۹- اس کی تحریک بیان ہو چکی ہے۔

۱۶۲۰- مسند احمد ۱/۱۹۳- مسند بزار (كشف الاستار) ۴۴۰/۱- بیہی نے مجمع الزوائد (۱۰۵/۳) میں کہا ہے: ”احمد ابویعلیٰ اور بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی کا نام ذکر نہیں ہوا۔“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث ابویعلیٰ کے ہاں نہیں مل سکی۔

۱۶۲۱- مسند احمد ۴/۲۳۱- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء مثل الدنيا مثل أربعة نفر-

اور جو آدمی بھیک کا دروازہ کھولے اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر و فاقے (یا ایسا ہی کوئی لفظ آپ نے استعمال کیا) کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (احمد، ترمذی نیز اس نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے)

عِزًّا وَلَا فَتْحَ عِنْدَ بَابِ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا))
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۲۲- حضرت سحبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص انعام ہونے پر شکر ادا کرے، آزمائش ہونے پر صبر کرے، ظلم کرے تو معافی مانگے، اس پر ظلم کیا جائے تو معاف کرے، پھر آپ خاموش ہو گئے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا ((أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَ هُمْ مُهْتَدُونَ)) ”انہی کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔“ (طبرانی)

۱۶۲۲- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَحْبَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أُعْطِيَ فَشَكَرَ وَ انْبُلِيَ فَصَبَرَ وَ ظَلَمَ فَاسْتَغْفَرَ وَ ظَلِمَ فَفَقَرَ)) ثُمَّ سَكَتَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَهُ قَالَ: ((أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَ هُمْ مُهْتَدُونَ)) ((سَحْبَرَةَ)) بفتح السين المهملة و إسكان الحاء المعجمة بَعْدَهُمَا بَاءٌ مُوحِدَةٌ مُفْتُوحَةٌ ثُمَّ رَاءٌ ثُمَّ تَاءٌ تَأْنِيثٌ يَقَالُ: إِنَّ لَهُ صَحْبَةً وَ اللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۶۲۳- حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے لیے اونچی عمارتیں بنائی جائیں اور اس کے درجات بلند کیے جائیں، وہ ظلم کرنے والے کو معاف کرے، جو نہیں دیتا اسے دے اور جو قطع رحمی کرتا ہے اس سے صلہ رحمی کرے۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۲۳- وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَرَّ أَنْ يُشْرَفَ لَهُ الْبَنِيَانُ وَ تُرْفَعَ لَهُ الدَّرَجَاتُ فَلْيَغْفُ عَمَّنْ ظَلَمَهُ وَ يُعْطِ مَنْ حَرَمَهُ وَ يَصِلَ مَنْ قَطَعَهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۶۲۴- حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو تم سے بے وقوفی کا مظاہرہ کرتا ہے اس سے بردباری سے پیش آؤ،

۱۶۲۴- وَخَرَجَ الْبُزَارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أَذَلُّكُمْ عَلَى مَا يُرْفَعُ اللَّهُ بِهِ الدَّرَجَاتُ)) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ

۱۶۲۲- معجم کبیر طبرانی ۱/۶۳۷۔

۱۶۲۳- مستدرک حاکم ۲/۲۹۰۲۔ ذہبی نے کہا ہے: ابوامیر کو دار قطنی نے ضعیف قرار دیا ہے اور اسحاق کی عبادہ سے ملاقات نہیں ہے۔

۱۶۲۴- مسند بزار (کشف الاستار) ۲/۳۹۸۔

جو تم پر ظلم کرتا ہے اسے معاف کر دو اور جو تمہیں محروم رکھتا ہے اسے دو اور جو تم سے قطع رحمی کرتا ہے اس سے صلہ رحمی کرو۔ (بزار)

۱۶۲۵- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی میں تین خوبیاں ہوں اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان کر دے گا اور اپنی رحمت کے ذریعے اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ قربان وہ کون سی خوبیاں ہیں؟ آپ نے فرمایا جو تجھے محروم رکھتا ہے تو اسے دے، جو تجھ سے قطع رحمی کرتا ہے اس سے صلہ رحمی کر اور جو تجھ پر ظلم کرتا ہے اسے معاف کر۔ جب تو یہ کام کرے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (بزار، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۲۶- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مہربان بن جاؤ تمہارے اوپر مہربانی کی جائے گی، تم معاف کرو تمہیں بخش دیا جائے گا۔ (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۲۷- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس آدمی کے جسم پر کوئی چوٹ آجائے اور وہ اس کے عوض صدقہ کرے اللہ تبارک و تعالیٰ صدقے کے برابر اس کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

اللہ قَالَ: ((تَحْلُمُ عَلَى مَنْ جَهِلَ عَلَيْكَ وَ تَغْفِرُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَ تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ)).

۱۶۲۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنْ فِيهِ حَاسِبُهُ اللَّهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ)) قَالُوا وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبِیْ أَنْتَ وَ أُمِّی قَالَ: ((تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَ تَغْفِرُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَ الْحَاكِمُ بِخَوَرِهِ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۶۲۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((ارْحَمُوا تَرْحَمُوا وَ اغْفِرُوا يُغْفَرُ لَكُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۱۶۲۷- وَعَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُجْرَحُ فِي جَسَدِهِ جِرَاحَةٌ فَيَتَصَدَّقُ بِهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رَجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۶۲۵- مسند بزار (كشف الاستار) ۳۸۳/۲- مستدرک حاکم ۵۱۸/۲- ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں سلیمان راوی ضعیف ہے۔

۱۶۲۶- مسند احمد ۱۶۵/۲-

۱۶۲۷- مسند احمد ۳۱۶/۵-

۱۶۲۸- حضرت عدی بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ کے عہد میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے دانت توڑ دیئے اور اسے دیت دینا چاہی تو اس آدمی نے تین گنا سے کم دیت لینے سے انکار کر دیا (دانت توڑنے والے) آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص قتل یا اس سے کم (جرم) کا صدقہ کر دیتا ہے وہ قیامت کے دن اس کے لیے کفارہ ہو گا۔ (اسے ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۲۹- حضرت ابوسفرؓ بیان کرتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا، انصاری نے حضرت معاویہؓ سے زیادتی کے بدلے کا مطالبہ کیا اور کہا اے امیر المؤمنین! اس آدمی نے میرا دانت توڑ دیا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے اسے کہا ہم تجھے خوش کر دیتے ہیں، جب کہ دوسرے آدمی نے بھی حضرت معاویہ سے اصرار کیا حتیٰ کہ وہ پریشان ہو گئے اور کہنے لگے تو جانے اور تیرا سا تھی جانے۔ حضرت ابودرداءؓ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہ کہنے لگے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، جس آدمی کو کوئی شخص جسمانی تکلیف پہنچائے اور وہ اسے معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کر دیتا ہے اور غلطی معاف کر دیتا ہے۔ انصاری کہنے لگا کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا میرے کانوں نے یہ (حدیث) سنی ہے اور میرے ذہن نے اسے محفوظ رکھا ہے۔ وہ کہنے لگا جب میں اسے چھوڑتا ہوں۔ حضرت معاویہؓ کہنے لگے میں یقیناً

۱۶۲۸- وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: هَتَمَ رَجُلٌ فَمَ رَجُلٍ عَلَى عَهْدِ مُعَاوِيَةَ فَأَعْطَى دِيْنَتَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ حَتَّى أُعْطِيَ ثَلَاثًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِدَمٍ أَوْ ذُوْنَهُ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۲۹- وَعَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: ذَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا ذَقَّ سِنِّي فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ وَآلَحَ الْآخَرُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: شَأْنُكَ بِصَاحِبِكَ وَ أَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ: أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَ خُطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةٌ)) فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قَالَ: فَإِنِّي أَذْرُهَا لَهُ قَالَ: مُعَاوِيَةُ: لَا

۱۶۲۸- لاشی نے مجمع الزوائد (۳۰۲/۶) میں کہا ہے: ”اسے ابویعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور عمران بن حلیمان کے علاوہ اس کے تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ اس میں معمولی ضعف ہے اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔“

۱۶۲۹- سنن ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فی العفو۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب العفو فی القصاص۔

تھے خسارے میں نہیں رہنے دوں گا اور اسے بیت المال میں سے دینے کا حکم جاری کر دیا۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ میرے علم میں نہیں ہے کہ ابن سفر نے ابودرداء سے سنا ہو۔ مصنف کہتا ہے کہ ابن ماجہ نے یہ حدیث اچھی سند کے ساتھ مرفوع ذکر کی ہے)

۱۶۳۰- حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو جمع کرے گا، ایک آواز آئے گی، اہل فضل کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے، وہ تھوڑی تعداد میں ہوں گے اور جلدی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے، انہیں سامنے سے فرشتے ملیں گے، وہ کہیں گے تم جلدی جلدی جنت میں جانے والے کون ہو؟ وہ کہیں گے ہم اہل فضل ہیں۔ وہ پوچھیں گے تمہاری کیا خوبی ہے؟ وہ کہیں گے جب ہم پر ظلم ہوتا تھا ہم صبر کرتے تھے اور جب ہم سے بد سلوکی ہوتی تھی ہم برداشت کرتے تھے۔ انہیں کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ، نیک کام کرنے والوں کا یہ صلہ بہترین ہے۔ (الترغیب والترہیب)

۱۶۳۱- حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بندے حساب کے لیے کھڑے ہوں گے، کچھ لوگ تلواریں گردنوں پر رکھ کر آئیں گے، ان سے خون بہہ رہا ہوگا، وہ جنت کے دروازے پر بھیڑ کریں گے۔ پوچھا جائے گا یہ کون ہیں؟ جواب آئے گا یہ شہداء ہیں جو زندہ تھے اور رزق دیئے جاتے تھے۔ پھر ایک آواز آئے گی جن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے وہ کھڑے ہو جائیں اور جنت میں چلے جائیں، پھر دوبارہ آواز آئے گی جن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے

حَرَمَ لَا أَحْبَبْتُكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا أَعْرِفُ لِابْنِ السَّفَرِ سِمَاعًا مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قُلْتُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ الْمَرْفُوعُ مِنْ هَذِهِ الطَّرِيقِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۳۰- وَخَرَجَ الْأَصْبَهَانِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَ التَّرْهِيْبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْخَلَائِقَ نَادَى مُنَادٍ أَيْنَ أَهْلُ الْفَضْلِ قَالَ: فَنَقُومُ نَاسٌ وَهُمْ يَسِيرُونَ فَيَنْطَلِقُونَ مِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَلَتَقَاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ: إِنَّا نَرَاكُمْ مِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَمَنْ أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ أَهْلُ الْفَضْلِ فَيَقُولُونَ: وَ مَا فَضْلُكُمْ فَيَقُولُونَ: كُنَّا إِذَا ظَلَمْنَا صَبْرًا وَإِذَا أَسِيءَ إِلَيْنَا حَمَلْنَا فَيَقَالُ لَهُمْ اذْخُلُوا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ)).

۱۶۳۱- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا وَقَفَ الْعِبَادُ لِلْحِسَابِ جَاءَ قَوْمٌ وَاضِعِي سِيوفِهِمْ عَلَى رِقَابِهِمْ تَقَطَّرُ دَمًا فَازْذَحَمُوا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَقِيلَ مَنْ هَؤُلَاءِ قِيلَ الشُّهَدَاءُ كَانُوا أَحْيَاءَ مَرْزُوقِينَ ثُمَّ نَادَى مُنَادٍ لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ ثُمَّ نَادَى الْغَائِيَةَ لِيَقُمْ مَنْ

ہے وہ کھڑے ہو جائیں اور جنت میں چلے جائیں۔ صحابی نے پوچھا کن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو معاف کر دینے والے۔ پھر تیسری آواز آئے گی جن کا اجر اللہ کے ذمے ہے وہ کھڑے ہو جائیں۔ کئی ہزار آدمی کھڑے ہو جائیں گے اور حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (اے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۳۲- (حضرت انسؓ) ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، اچانک ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اتنا ہنسے کہ سامنے والے دانت نمایاں ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ کیوں ہنسے؟ آپ نے فرمایا میری امت کے دو آدمی رب العزت کے سامنے گھٹنے فیک کر بیٹھے ہوں گے، دونوں میں سے ایک کہے گا اے میرے رب! مجھے میرے اس بھائی سے ظلم کا بدلہ لے کر دیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا تم اپنے بھائی سے کیا لو گے اب تو اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہی۔ وہ کہے گا اے میرے رب! تو پھر میرے گناہوں کا بوجھ اٹھا لے۔ روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور فرمایا یہ بڑا سخت دن ہو گا، لوگوں کو بوجھ اٹھوانے کی ضرورت پڑے گی، اللہ تعالیٰ مطالبہ کرنے والے سے کہے گا، اپنی نظر اٹھا کر دیکھ۔ وہ نظر اٹھائے گا اور کہے گا اے میرے رب! مجھے سونے کے بنے ہوئے شہروں کے شہر اور موتیوں سے جڑاؤ کئے ہوئے محلات نظر آرہے ہیں۔ یہ کسی نبی یا کسی صدیق یا کسی شہید کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ اس کے ہیں جو ان کی قیمت دے گا۔ وہ آدمی کہے گا اے

أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ: وَمَنْ ذَا الَّذِي أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ: الْغَافُونَ عَنِ النَّاسِ ثُمَّ نَادَى الثَّالِثَةَ لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَقَامَ كَذَا وَكَذَا أَلْفًا فَلْيَدْخُلُوهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۳۲- وَعَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِذْ رَأَيْنَاهُ ضَحَكَ حَتَّى بَدَتْ نَنَابَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: ((رَجُلَانِ مِنْ أَتَمِّ جَنِّيَا بَيْنَ يَدَيِ رَبِّ الْعِزَّةِ فَقَالَ: أَحَدُهُمَا يَا رَبُّ خُذْ لِي مَظْلَمَتِي مِنْ أَحْيٍ فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِأَخِيكَ وَ لَمْ يَتَّقَ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءً قَالَ: يَا رَبُّ فَلْيُخَمِلْ مِنْ أَوْذَارِي وَ فَاصَتْ عَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ذَلِكَ لَيَوْمٌ عَظِيمٌ يَخْتَأِجُ النَّاسُ أَنْ يُخَمَلَ عَنْهُمْ مِنْ أَوْذَارِهِمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلطَّلَاحِيِّ: اِرْفَعْ بَصْرَكَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ فَقَالَ: يَا رَبُّ أَرَى مَدَائِنَ مِنْ ذَهَبٍ وَ قُصُورًا] مِنْ ذَهَبٍ [مَكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ لِأَيِّ نَبِيٍّ هَذَا أَوْ لِأَيِّ صَدِيقٍ هَذَا أَوْ لِأَيِّ شَهِيدٍ هَذَا قَالَ: لِمَنْ أُعْطِيَ الثَّمَنُ قَالَ: يَا رَبُّ وَ مَنْ يَمْلِكُ ذَلِكَ قَالَ: أَنْتَ تَمْلِكُهُ قَالَ:

۱۶۳۲- مستدرک حاکم ۵۷۶/۴ ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں عبادہ ضیف ہے اور اس کا استاذ غیر معروف ہے۔

میرے رب! اتنی (قیمت) کا مالک کون ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اتنی قیمت کا مالک ہے۔ وہ کہے گا وہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے بھائی کو معاف کر دے۔ وہ کہے گا میں نے اسے معاف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے بھائی کو ہاتھ سے پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔ ایک دوسرے سے صلح کر لو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی باہمی صلح کرانا چاہتا ہے۔ (اسے حاکم نے عباد بن شیبہ حلی عن سعید بن انس عن انس سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔)

بِمَاذَا قَالَ: بِعَفْوِكَ عَنْ أَخِيكَ قَالَ: يَا رَبِّ فَلَانِي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ قَالَ: اللَّهُ: فَخُذْ بِيَدِ أَخِيكَ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِنْدَ ذَلِكَ اتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ عَنْ عَبْدِ بْنِ شَيْبَةَ الْجَبَلِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْهُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

اللہ کی مخلوق میں سے کمزوروں پر
شفقت رحمت اور نرمی کرنے
کا ثواب

ثواب الشفقة على الضعفاء
من خلق الله ورحمتهم و
الرفق بهم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھی کفار پر سخت اور آپس میں نرم دل ہیں۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ﴾ [الفتح : ۲۹]

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی نصیحت کرتے تھے یہی لوگ دائیں ہاتھ والے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴾ [البلد : ۱۷-۱۸]

۱۶۳۳- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرے گا، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر مہربان ہو جائے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نیز اس نے اسے حسن صحیح قرار دیا)

۱۶۳۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْقَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ))

۱۶۳۳- سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الرحمة- سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی رحمة المسلمین۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: (ہے)

حَدِيثٌ حَسَنٌ [صَحِيحٌ]۔

۱۶۳۴- وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ارْحَمُوا تَرْحَمُوا وَ اغْفِرُوا يَغْفِرَ لَكُمْ وَ تِلْ لَأَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَ تِلْ لِلْمُصْرَتَيْنِ الَّذِينَ يُصْبِرُونَ عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

کرتے ہیں۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں)

۱۶۳۵- حضرت بکیر بن وہب بیان کرتے ہیں کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں ہر ایک کو نہیں سنایا کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا جب کہ ہم اس میں موجود تھے۔ حاکم قریش میں سے ہوں گے، میرا تم پر حق ہے اور ان کا تم پر اس کے برابر حق ہے، اگر ان سے رحم کی اپیل کی جائے گی تو وہ رحم کریں گے اگر وعدہ کریں گے تو اسے پورا کریں گے اور اگر فیصلہ کریں گے تو انصاف کریں گے۔ جو ان میں سے جو ایسے نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث مختلف صحیح سندوں کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے)

۱۶۳۶- حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جب تک تم ایک دوسرے پر مہربان نہیں ہو جاتے اس وقت تک تم

۱۶۳۵- وَعَنْ بُكَيْرِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا مَا أَحَدُهُكُمْ كُلُّ أَحَدٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ وَ نَحْنُ فِيهِ فَقَالَ: ((الْأَيْمَةُ مِنْ قُرَيْشٍ إِنَّ لِي عَلَيْكُمْ حَقًّا وَ لَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا مِثْلَ ذَلِكَ مَا إِنْ اسْتَرْحَمُوا رَحِمُوا وَ إِنْ عَاهَدُوا وَفَوْا وَ إِنْ حَكَمُوا عَدَلُوا فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ طَرُقٍ كَثِيرَةٍ وَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

۱۶۳۶- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَنْ تَوْفَّقُوا حَتَّى

ایمان دار نہیں ہو سکتے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سب مہربان ہیں۔ آپ نے فرمایا (میری مراد) آدمی کا اپنے دوست کے ساتھ مہربان ہونا نہیں بلکہ عوام الناس پر مہربان ہونا ہے۔ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے، اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۶۳۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص میں تین خوبیاں ہوں اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت سایہ افکن کر دیتا ہے اور اسے اپنی جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔ کمزور سے نرمی کرنا، والدین سے پیار کرنا، غلام سے حسن سلوک کرنا۔ (ترمذی)

۱۶۳۸- حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس قدر تم اپنے نوکر سے کام میں تخفیف کرو گے اسی قدر تمہارے ترازوؤں میں اجر (کا اضافہ) ہوگا۔ (ابن حبان)

۱۶۳۹- معاویہ بن قرہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بکری ذبح کرتے ہوئے اس پر ترس آجاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس پر رحم کرے گا تو اللہ تجھ پر مہربان ہوگا۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۴۰- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی کنویں کے پاس گیا، اس

تَوَاحُمُوا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا رَحِيمًا قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ بِرَحْمَةٍ أَحَدُكُمْ صَاحِبَةً وَلَكِنْ رَحْمَةُ الْعَامَّةِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۶۳۷- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَفَّهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رَفِقٌ بِالضَّعِيفِ وَشَفِيقٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَ إِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ)).

۱۶۳۸- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا خَفَفْتُ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرًا فِي مَوَازِينِكَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۶۳۹- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّيْءِ أَنْ أَدْبَحَهَا فَقَالَ: ((إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللَّهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۶۴۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۶۳۶- تیشی نے مجمع الزوائد (۱/۸۱۸۷) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں“ مجھے (یعنی محقق کر) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۶۳۷- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی العفو عن الخدم۔

۱۶۳۸- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۵/۶۔

۱۶۳۹- مستدرک حاکم ۲۳۱/۴۔ ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۶۴۰- بخاری و مسلم کے حوالے گزر چکے ہیں۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۷۷/۱۔

میں اتر اور اس سے پانی پیا (باہر نکلا) تو ایک کتابیاس کے مارے زبان نکال رہا تھا، اسے اس پر ترس آگیا۔ اس نے اپنا ایک موزہ اتار اور اسے پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کرتے ہوئے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ (بخاری، مسلم، ابن حبان۔ یہ الفاظ بھی اسی کے ہیں اور شیخین کے الفاظ کے ساتھ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے) بخاری کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک دفعہ ایک کتابیاس کنویں کے پاس کانپ رہا تھا۔ پیاس اسے موت کا منظر دکھا رہی تھی کہ اچانک اسے بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے دیکھ لیا۔ اس نے اپنا موزہ اتار اور اس کے ذریعے اسے پانی پلایا۔ اس کے اس عمل کی وجہ سے اسے بخش دیا گیا۔

وَسَلَّمَ قَالَ: ((ذَا رَجُلٌ إِلَى بَنِي فَزَزَلْ فَشَرِبَ مِنْهَا وَعَلَى الْبَنِي كَلْبٌ يَلْهَتْ فَرَحِمَهُ فَتَزَعُ أَحَدٌ حَقِيهِ فَسَقَاهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ تَقَدَّمَ لَفْظُهُمَا وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ هَذَا لَفْظُهُ وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يَطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَاهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَتَزَعَتْ مَوْفَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ فَغَفِرَ لَهَا بِهِ)) ((الرَّكِيَّةُ)) هِيَ الْبُئْرُ وَ ((الْمَوْقُ)) بضم الميم هو الخلف.

تمام کاموں میں نرم رویہ اختیار کرنے کا ثواب

ثواب الرفق في الأمور كلها

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ (عباد الرحمن) جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم..... ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَ لَمْ يَقْتُرُوا وَ كَانُ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿خَالِدِينَ فِيهَا حَسَنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلْقُونَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا﴾. [فرقان: ۶۷-۷۶]

۱۶۴۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نرمی جس چیز میں بھی ہو اسے مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے اسے ختم کر دیا جائے اسے معیوب بنا دیتی ہے۔ (مسلم)

۱۶۴۱- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَ لَا يَنْزِعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ((شَانَهُ)) أَيِ عَابَهُ.

۱۶۴۲- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

۱۶۴۲- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے نرمی نصیب ہو گئی اسے بھلائی نصیب ہو گئی اور جو نرمی سے محروم ہو گیا وہ بھلائی سے محروم ہو گیا۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن صحیح قرار دیا ہے)

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَغْطَى حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ أَغْطَى حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ)) رواه الترمذی و قال: حديث حسن [صحيح].

۱۶۴۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرم ہے، ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۴۳- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأُمْرِ كُلِّهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ وَ يُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْغَنْبِ وَمَا لَا يُعْطَى عَلَى مَا سِوَاهُ)).

مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اللہ نرم ہے نرمی کو پسند کرتا ہے اور جو کچھ نرمی کرنے سے حمایت کرتا ہے وہ سختی برتنے اور کوئی دوسرا رویہ اختیار کرنے سے حمایت نہیں کرتا۔

۱۶۴۴- وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْخَرْقِ وَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَطْعَاهُ الرَّفْقَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يُحَرِّمُونَ الرَّفْقَ إِلَّا حُرِّمُوا)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۴۴- حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل جو کچھ نرمی کرنے سے حمایت کرتا ہے احقانہ انداز اختیار کرنے سے عطا نہیں کرتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے نرم مزاج بنادیتا ہے، جو گھر نرمی سے محروم ہے وہ (ہر چیز سے) محروم ہے۔ (طبرانی)

۱۶۴۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! نرمی اختیار کر اللہ تعالیٰ جب کسی گھروالوں سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو انہیں نرم مزاج بنادیتا ہے۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۶۴۵- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((يَا عَائِشَةُ أَرَفِقِي فَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَذْخَلَ عَلَيْهِمُ الرَّفْقَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۶۴۲- سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الرفق۔

۱۶۴۳- صحیح بخاری، کتاب البر والصلۃ، باب الرفق فی الأمر کلہ۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ،

باب فضل الرفق۔

۱۶۴۴- معجم کبیر طبرانی ۳/۲۶۷۔

۱۶۴۵- مسند احمد ۱۰/۶۔

۱۶۴۶- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَخْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَخْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ تَخْرُمُ عَلَى كُلِّ هَيْنٍ لَيْنٍ سَهْلٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۶۴۶- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے شخص کے متعلق نہ بتاؤں جو آگ کے لیے حرام ہے یا آگ اس کے لیے حرام ہے؟ ہر نرم مزاج طبیعت کے لیے (آگ) حرام ہے۔ (اسے ترمذی اور ابن حبان نے ذکر کیا ہے ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

ثَوَابُ مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ

مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرنے کا ثواب

۱۶۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۴۷- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ضرور پردہ پوشی کرے گا۔ (مسلم)

۱۶۴۸- [وَعَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسْرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا يَسْرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۴۸- انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیوی تکلیف دور کرے گا اللہ قیامت کے دن اس کی ایک مشکل حل کرے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے لیے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں میں اس کے لیے آسانی پیدا کرے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ (مسلم)

۱۶۴۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

۱۶۴۹- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی

۱۶۴۹- سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (۴۵) صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۴۶/۱۔

۱۶۴۷- صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب بشارة من ستر الله تعالى عيه في الدنيا بأن يستره في الآخرة۔

۱۶۴۸- صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن۔

۱۶۴۹- سنن ابوداؤد، كتاب الادب، باب المواخاة۔ سنن ترمذی، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في

شفقة المسلم على المسلم۔

کریم ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ ہی کسی ضرورت کے وقت اسے بے یار و مددگار چھوڑے۔ جو شخص اپنے بھائی کے کام آتا ہے اللہ اس کا کام کرتا ہے، جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عوض اس کی تکلیف دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی نیز اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

۱۶۵۰۔ حضرت مکحولؓ بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامرؓ مسلمہ بن مخلد کے پاس آئے ان کے اور دربان کے درمیان کوئی بات ہو گئی۔ مسلمہ نے ان کی آواز کو سن کر انہیں اجازت دے دی، وہ (آگے اور) کہنے لگے میں آپ کو ملنے کے لیے نہیں آیا، میں تو ایک کام کے لیے آیا ہوں کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جس دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا جو شخص اپنے بھائی کی کوئی بری عادت معلوم کرے پھر وہ اسے چھپائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ وہ کہنے لگے میں اسی لیے آیا ہوں۔ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے، اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۶۵۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا کوئی عیب دیکھ کر چھپائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل کرے گا۔ (طبرانی)

۱۶۵۲۔ حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ بیان کرتے ہیں

۱۶۵۰۔ معجم کبیر طبرانی ۲۸۸/۱۷ تلمیذی نے مجمع الزوائد (۳۴۱/۱) میں کہا ہے: اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔

۱۶۵۱۔ معجم کبیر طبرانی (۴۴۱/۶) میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۶۵۰۔ وَعَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَتَى مُسْلِمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ [وَسَكَانَ] بَيْتَهُ وَ بَيْنَ الْبُيُوتِ شَيْءٌ فَسَمِعَ صَوْتَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَقَالَ : إِنِّي لَمْ أَتِكَ زَائِرًا جَنَّتْكَ لِحَاجَةِ أَنْذَكُرُ يَوْمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ عَلِمَ مِنْ أَخِيهِ سَيِّئَةً فَسَتَرَهَا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لِهَذَا جَنَّتُ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ .

۱۶۵۱۔ وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَرَى مُؤْمِنٌ مِنْ أَخِيهِ عِوْرَةً فَيَسْتُرَهَا عَلَيْهِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ)).

۱۶۵۲۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا اور جو شخص اپنے بھائی کا پردہ چاک کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا پردہ چاک کر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اس کے گھر میں رسوا کر دیتا ہے۔ (اسے ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۵۳- حضرت عقبہ بن عامرؓ کے کاتب ابو الہیثم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عقبہؓ سے شکایت کی کہ ہمارے پڑوسی شراب پیتے ہیں، میں پولیس والوں کو بلا کر لاتا ہوں تاکہ وہ انہیں پکڑ لیں۔ انہوں نے کہا ایسا نہ کر، انہیں فصیحت کر، انہیں دھمکی دے۔ میں نے کہا میں نے انہیں روکا ہے لیکن یہ ہاز نہیں آئے، میں پولیس والوں کو لاتا ہوں تاکہ وہ انہیں پکڑ لیں۔ حضرت عقبہؓ کہنے لگے افسوس ہے ایسا نہ کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی کا کوئی عیب پھپھاتا ہے گویا وہ زندہ درگور کو زندگی بخشتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

عَنْهُمَا : عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ كَشَفَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۵۴- وَعَنْ دُحَيْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ كَاتِبِ [ابن] عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَآنَا دَاعِ الشَّرْطِ لِيَأْخُذُوهُمْ قَالَ: [لَا تَفْعَلْ وَعِظْهُمْ وَهَدِّهُمْ قَالَ: إِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا وَآنَا دَاعِ الشَّرْطِ لِيَأْخُذُوهُمْ] فَقَالَ عُقْبَةُ: وَيَحْكُ لَا تَفْعَلْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ [فَكَانَ] اسْتَحْيَا مَوْوُودَةَ فِي قَبْرِهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ ((الشَّرْطُ)) بضم الشين المعجمة و فتح الراء جمع شرطي بإسكان الراء وهم أعوان الولاة و الظلمة. و ((المَوْوُودَةُ)) هي البنت تدفن حية و كان هذا من أفعالهم في الجاهلية.

۱۶۵۴- وَعَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا عَلَى مِصْرَ فَأَتَى

۱۶۵۳- حضرت رجاء بن حيوة بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مسلمہ بن مخلدؓ سے ان کے گھر میں بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں ایک دفعہ مصر میں (بطور گورنر)

۱۶۵۲- سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الستر علی المؤمن۔ بوصیری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند میں محمد بن عثمان بن صفوان رحمہ اللہ کی راوی کو ابو حاتم نے منکر الحدیث کہا ہے، باقی راوی ثقہ ہیں۔

۱۶۵۳- سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الستر علی المسلم۔ سنن نسائی، (۱۴۲/۷) میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے اس کے ہم معنی روایت ہے۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۷۶/۱۔ مستدرک حاکم۔

کام کرتا تھا کہ ایک بدوی دروازے پر اجازت چاہتے ہوئے آیا۔ میں نے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا (میں) جابر بن عبد اللہ ہوں۔ (مسلم) کہتے ہیں کہ میں نے ان کی طرف دیکھ کر عرض کیا میں نیچے اتروں یا آپ اوپر تشریف لائیں گے۔ وہ کہنے لگے نہ تو اتار نہ میں چڑھتا ہوں، ایک حدیث کے متعلق مجھے پتہ چلا ہے کہ تم مومن کی پردہ پوشی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بیان کرتے ہو۔ میں وہ حدیث سننے کے لیے آیا ہوں۔ میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے گویا وہ زندہ درگور کو زندگی بخشتا ہے۔ پھر انہوں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگا لی اور چل دیئے۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

النَّبَأُ فَقَالَ إِنَّ أَعْرَابِيًّا عَلَى النَّبِ
يَسْتَأْذِنُ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ: جَابِرُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَأَشْرَفْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ
أَنْزِلْ إِلَيْكَ أَوْ تَصْعَدُ قَالَ: لَا تَنْزِلْ وَ
لَا أَصْعَدُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَرَوْنِي
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سِتْرِ الْمُؤْمِنِ حَتَّى أَسْمَعُهُ قُلْتُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ سَتَرَ عَلَى مُؤْمِنٍ
عَوْرَةً فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْزُوذَةً فَضَرْبَ
بَغِيرَةٍ رَاجِعًا)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ
حَسَنٍ.

لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا ثواب

ثواب الاصلاح بين الناس

ارشاد رب العزت ہے: ”ان لوگوں کی بہت سی محفلیں اچھی نہیں، ہاں (اس شخص کی محفل بہتر ہے) جو خیرات یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرنے کو کہے اور جو ایسے کام اللہ کی رضا جوئی کے لیے کرے گا، ہم اسے بڑا ثواب دیں گے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ
مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ
مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَ مَنْ
يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ
نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴾ [نساء: ۱۱۴]

اور فرمایا: ”اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان والے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ فَاتَّقُوا اللَّهَ
وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَ
رَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴾ [انفال: ۱]
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ
فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوِيَّتُمْ وَ اتَّقُوا اللَّهَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾ [حجرات: ۱۰]

نیز فرمایا: ”مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں، اپنے دونوں بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اللہ سے ڈرا کرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔“

۱۶۵۵- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ

۱۶۵۵- حضرت ابو الدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول

۱۶۵۴- معجم کبیر طبرانی (۱۵۸/۱۹) میں کعب بن عجرہ سے اس کے ہم معنی حدیث ہے۔

اللہ ﷻ نے فرمایا کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقے سے بھی افضل کام نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا (وہ ہے) لوگوں میں صلح کرنا، باہمی اختلاف جڑ سے اکھاڑ دینے والا ہے۔ (ابوداؤد، ابن حبان، ترمذی اور اس نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔ اس کے علاوہ اسے بزار اور طبرانی نے بھی ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۵۶- حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل صدقہ صلح کرنا ہے۔

۱۶۵۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ واجب ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرنا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اپنی سواری پر بٹھانا یا اس کا سامان لے جانا صدقہ ہے۔ نیک بات کہنا صدقہ ہے۔ نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے۔ رات سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْفَضْلِ مِنْ ذَرَجَةِ الصَّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ الْبُزَارُ وَالتَّطَبُّرِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

۱۶۵۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ)) .

۱۶۵۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ سَلَامَةٍ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَغْدُلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيَعِينُ الرَّجُلُ فِي ذَاتِهِ فَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَنَاعَةً صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُحِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ((يَغْدُلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ)) أَيْ

۱۶۵۵- سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی اصلاح ذات البین۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۷۵/۷۔ سنن ترمذی، کتاب صنعة القيامة، باب (۵۶)۔ مسند بزار (كشف الاستار) ۴۴۱/۲۔ معجم کبیر طبرانی ۲۹۳/۱۷۔

۱۶۵۶- سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی اصلاح ذات البین (ابودرداء) مسند بزار (كشف الاستار) ۴۴۱/۲ (ابن عمر)۔

۱۶۵۷- صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب فضل الاصلاح بین الناس والعدل بینهم۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف۔

یصلح بینہما بالعدل.

۱۶۵۸- وَخَرَجَ الْبَزَارُ وَ الطَّبْرَانِيُّ

يَا سَنَادِهِمَا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لِأَبِي أَيُّوبَ :

((أَلَا أَذْلُكَ عَلَى تِجَارَةٍ)) قَالَ بَلَى

قَالَ : ((صِلْ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا تَفَاسَدُوا

وَقَرُبَ بَيْنَهُمْ إِذَا تَبَاعَدُوا)) لَفْظُ الْبَزَارِ

وَ قَالَ الطَّبْرَانِيُّ : ((أَلَا أَذْلُكَ عَلَى

عَمَلٍ يَرْضَاهُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ)) الْحَدِيثُ

وَ فِي رَوَايَةٍ لِلطَّبْرَانِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَلَا أَذْلُكَ عَلَى صَدَقَةٍ

يُحِبُّهَا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ تُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

إِذَا تَبَاعَضُوا وَ تَفَاسَدُوا)).

۱۶۵۹- وَخَرَجَ الْإِسْبَاهَانِيُّ يَسْنَادُهُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

((مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ أَصْلَحَ اللَّهُ

أَمْرَهُ وَ أَغْطَاهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا

عِنْتُ رَقَبَةٍ وَ رَجَعَ مَغْفُورًا لَهُ مَا تَقَدَّمَ

مِنْ ذَنْبِهِ)).

ثواب من رد غيبة أخيه

المسلم وَ ذَبَّ عَنْ عِرْضِهِ

۱۶۶۰- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ

۱۶۵۸- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

نے ابویوبؓ سے کہا کیا میں تمہیں ایک تجارت نہ

بتاؤں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا

لوگوں میں باہمی جھگڑا ہو جائے تو انہیں جوڑ دے، جب

وہ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں تو انہیں نزدیک کر۔

(یہ بزار کے الفاظ ہیں) طبرانی کے الفاظ یہ ہیں کیا میں

تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جسے اللہ اور اس کا رسول پسند

کرتا ہے؟ طبرانی کی ایک اور روایت اس طرح ہے کہ

حضرت ابویوبؓ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا صدقہ نہ بتاؤں جسے اللہ

اور اس کا رسول پسند کرتا ہے؟ لوگ جب ایک

دوسرے سے غصے ہو جائیں اور جھگڑ پڑیں ان کی صلح کرا

دیا کر۔

۱۶۵۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں

کے درمیان صلح کراتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا کام سنوار دیتا

ہے اور صلح کے لیے بولے جانے والے ہر لفظ کے

بدلے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے اور

جب وہ واپس آتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو

چکے ہوتے ہیں۔

مسلمان بھائی کی غیبت کی تردید کرنا اور اس کی

عزت سے دفاع کرنا

۱۶۶۰- حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی

۱۶۵۸- مسند بزار (کشف الاستار) ۴/۱۲- ۴۱۱- ۴۱۲- ۴۱۳- ۴۱۴- ۴۱۵- ۴۱۶- ۴۱۷- ۴۱۸- ۴۱۹- ۴۲۰- ۴۲۱- ۴۲۲- ۴۲۳- ۴۲۴- ۴۲۵- ۴۲۶- ۴۲۷- ۴۲۸- ۴۲۹- ۴۳۰- ۴۳۱- ۴۳۲- ۴۳۳- ۴۳۴- ۴۳۵- ۴۳۶- ۴۳۷- ۴۳۸- ۴۳۹- ۴۴۰- ۴۴۱- ۴۴۲- ۴۴۳- ۴۴۴- ۴۴۵- ۴۴۶- ۴۴۷- ۴۴۸- ۴۴۹- ۴۵۰- ۴۵۱- ۴۵۲- ۴۵۳- ۴۵۴- ۴۵۵- ۴۵۶- ۴۵۷- ۴۵۸- ۴۵۹- ۴۶۰- ۴۶۱- ۴۶۲- ۴۶۳- ۴۶۴- ۴۶۵- ۴۶۶- ۴۶۷- ۴۶۸- ۴۶۹- ۴۷۰- ۴۷۱- ۴۷۲- ۴۷۳- ۴۷۴- ۴۷۵- ۴۷۶- ۴۷۷- ۴۷۸- ۴۷۹- ۴۸۰- ۴۸۱- ۴۸۲- ۴۸۳- ۴۸۴- ۴۸۵- ۴۸۶- ۴۸۷- ۴۸۸- ۴۸۹- ۴۹۰- ۴۹۱- ۴۹۲- ۴۹۳- ۴۹۴- ۴۹۵- ۴۹۶- ۴۹۷- ۴۹۸- ۴۹۹- ۵۰۰- ۵۰۱- ۵۰۲- ۵۰۳- ۵۰۴- ۵۰۵- ۵۰۶- ۵۰۷- ۵۰۸- ۵۰۹- ۵۱۰- ۵۱۱- ۵۱۲- ۵۱۳- ۵۱۴- ۵۱۵- ۵۱۶- ۵۱۷- ۵۱۸- ۵۱۹- ۵۲۰- ۵۲۱- ۵۲۲- ۵۲۳- ۵۲۴- ۵۲۵- ۵۲۶- ۵۲۷- ۵۲۸- ۵۲۹- ۵۳۰- ۵۳۱- ۵۳۲- ۵۳۳- ۵۳۴- ۵۳۵- ۵۳۶- ۵۳۷- ۵۳۸- ۵۳۹- ۵۴۰- ۵۴۱- ۵۴۲- ۵۴۳- ۵۴۴- ۵۴۵- ۵۴۶- ۵۴۷- ۵۴۸- ۵۴۹- ۵۵۰- ۵۵۱- ۵۵۲- ۵۵۳- ۵۵۴- ۵۵۵- ۵۵۶- ۵۵۷- ۵۵۸- ۵۵۹- ۵۶۰- ۵۶۱- ۵۶۲- ۵۶۳- ۵۶۴- ۵۶۵- ۵۶۶- ۵۶۷- ۵۶۸- ۵۶۹- ۵۷۰- ۵۷۱- ۵۷۲- ۵۷۳- ۵۷۴- ۵۷۵- ۵۷۶- ۵۷۷- ۵۷۸- ۵۷۹- ۵۸۰- ۵۸۱- ۵۸۲- ۵۸۳- ۵۸۴- ۵۸۵- ۵۸۶- ۵۸۷- ۵۸۸- ۵۸۹- ۵۹۰- ۵۹۱- ۵۹۲- ۵۹۳- ۵۹۴- ۵۹۵- ۵۹۶- ۵۹۷- ۵۹۸- ۵۹۹- ۶۰۰- ۶۰۱- ۶۰۲- ۶۰۳- ۶۰۴- ۶۰۵- ۶۰۶- ۶۰۷- ۶۰۸- ۶۰۹- ۶۱۰- ۶۱۱- ۶۱۲- ۶۱۳- ۶۱۴- ۶۱۵- ۶۱۶- ۶۱۷- ۶۱۸- ۶۱۹- ۶۲۰- ۶۲۱- ۶۲۲- ۶۲۳- ۶۲۴- ۶۲۵- ۶۲۶- ۶۲۷- ۶۲۸- ۶۲۹- ۶۳۰- ۶۳۱- ۶۳۲- ۶۳۳- ۶۳۴- ۶۳۵- ۶۳۶- ۶۳۷- ۶۳۸- ۶۳۹- ۶۴۰- ۶۴۱- ۶۴۲- ۶۴۳- ۶۴۴- ۶۴۵- ۶۴۶- ۶۴۷- ۶۴۸- ۶۴۹- ۶۵۰- ۶۵۱- ۶۵۲- ۶۵۳- ۶۵۴- ۶۵۵- ۶۵۶- ۶۵۷- ۶۵۸- ۶۵۹- ۶۶۰- ۶۶۱- ۶۶۲- ۶۶۳- ۶۶۴- ۶۶۵- ۶۶۶- ۶۶۷- ۶۶۸- ۶۶۹- ۶۷۰- ۶۷۱- ۶۷۲- ۶۷۳- ۶۷۴- ۶۷۵- ۶۷۶- ۶۷۷- ۶۷۸- ۶۷۹- ۶۸۰- ۶۸۱- ۶۸۲- ۶۸۳- ۶۸۴- ۶۸۵- ۶۸۶- ۶۸۷- ۶۸۸- ۶۸۹- ۶۹۰- ۶۹۱- ۶۹۲- ۶۹۳- ۶۹۴- ۶۹۵- ۶۹۶- ۶۹۷- ۶۹۸- ۶۹۹- ۷۰۰- ۷۰۱- ۷۰۲- ۷۰۳- ۷۰۴- ۷۰۵- ۷۰۶- ۷۰۷- ۷۰۸- ۷۰۹- ۷۱۰- ۷۱۱- ۷۱۲- ۷۱۳- ۷۱۴- ۷۱۵- ۷۱۶- ۷۱۷- ۷۱۸- ۷۱۹- ۷۲۰- ۷۲۱- ۷۲۲- ۷۲۳- ۷۲۴- ۷۲۵- ۷۲۶- ۷۲۷- ۷۲۸- ۷۲۹- ۷۳۰- ۷۳۱- ۷۳۲- ۷۳۳- ۷۳۴- ۷۳۵- ۷۳۶- ۷۳۷- ۷۳۸- ۷۳۹- ۷۴۰- ۷۴۱- ۷۴۲- ۷۴۳- ۷۴۴- ۷۴۵- ۷۴۶- ۷۴۷- ۷۴۸- ۷۴۹- ۷۵۰- ۷۵۱- ۷۵۲- ۷۵۳- ۷۵۴- ۷۵۵- ۷۵۶- ۷۵۷- ۷۵۸- ۷۵۹- ۷۶۰- ۷۶۱- ۷۶۲- ۷۶۳- ۷۶۴- ۷۶۵- ۷۶۶- ۷۶۷- ۷۶۸- ۷۶۹- ۷۷۰- ۷۷۱- ۷۷۲- ۷۷۳- ۷۷۴- ۷۷۵- ۷۷۶- ۷۷۷- ۷۷۸- ۷۷۹- ۷۸۰- ۷۸۱- ۷۸۲- ۷۸۳- ۷۸۴- ۷۸۵- ۷۸۶- ۷۸۷- ۷۸۸- ۷۸۹- ۷۹۰- ۷۹۱- ۷۹۲- ۷۹۳- ۷۹۴- ۷۹۵- ۷۹۶- ۷۹۷- ۷۹۸- ۷۹۹- ۸۰۰- ۸۰۱- ۸۰۲- ۸۰۳- ۸۰۴- ۸۰۵- ۸۰۶- ۸۰۷- ۸۰۸- ۸۰۹- ۸۱۰- ۸۱۱- ۸۱۲- ۸۱۳- ۸۱۴- ۸۱۵- ۸۱۶- ۸۱۷- ۸۱۸- ۸۱۹- ۸۲۰- ۸۲۱- ۸۲۲- ۸۲۳- ۸۲۴- ۸۲۵- ۸۲۶- ۸۲۷- ۸۲۸- ۸۲۹- ۸۳۰- ۸۳۱- ۸۳۲- ۸۳۳- ۸۳۴- ۸۳۵- ۸۳۶- ۸۳۷- ۸۳۸- ۸۳۹- ۸۴۰- ۸۴۱- ۸۴۲- ۸۴۳- ۸۴۴- ۸۴۵- ۸۴۶- ۸۴۷- ۸۴۸- ۸۴۹- ۸۵۰- ۸۵۱- ۸۵۲- ۸۵۳- ۸۵۴- ۸۵۵- ۸۵۶- ۸۵۷- ۸۵۸- ۸۵۹- ۸۶۰- ۸۶۱- ۸۶۲- ۸۶۳- ۸۶۴- ۸۶۵- ۸۶۶- ۸۶۷- ۸۶۸- ۸۶۹- ۸۷۰- ۸۷۱- ۸۷۲- ۸۷۳- ۸۷۴- ۸۷۵- ۸۷۶- ۸۷۷- ۸۷۸- ۸۷۹- ۸۸۰- ۸۸۱- ۸۸۲- ۸۸۳- ۸۸۴- ۸۸۵- ۸۸۶- ۸۸۷- ۸۸۸- ۸۸۹- ۸۹۰- ۸۹۱- ۸۹۲- ۸۹۳- ۸۹۴- ۸۹۵- ۸۹۶- ۸۹۷- ۸۹۸- ۸۹۹- ۹۰۰- ۹۰۱- ۹۰۲- ۹۰۳- ۹۰۴- ۹۰۵- ۹۰۶- ۹۰۷- ۹۰۸- ۹۰۹- ۹۱۰- ۹۱۱- ۹۱۲- ۹۱۳- ۹۱۴- ۹۱۵- ۹۱۶- ۹۱۷- ۹۱۸- ۹۱۹- ۹۲۰- ۹۲۱- ۹۲۲- ۹۲۳- ۹۲۴- ۹۲۵- ۹۲۶- ۹۲۷- ۹۲۸- ۹۲۹- ۹۳۰- ۹۳۱- ۹۳۲- ۹۳۳- ۹۳۴- ۹۳۵- ۹۳۶- ۹۳۷- ۹۳۸- ۹۳۹- ۹۴۰- ۹۴۱- ۹۴۲- ۹۴۳- ۹۴۴- ۹۴۵- ۹۴۶- ۹۴۷- ۹۴۸- ۹۴۹- ۹۵۰- ۹۵۱- ۹۵۲- ۹۵۳- ۹۵۴- ۹۵۵- ۹۵۶- ۹۵۷- ۹۵۸- ۹۵۹- ۹۶۰- ۹۶۱- ۹۶۲- ۹۶۳- ۹۶۴- ۹۶۵- ۹۶۶- ۹۶۷- ۹۶۸- ۹۶۹- ۹۷۰- ۹۷۱- ۹۷۲- ۹۷۳- ۹۷۴- ۹۷۵- ۹۷۶- ۹۷۷- ۹۷۸- ۹۷۹- ۹۸۰- ۹۸۱- ۹۸۲- ۹۸۳- ۹۸۴- ۹۸۵- ۹۸۶- ۹۸۷- ۹۸۸- ۹۸۹- ۹۹۰- ۹۹۱- ۹۹۲- ۹۹۳- ۹۹۴- ۹۹۵- ۹۹۶- ۹۹۷- ۹۹۸- ۹۹۹- ۱۰۰۰- ۱۰۰۱- ۱۰۰۲- ۱۰۰۳- ۱۰۰۴- ۱۰۰۵- ۱۰۰۶- ۱۰۰۷- ۱۰۰۸- ۱۰۰۹- ۱۰۱۰- ۱۰۱۱- ۱۰۱۲- ۱۰۱۳- ۱۰۱۴- ۱۰۱۵- ۱۰۱۶- ۱۰۱۷- ۱۰۱۸- ۱۰۱۹- ۱۰۲۰- ۱۰۲۱- ۱۰۲۲- ۱۰۲۳- ۱۰۲۴- ۱۰۲۵- ۱۰۲۶- ۱۰۲۷- ۱۰۲۸- ۱۰۲۹- ۱۰۳۰- ۱۰۳۱- ۱۰۳۲- ۱۰۳۳- ۱۰۳۴- ۱۰۳۵- ۱۰۳۶- ۱۰۳۷- ۱۰۳۸- ۱۰۳۹- ۱۰۴۰- ۱۰۴۱- ۱۰۴۲- ۱۰۴۳- ۱۰۴۴- ۱۰۴۵- ۱۰۴۶- ۱۰۴۷- ۱۰۴۸- ۱۰۴۹- ۱۰۵۰- ۱۰۵۱- ۱۰۵۲- ۱۰۵۳- ۱۰۵۴- ۱۰۵۵- ۱۰۵۶- ۱۰۵۷- ۱۰۵۸- ۱۰۵۹- ۱۰۶۰- ۱۰۶۱- ۱۰۶۲- ۱۰۶۳- ۱۰۶۴- ۱۰۶۵- ۱۰۶۶- ۱۰۶۷- ۱۰۶۸- ۱۰۶۹- ۱۰۷۰- ۱۰۷۱- ۱۰۷۲- ۱۰۷۳- ۱۰۷۴- ۱۰۷۵- ۱۰۷۶- ۱۰۷۷- ۱۰۷۸- ۱۰۷۹- ۱۰۸۰- ۱۰۸۱- ۱۰۸۲- ۱۰۸۳- ۱۰۸۴- ۱۰۸۵- ۱۰۸۶- ۱۰۸۷- ۱۰۸۸- ۱۰۸۹- ۱۰۹۰- ۱۰۹۱- ۱۰۹۲- ۱۰۹۳- ۱۰۹۴- ۱۰۹۵- ۱۰۹۶- ۱۰۹۷- ۱۰۹۸- ۱۰۹۹- ۱۱۰۰- ۱۱۰۱- ۱۱۰۲- ۱۱۰۳- ۱۱۰۴- ۱۱۰۵- ۱۱۰۶- ۱۱۰۷- ۱۱۰۸- ۱۱۰۹- ۱۱۱۰- ۱۱۱۱- ۱۱۱۲- ۱۱۱۳- ۱۱۱۴- ۱۱۱۵- ۱۱۱۶- ۱۱۱۷- ۱۱۱۸- ۱۱۱۹- ۱۱۲۰- ۱۱۲۱- ۱۱۲۲- ۱۱۲۳- ۱۱۲۴- ۱۱۲۵- ۱۱۲۶- ۱۱۲۷- ۱۱۲۸- ۱۱۲۹- ۱۱۳۰- ۱۱۳۱- ۱۱۳۲- ۱۱۳۳- ۱۱۳۴- ۱۱۳۵- ۱۱۳۶- ۱۱۳۷- ۱۱۳۸- ۱۱۳۹- ۱۱۴۰- ۱۱۴۱- ۱۱۴۲- ۱۱۴۳- ۱۱۴۴- ۱۱۴۵- ۱۱۴۶- ۱۱۴۷- ۱۱۴۸- ۱۱۴۹- ۱۱۵۰- ۱۱۵۱- ۱۱۵۲- ۱۱۵۳- ۱۱۵۴- ۱۱۵۵- ۱۱۵۶- ۱۱۵۷- ۱۱۵۸- ۱۱۵۹- ۱۱۶۰- ۱۱۶۱- ۱۱۶۲- ۱۱۶۳- ۱۱۶۴- ۱۱۶۵- ۱۱۶۶- ۱۱۶۷- ۱۱۶۸- ۱۱۶۹- ۱۱۷۰- ۱۱۷۱- ۱۱۷۲- ۱۱۷۳- ۱۱۷۴- ۱۱۷۵- ۱۱۷۶- ۱۱۷۷- ۱۱۷۸- ۱۱۷۹- ۱۱۸۰- ۱۱۸۱- ۱۱۸۲- ۱۱۸۳- ۱۱۸۴- ۱۱۸۵- ۱۱۸۶- ۱۱۸۷- ۱۱۸۸- ۱۱۸۹- ۱۱۹۰- ۱۱۹۱- ۱۱۹۲- ۱۱۹۳- ۱۱۹۴- ۱۱۹۵- ۱۱۹۶- ۱۱۹۷- ۱۱۹۸- ۱۱۹۹- ۱۲۰۰- ۱۲۰۱- ۱۲۰۲- ۱۲۰۳- ۱۲۰۴- ۱۲۰۵- ۱۲۰۶- ۱۲۰۷- ۱۲۰۸- ۱۲۰۹- ۱۲۱۰- ۱۲۱۱- ۱۲۱۲- ۱۲۱۳- ۱۲۱۴- ۱۲۱۵- ۱۲۱۶- ۱۲۱۷- ۱۲۱۸- ۱۲۱۹- ۱۲۲۰- ۱۲۲۱- ۱۲۲۲- ۱۲۲۳- ۱۲۲۴- ۱۲۲۵- ۱۲۲۶- ۱۲۲۷- ۱۲۲۸- ۱۲۲۹- ۱۲۳۰- ۱۲۳۱- ۱۲۳۲- ۱۲۳۳- ۱۲۳۴- ۱۲۳۵- ۱۲۳۶- ۱۲۳۷- ۱۲۳۸- ۱۲۳۹- ۱۲۴۰- ۱۲۴۱- ۱۲۴۲- ۱۲۴۳- ۱۲۴۴- ۱۲۴۵- ۱۲۴۶- ۱۲۴۷- ۱۲۴۸- ۱۲۴۹- ۱۲۵۰- ۱۲۵۱- ۱۲۵۲- ۱۲۵۳- ۱۲۵۴- ۱۲۵۵- ۱۲۵۶- ۱۲۵۷- ۱۲۵۸- ۱۲۵۹- ۱۲۶۰- ۱۲۶۱- ۱۲۶۲- ۱۲۶۳- ۱۲۶۴- ۱۲۶۵- ۱۲۶۶- ۱۲۶۷- ۱۲۶۸- ۱۲۶۹- ۱۲۷۰- ۱۲۷۱- ۱۲۷۲- ۱۲۷۳- ۱۲۷۴- ۱۲۷۵- ۱۲۷۶- ۱۲۷۷- ۱۲۷۸- ۱۲۷۹- ۱۲۸۰- ۱۲۸۱- ۱۲۸۲- ۱۲۸۳- ۱۲۸۴- ۱۲۸۵- ۱۲۸۶- ۱۲۸۷- ۱۲۸۸- ۱۲۸۹- ۱۲۹۰- ۱۲۹۱- ۱۲۹۲- ۱۲۹۳- ۱۲۹۴- ۱۲۹۵- ۱۲۹۶- ۱۲۹۷- ۱۲۹۸- ۱۲۹۹- ۱۳۰۰- ۱۳۰۱- ۱۳۰۲- ۱۳۰۳- ۱۳۰۴- ۱۳۰۵- ۱۳۰۶- ۱۳۰۷- ۱۳۰۸- ۱۳۰۹- ۱۳۱۰- ۱۳۱۱- ۱۳۱۲- ۱۳۱۳- ۱۳۱۴- ۱۳۱۵- ۱۳۱۶- ۱۳۱۷- ۱۳۱۸- ۱۳۱۹- ۱۳۲۰- ۱۳۲۱- ۱۳۲۲- ۱۳۲۳- ۱۳۲۴- ۱۳۲۵- ۱۳۲۶- ۱۳۲۷- ۱۳۲۸- ۱۳۲۹- ۱۳۳۰- ۱۳۳۱- ۱۳۳۲- ۱۳۳۳- ۱۳۳۴- ۱۳۳۵- ۱۳۳۶- ۱۳۳۷- ۱۳۳۸- ۱۳۳۹- ۱۳۴۰- ۱۳۴۱- ۱۳۴۲- ۱۳۴۳- ۱۳۴۴- ۱۳۴۵- ۱۳۴۶- ۱۳۴۷- ۱۳۴۸- ۱۳۴۹- ۱۳۵۰- ۱۳۵۱- ۱۳۵۲- ۱۳۵۳- ۱۳۵۴- ۱۳۵۵- ۱۳۵۶- ۱۳۵۷- ۱۳۵۸- ۱۳۵۹- ۱۳۶۰- ۱۳۶۱- ۱۳۶۲- ۱۳۶۳- ۱۳۶۴- ۱۳۶۵- ۱۳۶۶- ۱۳۶۷- ۱۳۶۸- ۱۳۶۹- ۱۳۷۰- ۱۳۷۱- ۱۳۷۲- ۱۳۷۳- ۱۳۷۴- ۱۳۷۵- ۱۳۷۶- ۱۳۷۷- ۱۳۷۸- ۱۳۷۹- ۱۳۸۰- ۱۳۸۱- ۱۳۸۲- ۱۳۸۳- ۱۳۸۴- ۱۳۸۵- ۱۳۸۶- ۱۳۸۷- ۱۳۸۸- ۱۳۸۹- ۱۳۹۰- ۱۳۹۱- ۱۳۹۲- ۱۳۹۳- ۱۳۹۴- ۱۳۹۵- ۱۳۹۶- ۱۳۹۷- ۱۳۹۸- ۱۳۹۹- ۱۴۰۰- ۱۴۰۱- ۱۴۰۲- ۱۴۰۳- ۱۴۰۴- ۱۴۰۵- ۱۴۰۶- ۱۴۰۷- ۱۴۰۸- ۱۴۰۹- ۱۴۱۰- ۱۴۱۱- ۱۴۱۲- ۱۴۱۳- ۱۴۱۴- ۱۴۱۵- ۱۴۱۶- ۱۴۱۷- ۱۴۱۸- ۱۴۱۹- ۱۴۲۰- ۱۴۲۱- ۱۴۲۲- ۱۴۲۳- ۱۴۲۴- ۱۴۲۵- ۱۴۲۶- ۱۴۲۷- ۱۴۲۸- ۱۴۲۹- ۱۴۳۰- ۱۴۳۱- ۱۴۳۲- ۱۴۳۳- ۱۴۳۴- ۱۴۳۵- ۱۴۳۶- ۱۴۳۷- ۱۴۳۸- ۱۴۳۹- ۱۴۴۰- ۱۴۴۱- ۱۴۴۲- ۱۴۴۳- ۱۴۴۴- ۱۴۴۵- ۱۴۴۶- ۱۴۴۷- ۱۴۴۸- ۱۴۴۹- ۱۴۵۰- ۱۴۵۱- ۱۴۵۲- ۱۴۵۳- ۱۴۵۴- ۱۴۵۵- ۱۴۵۶- ۱۴۵۷- ۱۴۵۸- ۱۴۵۹- ۱۴۶۰- ۱۴۶۱- ۱۴۶۲- ۱۴۶۳- ۱۴۶۴- ۱۴۶۵- ۱۴۶۶- ۱۴۶۷- ۱۴۶۸- ۱۴۶۹- ۱۴۷۰- ۱۴۷۱- ۱۴۷۲- ۱۴۷۳- ۱۴۷۴- ۱۴۷۵- ۱۴۷۶- ۱۴۷۷- ۱۴۷۸- ۱۴۷۹- ۱۴۸۰- ۱۴۸۱- ۱۴۸۲- ۱۴۸۳- ۱۴۸۴- ۱۴۸۵- ۱۴۸۶- ۱۴۸۷- ۱۴۸۸- ۱۴۸۹- ۱۴۹۰- ۱۴۹۱- ۱۴۹۲- ۱

کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے سے آگ کو ہٹا دے گا۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن کہا ہے) ابوالشیخ ابن حیان نے بھی یہ حدیث ”کتاب التوبح“ میں ذکر کی ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں ”جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے آگ کے عذاب کو ہٹا دے گا اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ”مومنوں کی مدد کرنا ہم پر فرض ہے۔“

۱۶۶۱- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے دوزخ سے بچائے گا۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے ایک مہری شیخ کے حوالے سے کتاب ذم الغیبة میں ذکر کیا ہے)

۱۶۶۲- سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص کسی مومن کا بچاؤ کرتا ہے، میرا خیال ہے آپ نے کہا ہے کسی منافق سے بچاؤ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کے گوشت کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر الزام لگا کر اسے بدنام کرنا چاہے اللہ تعالیٰ

عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدًّا اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَيَّانَ فِي كِتَابِ التَّوْبِخِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدًّا اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾.

۱۶۶۱- وَعَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَمَى عِرْضَ أَخِيهِ فِي الدُّنْيَا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَلَكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِيهِ عَنِ النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ ذِمِّ الْغَيْبَةِ.

۱۶۶۲- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أَرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِيهِ لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَ مَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللَّهُ [عَزَّوَجَلَّ] عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى

۱۶۶۰- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الذب عن عرض المسلم - کتاب التوبخ و التنبيه (ابن حیان) ص: ۸۷.

۱۶۶۱- ابن ابی الدنیا کی کتاب مجھے نہیں مل سکی - سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الذب عن عرض المسلم میں یہ حدیث ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۱۶۶۲- سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب من رد عن مسلم غیبة۔

يَخْرُجُ مِمَّا قَالَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ قَوْلُهُ :
 ((يُؤْنِذُ بِهِ شَيْئَهُ)) أَيِ عِيْبِهِ وَ تَنْقِصُهُ
 وَالشَّيْنِ الْعِيْبِ.

۱۶۶۳- وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ ذَبَّ عَنْ عَرَضٍ أُخِيهِ
 بِالْمَعِيَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتِقَهُ
 مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۶۴- وَحَرَّجَ أَبُو الشَّيْخِ فِي
 كِتَابِ التَّوْبِخِ وَالْإِصْبَهَانِي فِي
 التَّرْغِيبِ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 ((مَنْ أُغْتِيبَ عِنْدَهُ أَخُوهُ فَاسْتَطَاعَ
 نَصْرَتَهُ فَنَصَرَهُ نَصْرَةَ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا وَ
 الْآخِرَةِ وَإِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ أَذْرَكَهُ إِنْثُهُ فِي
 الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ)).

۱۶۶۵- [وَعَنْ] جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 وَ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ
 يَخْذُلُ أَمْرًا مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ لَتَنْتَهَكَ
 فِيهِ حُرْمَتُهُ وَ يَنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ إِلَّا
 خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نَصْرَتَهُ
 وَ مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي
 مَوْضِعٍ يَنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ وَ يَنْتَهَكَ
 فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ

۱۶۶۳- مسند احمد ۱/۶-۴۶۱

۱۶۶۴- ترغیب و ترہیب اصہبانی ۲/۹۰۳- ابو الشیخ کی مطبوعہ کتاب نہیں مل سکی۔

۱۶۶۵- سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب من رد عن مسلم غیہ۔

(ابوداؤد)

يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

اللہ کے لیے محبت کرنے کا ثواب

ثَوَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ تَعَالَى

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”(جو آپس میں) دوست (ہیں) اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار (کہ باہم دوست ہی رہیں گے) میرے بندو آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمناک ہو گے، جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرماں بردار ہو گئے (ان سے کہا جائے گا) تم اور تمہاری بیویاں عزت (واحترام) کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، ان پر سونے کی پرچوں اور پیالوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے (موجود ہو گا) تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور یہ جنت جس کے تم مالک بن گئے ہو تمہارے اعمال کا صلہ ہے، وہاں تمہارے لیے بہت سے میوے ہیں جنہیں تم کھاؤ گے۔“

[الزخرف: ۶۷-۷۳]

۱۶۶۶- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے (لیکن عمل میں) ان تک نہیں پہنچ سکتا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔“ (بخاری)

۱۶۶۶- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَ لَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۷- حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے عمل نہیں کر سکتا؟ آپ نے فرمایا اے ابوذر! تو ان کے ساتھ ہو گا جن سے تجھے محبت ہے انہوں نے کہا میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے

۱۶۶۷- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ بِعَمَلِهِمْ قَالَ: ((أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)) قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَ

۱۶۶۶- صحيح بخاری، كتاب الادب، باب علامة الحب في الله.

۱۶۶۷- سنن ابو داؤد، كتاب الادب، باب اخبار الرجل الرجل بمحبته إليه.

دوبارہ فرمایا اے ابوذر! تو یقیناً ان کے ساتھ ہو گا جن سے تجھے محبت ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دہرا کر بیان کیا۔ (ابوداؤد)

۱۶۶۸- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تو نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟ اس نے کہا (میں نے تیار تو) کچھ نہیں (کیا) لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت کرتا ہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں ہمیں کبھی کسی چیز کی اس قدر خوشی نہیں ہوئی جتنی نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی بنا پر ہوئی کہ تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت کرتا ہے۔ حضرت انسؓ نے کہا میں نبی کریم ﷺ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں ان سے محبت کے باعث ان کے ساتھ ہوں گا۔ (بخاری مسلم) اسے ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جس قدر صحابہ کو میں نے اس بات پر خوش ہوتے دیکھا کبھی کسی بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کو دوسرے سے محبت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ وہ نیک عمل کرتا ہے، لیکن وہ خود ویسا نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے اسے محبت ہے۔

۱۶۶۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تین باتوں کو خلفا بیان کر رہا ہوں، جس آدمی کا اسلام میں حصہ ہے اسے اللہ تعالیٰ

رَسُولُهُ قَالَ: ((فَأَنَّكَ أَبُو ذَرٍّ فَأَعَادَهَا مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ: فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۶۶۸- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى السَّاعَةُ قَالَ: ((وَمَا أَعَدَدْتُ لَهَا)) قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ: أَنَسٌ فَمَا فَرَحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أَحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَارْجُو أَن أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَفْظُهُ قَالَ: رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحُوا بِشَيْءٍ لَمْ أَرَهُمْ فَرَحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)).

۱۶۶۹- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ أَخْلَفُ عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ

۱۶۶۸- صحيح بخاری، کتاب الادب، باب علامة الحب فی اللہ۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب المرء مع من أحب۔ سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء أن المرء مع من أحب۔

۱۶۶۹- مسند احمد ۱/۱۴۸۔

اس آدمی کی طرح نہیں کرے گا جس کا کوئی حصہ نہ ہو۔ اسلام کے تین حصے ہیں نماز، روزہ، اور زکوٰۃ دینا، میں آدمی جس شخص کا دوست ہو گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ہٹ کر کسی کا اسے دوست نہیں بنائے گا اور آدمی کو جن لوگوں سے محبت ہوگی وہ انہی کے ساتھ ہو گا۔“ (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ وَ أَسْنَهُمُ الْإِسْلَامَ [ثَلَاثَةٌ] الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالزَّكَاةُ وَلَا يَتَوَلَّى اللَّهُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا فَيُوتِيهِ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا جَعَلَهُ اللَّهُ مَعَهُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۷۰- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ رَجُلًا لِلَّهِ [تَعَالَى] فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ لِلَّهِ فَدَخَلَ جَمِيعًا الْجَنَّةِ فَكَانَ الَّذِي أَحَبَّ أَرْفَعَ مَنَرَةً أَلْحَقَ بِالَّذِي أَحَبَّ اللَّهُ)) رَوَاهُ الْبُزَارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۷۰- حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی آدمی سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں وہ دونوں اکٹھے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس طرح جس نے اللہ کے لیے محبت کی ہو گی وہ بلند درجے میں اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا جس سے اس نے محبت کی ہوگی۔ (اسے بزار نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۷۱- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ اللَّهُ وَابْتَعْضَ اللَّهُ وَأَعْطَى اللَّهُ وَمَنَعَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۶۷۲- وَخَرَجَ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ: ((أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتُعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ)) قَالُوا: وَ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَنْ تُحِبَّ

۱۶۷۱- حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی خاطر محبت کرتا ہے، اللہ کی خاطر نفرت کرتا ہے، اللہ کی خاطر دیتا ہے اور اللہ کی خاطر روکتا ہے، وہ اپنا ایمان مکمل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۶۷۲- حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو اللہ کے لیے محبت کرے، اللہ کے لیے نفرت اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں جاری رکھے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو لوگوں کے لیے وہ

۱۶۷۰- بیہی نے مجمع الزوائد (۲۷۹/۱۰) میں کہا ہے: ”اس کی سند حسن ہے۔“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند بزار کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

۱۶۷۱- سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادة الایمان و نقصانہ۔

۱۶۷۲- مسند احمد ۲۴۷/۵۔

چیز پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور ان کے لیے وہ چیز ناپسند کر جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔ (احمد)

۱۶۷۳- حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا اسلام کی کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نماز۔ آپ نے فرمایا یہ بھی نیکی ہے، لیکن یہ وہ نہیں۔ انہوں نے عرض کیا رمضان کے روزے۔ آپ نے فرمایا اچھا کام ہے لیکن یہ وہ نہیں۔ انہوں نے عرض کیا جہاد۔ آپ نے فرمایا اچھا کام ہے، لیکن یہ بھی وہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا ایمان کی سب سے مضبوط کڑی یہ ہے کہ تم اللہ کی خاطر محبت کرو اور اللہ کی خاطر نفرت۔ (اے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم نامی راوی کے بارے میں اختلاف ہے)

۱۶۷۴- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین ایسی خوبیاں ہیں جس شخص میں یہ موجود ہوں وہ ان کے ذریعے حلاوت ایمانی حاصل کر لیتا ہے، جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول باقی سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں جو شخص کسی آدمی سے صرف اللہ کے لیے محبت رکھے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے بچا لینے کے بعد کفر میں واپس جانا اتنا برا سمجھے جیسے وہ آگ میں پھینکے جانے کو برا سمجھتا ہے۔ ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں تین ایسی خوبیاں ہیں جس شخص میں یہ موجود ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور ذات اللہ حاصل کر لیتا ہے، جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول باقی سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہو اور تو اللہ کے لیے محبت کرے، اور اللہ کے لیے نفرت کرے۔ (بخاری، مسلم)

لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ))

۱۶۷۳- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَيُّ عُرَى الْإِسْلَامِ أَوْثَقُ؟)) قَالُوا: الصَّلَاةُ قَالَ: ((حَسَنَةً وَمَا هِيَ بِهَا)) قَالُوا: صِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ: (([حَسَنٌ] وَمَا هُوَ بِهِ)) قَالُوا: الْجِهَادُ قَالَ: ((حَسَنٌ وَمَا هُوَ بِهِ قَالَ: أَوْثَقُ عُرَى الْإِيمَانِ أَنْ تُحِبَّ فِي اللَّهِ وَتُبْغِضَ فِيهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي إِسْنَادِهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ مُخْتَلَفٌ فِيهِ.

۱۶۷۴- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنْ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُ وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَذَّفَ فِي النَّارِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنْ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ وَطَعْمَهُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ تُحِبَّ فِي اللَّهِ وَتُبْغِضَ فِي اللَّهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [وَمُسْلِمٌ].

۱۶۷۳- مسند احمد ۲۸۶/۴

۱۶۷۴- صحيح بخاری، کتاب الایمان، باب حلاوة الایمان۔ صحيح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اخصال من اتصف بهن وجد حلاوة الایمان۔

۱۶۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کی حلاوت حاصل کرنا پسند کرتا ہے اسے لوگوں سے محبت اللہ کے لیے کرنی چاہیے۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۷۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کا دوسرے آدمی سے صرف اللہ کے لیے محبت کرنا جس میں دولت کی لالچ نہ ہو ایمان میں سے ہے، بلکہ یہی ایمان ہے۔ (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۷۷- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو آدمی اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو ان میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ (طبرانی، ابویعلیٰ، ابن حبان، حاکم۔ نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۷۸- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کی، اسی حالت میں

۱۶۷۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجِدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ فَلْيَجِبِ الْمَرْءَ لَا يُجِبُهُ إِلَّا اللَّهُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۶۷۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُجِبَ الرَّجُلُ رَجُلًا لَا يُجِبُهُ إِلَّا اللَّهُ مِنْ غَيْرِ مَالٍ أَغْطَاهُ فَذَلِكَ الْإِيمَانُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۷۷- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَحَابَّا رَجُلَانِ فِي اللَّهِ إِلَّا كَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حَبَّانٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۶۷۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلُّ إِلَّا ظِلُّهُ)) فَذَكَرَ مِنْهُمْ ((وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ

۱۶۷۵- مستدرک حاکم ۳/۱- ذہبی نے کہا ہے: اس حدیث کا ایک راوی ابویعلیٰ قاتل جنت نہیں ہے۔ اسے ثقہ بھی کہا گیا ہے لیکن بخاری نے کہا ہے ”فیہ نظر“۔

۱۶۷۶- معجم کبیر طبرانی ۱۹۳/۹-

۱۶۷۷- معجم اوسط طبرانی ۳/۴۲۶- پیشی نے مجمع الزوائد (۲۷۶/۱۰) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی، ابویعلیٰ اور بزار نے ذکر کیا ہے۔ مبارز بن فضالہ کے علاوہ باقی تمام راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ اس میں ضعف کے باوجود کئی ایک محدثین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۶۷۸- پہلے بیان ہو چکی ہے۔

اکٹھے ہوئے اور اسی میں علیحدہ۔ (بخاری مسلم یہ حدیث پہلے عمل بیان ہو چکی ہے)

۱۶۷۹- انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں آج میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔ (مسلم)

۱۶۸۰- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک آدمی دوسری بستی میں رہنے والے اپنے (مسلمان) بھائی کو ملنے کے لیے گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر فرشتہ مقرر کر دیا۔ جب وہ (فرشتے) کے پاس پہنچا تو اس نے اس سے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا میں اس بستی میں اپنے ایک بھائی کے پاس جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی پاس داری کر رہے ہو؟ اس نے کہا (احسان تو) نہیں لیکن مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت ہے۔ فرشتے نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا پیغام تیری طرف لے کر آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو تجھ سے ایسے ہی محبت ہے جیسے تجھے اس کی خاطر اس آدمی سے محبت ہے۔ (اسے) مسلم نے ذکر کیا ہے اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے)

۱۶۸۱- حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رب العزت کے حوالے سے بیان فرماتے ہوئے سنا، میری خاطر محبت کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے، میری خاطر صلہ رحمی کرنے والوں کے لیے بھی میری محبت برحق ہے، میری

وَتَقَرَّفَا عَلَيْهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ.

۱۶۷۹- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بَخَلَّيْنِ الْيَوْمَ أَظْلَهُمْ لِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۸۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى مَذْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ: أُرِيدُ أَخَاهُ لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبُهُ لِي اللَّهُ قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحْبَبَكَ كَمَا أَحَبَّتَهُ فِيهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَتَقَدَّمَ.

۱۶۸۱- وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتُرُ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ((حَقَّتْ مُحِبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مُحِبَّتِي

۱۶۷۹- صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب في فضل الحب في الله.

۱۶۸۰- پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۱۶۸۱- مسند احمد ۲۲۹/۵

خاطر ایک دوسرے کو ملنے والوں کے لیے بھی میری محبت برحق ہے اور میری خاطر ایک دوسرے کے کام آنے والوں کے لیے بھی میری محبت برحق ہے۔ (اے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مُجِبَّتِي
لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَ حَقَّتْ مُجِبَّتِي
لِلْمُتَبَادِلِينَ فِيَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ
صَحِيحٍ.

۱۶۸۲- شرح حلیل بن سبط نے عمرو بن عبسہ سے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث سنائیں گے جو آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور اس میں جھوٹ اور نسیان نہ ہو؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لیے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لیے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کو ملنے کے لیے جاتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لیے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لیے بھی برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے صدق دل سے باتیں کرتے ہیں۔ (اے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اے طبرانی اور حاکم نے بھی ذکر کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۸۲- وَعَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ : هَلْ أَتَتْ مُخَدِّثِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِ نِسْيَانٌ وَلَا كَذِبٌ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((قَالَ: اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَقَّتْ مُجِبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ مِنْ أَجْلِي وَ قَدْ حَقَّتْ مُجِبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَزَاوَرُونَ مِنْ أَجْلِي وَقَدْ حَقَّتْ مُجِبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَبَادَلُونَ مِنْ أَجْلِي وَقَدْ حَقَّتْ مُجِبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَصَادَقُونَ مِنْ أَجْلِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ [وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ] وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۶۸۳- ابو مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ سے کہا اللہ کی قسم مجھے آپ سے محبت ہے اور کسی دنیاوی مقصد کے لیے نہیں، میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کی طرف سے بھی محبت محسوس کروں جب کہ میرے اور آپ کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں۔ انہوں نے کہا تو پھر کس لیے محبت ہے؟ میں نے کہا اللہ

۱۶۸۳- وَعَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذٍ : وَاللَّهِ إِنِّي لِأُحِبُّكَ لِغَيْرِ دُنْيَا [أَرْجُو] أَنْ أَصِيبَهَا مِنْكَ وَلَا قَرَابَةَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ قَالَ: فَلَايَ شَيْءٍ قُلْتُ: لِلَّهِ قَالَ: فَجَذَبَ حَنَوِيَّ ثُمَّ قَالَ: أَبَشِيرُ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَإِنِّي سَمِعْتُ

۱۶۸۲- مسند احمد ۲۳۳/۵ میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ معجم صغیر طبرانی ۲۳۹/۲ مستدرک حاکم ۱۶۹/۴ میں بھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱۶۸۳- سنن ترمذی کتاب الرہد باب ماجاء فی الحب فی اللہ۔ ترمذی نے کیا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح ابن جبان (الاحسان) ۳۹۲/۱۔

کے لیے۔ انہوں نے میرا دامن کھینچے ہوئے کہا اگر تو سچا ہے تو تمہیں مبارک ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ کی خاطر باہمی محبت کرنے والے (قیامت کے دن) اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے، اس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ انبیاء اور شہداء ان کے مقام پر رشک کریں گے۔ ابو مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں عبادہ بن صامت سے ملا اور میں نے انہیں معاذ کی حدیث سنائی تو وہ فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ رب العزت فرماتے ہیں میری خاطر باہمی محبت کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے، میری خاطر ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے، میری خاطر ایک دوسرے کے کام آنے والوں کے لیے میری محبت برحق ہے۔ یہ لوگ روشن منبروں کے اوپر ہوں گے، ان سے انبیاء اور شہداء اور صدیق رشک کریں گے (ابن حبان)۔ ترمذی نے صرف معاذ کی حدیث بیان کی ہے اور اسے صحیح کہا ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میری عظمت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے، ان سے انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔

۱۶۸۳- حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا۔ ان کے چہرے پر نور ہوں گے، مخلوقات کے حسابات سے فارغ ہونے تک وہ ایسے ہی رہیں گے۔ (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ يَغِطُّهُمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشَّهَدَاءُ)) قَالَ: وَلَقِيتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ مُعَاذٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ((حَقَّتْ مَجِئَتِي عَلَى الْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَجِئَتِي عَلَى الْمُتَصَابِحِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَجِئَتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ هُمْ عَلَى مَنْابِرٍ مِنْ نُورٍ يَغِطُّهُمْ النَّبِيُّونَ وَالشَّهَدَاءُ وَالصَّادِقُونَ)). رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ [مِنْ] حَدِيثِ مُعَاذٍ وَحَدَّثَهُ وَصَحَّحَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْمُتَحَابُّونَ فِيَّ جَلَالِي لَهُمْ مَنْابِرٌ مِنْ نُورٍ يَغِطُّهُمْ النَّبِيُّونَ وَالشَّهَدَاءُ)).

۱۶۸۴- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عِبَادًا يُجْلِسُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْابِرٍ مِنْ نُورٍ يَغْشَى وَجُوهَهُمُ النُّورُ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۸۵- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگ (قبروں) سے اٹھائے گا جن کے چہرے پر نور ہوں گے۔ وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان سے رشک کریں گے، نہ ہی وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک بدوی گھنٹوں کے بل بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! ان کے متعلق ہمیں بتائیں، ہمیں ان کا علم ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے جو مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں، مختلف علاقوں میں رہتے ہیں، اللہ کی یاد کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں، اور اسے یاد کرتے ہیں۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۸۶- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت کے کچھ ستون یا قوت سے بنے ہوئے ہیں۔ ان پر زبرد کے بالا خانے ہیں۔ ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں چمک دار ستارے کی طرح جگمگاتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں کون لوگ رہیں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے کے کام آنے والے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے۔ (بزار)

۱۶۸۷- حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں کچھ ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے اور اندرونی حصہ باہر سے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کے لیے باہمی

۱۶۸۵- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيَعْنَنُ اللَّهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْطِيهِمُ النَّاسُ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ)) قَالَ: فَجَاءَ أَعرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلِّمْنَا لَنَا نَعْرِفَهُمْ قَالَ: ((هُمْ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ قَبَائِلِ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ يَذْكُرُونَهُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۶۸۶- وَخَرَجَ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمْدًا مِنْ يَاقُوتٍ عَلَيْهَا غُرُفٌ مِنْ ذَبَرٍ جَدِّ لَهَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَةٌ تُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ: ((الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ وَالْمُبَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَالْمُتْلَقُونَ فِي اللَّهِ)).

۱۶۸۷- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرُفًا تَرَى ظَوَاهِرَهَا مِنْ بَوَاطِينِهَا

۱۶۸۵- تمثی نے مجمع الزوائد (۷۷/۱۰) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معامج کے مطبوعہ اجزاء میں نہیں مل سکی۔

۱۶۸۶- مسند بزار (کشف الاستار) ۴۳۶/۲ میں حضرت ابوہریرہؓ سے اس کے ہم معنی روایت ہے۔

محبت کرنے والوں، ایک دوسرے کو ملنے کے لیے جانے والوں اور ایک دوسرے کے کام آنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ (طبرانی)

۱۶۸۸- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی دونوں طرفیں دائیں ہیں، ان کے چہرے پر نور ہوں گے، نہ وہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء اور نہ صدیق۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۶۸۹- حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہداء لیکن قیامت کے دن انبیاء اور شہداء اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے مقام کو دیکھ کر رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ لوگ وہ ہوں گے جو کسی رشتہ داری اور باہمی لین دین کے بغیر اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے رہے۔ اللہ کی قسم ان کے چہرے مجسمہ نور ہوں گے اور نور (کے منبروں) پر بیٹھے ہوں گے۔ جب لوگ خوف زدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور جب لوگ غم زدہ ہوں گے یہ غم زدہ نہیں ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”اللہ کے دیوں کو نہ خوف

وَبَوَاطِنُهَا مِنْ ظَوَاهِرِهَا أَعْدَ اللَّهُ لِلْمُحَابِّينَ فِيهِ وَ الْمُتَزَاوِرِينَ فِيهِ وَ الْمُتَعَاذِلِينَ فِيهِ))۔

۱۶۸۸- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ جُلَسَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ وَ كِلْتَا يَدَيِ اللَّهِ يَمِينٌ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ وَ جُوهُهُمْ مِنْ نُورٍ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَ لَا شُهَدَاءَ وَ لَا صِدِّيقِينَ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَنْ هُمْ قَالَ: ((هُمْ الْمُتَحَابُّونَ بِحِلَالِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۱۶۸۹- وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَأَنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَ لَا شُهَدَاءَ تَغْطِيهِمُ الْأَنْبِيَاءُ وَ الشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنْ اللَّهِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ تُعَجِّرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ: ((قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَ لَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَ اللَّهُ إِنَّ جُوهَهُمْ لَنُورٌ وَأَنَّهُمْ لَعَلَى نُورٍ وَ لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَ لَا يَخْزَنُونَ إِذَا خَزِنَ النَّاسُ وَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَخْزَنُونَ﴾)) رَوَاهُ

۱۶۸۷- معجم اوسط طبرانی ۴۲۷/۳۔

۱۶۸۸- مسند احمد ۳۳۵/۲ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت ہے۔

۱۶۸۹- سنن ابو داؤد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادة الایمان و نقصانہ، میں یہ حدیث ابوالامہ رضی اللہ عنہ سے با معنی موجود ہے۔

أَبُو دَاوُدَ.

ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔“ (ابوداؤد)

۱۶۹۰- حضرت ابوماک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! سنو سمجھو اور معلوم کر لو کہ اللہ عزوجل کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہداء لیکن نبی اور شہیدان کے مراتب اور اللہ کے ہاں تقرب کو دیکھ کر رشک کریں گے۔ دور سے آنے والے ایک بدوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھٹنے ٹیکے اور اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا یا رسول اللہ! جو لوگ نہ نبی ہوں اور نہ شہید لیکن انبیاء اور شہداء ان کی مسند اور اللہ کے تقرب کو دیکھ کر رشک کریں گے ان کی خوبی اور ان کا حلیہ ہمارے سامنے بیان فرمائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدوی کے سوال کی وجہ سے ہشاش بشاش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ وہ ہیں جو مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی آپس میں کوئی رشتہ داری نہیں ہے، لیکن وہ اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لیے قیامت کے دن نور کے منبر لگائے گا، وہ ان پر بیٹھیں گے اور ان کے چہرے اور کپڑے پر نور بنا دے گا (باقی) لوگ گھبراہٹیں گے (لیکن) یہ نہیں گھبراہٹیں گے۔ یہی اولیاء اللہ ہیں جنہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ابویعلیٰ اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

۱۶۹۰- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَنَازِلِهِمْ وَ قُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ)) فَحَنَّا رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَ أَلْوَىٰ بِيَدِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَ قُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ انْتَعَمْتُمْ لَنَا حَلَّهِمْ لَنَا يَعْنِي صِفَتُهُمْ لَنَّا شَكَلَهُمْ لَنَا فَسَرُّ وَجْهَ النَّبِيِّ ﷺ بِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُمْ نَاسٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ تَحَابُّوا فِي اللَّهِ وَ تَصَافَوْا بِضَعِّ اللَّهِ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا فَيَجْعَلُ وَجُوهَهُمْ نُورًا وَ لِبَاسَهُمْ نُورًا يَفْرَغُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يَفْرَعُونَ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ [الَّذِينَ] لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُونَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ أَبُو يَعْلَى وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ: ((النَّوَازِعُ))

۱۶۹۰- مسند احمد ۳/۱۵- مسند ابو یعلیٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مستدرک حاکم ۱۷۰/۱۴ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان ہوئی ہے۔ ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

جمع نازع وهو الرجل الغریب.

۱۶۹۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ [قَوْمًا] لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ تَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ)) قِيلَ مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نَجِيَّهُمْ قَالَ: ((هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بَنُورِ اللَّهِ مِنْ غَيْرِ أَرْحَامٍ وَلَا أَسْبَابٍ وَجُوهُهُمْ نُورٌ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۶۹۱- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء میں سے نہیں ہیں۔ لیکن انبیاء اور شہداء انہیں دیکھ کر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیارہ کون لوگ ہیں ہم بھی ان سے محبت کریں؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی خاطر بغیر کسی رشتہ داری اور دیگر مصالحت کے ایک دوسرے سے محبت کی، ان کے چہرے پر نور ہوں گے اور یہ نور کے منبروں پر ہوں گے، جب لوگ خوف زدہ ہوں گے یہ خوف زدہ نہیں ہوں گے اور جب لوگ غم زدہ ہوں گے یہ غم زدہ نہیں ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (نساء، ابن حبان)

ثواب السلام علی المؤمنین

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا حُيِّنْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا﴾.

اہل ایمان کو سلام کہنے کا ثواب ارشاد رب العزت ہے: ”اور جب تمہیں تحیۃ تو (جواب میں) تم اس سے بہتر (کلمے) سے (اسے) دعا دویا انہی لفظوں سے دعا دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔“

۱۶۹۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُوْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَلَا أَدْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۲- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان دار نہ بن جاؤ اور اس وقت تک ایمان دار نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے۔ آپس میں

۱۶۹۱- سنن کبریٰ نسائی (تحفة الاشراف) ۴۴۸/۱۰۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۹۰/۱۔

۱۶۹۲- صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان أنه لا يدخل الجنة الا المومنون۔

بہت زیادہ سلام کہا کرو۔ (مسلم)

۱۶۹۳- حضرت (عبداللہ) بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری طرف پہلے لوگوں کی حسد و بغض جیسی خرابیاں سرایت کر گئی ہیں۔ بغض تو مونڈ دینے والا ہے، بالوں کو مونڈنے والا نہیں بلکہ دین کو مونڈنے والا ہے، مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب تک تم ایمان نہ لاؤ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے اور جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے ایمان دار نہیں ہو گے۔ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو (محبت) پیدا کرتا ہے۔ آپس میں سلام عام کہا کرو۔ (اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۶۹۴- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام عام کہا کرو، تم سلامت رہو گے۔ (ابن حبان)

۱۶۹۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”رحمن کی عبادت کرو، سلام عام کہو، کھانا کھلاؤ، تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“ (یہ ابن حبان کے الفاظ ہیں، ترمذی نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حسن صحیح کہا ہے)

۱۶۹۶- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! سلام عام کہو، کھانا کھلاؤ، رات کو جب

۱۶۹۳- وَعَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ذَبَّ إِلَيْكُمْ ذَاءُ الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ الْبَغْضَاءُ وَالْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَيْسَ خَالِقَةُ الشَّعْرِ وَ لَكِنْ خَالِقَةُ الدِّينِ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَتُومِنُوا وَ لَا تَتُومِنُونَ حَتَّى تَحَابُّوا أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُفِيْتُ ذَلِكَ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ رَوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

۱۶۹۴- وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۶۹۵- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَ أَطْعِمُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ هَذَا لَفْظُهُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۹۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا

۱۶۹۳- مسند بزار (كشف الاستار) ۴۱۹/۲۔

۱۶۹۴- صحيح ابن حبان ۳۵۷/۱۔

۱۶۹۵- صحيح ابن حبان ۳۵۶/۱۔ سنن ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی السلام قبل الکلام۔

۱۶۹۶- سنن ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی افشاء السلام۔

لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھو، تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن صحیح کہا ہے)

السَّلَامَ وَ أَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ صَلُّوا بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۹۷- حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا کام بتائیں جو میرے لیے جنت واجب کر دے۔ آپ نے فرمایا خوش کلامی، سلام عام کہنا اور کھانا کھانا۔ (طبرانی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۶۹۸- وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ لِي الْجَنَّةَ قَالَ: ((طِيبُ الْكَلَامِ وَ بَذْلُ السَّلَامِ وَ إِطْعَامُ الطَّعَامِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۶۹۸- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر السلام علیکم کہا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس (نیکیاں) پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا تیس (نیکیاں) پھر ایک اور آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا تیس (نیکیاں)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

۱۶۹۸- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَردَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَشْرَ)) ثُمَّ جَاءَ [رَجُلٌ] آخَرَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ فَردَّ فَجَلَسَ فَقَالَ: ((عِشْرُونَ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَجَلَسَ فَقَالَ: ((ثَلَاثُونَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۹- حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کہتا ہے ”السلام علیکم“ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں

۱۶۹۹- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ لَكَ دَسْ نِيَكَاةٍ))

۱۶۹۷- معجم کبیر طبرانی ۱۸۰/۲۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۷/۱۔ مستدرک حاکم ۲۳/۱۔ زہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

۱۶۹۸- سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب کیف السلام۔ سنن ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ما ذکر فی فضل السلام۔

۱۶۹۹- معجم کبیر طبرانی ۹۲/۶۔

اور جو کہتا ہے ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ اس کے لیے میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کہتا ہے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (طبرانی)

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كُتِبَ لَهُ عَشْرُونَ حَسَنَةً وَمَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ كُتِبَ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

۱۷۰۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا۔ آپ مجلس میں تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا ”السلام علیکم“۔ آپ نے فرمایا دس نیکیاں۔ پھر ایک دوسرا آدمی گزرا اور اس نے کہا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ آپ نے فرمایا بیس نیکیاں۔ پھر ایک اور آدمی گزرا اور اس نے کہا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“۔ آپ نے فرمایا تیس نیکیاں۔ مجلس میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور سلام کہے بغیر چلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ساتھی کتنی جلدی بھول گیا ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے تو اسے سلام کہنا چاہیے۔ پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور جب مجلس سے جائے تب بھی سلام کہے۔ پہلا سلام اس سلام سے افضل نہیں ہے۔ (ابن حبان)

۱۷۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَقَالَ: ((عَشْرُ حَسَنَاتٍ)) ثُمَّ مَرَّ آخَرُ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ: ((عَشْرُونَ حَسَنَةً)) ثُمَّ مَرَّ آخَرُ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ: ((ثَلَاثُونَ حَسَنَةً)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَ لَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبَكُمْ إِذَا جَاءَ [أَحَدُكُمْ] إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ وَ إِنْ قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلْيُسَلِّمْ الْأَوَّلَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ قَوْلُهُ: ((مَا أَوْشَكَ)) أَيُّ أَسْرَعَ.

سلام کا آغاز کرنے اور جاتے وقت سلام کہنے کا ثواب

ثواب من بدأ بالسلام و من سلم عند ذهابه

۱۷۰۱- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو پہلے سلام کہتا ہے (ابوداؤد) ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! دو

۱۷۰۱- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ أَوَّلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَ هُمْ بِالسَّلَامِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ

آدمی ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، ان میں سے پہلے سلام کون کہے؟ آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کا زیادہ مستحق ہونا چاہتا ہے۔ (اسے ترمذی نے حسن کہا ہے)

۱۷۰۲- معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا: اے میرے بیٹے! جب تم کسی نیک محفل میں ہو اور تمہیں کسی کام کی جلدی ہو تو ”السلام علیکم“ کہا کرو، اس طرح تم ان کی نیکی میں شامل ہو جاؤ گے۔ اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اسے مرفوع بھی ذکر کیا ہے، لیکن موقوف کی سند زیادہ صحیح ہے، البتہ کہا جاسکتا ہے کہ ایسی بات ذاتی رائے سے نہیں ہو سکتی، لہذا مرفوع کی حیثیت رکھتی ہے۔ واللہ اعلم۔ اس سے پہلے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی محفل میں آئے تو سلام کہے، پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور جب جانا چاہے تب بھی سلام کہے، کیونکہ پہلا سلام اس سے افضل نہیں ہے۔

التِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ قَالَ: ((أَوَّلَىٰ هُمَا بِاللَّهِ تَعَالَىٰ)) قَالَ: التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ. ۱۷۰۲- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا بُنَيَّ إِذَا كُنْتَ فِي مَجْلِسٍ تَرْجُو خَيْرَهُ فَمَحَلَّتْ بِكَ حَاجَةٌ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّكَ شَرِيكُهُمْ فِيمَا يُصِيبُونَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ أَيْضًا مَرْفُوعًا وَ لَكِنْ إِسْنَادُهُ الْمَوْقُوفُ أَصَحُّ وَ قَدْ يُقَالُ إِنَّ مِثْلَ هَذَا لَا يُقَالُ: مِنْ قَبْلِ الرَّأْيِ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْمَرْفُوعِ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ وَ تَقَدَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيَسَلِّمْ فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ وَ إِنْ قَامَ فَلْيَسَلِّمْ فَلْيَسَلِّ الْأَوَّلَىٰ بِأَحَقٍّ مِنَ الْآخِرَةِ)).

گھر میں داخل ہونے کے وقت سلام کہنے کا ثواب

ثواب من سلم إذا دخل بيته

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جب گھروں میں جایا کرو تو اپنے (گھر والوں) کو سلام کیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ﴾. [نور ۶۱۱] ۱۷۰۳- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

۱۷۰۱- سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی فضل من بدأ بالسلام۔ سنن ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ما جاء فی فضل الذی یبدأ بالسلام۔

۱۷۰۲- معجم کبیر طبرانی ۲۶/۱۹۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! جب تم اپنے گھر جاؤ تو سلام کہو اس سے تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت ہوگی۔ (اسے ترمذی نے علی بن زید عن ابن المسیب سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ فَتَكُونَ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقٍ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْهُ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۰۴- حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے۔ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جاتا ہے، اگر وہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا وہ اجر و ثواب اور مال غنیمت لے کر واپس آئے گا۔ دوسرا وہ شخص جو مسجد کی طرف جاتا ہے، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہے کہ وہ فوت ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا یا پھر اجر و ثواب لے کر واپس آئے گا۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کہتا ہے اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ (ابوداؤد) ابن حبان نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ اگر وہ زندہ رہے تو انہیں فراخ رزق ملتا رہے گا اور اگر فوت ہو گئے تو جنت میں جائیں گے، جو شخص اپنے گھر میں سلام کہہ کر داخل ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔

۱۷۰۴- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ [الْبَاهِلِيِّ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ [أَوْ يُرَدُّ] بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَ رَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَوْ يُرَدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَ رَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ إِنْ عَاشَ رَزَقَ وَ كُفِيَ وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ [عَلَى اللَّهِ]) الْحَدِيثُ [قَوْلُهُ: (ضَامِنٌ)] أَيُّ مَضْمُونٍ.

۱۷۰۵- حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے یہ پسند ہو کہ شیطان اس کے پاس نہ کھانا کھا سکے، نہ دوپہر کو آرام کر سکے اور نہ ہی

۱۷۰۵- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

رات گزار سکے اسے اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کہنا چاہئے اور کھانا کھاتے وقت ”بسم اللہ“ پڑھنی چاہیے۔ (طبرانی)

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ لَا يَجِدَ الشَّيْطَانَ عِنْدَهُ طَعَامًا وَلَا مَقِيلًا وَلَا مَبِينًا فَلْيَسَلِّمْ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَلْيَسَلِّمْ عَلَى طَعَامِهِ)).

مصافحہ کرنے کا ثواب

ثواب المصافحة

۱۷۰۶- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کو ملے اور اس سے مصافحہ کرے تو ان دونوں کے گناہ ایسے ختم ہو جاتے ہیں جیسے تیز ہوا کے ذریعے خشک درخت کے پتے گر جاتے ہیں اور ان دونوں کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۷۰۶- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِي يَوْمٍ رِيحٍ عَاصِفٍ وَإِلَّا غَفِرَ لَهُمَا وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُمَا مِثْلَ زَيْدِ الْبَحْرِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۷۰۷- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حذیفہؓ سے ملاقات کی اور مصافحہ کرنا چاہا۔ حذیفہؓ ایک طرف ہو گئے اور کہنے لگے میں جہنمی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں۔ (اسے بزار نے ذکر کیا ہے) اس کی سند حسن ہے، اس کی سند کا ایک راوی مصعب بن ثابت ہے جسے ابن حبان اور دیگر محدثین نے ثقہ کہا ہے اور طبرانی نے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث حذیفہؓ کے حوالے سے ذکر کر کے ہے۔

۱۷۰۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ حَذِيفَةَ فَأَرَادَ أَنْ يُصَافِحَهُ فَتَنَحَّى حَذِيفَةُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ جَنْبًا فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا صَافَحَ أَخَاهُ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ)) رَوَاهُ الْبُزَارُ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَ فِيهِ إِسْنَادُهُ [مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ وَثِقَةٌ ابْنُ حَبَانَ وَغَيْرُهُ وَ رَوَى الطَّبْرَانِيُّ الْمَرْفُوعَ مِنْهُ بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيثِ حَذِيفَةَ.

۱۷۰۸- حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے

۱۷۰۸- وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ

۱۷۰۵- معجم کبیر طبرانی ۳۱۵/۶

۱۷۰۶- معجم کبیر طبرانی ۳۱۵/۶

۱۷۰۷- مسند بزار (کشف الاستار) ۴۲۰/۲ - معجم اوسط طبرانی ۱۸۴/۱

سے علیحدہ ہونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے۔ (اسے ابوداؤد اور ترمذی نے ذکر کیا ہے اور ترمذی نے حسن کہا ہے) ابوداؤد کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں، اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کریں اور استغفار کریں تو انہیں بخش دیا جاتا ہے۔ طبرانی نے ابوداؤد نفعی اعمیٰ سے روایت کیا ہے کہ حضرت براء بن عازبؓ مجھ سے ملے، انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑا، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور کہنے لگے، کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے تمہارے ہاتھ کو کیوں پکڑا؟ میں نے عرض کیا مجھے یہ تو پتہ نہیں، البتہ مجھے یقین ہے کہ آپ کا اس سے کوئی نیک مقصد ہوگا۔ وہ کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ مجھ سے ملے اور انہوں نے ایسے ہی کیا۔ پھر فرمایا کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ ایسے کیوں کیا ہے؟ میں نے بھی عرض کیا نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملاقات کریں اور مصافحہ کریں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائیں، یہ سب صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کریں تو ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے سے پہلے پہلے انہیں بخش دیا جاتا ہے۔

فَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ فِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا اتَّقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَ حَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا)) وَ رَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ وَهُوَ نَفِيعُ الْأَعْمَى قَالَ: لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَأَحْذَبَ يَدَيَّ وَ صَافَحَنِي وَ ضَحَكْتُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: أَتَذَرُنِي لِمَ أَخَذْتُ يَدَكَ قُلْتُ: لَا إِلَّا أَنْتَنِي ظَنَنْتُ أَنَّكَ لَمْ تَفْعَلْهُ إِلَّا لِحَبِيرٍ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُنِي فَفَعَلَ بِي ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ: ((أَتَذَرُنِي لِمَ فَعَلْتُ بِكَ ذَلِكَ)) قُلْتُ لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمِينَ إِذَا اتَّقَا وَ تَصَافَحَا وَ ضَحَكُ كُلُّ مِنْهُمَا فِي وَجْهِ صَاحِبِهِ لَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ إِلَّا اللَّهُ لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُمَا)).

۱۷۰۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ اتَّقَا فَأَخَذَ

۱۷۰۹- سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی المصافحة- سنن ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ما جاء فی فضل الذی یدأ بالسلام- ٹیٹھی نے مجمع الزوائد (۳۷/۸) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابوداؤد اور ابوی مڑوک ہے“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث اوسط میں نہیں ملی۔

۱۷۰۹- مسند احمد: ۱/۴۲۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۲/۴۲۰- ٹیٹھی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اسے احمد بزار اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔ احمد کے راوی صحیح ہیں۔ میمون بن عجلان کے علاوہ ابن حبان نے اسے ثقہ کہا ہے اور کسی نے اسے ضعیف نہیں کہا۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ روایت ابویعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں نہیں ملی۔

کے ہاتھ کو پکڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پر ان کا حق ہو جاتا ہے کہ وہ ان کی دعا سنے اور دونوں کو بخشے بغیر ان کے ہاتھ ایک دوسرے سے جدا نہ کرے۔ (احمد، بزار، ابویعلی) ملاحظہ: اس حدیث کی سند میں میمون بن موسیٰ مرالی نام کا راوی ہے، بیشتر محدثین اس کے ثقہ ہونے کے حق میں ہیں۔

۱۷۱۰- حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو سلام کہے، دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارا وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے بھائی کے لیے زیادہ خوش مزاجی کا مظاہرہ کرتا ہے اور جب وہ دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر ایک سو رحمت نازل ہوتی ہے۔ اس میں سے نوے ابتدا کرنے والے کے لیے ہوتی ہیں اور دس مصافحہ کرنے والے کے لیے۔ (بزار)

۱۷۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں ایک دوسرے کا حال پوچھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر ایک سو رحمتیں نازل کرتا ہے ننانوے رحمتیں اس کے لیے ہوتی ہیں جو دونوں میں سے زیادہ خوش مزاج، کشادہ رو، حسن سلوک کرنے والا اور اپنے بھائی کا حال بہتر طور سے پوچھنے والا ہوتا ہے۔ (طبرانی)

أَحَدُهُمَا يَبْدُ صَاحِبِهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَخْضُرَ دُعَاءَهُمَا وَلَا يُفَرِّقَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُمَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَ أَبُو يَعْلَى وَ فِي إِسْنَادِهِ مَيْمُونُ بْنُ مُوسَى الْمُرَائِي وَ الْأَكْثَرُونَ عَلَى تَوْثِيقِهِ.

۱۷۱۰- وَخَرَجَ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا التَّقَى الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ فَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ كَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَى اللَّهِ أَحْسَنَهُمَا بَشَرًا لِصَاحِبِهِ فَإِذَا تَصَافَحَا نَزَلَتْ عَلَيْهِمَا مِائَةٌ رَحْمَةٍ لِلْبَادِي مِنْهُمَا تَسْعُونَ وَ لِلْمُصَافِحِ عَشْرَةٌ)).

۱۷۱۱- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ الْمُسْلِمَيْنِ إِذَا التَّقَى فَصَافَحَا وَ تَسَاءَلَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا مِائَةَ رَحْمَةٍ تَسْعَةُ [وَتَسْعِينَ] لِأَبَشِهِمَا وَأُطْلِقَهُمَا وَأَبْرَهُمَا وَأَحْسَنَهُمَا مُسَاءَلَةً بِأَخِيهِ)). قَوْلُهُ ((لَأَبَشَهُمَا)) أَيِ لَأَعْظَمَهُمَا بِشَاشَةِ وَقَوْلُهُ: ((وَأُطْلِقَهُمَا)) أَيِ أَطْلَقَهُمَا وَجْهًا وَمَعْنَى الْبَشَاشَةِ وَ الطَّلَاقَةِ وَاحِدٌ.

۱۷۱۰- مسند بزار (كشف الاستار) ۴۱۹/۲۔

۱۷۱۱- ہمیشی نے مجمع الزوائد (۳۷/۸) میں کہا ہے: ”اے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں حسن بن کثیر بن عدی راوی کا حال معلوم نہیں ہو سکا اور باقی تمام مصنف صحیح بخاری والے ہیں۔“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث منعم اوسط کے مطبوعہ سے نہیں ملی۔

۱۷۱۲- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ)).

۱۷۱۳- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَصَافَحُوا يَذْهَبُ الْفُلُ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوا وَ يَذْهَبُ الشُّحْنَاءُ)) ذَكَرَهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ وَهُوَ مُعْضَلٌ وَقَدْ أُسْنِدَ مِنْ وَجْهِهَا مَقَالٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۷۱۲- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مصافحہ کرنا سلام کی تکمیل ہے۔ (ترمذی)

۱۷۱۳- حضرت عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرو، اس سے کینہ ختم ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے اور بغض ختم ہوتا ہے۔ (اسے امام مالک نے موطا میں ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث معطل ہے، کئی اور سندوں سے مسند بھی ذکر ہوئی ہے، لیکن ان پر اعتراضات ہیں۔ واللہ اعلم)

خندہ پیشانی سے ملنے اور دیگر نیک کاموں کا ثواب

ثواب طلاقہ الوجه و أفعال آخر من الخير

۱۷۱۴- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنْ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ وَ أَنْ تَفْرِغَ مِنْ ذُلُوكَ فِي إِيَّاهُ أَخِيكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۵- وَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُحَقِّرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۱۶- وَ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنْ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ وَ أَنْ تَفْرِغَ مِنْ ذُلُوكَ فِي إِيَّاهُ أَخِيكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۴- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیکی کا ہر کام صدقہ ہے، مسلمان بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے، اپنے برتن میں سے مسلمان بھائی کو برتن میں پانی دینا بھی نیکی ہے۔ (اسے احمد اور ترمذی نے ذکر کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۱۷۱۵- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بھی نیکی کو معمولی نہ سمجھو اگرچہ مسلمان بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا ہی ہو۔ (مسلم)

۱۷۱۶- انہی (ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ ۱۷۱۲- سنن ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی المصافحۃ۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث غریب ہے۔ ۱۷۱۳- موطا مالک ۹۰۸/۱۔ ۱۷۱۴- مسند احمد ۳۶۰/۳۔ سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی طلاقۃ الوجه وحسن البشرۃ۔ ۱۷۱۵- صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب طلاقۃ الوجه عند اللقاء۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے مسلمان بھائی کو دیکھ کر مسکراتا صدقہ ہے، نیک کام کا حکم دینا اور برائی سے باز رکھنا بھی صدقہ ہے، بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر، کانٹے اور بڑی کو ہٹانا بھی صدقہ ہے، اپنے برتن میں سے دوسرے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے) ابن حبان نے یہ حدیث اس اضافے کے ساتھ ذکر کی ہے کہ کمزور نظر والے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے۔

۱۷۱۷- ابو جری جیمہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بادیہ نشین لوگ ہیں ہمیں ایسی چیز سکھائیں جسے اللہ تعالیٰ ہمارے لیے مفید بنائے۔ آپ نے فرمایا کسی بھی نیکی کو معمولی نہ سمجھو خواہ اپنے برتن کے ذریعے دوسرے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا ہی کیوں نہ ہو، اپنے بھائی سے کشادہ رو ہو کر ملنا ہی کیوں نہ ہو، چادر کو ٹٹنوں کے نیچے لٹکانے سے بچو یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی آدمی تمہیں ایسے کام کے متعلق برا بھلا کہے جس کا تمہارے بارے میں اسے علم ہے تو تم اس کی برائی کا ذکر کر کے اسے برا بھلا نہ کہو، ایسا کرنے سے تمہیں ثواب ملے گا اور اسے گناہ ہو گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، مذکورہ الفاظ ابن حبان کے ہیں اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) نسائی کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ کسی بھی نیک کام کو جو تمہارے بس میں ہو معمولی نہ سمجھو،

اللہ ﷻ: ((كَبَسْتُكَ لِي وَجِهَ أَخِيكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِشْرَاؤُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالَةِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشُّوكَ وَالْعِظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ ذَلُوكَ لِي ذَلُّ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَزَادَ ((وَبَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ)).

۱۷۱۷- وَعَنْ أَبِي جُرَيْجٍ الْهَجَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلَّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللَّهُ بِهِ فَقَالَ: ((لَا تَخْفِرُونَ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَفْرُغَ مِنْ ذَلُوكَ فِي إِتَاءِ الْمُسْتَقَى وَلَوْ أَنْ تَكَلَّمَ أَخَاكَ وَوَجْهَكَ إِلَيْهِ مُنْسِطًا وَإِيَّاكَ وَاسْتَبَالَ الْإِزَارَ فَإِنَّهُ مِنَ الْمُخْجَلَةِ وَلَا يُجِبُهَا اللَّهُ وَإِنْ أَمَرُوا شَتَمَكَ بِمَا يَعْلَمُ إِلَيْكَ فَلَا تَشْتِمَهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّ أَجْرَهُ لَكَ وَوَبَّالَهُ عَلَى مَنْ قَالَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَهَذَا لَفْظُهُ وَفِي رَوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ فَقَالَ: ((لَا تَخْفِرُونَ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا أَنْ تَأْتِيَهُ وَلَوْ أَنْ

۱۷۱۶- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی صنائع المعروف۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۴۸/۱
۱۷۱۷- سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار۔ سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی صنائع المعروف۔ سنن کبریٰ نسائی (تحفة الاشراف) ۱۴۵/۲، صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۷۰/۱۔

تَهَبْ صِلَةَ الْحَبْلِ وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ
دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَقْبَى وَلَوْ أَنْ تُلْقَى
أَخَاكَ وَوَجْهَكَ بَسِطَ إِلَيْهِ وَلَوْ أَنْ
تُوَسِّلَ الْوَحْشَانِ بِنَفْسِكَ وَلَوْ أَنْ تَهَبَ
(الشُّنْعَ).

۱۷۱۸- وَعَنِ الْحَسَنِ [عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ] قَالَ: ((إِنَّ
[مِنَ] الصَّدَقَةِ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى النَّاسِ وَ
أَنْتَ طَلِيقُ الْوَجْهِ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي
الدُّنْيَا مُرْسَلًا هَكَذَا.

اگر تم اپنے بھائی کو رسی کا ٹکڑا ہی دے سکتے ہو (تودو) اگر
تم اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پینے کا پانی
دے سکتے ہو (تودو) اور اگر تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی
سے ملو اور غم زدہ کو دلہا سادے سکویا جوتے کا تسمہ دے
سکتے ہو (تودو)۔

۱۷۱۸- حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا لوگوں
کو سلام کہتے ہوئے خندہ پیشانی کا اظہار بھی صدقہ ہے۔
(اسے ابن ابی الدین نے اسی طرح بطور مرسل ذکر کیا ہے)

خوش کلام ہونے کا ثواب

ثواب طیب الکلام

۱۷۱۹- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک ایسا بالا خانہ ہے جس کا
اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے اور بیرونی حصہ اندر
سے نظر آتا ہے۔ ابوامالک اشعریؓ نے عرض کیا یا رسول
اللہ ﷺ! وہ کسے ملے گا؟ آپ نے فرمایا: (وہ اسے ملے گا)
جو خوش کلام ہے، کھانا کھاتا ہے اور جب لوگ سوئے
ہوئے ہوں تو وہ تہجد پڑھتا ہے۔ (اسے طبرانی اور حاکم نے
ذکر کیا ہے، نیز حاکم نے اسے شیخین کی شرط کے مطابق صحیح قرار
دیا ہے)

۱۷۲۰- مقدم بن شریحؓ اپنے باپ کے حوالے سے
بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ ﷺ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو میرے لیے جنت کو
لازم کر دے۔ آپ نے فرمایا جنت کو لازم کر دینے والا

۱۷۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
((فِي الْجَنَّةِ غُرَفَةٌ يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ
بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا)) فَقَالَ
أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ: لِمَنْ هِيَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ
وَ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ بَاتَ قَائِمًا وَ النَّاسُ
نِيَامٌ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ
قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

۱۷۲۰- وَعَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ لِي
الْجَنَّةَ قَالَ: ((مُوجِبُ الْجَنَّةِ إِطْعَامُ

۱۷۱۸- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۷۱۹- مستدرک حاکم ۴/۱۲۹- یعنی نے مجمع الزوائد (۲۵۴/۲) میں کہا ہے: ”اسے احمد نے (مسند میں) اور
طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر کے مطبوعہ حصے میں نہیں
مل سکی۔

عمل کھانا کھانا، سلام عام کہنا اور خوش کلام ہونا ہے۔
(اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، اس میں کوئی غای نہیں ہے)

۱۷۲۱- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا کھانا کھاؤ، سلام عام کہو، خوش کلام رہو، رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تہجد پڑھو، جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

۱۷۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی گفتگو صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۷۲۳- حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ اس طرح ہم کلام ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ آدمی دائیں دیکھے گا تو اسے اپنے عمل نظر آئیں گے، بائیں دیکھے گا تو اسے اپنے عمل نظر آئیں گے، اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے صرف دوزخ نظر آئے گا، لہذا دوزخ سے بچ جاؤ، اگرچہ کعبور کا ایک حصہ صدقہ کر کے (بخ سکو) جسے وہ بھی میسر نہ ہو وہ اچھی گفتگو کے ذریعے (بچنے کی کوشش

الطَّعَامِ وَ إِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ حُسْنُ الْكَلَامِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ وَ لَا عِلَّةَ لَهُ.

۱۷۲۱- وَ خَرَجَ الْبَزَارُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَّمَنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: ((أَطْعِمِ الطَّعَامَ وَ أَفْشِ السَّلَامَ وَ أَطِبِ الْكَلَامَ وَ صَلِّ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)).

۱۷۲۲- وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ فِي حَدِيثٍ.

۱۷۲۳- وَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ بِلِقَاءِ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ لِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) رَوَاهُ

۱۷۲۰- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مستدرک حاکم ۱۲۹/۴ میں یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بالعمی نہ کو رہے۔

۱۷۲۱- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۷۸/۲۔

۱۷۲۲- صحیح بخاری، کتاب الادب، باب طیب الکلام۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان أن اسم الصلوة يقع على كل معروف۔

۱۷۲۳- صحیح بخاری، کتاب الادب، باب طیب الکلام۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب الحث على الصدقة ولو بشق تمر۔

(کرے)۔ (بخاری، مسلم)

الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ثواب

ثواب الأمر بالمعروف والنہی عن المنکر

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کام کرنے سے منع کرے، یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔“

نیز فرمایا: ”مومنو! جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو، تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔“

اور فرمایا: ”اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، وہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔“

اور فرمایا: ”جب انہوں نے ان باتوں کو فراموش کر دیا جن کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے انہیں ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے انہیں برے عذاب میں پکڑ لیا، کیونکہ وہ نافرمانی کئے جاتے تھے۔“

حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیت نقل کرتے ہوئے فرمایا: ”بیٹا نماز کی پابندی کرنا اور (لوگوں کو) اچھے کام کرنے کو کہنا اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا اور جو معصیت تمہیں آئے اس پر صبر کرنا بے شک یہ بڑی محنت کے کام ہیں۔“ اس باب میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

۱۷۲۳- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [آل عمران: ۱۰۴]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ [آل عمران: ۱۱۰]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ﴾ [توبہ: ۷۱]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾ [اعراف: ۱۶۵]

وَقَالَ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ لُقْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ [لقمان: ۱۷] وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ.

۱۷۲۴- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر عضو پر ہر روز ایک نماز (فرض) ہے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یہ تو آپ نے بہت سخت بات ہمیں بتائی ہے۔ ابن عباسؓ کہنے لگے تمہارا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی نماز ہے، کمزور کی مدد بھی نماز ہے، راستے سے کانٹے وغیرہ ہٹانا بھی نماز اور نماز کے لیے جاتے وقت اٹھنے والا ہر قدم نماز ہے۔ (ابن خزیمہ)

www.KitaboSunnat.com

۱۷۲۵- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے پہلے جو بھی نبی اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، اس کی امت میں سے اس کے کچھ حواری اور رفقاء ہوا کرتے تھے جو اس کا (بتایا ہوا) طریقہ اختیار کرتے ہیں اور اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں (میرے بھی صحابہ اور حواری ہیں) پھر ان کے بعد ان کے (نااہل) جانشین آئیں گے، جو کہیں گے اس کے مطابق عمل نہیں کریں گے اور ایسے عمل کریں گے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا۔ جو شخص ان کے خلاف اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے اور جو ان سے زبان سے جہاد کرے گا وہ بھی مومن ہے اور جو ان کے خلاف دل سے جہاد کرے گا وہ بھی مومن ہے، البتہ اس کے بعد ایمان کی ایک راہی بھی باقی نہیں ہے۔ (مسلم)

۱۷۲۶- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی حدوں کی پابندی کرنے والے اور انہیں پامال کرنے والے کی مثال یہ ہے کہ کچھ لوگ قرعہ اندازی کے

عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((عَلَى كُلِّ مَيَسَمٍ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلُّ يَوْمٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ : مِنْ الْقَوْمِ هَذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَبَاتْنَا بِهِ قَالَ : ((أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةٌ وَحَمْلُكَ عَلَى الضَّعِيفِ صَلَاةٌ وَإِنْحَاؤُكَ الْقَدَرِ عَنِ الطَّرِيقِ صَلَاةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

۱۷۲۵- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ [قَبْلِي] إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُونَ وَ أَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَ يَقَعِدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ مَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ [فَهُوَ مُؤْمِنٌ] وَ مَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةٌ خَوْذِلٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۷۲۶- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَثَلُ الْقَائِمِ لِيْ خُلُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا عَلَى سَفِينَةٍ

۱۷۲۳- صحيح ابن خزيمة (۲/۲۲۹) میں یہ حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۱۷۲۵- صحيح مسلم 'كتاب الايمان' باب بيان كون النهي عن المنكر من الايمان۔

ذریعے ایک جہاز پر سوار ہو گئے، کچھ اوپر والے حصے میں ہیں اور کچھ نچلے حصے میں۔ نچلے حصے والے جب پینے کا پانی لے لے کر اوپر والوں کے پاس سے گزرتے ہیں (اس طرح) انہیں تکلیف ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کیوں نہ ہم اپنے حصے میں (پانی لینے کے لیے) سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں۔ اگر وہ انہیں ان کے عزم پر چھوڑ دیں تو وہ سب تباہ ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو یہ بچ جائیں گے اور اس طرح سب بچ جائیں گے۔ (بخاری)

فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَغْلَاہَا وَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقُوا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا لَإِنْ تَرَكَوهُمْ وَ مَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَ إِنْ أَعْدَدُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجْوًا وَ نَجَّوًا جَمِيعًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ : قَوْلُهُ ((الْقَائِمُ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ)) يَغْنِي الْقَائِمُ فِي إِزَالَتِهَا وَ دَفْعِهَا وَ انْكَارِهَا.

۱۷۲۷- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءُ فَيَعْرِفُونَ وَ يُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرَأَ وَ مَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَ تَابَعَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: قَوْلُهُ ((مَنْ أَنْكَرَ)) أَيْ مَنْ أَنْكَرَ بِقَدْرِ [اسْتَطَاعَتِهِ] سَلِمَ مِنَ الْإِثْمِ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ إِنْكَارًا وَ كَرِهَ تِلْكَ الْمَعْصِيَةَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرَأَ مِنَ الْإِثْمِ.

۱۷۲۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ هُنُكًا فَغَيْرَهُ يَبْدُوهُ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُغَيِّرَهُ يَبْدُوهُ فَغَيْرَهُ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرَأَ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِلِسَانِهِ فَغَيْرَهُ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرَأَ وَ ذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)) رَوَاهُ

۱۷۲۷- حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تمہارے اوپر ایسے حکمران مقرر ہوں گے (جن کے کچھ کام) تم (شریعت کے مطابق) معلوم کرو گے اور (کچھ کاموں کو) تم نماناؤں (یعنی شریعت کے مخالف) سمجھو گے، لہذا جو شخص (انہیں) برا سمجھے گا وہ بری الذمہ ہو جائے گا اور جو انکار کرے گا وہ محفوظ ہو جائے گا، لیکن جو شخص خوش ہو گا اور پیروی کرے گا (وہ مجرم ہو گا)۔ (مسلم)

۱۷۲۸- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے برائی دیکھے اسے ہاتھ سے ختم کرے اور جو شخص ہاتھ سے ختم کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ اپنی زبان سے ہٹا دے تو اس کا ذمہ بری ہو گیا اور جو زبان سے نہ ہٹا سکتا ہو لیکن دل سے (نفرت کا اظہار کر کے) ہٹائے وہ بھی بری الذمہ ہو گیا (لیکن) یہ کمزور ترین ایمان ہے۔ (نسائی اور مسلم نے

۱۷۲۶- صحیح بخاری، کتاب الشریکۃ، باب هل یفرع فی القسمة ؟

۱۷۲۷- صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب الانکار علی الامراء۔

۱۷۲۸- سنن نسائی، کتاب الایمان، باب تفاضل اهل الایمان۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان

کون النہی عن المنکر من الایمان۔

اس کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے)

النَّسَائِيُّ وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِنَحْوِهِ.

۱۷۲۹- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَ يَتَصَدَّقُونَ بِفَضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: ((أَوَلَيْسَ لَدَّ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ إِنْ بِكُلِّ تَسْنِيحَةٍ صَدَقَةٍ وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٍ وَ كُلِّ تَغْيِيدَةٍ صَدَقَةٍ وَ كُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٍ وَ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٍ وَ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۳۰- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتْنَيْنِ وَ ثَلَاثٍ مِنْهُ مَقْصِلٌ لِمَنْ كَبَرَ اللَّهُ وَ حَمِدَ اللَّهُ وَ هَلَّلَ اللَّهُ وَ سَبَّحَ اللَّهُ وَ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ وَ عَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ عَدَدَ السَّتِينِ وَ الثَّلَاثِ مِنْهُ فَإِنَّهُ يُمَسِّي يَوْمَهُ وَقَدْ رَخِخَ نَفْسُهُ عَنِ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۲۹- حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دولت مند تو ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں اور زائد دولت صدقہ بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھی کچھ صدقہ کرنے کے لیے بنا رکھا ہے۔ ہر دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ (مسلم)

۱۷۳۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان کی تخلیق تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ ہوئی ہے۔ جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے، الحمد للہ کہتا ہے، لا الہ الا اللہ کہتا ہے، سبحان اللہ کہتا ہے، استغفر اللہ کہتا ہے، لوگوں کے راستے سے پتھر یا کانٹے یا ڈی کو ہٹاتا ہے، نیکی کا حکم دیتا ہے، برائی سے روکتا ہے، یہ کام تین سو ساٹھ دفعہ کرتا ہے، وہ اس دن شام کے وقت تک اپنے آپ کو آگ سے دور کر چکا ہوتا ہے۔ (مسلم)

۱۷۳۱- ابو کثیر رحمہم اجمعین اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو ذرؓ سے پوچھا، اے ابو ذر! مجھے ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے آدمی جنت میں داخل ہو جائے۔ انہوں نے کہا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

۱۷۳۱- رَوَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ السُّعْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: ذُلِّبْنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ

۱۷۲۹- صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصلغة يدفع على كل نوع من المعروف.

۱۷۳۰- صحيح مسلم، أيضاً.

سے پوچھا تھا۔ آپ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا چاہئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ نہ کچھ صدقہ کرے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر وہ تنگ دست ہو اور معمولی صدقے کے لیے بھی اس کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر وہ بات کرنے سے عاجز ہو، نیکی کا حکم نہ دے سکتا ہو اور برائی سے نہ روک سکتا ہو؟ آپ نے فرمایا ناکارہ کا کام کر دے، میں نے عرض کیا کیا خیال ہے اگر وہ خود ناکارہ ہو؟ آپ نے فرمایا کسی مغلوب کی مدد کر دے، میں نے عرض کیا اگر وہ مغلوب کی مدد بھی نہ کر سکتا ہو تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم یہ بھی نہیں چاہتے ہو کہ تمہارے دوست میں اتنی بھلائی ہو کہ وہ لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر وہ ایسا کرے گا تو کیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا جو مسلمان مذکورہ بالا کاموں میں سے کوئی بھی کام کرے گا، میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔ (اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، ابن حبان اور حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مَعَ الْإِيمَانِ عَمَلًا ؟ قَالَ: ((يُوضَعُ مِمَّا رَزَقَهُ اللَّهُ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فَقِيرًا لَا يَجِدُ [مِمَّا يَرْضَخُ] بِهِ قَالَ: ((يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَيَّيًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ: ((يَصْنَعُ لَأَخْرَقَ)) قُلْتُ [أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَخْرَقَ] قَالَ: ((يُعِينُ مَغْلُوبًا)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ضَعِيفًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُعِينَ مَغْلُوبًا قَالَ: ((مَا تُرِيدُ أَنْ يَكُونَ فِي صَاحِبِكَ مِنْ خَيْرٍ يُمْسِكُ عَنْ أَذَى النَّاسِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَفْعَلُ خِصْلَةً مِنْ هَؤُلَاءِ إِلَّا أَخَذَتْ بِهِ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۷۳۲- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۷۳۱- معجم کبیر طبرانی ۲/۱۶۷۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۳/۱۳۵) میں کہا ہے: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱/۲۹۵۔ مستدرک حاکم ۱/۶۳۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

سانے اس طرح پیش کیا جاتا ہے جیسے دھاگہ دھاگہ کر کے بن گئی چٹائی۔ جو دل ان سے مانوس ہو جاتا ہے اس میں ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے اور جو دل ان سے نفرت کرتا ہے اس میں سفید نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ اس طرح دل دو قسموں میں منقسم ہو جاتے ہیں (ایک دل) چٹان کی طرح سفید جسے رہتی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دیتا اور دوسرا سیاہ خاکستری جیسے اوندھا گریا گیا پیالہ وہ (دل) نہ نیکی کو پہچانے اور نہ برائی کا انکار کرے (اسے صرف وہی چیز رس آتی ہے) جو اس کی ہوس کے مطابق ہو۔ (مسلم)

يَقُولُ: ((تَغْرُضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ غُرْدًا غُرْدًا فَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا نَكَتَتْ فِيهِ نَكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَ أَيْ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نَكَتَتْ فِيهِ نَكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَتَيْضَ وَمِثْل الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتْ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ وَ الْآخِرُ أَسْوَدُ مُرْتَابًا كَالْكُوزِ مُجَخَّبًا لَا يَغْرِفُ مَعْرُوفًا وَ لَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ((مُجَخَّبًا)) هُوَ بَضْمُ الْمِمْ بَعْدَهَا جِيمٌ مَفْتُوحَةٌ ثُمَّ حَاءٌ [مَعْجَمَةٌ] مَكْسُورَةٌ مُشَدَّدَةٌ وَ مَعْنَاهُ مَائِلًا مَنكُوسًا .

۱۷۳۳- رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْإِسْلَامُ لِمَايَةِ أَسْهُمٍ الْإِسْلَامُ سَهْمٌ وَ الصَّلَاةُ سَهْمٌ وَ الزَّكَاةُ سَهْمٌ وَ حَجُّ الْبَيْتِ سَهْمٌ وَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ وَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَهْمٌ وَ لَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ)) رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَ فِي إِسْنَادِهِ يَزِيدُ ابْنُ عَطَاءٍ الْيَشْكُرِيُّ مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيقِهِ [وَاللَّهُ أَعْلَمُ].

۱۷۳۳- حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کے آٹھ حصے ہیں، ایک حصہ اسلام ہے، ایک حصہ نماز ہے، ایک حصہ زکوٰۃ ہے، ایک حصہ حج بیت اللہ ہے، ایک حصہ امر بالمعروف ہے، ایک حصہ نہی عن المنکر ہے، ایک حصہ جہاد فی سبیل اللہ ہے، جسے کوئی حصہ نہ ملا وہ ناکام ہو گیا۔ (بزار، اس کی سند میں ایک راوی یزید بن عطاء یفکری ہے، اس کے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے) واللہ اعلم

بارعب صاحب اقتدار کے سامنے کلمہ حق کہنے کا ثواب

ثواب من تکلم بحق عند [ذي] سلطان يخشى

۱۷۳۴- طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ بَجَلِ الْحَسَى سَ مَرُودِي هِ

۱۷۳۴- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

۱۷۳۲- صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان أن الاسلام بدأ غريباً وسعود غريباً-

۱۷۳۳- مسند بزار (كشف الاستار) ۱۷۰/۱-

الْبَحْلِيُّ الْأَخْمَسِيُّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: وَقَدْ وَضَعَ رَجُلُهُ فِي الْغُرُزِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ: ((كَلِمَةُ [حَقٍّ] عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ: ((الْغُرُزُ)) بفتح الغين المعجمة وإسكان الراء و زاي هو ركاب كور الجمل.

۱۷۳۵- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْحِمْرَةِ الْأُولَى فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَمَى الْحِمْرَةَ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ: فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَمَى حِمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَضَعَ رَجُلُهُ فِي الْغُرُزِ لِيَرْكَبَ قَالَ: ((أَيُّنَ السَّائِلِ)) قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((كَلِمَةُ حَقٍّ [ثَقَالُ] عِنْدَ [ذِي] سُلْطَانٍ جَائِرٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۷۳۶- وَعَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ أَمِيرٍ جَائِرٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

کہ ایک آدمی نے پابرکاب حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا افضل جہاد صاحب اقتدار کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ (اسے نسائی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۷۳۵- حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جرہ اولیٰ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ! کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ آپ خاموش رہے۔ جب آپ نے دوسرے جرہ کورمی کی، اس نے پھر آپ سے پوچھا آپ خاموش رہے۔ جب آپ نے جرہ عقبہ کورمی کی اور سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا تو آپ نے فرمایا پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا افضل جہاد ہے۔ (اسے ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۷۳۶- عطیہ عوفی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ظالم بادشاہ یا ظالم گورنر کے سامنے حق بات کہنا سب سے افضل جہاد ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

۱۷۳۳- سنن نسائی، کتاب البيعة، باب فضل من تكلم بالحق عند امام جائر.

۱۷۳۵- حاكم المستدرک ۱/۱۰۲، امام حاکم نے کہا ہے اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ البتہ امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا۔ امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

۱۷۳۶- مسند احمد ۱/۱۴۱- مسند بزار ۸۳/۲- امام بیہقی نے کہا ہے کہ اسے طبرانی اوسط اور کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد ۶/۱۱۳) لیکن مجھے طبرانی کبیر اور اوسط کے طبع شدہ نسخے میں نہیں ملی۔

۱۷۳۷- وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
«سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ وَ رَجُلٌ قَامَ إِلَى إِمَامٍ جَائِرٍ
فَأَمَرَهُ وَ نَهَاهُ فَقَتَلَهُ» رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ
قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۷۳۸- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (حضرت) حمزہ بن عبدالمطلبؓ سید الشہداء ہیں اور وہ شخص (بھی سید الشہداء ہے) جس نے ظالم بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو کر اسے نیکی کا سبق دیا اور برائی سے منع کیا اور اس نے اسے قتل کر دیا۔ (حاکم نے اسے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

مصیبت پر صبر کرنے کا ثواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنا دو۔“

اور فرمایا: ”اے الٰہ ایمان ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر) جے رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

اور فرمایا: ”اور جو لوگ اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (مصائب) پر صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے عاقبت کا گھر ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ خود داخل ہوں گے اور ان کے نیک باپ دادا اور بیویاں اور اولاد اور فرشتے (جنت کے) ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تم پر رحمت ہو کیونکہ تم نے صبر کیا اور عاقبت کا گھر خوب (گھر) ہے۔“

اور فرمایا: ”اور عاجزی کرنے والوں کو خوش خبری سنا دو، یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں۔“

ثواب الصبر علی البلاء وإن قل

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾ [بقرہ: ۱۵۵]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [آل عمران: ۲۰۰]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتٌ عِدْنُ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ لَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [رعد: ۲۲-۲۴]

وَقَالَ [تَعَالَى]: ﴿وَبَشِّرِ الْمُصْطَفِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ﴾ [حج: ۳۴-۳۵]

اور فرمایا: ”اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔“

اور فرمایا: ”اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، انہیں ہم جنت کے اونچے اونچے محلوں میں جگہ دیں گے، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (نیک) عمل کرنے والوں کا یہ خوب بدلہ ہے جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔“

اور فرمایا: ”صبر کرنے والوں کو تو ان کا صلہ بے حساب ملے گا۔“

اور فرمایا: ”یہی لوگ ہیں جنہیں دوہرا صلہ ملے گا کیونکہ انہوں نے صبر کیا۔“

اور فرمایا: ”اور جو صبر کرے اور معاف کر دے، بے شک یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔“

اس باب میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

۱۷۳۸- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے۔ صبر سے بہتر اور بڑھ کر کوئی نعمت کسی کو نہیں ملی۔ (بخاری، مسلم)

۱۷۳۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو صبر سے بہتر اور بڑی نعمت نہیں بخشی۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق)

۱۷۳۸- صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الصبر علی محارم اللہ۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالصَّابِرِينَ وَ الصَّابِرَاتِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَأَعِدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [احزاب: ۳۵]

وَقَالَ [اللَّهُ] تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعَمَ أَجْرَ الْعَامِلِينَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَ عَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ [عنکبوت: ۵۸-۵۹]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [زمر: ۱۰]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرْتَبَيْنِ بِمَا صَبَرُوا﴾ [ق: ۵۴]

وَقَالَ: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ [شوری: ۴۳] وَ الْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ.

۱۷۳۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ فِي حَدِيثِهِ.

۱۷۳۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا رَزَقَ اللَّهُ عَبْدًا خَيْرًا لَهُ وَ لَا أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ

۱۷۳۸- صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الصبر علی محارم اللہ۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل التعفف والصب۔

۱۷۳۹- مستدرک حاکم ۴۱۴۲- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

صحیح قرار دیا ہے)

عَلَى شَرْطِ الْبَحَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۱۷۴۰- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأَانِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَفْعَلُوا فَبَاتِعِ نَفْسَهُ لِمَنْغَضَهَا أَوْ مَوْفِقَهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۴۱- وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((الصَّبْرُ يَنْصِفُ الْإِيمَانَ وَالْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَقَدْ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۴۲- وَعَنْ صُهَيْبِ الرُّومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَ لَيْسَ ذَلِكَ لِأَخِيذٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ لَكَ أَنْ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ لَكَ أَنْ خَيْرًا لَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۴۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلُ

۱۷۴۰- حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طہارت ایمان کا حصہ ہے۔ الحمد للہ میزان کو بھر دیتی ہے، سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں آسمان وزمین کے خلا کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے صدقہ برحان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے، تمام لوگ صبح کے وقت اپنے نفس کی تجارت کے لیے جاتے ہیں، کچھ اسے آزاد کرانے والے ہوتے ہیں اور کچھ ہلاک کرنے والے۔ (مسلم)

۱۷۴۱- حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے صبر نصف ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے۔ (اے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ بعض راویوں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بھی بیان کیا ہے)

۱۷۴۲- حضرت صہیب رومیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا معاملہ بڑا تعجب خیز ہے اس کا ہر معاملہ باعث خیر ہے اور یہ صورت حال مومن کے علاوہ کسی کو میسر نہیں۔ اگر اسے آرام پہنچے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے۔ (مسلم)

۱۷۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال

۱۷۴۰- صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء۔

۱۷۴۱- معجم کبیر طبرانی ۱۰۷/۹۔

۱۷۴۲- صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب المؤمن أمرہ کلہ خیر۔

الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزُّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ
تَقْنِيهِ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَ
مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا
تَهْتَزُّ حَتَّى تُخْصَدَ ((الأرز)) بفتح
الهمزة و إسكان الراء وبعدها زاي
هي شجرة الصنوبر.

۱۷۴۴- حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ! (علیہ السلام) میں تیرے بعد ایک ایسی امت پیدا کرنے والا ہوں کہ اگر انہیں خوشی نصیب ہوگی تو (شکر کے طور) الحمد للہ کہیں گے اور اگر انہیں تکلیف پہنچے گی تو وہ ثواب کی نیت سے صبر کریں گے۔ نہ حلم ہو گا نہ علم۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں اپنا حلم و علم عطا کروں گا۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے)

١٧٤٤- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ قَالَ: يَا عِيسَى ابْنِي بَاعِثْ [مِنْ] بَعْدِكَ أُمَّةَ إِنْ أَصَابَهُمْ مَا يُحْيُونَ حَمْدُوا وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْفُرُونَ اخْتَسِبُوا وَصَبِرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: أَغْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

۱۷۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کرنا چاہے اسے تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (بخاری)

١٧٤٥- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِيبْ مِنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَوْلُهُ: ((يُصِيبُ مِنْهُ)) ضَيْطُهُ بَعْضُ الْحِفَافِ بِكَسْرِ الصَّادِ وَبَعْضُهُمْ يَفْتَحُهَا.

۱۷۴۶- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سے زیادہ تکلیف کسے پہنچائی جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا انبیاء کو۔ پھر انہیں جو زیادہ فرمانبردار ہوں۔ پھر انہیں جو فرمانبرواری میں ان کے بعد ہوں۔ آدمی کو اس کی دین (سے محبت)

١٧٤٦- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا أَمْثَلُ يُنْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ دِينُهُ

١٤٣٣ - مسند احمد ٢ / ٢٢٤ -

۱۷۴۲- مستدرک حاکم ۱/۳۴۸- ذہبی نے حاکم کی ساتھ اتفاق کیا ہے۔

١٤٢٥- صحيح بخارى، كتاب المرض، باب ما جاء فى كفارة المرض.

کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ اگر وہ دین میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور اگر وہ دین میں کمزور ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دین کے مطابق آزماتا ہے (اللہ کے نیک) بندے پر آزمائش جاری رہتی ہے حتیٰ کہ وہ زمین پر بے گناہ ہو کر چلتا ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے) ابن حبان نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سے کون سے آدمی پر زیادہ آزمائش آتی ہے؟ آپ نے فرمایا انبیاء پر، پھر زیادہ فرماں بردار پر، پھر اس پر جو فرماں برداری میں کم ہو۔ لوگوں کو ان کے دین (عمل) کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ جو دین میں مضبوط ہو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور جو شخص دین میں کمزور ہو اس کی آزمائش بھی کمزور ہوتی ہے اور (نیک) آدمی پر آزمائش آتی رہتی ہے، حتیٰ کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

صَلُّوا اسْتَدْبَلُوا وَ إِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رَقَّةٌ انْتَلَاهُ اللَّهُ عَلَى الْحَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَزُوحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ وَ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ ابْنُ حِبَّانٍ وَ لَفْظُهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَنْفُلُ فَلَا مَثَلَ يُنْتَلَى النَّاسَ عَلَى قَدَرِ دِينِهِمْ لَمَنْ تَخَنَ دِينُهُ اسْتَدْبَلُوا وَ مَنْ ضَعُفَ دِينُهُ ضَعُفَ بَلَاؤُهُ وَ إِنْ الرَّجُلُ لِيَصِيبَهُ الْبَلَاءُ حَتَّى يَمْشِيَ فِي النَّاسِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ))

۱۷۴۷- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ [الْحُدْرِيِّ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ مَوْعُوكٌ عَلَيْهِ قِطِيفَةٌ فَوَضَعَ يَدَهُ فَوْقَ الْقِطِيفَةِ فَقَالَ: مَا أَشَدُّ حُمَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((إِنَّا كَذَلِكَ يُشَدُّ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ وَ يَضَاعِفُ لَنَا الْأَجْرَ)) ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ

۱۷۴۷- سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء۔ سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴/۲۴۵ - ۴/۳۰۷ - ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ ۱۷۴۷- ابن ماجہ۔ کتاب الفتن باب الصبر علی البلاء۔ بوسمری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔ کتاب المرض و الکفرات لابن ابی الدنیا مطبوع نہیں لی۔ مستدرک حاکم ۳۰۷/۴۔ نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے۔

۱۷۴۷- سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء۔ سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴/۲۴۵ - ۴/۳۰۷ - ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ ۱۷۴۷- ابن ماجہ۔ کتاب الفتن باب الصبر علی البلاء۔ بوسمری نے زوائد میں کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔ کتاب المرض و الکفرات لابن ابی الدنیا مطبوع نہیں لی۔ مستدرک حاکم ۳۰۷/۴۔ نیز اس نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے۔

کس پر؟ آپ نے فرمایا علماء پر۔ میں نے عرض کیا پھر کس پر؟ آپ نے فرمایا نیک لوگوں پر۔ بعض نیک لوگوں کو قتل کر کے، بعض کو فقر و فاقہ کے ذریعے آزمایا گیا، حتیٰ کہ انہیں اوڑھنے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ دیا جاتا۔ جتنی تمہیں مال و دولت کے ذریعے خوشی ہوتی ہے؟ اس سے زیادہ انہیں آزمائش کے ذریعے ہوتی ہے۔

قَالَ ((الْعُلَمَاءُ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: ((الصَّالِحُونَ كَانُوا أَحَدُهُمْ يُنْتَلَى بِالْقَمَلِ حَتَّى يَقْتُلَهُ وَ يُنْتَلَى أَحَدُهُمْ بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ إِلَّا الْعَبَاةَ يَلْبَسُهَا وَ لِأَحَدِهِمْ أَشَدُّ فَرْحًا بِالْبَلَاءِ مِنْ أَحَدِكُمْ [بِالْعَطَاءِ]) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرْصِ وَ الْكُفَّارَاتِ وَ الْحَاكِمِ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَ لَهُ شَوَاهِدٌ كَثِيرَةٌ. ۱۷۴۸- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الزُّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَ لَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَ لَكِنَّ الزُّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدِكَ أَوْ تَقَى مِنْكَ مِمَّا فِي يَدِ اللَّهِ وَ أَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أَصِيبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أَبْقَيْتَ لَكَ)).

۱۷۴۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبتی اس چیز کا نام نہیں کہ حلال کو حرام سمجھا جائے یا دولت بے دریغ خرچ کرنے کو حرام قرار دیا جائے۔ دنیا سے بے رغبتی تو یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس موجود ہے اس پر تمہارا اعتماد اللہ کے خزانے پر اعتماد سے زیادہ نہ ہو اور اگر تمہارا کوئی نقصان ہو جائے تو اس کے ثواب کے حصول کی خواہش اس کی تلافی کی خواہش سے بڑھ کر ہو۔ (ترمذی)

۱۷۴۹- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يُصَالِيَهُ صَبَّ عَلَيْهِ الْبَلَاءُ صَبًّا وَ نَجَّاهُ عَلَيْهِ نَجًّا فَإِذَا دَعَا الْغَبْدُ قَالَ: يَا رَبِّاهُ قَالَ اللَّهُ: لَبَّيْكَ هَبْدِي لَا تَسْأَلْنِي شَيْئًا إِلَّا أَغْضَيْتُكَ إِمَّا أَنْ أَعْجَلَهُ لَكَ وَ إِمَّا أَنْ أَذْخِرَهُ لَكَ)).

۱۷۴۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے یا اسے عافیت دینا چاہے تو اس پر پے درپے مصیبت نازل کرتا ہے اور بندہ جب دعا کرتے ہوئے کہتا ہے اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے! میں موجود ہوں، جو بھی تو مجھ سے مانگے گا میں تجھے ضرور دوں گا، البتہ یہ ہے کہ یا تو جلدی دے دوں گا یا پھر اسے تیرے لیے ذخیرہ بنا دوں گا۔ (ابن ابی الدنیا)

۱۷۴۸- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الزہادۃ فی الدنیا۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

اس کے علاوہ کسی سند سے معلوم نہیں ہو سکی۔

۱۷۴۹- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۷۵۰- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسندیدہ چیز کے ذریعے آزماتا ہے تو اس آزمائش کو اس کے لیے کفارہ اور ذریعہ طہارت بنا دیتا ہے بشرطیکہ وہ آنے والی آزمائش سے چھٹکارے کے لیے اسے غیر اللہ کے پاس نہ لے جائے یا غیر اللہ کو پکارنے نہ لگ جائے۔ (کتاب المرض والکفارات ابن ابی الدنیا)

۱۷۵۰- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا أَيضًا فِي كِتَابِ الْمَرْضَى وَالْكَفَّارَاتِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَتَى اللَّهَ عَبْدًا بِلَاءٍ وَهُوَ عَلَى طَرِيقَةٍ يَكْرَهُهَا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْبِلَاءَ كَفَّارَةً وَطَهْرًا مَا لَمْ يُنْزِلْ مَا أَصَابَهُ [مِنَ الْبِلَاءِ] بِغَيْرِ اللَّهِ أَوْ يَدْعُو غَيْرَ اللَّهِ فِي كَشْفِهِ)).

۱۷۵۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب عطا کیا جائے گا اہل عافیت خواہش کریں گے کاش ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے (ابن ابی الدنیا، ترمذی نیز اس نے اس حدیث کو غریب کہا ہے) ملاحظہ: میری رائے کے مطابق عبد الرحمن بن مغراء کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ اس کے متعلق کچھ کلام کیا گیا ہے۔ اکثر علماء نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۷۵۱- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُودُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُغَطَّى أَهْلُ الْبِلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرُصَاتٍ بِالْمَقَارِضِ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ قُلْتُ: رَجَالُهُ ثِقَاتٌ سِوَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْرَاءٍ فِيهِ مَقَالٌ وَالْأَكْثَرُونَ عَلَى تَوْثِيقِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۷۵۲- حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا اور اس کو حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر صدقہ کرنے والے کو لا کر حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا، ان کے لیے نہ ترازو نصب کیا جائے گا اور نہ دیوان بلکہ ان کے لیے اجر و ثواب بہادیا جائے گا حتیٰ کہ اہل عافیت بہتر اجر و ثواب کو دیکھ کر

۱۷۵۲- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُؤْتَى بِالشَّهِيدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ لِلْحِسَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمُتَصَدِّقِ فَيَنْصَبُ لِلْحِسَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِأَهْلِ الْبِلَاءِ فَلَا يَنْصَبُ لَهُمْ مِيزَانٌ وَلَا يَنْصَبُ لَهُمْ دِيْوَانٌ فَيَنْصَبُ عَلَيْهِمُ الْأَجْرُ صَبًا حَتَّىٰ إِنَّ أَهْلَ الْعَافِيَةِ لَيَتَمَنُّونَ فِي

۱۷۵۰- ابن ابی الدنیا کی کتاب المرض نہیں مل سکی۔

۱۷۵۱- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب (۵۸)۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۷۵۲- معجم کبیر طبرانی ۱/۱۲۸۲۔

خواہش کریں گے کاش ان کے جسم قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے۔ (طبرانی)

۱۷۵۳- حضرت محمود بن لبیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں آزماتا ہے، جو صبر کرنا چاہتا ہے اسے صبر کی توفیق مل جاتی ہے اور جو جزع و فزع کرتا ہے اس کے حصے میں بھی کچھ ہوتا ہے۔ (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) ملاحظہ: محمود کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

۱۷۵۴- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جتنی بڑی آزمائش ہوتی ہے اجر و ثواب بھی اتنا زیادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے انہیں آزماتا ہے۔ جو شخص خوش رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو جاتی ہے اور جو ناخوش ہو اسے ناراضی۔ (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے اسے حسن کہا ہے)

۱۷۵۵- حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی مسلمان کو اگر معمولی سے معمولی تکلیف بھی آئے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبے تو اس کے دو مقصد ہوتے ہیں یا تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی گناہ بخشا چاہتا ہے جو اس جیسی مصیبت کے بغیر بخشا نہیں جاسکتا۔ یا اسے عزت و شرف کے ایک مرتبے تک پہنچانا مقصود ہوتا ہے جہاں وہ اس جیسی مصیبت کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔ (ابن ابی الدنیا)

أَلْمَوْقِفِ أَنْ أَجْسَادَهُمْ قُرِصَتْ بِالْمَقَارِئِضِ مِنْ حُسْنِ ثَوَابِ اللَّهِ)).

۱۷۵۳- وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ مَحْمُودٌ فِي صَحِيحَتِهِ خِلَافًا.

۱۷۵۴- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ عَظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَ مَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۵۵- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَصَابَ رَجُلًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ نَكْبَةٌ لَمَّا فَوْقَهَا حَتَّى ذَكَرَ الشُّوْكَةَ إِلَّا لِإِخْدَى خَصْلَتَيْنِ إِمَّا لِيُغْفَرَ اللَّهُ لَهُ مِنْ الذُّلُوبِ ذَنْبًا لَمْ يَكُنْ لِيُغْفَرَ لَهُ إِلَّا بِمِثْلِ ذَلِكَ أَوْ يَتَلَعَّ بِهِنَّ الْكِرَامَةُ كَرَامَةً لَمْ يَكُنْ لِيَتَلَعَّهَا إِلَّا بِمِثْلِ ذَلِكَ)).

۱۷۵۳- مسند احمد ۴۲۷/۵

۱۷۵۴- سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء۔ سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء۔

۱۷۵۵- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔ مسند احمد ۵۲/۶ میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۱۷۵۶- وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ الْمَنْزِلَةُ لِمَا يَتْلِفُهَا بِعَمَلٍ فَمَا يَزَالُ يَتْلِفُهُ بِمَا يَكْرَهُ حَتَّى يَتْلِفَهُ [يَاهَا]) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ .

۱۷۵۷- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْفَعْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنْزِلَةً فَلَمْ يَتْلِفُهَا بِعَمَلٍ ابْتِلَاءَ اللَّهِ فِي جَسَدِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَتْلِفَهُ الْمَنْزِلَةُ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ .

۱۷۵۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں آدمی کا ایک مقام و مرتبہ مقرر ہوتا ہے، جہاں وہ عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا لہذا وہ اسے ناپسندیدہ امور کے ذریعے مسلسل آزماتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ (ابو یعلیٰ، ابن حبان)

۱۷۵۷- محمد بن خالد نے اپنے باپ سے اور اس نے اس کے دادا سے روایت کیا ہے۔ محمد بن خالد کا دادا صحابی تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کسی آدمی کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام و مرتبہ اس قدر سبقت لے جائے کہ وہ عمل کے ذریعے وہاں نہ پہنچ سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جسم، مال اور اولاد کی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھر اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس مقام تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے اللہ عزوجل کی طرف سے سبقت لے جا چکا ہوتا ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

۱۷۵۸- وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ [قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ]: ((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةُ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

۱۷۵۹- حضرت عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ مجھے ۱۷۵۸- سنن ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے۔ حاکم نے بھی اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے۔

۱۷۵۹- وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاعٍ ۱۷۵۸- سنن ترمذی (الاحسان) ۲۴۸/۴۔ مسند ابویعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۷۵۷- مسند احمد ۲۷۲/۵۔ سنن ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنہی میں جریر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث موجود ہے۔

۱۷۵۸- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء۔ مستدرک حاکم ۳۱۴/۴ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھائیں۔ انہوں نے کہا یہ وہ سیاہ رنگ عورت ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر کہا تھا کہ میں بے ہوش ہو کر برہنہ ہو جاتی ہوں، آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا اگر چاہتی ہو تو اس پر صبر کر دتھیں جنت ملے گی اور اگر چاہتی ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں کہ تمہیں عافیت دے دے۔ اس نے عرض کیا میں برہنہ ہو جاتی ہوں آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میں برہنہ نہ ہوں۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ (بخاری، مسلم)

قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ: بَلَى قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكْشِفُ [فَادْعُ اللَّهَ لِي] قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ)) فَقَالَتْ: أَصْبِرُ فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكْشِفُ [فَادْعُ اللَّهَ لِي] أَنْ لَا أَتَكْشِفَ فَدَعَا لَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۷۶۰- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اسے مرگی کی شکایت تھی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے لیے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا اگر چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں، وہ تمہیں شفا دے گا اور اگر چاہو تو صبر کرو، تمہارا کوئی حساب نہیں ہوگا۔ اس نے عرض کیا میں صبر کروں گی تاکہ میرا کوئی حساب نہ ہو۔ (بخاری، ابن حبان)

۱۷۶۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِهَا لَمَمٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ فَتَشْفَاكَ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَا حِسَابَ عَلَيْكَ)) قَالَتْ: بَلْ أَصْبِرُ وَلَا حِسَابَ عَلَيَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۷۶۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کے پاس جا کر اسے ہلایا حتیٰ کہ اس کے جتنے پتے گر سکتے تھے گر گئے۔ پھر فرمایا جس قدر میرے ہلانے سے اس درخت پر اثر ہوا ہے مصائب و تکالیف کا انسان

۱۷۶۱- وَخَرَجَ أَبُو يَغْلَى وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَجَرَةً فَهَزَّهَا حَتَّى تَسْقُطَ وَرَقُهَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَسَقُطَ ثُمَّ قَالَ:

۱۷۵۹- صحیح بخاری، کتاب المرض، باب فضل من يصرع من الريح۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض۔ ٹیٹھی نے کہا ہے: اسے بزار نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (مجمع الزوائد ۳/۷۱۲) مجھے (یعنی تحقق کو) سند بزار میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۷۶۰- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۰/۱۴۔ سند بزار میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۷۶۱- سند ابویعلیٰ کے مطبوعہ حصے میں یہ حدیث نہیں مل سکی اور ابن ابی الدنیا کی کتاب بھی نہیں مل سکی۔

کے گناہوں پر اس سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ (ابو یعلیٰ - ابن ابی الدنیا)

۱۷۶۲- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت اس دن (مصیبت زدہ) آدمی کے چہرے کو سفید رکھے گی جس دن باقی چہرے سیاہ ہو جائیں گے۔ (طبرانی)

۱۷۶۳- حضرت ابوالامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں مصیبت کے ذریعے ایسے آزماتا ہے جیسے تم آگ کے ذریعے سونے کو آزماتے ہو۔ کچھ لوگ خالص سونے کی مانند ہوتے ہیں، یہ وہ ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے شکوک و شبہات سے محفوظ کر رکھا ہے اور کچھ اس سے کم ہوتے ہیں اور یہ وہ ہیں جو معمولی شک رکھتے ہیں اور کچھ سیاہ سونے کی طرح ہوتے ہیں اور یہ وہ ہیں جو فتنے کی زد میں آچکے ہیں۔ (طبرانی)

۱۷۶۴- انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رب العزت فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کی طرف جاؤ، اس پر آزمائش کا سیلاب بہاؤ، جب وہ (بندہ) اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو فرشتے لوٹ کر کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم نے حکم کی تعمیل میں اس پر مصیبت کا پہاڑ توڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم واپس چلے جاؤ، میں چاہتا ہوں کہ اس کی آواز سنتا رہوں۔ (ایضاً)

((لِلْمُصِيبَاتِ وَالْأَوْجَاعِ أَسْرَعُ فِي ذُنُوبِ ابْنِ آدَمَ مِنْهُ فِي هَذِهِ الشَّجَرَةِ)).

۱۷۶۲- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُصِيبَةُ تُبَيِّضُ وَجْهَ صَاحِبِهَا يَوْمَ تَسْوَدُ الْوُجُوهُ)).

۱۷۶۳- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيَجْرُبُ أَحَدَكُمْ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَجْرُبُ أَحَدَكُمْ ذَهَبَهُ بِالنَّارِ لِمَنَّهُ مَا يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْإِنْرِيزِ فَلَذَلِكَ الَّذِي حَمَاهُ اللَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ وَمِنْهُ مَا يَخْرُجُ ذَوْنُ ذَلِكَ فَلَذَلِكَ الَّذِي يَشْكُ بَعْضُ الشُّكِّ وَمِنْهُ مَا يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْأَسْوَدِ فَلَذَلِكَ الَّذِي الْفَتِنِ)).

۱۷۶۴- وَخَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: انْطَلِقُوا إِلَى عَبْدِي فَصُوبُوا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًا فَيَحْمَدُ اللَّهَ فَيَرْجِعُونَ فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا صَبَبْنَا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًا كَمَا أَمَرْتَنَا لَيَقُولُ: ارْجِعُوا فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ)).

۱۷۶۲- لکھی نے مجمع الزوائد (۲/۲۹۱) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سلیمان بن رفاع راوی منکر الحدیث ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجمل اوسط کے مطبوعہ حصے میں نہیں مل سکی۔

۱۷۶۳- مجمع کبیر طبرانی ۱۹۸/۸۔

۱۷۶۴- مجمع کبیر طبرانی ۱۹۵/۸۔

۱۷۶۵- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی شخص کو مالی یا جسمانی تکلیف آئے اور وہ اسے چھپا کر رکھے، لوگوں کو عام نہ بتائے، اسے بخش دیتا اللہ کے لیے ضروری ہو جاتا ہے۔ (اسے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مومن کو جو بھی دکھ، تکلیف، رنج اور غم پہنچے حتیٰ کہ اگر کوئی کاٹا بھی چبھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔ (بخاری)

مسلم نے یہ روایت ان لفظوں کے ساتھ ذکر کی ہے کہ مومن کو جو بھی دکھ، تکلیف، بیماری اور غم حتیٰ کہ کوئی ذہنی اذیت بھی ہو تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

۱۷۶۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے، حتیٰ کہ چھینے والے کانٹے کو بھی۔ (بخاری مسلم) مسلم کی ایک روایت اس طرح ہے کہ مومن کو اگر کوئی کاٹا چبھے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ کم کر دیتا ہے۔ ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ

۱۷۶۵- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصِيبَ بِمُصِيبَةٍ بِمَالِهِ أَوْ لِي نَفْسِهِ فَكَتَمَهَا وَلَمْ يُشْفِعْهَا إِلَى النَّاسِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ)) خَرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُّهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَةٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَلَفْظُهُ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حُزْنٍ حَتَّى أَلْهَمَ بِهِمْ إِلَّا كَفَّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)) ((النَّصَبُ)) التَّعَبُ وَالْوَصَبُ الْمَرَضُ.

۱۷۶۶- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُّهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا نَقَصَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ)) وَفِي

۱۷۶۵- بیہی نے مجمع الزوائد (۳۳۱/۲) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے کبیر (۵۱۱/۱) میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ”بقیہ“ مدلس ہے“ صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارة المرض، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض۔

۱۷۶۶- صحیح بخاری، کتاب المرض، باب ماجاء فی کفارة المرض۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض۔

اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ ختم کر دیتا ہے۔

اسی کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ کچھ قریشی نوجوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جب کہ وہ منیٰ میں تھیں، انہیں ہنستا ہوا دیکھ کر انہوں نے کہا تم کیوں ہنس رہے ہو؟ انہوں نے کہا فلاں آدمی خیمے کی رسی سے گر پڑا ہے اور اس کی آنکھ یا گردن ختم ہونے کو ہے۔ وہ کہنے لگیں کہ تم مت ہنسو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو کاٹا چھ جائے یا اس سے بڑھ کر تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۱۷۶۷- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مومن کو جو بھی جسمانی تکلیف پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۷۶۸- حضرت ابو بردہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے پاس تھا کہ ایک طبیب ان کی کمر میں ہونے والے ایک زخم کے علاج کے لیے آیا، وہ سخت تکلیف محسوس کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر ہمارے کسی نوجوان کو یہ تکلیف ہو جاتی تو ہم اس سے محفوظ ہو جاتے۔ تو معاویہؓ کہنے لگے اس کے نہ ہونے پر مجھے کوئی خوشی نہیں ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جب کسی مسلمان کو کوئی جسمانی

اُخْرَى ((إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَتُهُ)) وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لَهُ قَالَ: دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ بَعْنَى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ: مَا يَضْحَكُكُمْ قَالُوا: فَلَانٌ حَرَّ عَلَى طَنْبٍ فَسَطَّاطٍ وَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ: لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكَّ بِشَوْكَةٍ لَمَّا لَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَ [لَهُ] لَهَا بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)).

۱۷۶۷- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي جَسَدِهِ يُؤْذِيهِ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۷۶۸- وَرَوَى ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَطَبِيبٌ يُعَالِجُ قُرْحَهُ فِي ظَهْرِهِ وَهُوَ يَتَضَوَّرُ فَقُلْتُ لَهُ لَوْ بَعْضُ شَبَابِنَا فَعَلَ هَذَا كَفَيْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنِّي لَا أَحْدَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى فِي جَسَدِهِ إِلَّا كَانَ

۱۷۶۷- مسند احمد ۹۸/۴

۱۷۶۸- ابن ابی الدنیا کی کتاب میں مل سکی۔ مسند احمد ۹۸/۴ میں یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

کفارۃ لِحَطَايَاہُ))۔ تکلیف پہنچتی ہے، وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ (ابن ابی الدینا)

۱۷۶۹- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّىٰ يَهْمَهُ إِلَّا يُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۷۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَصَبُ الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِحَطَايَاہُ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۷۷۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿مَنْ يَفْعَلْ سُوْءًا يُخْزِ بِهِ﴾ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّىٰ التَّكْبَةُ يُنْكَبُهَا أَوْ الشُّوْكَةُ يُشَاكَبُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۷۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ اللَّهُ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا

۱۷۶۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جو بھی دکھ، غم، اور تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ کوئی ذہنی اذیت بھی پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۷۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مومن کی تکلیف اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ (ابن ابی الدینا، حاکم۔ نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۷۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿مَنْ يَفْعَلْ سُوْءًا يُخْزِ بِهِ﴾ لیہ مسلمانوں پر انتہائی گراں گزری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ اعتدال اختیار کرو۔ مسلمان کو پہنچنے والی ہر تکلیف اس کے لیے کفارہ ہے حتیٰ کہ معمولی تکلیف اور چھینے والا کائنا بھی۔ (مسلم)

بیماری اور مرض کا ثواب

ثواب المرض والسقم

۱۷۷۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ اللَّهُ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا

۱۷۷۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس

۱۷۶۹- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء۔

۱۷۷۰- مستدرک حاکم ۳/۴۷۱۔ ذہبی نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔ ابن ابی الدینا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۷۷۱- صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض۔

طرح پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کرتی ہے۔ (طبرانی، ابن حبان، کتاب المرض والکفارات لابن ابی الدنیا)

يُغْلِصُ الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)) رَوَاهُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَالْكَفَارَاتِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبْنُ حَبَانَ.

۱۷۷۳- حضرت معاذ بن عبد اللہ بن خبیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں کوئی مرض نہ ہو؟ انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی قسم ہم تو صحت مند رہنا پسند کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات میں کسی کی بھی بھلائی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد نہ کرے۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۷۷۳- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((أَتَجِدُونَ أَنْ لَا تَمْرَضُوا؟)) قَالُوا: وَاللَّهِ إِنَّا لَنَجِبُ الْعَافِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَمَا خَيْرٌ أَحَدِكُمْ أَنْ لَا يَذْكُرَهُ اللَّهُ)) رَوَاهُ أَبُو الدُّنْيَا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

۱۷۷۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مومن کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے، ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔ (طبرانی، حاکم، طبرانی کی سند حسن ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۷۷۴- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا ضَرَبَ عَلَى مُؤْمِنٍ عِرْقٌ قَطُّ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ عَظِيمَةٌ وَكُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةٌ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۷۷۵- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی بیمار ہو یا مسافر ہو اسے اتنا ثواب دیا جاتا ہے جتنا وہ اقامت اور صحت کی حالت میں عمل کرتا

۱۷۷۵- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَفْعَلُ

۱۷۷۶- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۸/۴۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۳۰۲/۱۲) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں، البتہ طبرانی کے استاد کا مجھے علم نہیں ہو سکا“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث عجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

۱۷۷۷- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔
۱۷۷۸- معجم اوسط طبرانی ۲۲۸/۳۔ مستدرک حاکم ۳۴۷/۱۔ ذہبی نے بھی کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔
۱۷۷۹- صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب یکب للمساقر مثل ماکان یعجل فی الإقامة۔

رہا ہو۔ (بخاری)

۱۷۷۶- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی بیمار ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نگہبان فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ جو برا کام کرے اسے نہ لکھنا اور جو نیک کام کرے اسے دس گنا لکھنا اور اس کے نیک اعمال اسی قدر لکھنا جتنے یہ صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا اگرچہ یہ عمل نہ بھی کرے۔ (ابویعلیٰ)

۱۷۷۷- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے نگہبان فرشتوں کو حکم دے دیتے ہیں کہ میرا بندہ جب تک میری قید میں ہے ہر شب دو روز اس کے وہ نیک عمل نوٹ کرتے رہو جو یہ پہلے کیا کرتا تھا۔ ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اچھے انداز میں عبادت پر کاربند ہو اور وہ بیمار پڑ جائے تو مقررہ فرشتے کو کہہ دیا جاتا ہے کہ جب تک میں اسے آزاد نہیں کر دیتا اسے فوت نہیں کرتا اس وقت تک اس کے عمل نوٹ کرو جیسے یہ آزاد ہوتے ہوئے کیا کرتا تھا۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے۔ حاکم نے بھی اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۷۷۸- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو (یعنی محقق کو) یہ حدیث سند ابویعلیٰ میں نہیں مل سکی۔

۱۷۷۹- مسند احمد ۱۰۹/۲۔ مسند حاکم ۳۴۸/۱۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

جسمانی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تو اپنے فرشتے کو حکم دے دیتا ہے کہ اس کے وہ نیک عمل جو یہ کیا کرتا تھا لکھتا رہے۔ اگر اسے شفا دے دے تو اسے پاک صاف کر دیتا ہے اور اگر اسے فوت کرے تو اسے بخش دیتا ہے، اس پر مہربان ہو جاتا ہے۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۷۷۹- حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے بیماری پر جزع و فزع کرنے پر تعجب ہے۔ اگر اسے پتہ ہو کہ بیماری کی وجہ سے اسے کیا ملے گا تو وہ تازہ نگہ بیمار رہنا پسند کرے یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور مسکرائے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر کیوں بیٹے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو فرشتوں کو دیکھ کر ہنس جاؤں ایک (اللہ کے) بندے کو اس کی نماز پڑھنے کی جگہ میں تلاش کرتے رہے لیکن وہ انہیں نہ مل سکا اور وہ دونوں واپس جا کر کہنے لگے اے ہمارے رب! تیرے فلاں بندے کے عمل ہم دن رات لکھا کرتے تھے، ہم نے دیکھا ہے کہ تو نے اسے اپنے جال میں پھنسا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ دن رات جو عمل کیا کرتا تھا وہی اس کے (نامہ اعمال) میں لکھو، اس کا ثواب کم نہ کرو، جس قدر میں اسے قید میں رکھوں گا اس کا ثواب میرے ذمے ہے، اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا وہ عمل کیا کرتا تھا۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی)

۱۷۸۰- احمد اور طبرانی نے اسماعیل بن عیاش کی سند

((إِذَا ابْتَلَى اللَّهُ [عَزَّوَجَلَّ] الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِلَاءٍ فِي جَسَدِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَكِ: اُكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَفْعَلُ وَإِنْ شَفَاةَ غَسَلَهُ وَ طَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَ رَحِمَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۷۷۹- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَجِبَ لِلْمُؤْمِنِ وَ جَزَعِهِ مِنَ السَّقَمِ وَلَوْ كَانَ يَعْلَمُ مَا لَهُ فِي السَّقَمِ أَحَبُّ أَنْ يَكُونَ سَقِيمًا الذَّهْرِ)) ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّ رَفَعْتَ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ مَلَكَئِمْ كَانَا يَلْتَمِسَانِ عَبْدًا فِي مُصَلًى كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَلَمْ يَجِدَاهُ فَرَجَعَا فَقَالَ يَا رَبَّنَا عَبْدُكَ فَلَا نَكُنَّا نَكْتُبُ لَهُ فِي يَوْمِهِ وَ لَيْلِيهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَفْعَلُ فَوَجَدْنَاهُ حَبْسَهُ فِي حَبْلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: اُكْتُبُوا لِعَبْدِي عَمَلَهُ الَّذِي يَفْعَلُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلِيهِ وَ لَا تَقْصُرُوا مِنْهُ [أَجْرَهُ] وَ عَلَيَّ أَجْرُهُ مَا حَبْسَهُ وَ لَوْ أَجْرُ مَا كَانَ يَفْعَلُ)).

۱۷۸۰- وَخَرَجَ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ

کے ساتھ راشد صنعانی سے نقل کیا ہے کہ ابوالاحشف صنعانی ایک دفعہ دوپہر کے وقت دمشق کی جامع مسجد میں گئے۔ ان کی ملاقات شداد بن اوس سے ہوئی۔ ان کے ساتھ صنابھی بھی موجود تھے (وہ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا اللہ تم پر مہربانی فرمائے تم دونوں کہاں جانا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم یہاں اپنے ایک مریض دوست کی عیادت کے لیے جا رہے ہیں، میں بھی ان کے ساتھ چل لکلا۔ جب وہ دونوں اس کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس سے پوچھا سناؤ صبح کیسے گزری؟ اس نے کہا میری صبح اللہ تعالیٰ کے انعام میں گزری۔ اس پر شداد نے کہا تمہیں گناہوں کے کافور ہو جانے اور غلطیوں کے ختم ہو جانے کی خوشخبری ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش میں مبتلا کروں اور میری وہ آزمائش پر الحمد للہ کہے تو تم اس کے لیے اتنا اجر و ثواب لکھا کرو جتنا تندرستی کے وقت لکھا کرتے تھے۔

۱۷۸۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے یہ آیت تلاوت کی ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُعْزَ بِهِ﴾ (جو شخص کسی قسم کی کوئی برائی کرے گا اسے اس کی سزا ملے گی) اور کہنے لگا اگر ہمیں ہر (برے) عمل کی سزا ملی تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا ہاں اسے دنیا میں ہی کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کر کے سزا دے دی جاتی ہے۔ (ابن حبان)

۱۷۸۲- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض

مِنْ طَرِيقِ اسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ رَاشِدِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ أَنَّهُ رَاحَ إِلَى مَسْجِدِ دِمَشْقٍ وَهَجَرَ الرِّوَّاحَ فَلَقِيَ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ وَ الصَّنَابِجِي مَعَهُ فَقُلْتُ: أَيْنَ يُرِيدَانِ يَرْحِمُهُمَا اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَا: نُرِيدَاهُمَا إِلَى أَخٍ لَنَا مَرِيضٍ نَعُوذُهُ فَإِنَّا نَطْلُقُهُ مَعَهُمَا حَتَّى دَخَلَا عَلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَا لَهُ كَيْفَ أَصَبَحْتَ فَقَالَ: أَصَبَحْتُ بِنِعْمَةٍ فَقَالَ شَدَّادُ: أَبْشِرْ بِكُفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَ حَطِّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ [تَبَارَكَ وَتَعَالَى] يَقُولُ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوا لَهُ كَمَا كُنْتُمْ تَجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ))۔

۱۷۸۱- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُعْزَ بِهِ﴾ فَقَالَ: إِنَّا لَنُحْزِي بِكُلِّ مَا عَمِلْنَا هَلَكْنَا إِذَا قُبِلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((نَعَمْ يُعْزِي بِهِ فِي الدُّنْيَا مِنْ مُصِيبَةٍ فِي جَسَدِهِ مِمَّا يُؤْذِيهِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

۱۷۸۲- وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

کیا یا رسول اللہ! اس آیت کے بعد خیر کی توقع نہیں
﴿لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ
يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ کیا ہمیں ہر کام کا خمیازہ بھگتنا
پڑے گا؟ آپ نے فرمایا اے ابو بکر! اللہ تجھے بخشے کیا تو
بیمار نہیں ہوتا؟ کیا تجھے کوئی تنگی نہیں آتی؟ ابو بکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیوں نہیں (آتی ہے) آپ صلی
اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یہی ہے جو تمہیں بھگتنا پڑتا
ہے۔ (ابن حبان)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿لَيْسَ
بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ
يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ [الآيَةِ] وَكُلُّ
شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ جُزِينَا بِهِ فَقَالَ: ((غَفَرَ اللَّهُ
لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْتَ تَعْرِضُ أَلَسْتَ
تُصَيِّتُ النَّارَ)) قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ هُوَ
مَا تُحْزَنُونَ بِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانٍ أَيْضًا
الْأَوَاءُ هِيَ شِدَّةُ الضِّيقِ.

۱۷۸۳- حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے
مومن بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا کر دوں اور وہ
عیادت کرنے والوں کے سامنے میرا شکوہ نہ کرے تو
میں اسے اپنی قید سے آزاد کر دیتا ہوں اور اسے پہلے سے
بہتر گوشت اور خون عنایت کرتا ہوں، پھر وہ دوبارہ
عمل شروع کر دیتا ہے۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری
و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۷۸۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ
فَلَمْ يَشْكُنِي إِلَى عَوَادِهِ أَطْلَقْتَهُ مِنْ
إِسَارِي ثُمَّ أَبْدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ
وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ
الْعَمَلَ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ
عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.

۱۷۸۴- حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی (مومن) آدمی بیمار ہو
جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیج کر کہتا ہے
ذرا دیکھو یہ بیمار پرسی کرنے والوں کو کیا کہتا ہے، اگر وہ
ان کے آنے پر اللہ کی تعریف اور شکر کرے تو وہ دونوں
اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھالے جاتے ہیں،
حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ
میں اسے جنت میں داخل کروں اور اگر اسے شفا یاب

۱۷۸۴- وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: ((إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ
مَلَائِكَيْنِ فَقَالَ: انْظُرُوا مَا يَقُولُ لِعَوَادِهِ
فَإِنْ هُوَ إِذَا جَاوَزَهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى
عَلَيْهِ رَفَعْنَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ أَكْثَمُ
فَيَقُولُ لِعَبْدِي عَلَيَّ أَنْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَ
إِنْ أَنَا شَفَعْتُهُ أَنْ أَبْدِلَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ
لَحْمِهِ وَ أَنْ أَكْفَرَهُ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ)) رَوَاهُ

۱۷۸۴- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۵/۴

۱۷۸۳- مستدرک حاکم ۳۴۹/۱-۳۵۰/۱ نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۷۸۳- موطا مالک ۹۴۰/۲- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

مَالِكٌ وَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسَلٌ
وَرَوَّعَهُ بَعْضُهُمْ۔

کروں تو اسے پہلے سے بہتر جسم عنایت کروں اور اس کے گناہوں کو معاف کر دوں۔ (اسے مالک اور ابن ابی الدنیا نے ذکر کیا ہے۔ یہ روایت مرسل ہے، لیکن بعض محدثین نے اسے متصل بھی ذکر کیا ہے)

۱۷۸۵- وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِيِّ أَخِي
الْحِضْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ
الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللَّهُ
مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَ
مَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يُسْتَقْبَلُ وَ إِنَّ الْمُنَافِقَ
إِذَا مَرَضَ ثُمَّ عُوِيَ كَانَ كَالْبَيْعِ عَقْلَهُ
أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَنْدِرْ لِمَ عَقَلُوهُ وَ
لَمْ يَنْدِرْ لِمَ أَرْسَلُوهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ
حَوَّلَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْإِسْقَامُ وَ
اللَّهُ مَا مَرَضْتُ قَطُّ قَالَ: ((قُمْ غِنَا
فَلَسْتُ مِنْ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ فِي
إِسْنَادِهِ رَأَوْ لَمْ يُسَمِّ۔

۱۷۸۶- وَعَنْ أَسَدِ بْنِ كُرْزٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ يَقُولُ: ((الْمَرِيضُ قَحَاثٌ خَطَايَاهُ
كَمَا يَقْحَاثُ وَرَقُّ الشَّجَرِ)) رَوَاهُ ابْنُ
أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۱۷۸۷- وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ عَمَّةُ
حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَكَانَتْ مِنْ
الْمُبَايَعَاتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

۱۷۸۵- سنن ابو داؤد، کتاب الحنائن، باب الامراض المكفرة من الذنوب۔

۱۷۸۶- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۵/۴ میں یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۱۷۸۷- سنن ابو داؤد، کتاب الحنائن، باب عیادة النساء۔

صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور فرمایا اے ام علاء! تمہیں خوش خبری ہو مسلمان کی بیماری اس کے گناہوں کو ایسے ختم کر دیتی ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کا لڑکھ ختم کرتی ہے۔ (ابوداؤد)

عَادَتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ: ((يَا أُمَّ الْعَلَاءِ أَنْبِئِي فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يَنْهَبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تَنْهَبُ النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالْفِضَّةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۷۸۸- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو کوئی مومن مرد یا عورت اور مسلمان مرد یا عورت بیمار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی (بیماری) کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے۔ (احمد، بزار)

۱۷۸۸- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَمَرُضُ مُؤْمِنٌ وَلَا مُؤْمِنَةٌ وَلَا مُسْلِمٌ وَلَا مُسْلِمَةٌ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ خَطِيئَتَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَزَّارُ وَ ابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِذَلِكَ خَطَايَاهُ كَمَا تَنْحَطُّ الْوَرَقَةُ عَنِ الشَّجَرَةِ)).

ابن حبان نے اسے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کے گناہ ایسے گرا تا ہے جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں۔

۱۷۸۹- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۷۸۹- حضرت (عبد اللہ) بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو بیمار ہو جانے سے یا کسی اور وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس (تکلیف) کے ذریعے اس کے گناہ ایسے گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا تا ہے۔ (بخاری مسلم)

۱۷۹۰- وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَصَبُّ الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِخَطَايَاهُ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۷۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مومن کا دکھ درد اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۷۹۱- وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

۱۷۹۱- انہی (حضرت ابو ہریرہ) سے روایت ہے کہ

۱۷۸۸- مسند احمد ۳/۳۴۶- مسند بزار (كشف الاستار) ۳۶۲/۱- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۵/۴-

۱۷۸۹- صحيح بخاری، كتاب المرضى، باب شدة المرض، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب ثواب المومن فيما يصيبه من مرض-

۱۷۹۰- مستدرک حاکم ۳۴۷/۱- ذہبی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری میں اس قدر مبتلا کرتا ہے کہ وہ بیماری اس کے ہر گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے)

۱۷۹۲- حضرت یحییٰ بن سعیدؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک آدمی فوت ہو گیا تو ایک دوسرے آدمی نے کہا یہ کتنا خوش قسمت ہے بیماری میں مبتلا ہوئے بغیر چل بسا (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر افسوس ہے تمہیں کیا پتہ اگر اللہ تعالیٰ اسے کسی بیماری میں مبتلا کر دیتا تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی۔ (اسے مالک نے موطا میں بطور مرسل روایت کیا ہے)

۱۷۹۳- حضرت ابوالمامہؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی (مومن) بندے کو بیماری کا کوئی جھکا لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاک صاف کر کے اٹھاتا ہے۔ (اسے ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۷۹۴- حضرت ابوالیوب انصاریؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کی عیادت کی اور اس سے پوچھا شروع ہو گئے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! سات راتوں سے مجھے نیند نہیں آئی اور نہ ہی کوئی مجھے پوچھنے آیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے بھائی! صبر کر، اے میرے بھائی! صبر کر تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا ہے جیسے تو ان میں داخل ہوا

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُولُ: ((إِنَّ اللہَ لَیَنْتَلِیْ عِبْدَہُ بِالسَّقَمِ حَتَّى یُکْفِرَ عَنْہُ کُلَّ ذَنْبٍ)) رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَقَالَ: صَحِیْحٌ عَلَی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ.

۱۷۹۲- وَعَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیدٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِی زَمَنِ رَسُولِ اللہِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: هَبْنَا لَهُ مَاتَ وَلَمْ یَنْتَلِ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: ((وَيَحْکُ مَا یُذَرِّیْکَ لَوْ أَنَّ اللہَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ یُکْفِرُ عَنْہُ [مِنْ سَمَائِہِ]) رَوَاهُ مَالِکٌ فِی الْمَوْطَأِ عَنْہُ وَهُوَ مُرْسَلٌ.

۱۷۹۳- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ یُضَرِّغُ صَرْغَةً مِنْ مَرَضٍ إِلَّا بَعَثَهُ اللہُ مِنْهَا طَہْرًا)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْیَا وَ الطَّبْرَانِیُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۷۹۴- وَأَخْرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْیَا فِی کِتَابِ الْمَرَضِ وَ الْکُفَّارَاتِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ عُبَیْدٍ اللہُ بْنُ أَبِي یُؤُوبَ الْأَنْصَارِیِّ عَنْ أُمِّیْہِ عَنْ جَدِّہِ قَالَ: عَادَ رَسُولُ اللہِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَكْبَّ عَلَیْہِ یَسْأَلُہُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللہِ مَا غَمَضْتُ مِنْذُ سَبْعٍ وَلَا

۱۷۹۱- مستدرک حاکم ۳۴۷/۱ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۷۹۲- موطا مالک ۹۴۲/۲

۱۷۹۳- معجم کبیر طبرانی ۱۱۰/۸۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۷۹۴- ابن ابی الدنیا کی ”کتاب المرض و الکفارات“ نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۰/۴

میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

تھا۔ ابوایوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا بیماری کی گھڑیاں گناہوں کی گھڑیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔

أَجِدُ مَنْ يَحْضُرُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّ أَخِي إَصْبَرُ أَيُّ أَخِي إِصْبِرُ تَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِكَ كَمَا دَخَلْتَ فِيهَا)) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَاعَاتِ الْمَرَضِ يَذْهَبُ سَاعَاتِ الْخَطَايَا)).

بخار ہو جانے کا ثواب

ثواب الحمی

گزشتہ باب میں بیان کی گئی تمام احادیث بھی اس باب سے متعلق ہیں کیونکہ بخار بھی ایک مرض ہے لیکن چونکہ اس کے ثواب میں بالخصوص احادیث ثابت ہیں اس لیے ان میں سے چند ایک علیحدہ ذکر کی جا رہی ہیں۔

۱۷۹۵- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب یا ام سائب کے پاس گئے اور فرمایا کیا ہو گیا کانپ کیوں رہی ہو؟ اس نے کہا بخار ہو گیا ہے، اللہ اس کا کچھ نہ چھوڑے۔ آپ نے فرمایا بخار کو گالی نہ دو، یہ تو انسان کے گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے رنگ کو ختم کرتی ہے۔ (مسلم)

فِي هَذَا الْبَابِ جَمِيعُ أَحَادِيثِ الْبَابِ قَبْلَهُ لِأَنَّ الْحُمَّى مِنْ جُمْلَةِ الْأَمْرَاضِ وَلَكِنْ قَدْ جَاءَ النَّصُّ عَلَى ثَوَابِهَا فِي جُمْلَةِ أَحَادِيثِ فَمِنْهَا:

۱۷۹۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: ((مَا لَكَ تُؤْفَرِينَ)) قَالَتْ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ: ((لَا تَسْمِي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ حَيْثُ الْحَبِيدُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلَهُ: ((تُؤْفَرِينَ)) بِالْفَاءِ وَزَايِ مَكْرَرَتَيْنِ وَ رَوَى بِالْفَاءِ وَ الزَّاءِ الْمَكْرَرَتَيْنِ وَ رَوَى بِالْقَافِ وَرَاءَ مَكْرَرَةٍ وَ مَعْنَى ذَلِكَ كُلُّهُ الْحَرَكَةُ بِسُرْعَةٍ وَ الْمُرَادُ مَا يَحْصُلُ لِلْمَحْمُومِ مِنَ الرَّعْدَةِ.

۱۷۹۶- حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، میں نے آپ کے جسم کو ہاتھ لگا لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو سخت بخار ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں مجھے تم میں سے

۱۷۹۶- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَمَسَسْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُؤْعَلُ وَعَكَا شَدِيدًا فَقَالَ: ((أَجَلُ

دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لیے (ہوگا) کہ آپ کو دو ہر اثواب ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ جب کسی مسلمان کو کوئی مرض یا کوئی اور تکلیف لاحق ہو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھارتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۱۷۹۷- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ بخار نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ اس نے کہا (میں) ام مہملہ ہوں۔ آپ نے اسے قبا والوں کی طرف جانے کا حکم دے دیا۔ انہیں اس کی اتنی تکلیف ہوئی کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ وہ آپ کے پاس شکایت لے کر آئے تو آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو، اگر تم چاہتے ہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں وہ اسے تم سے ہٹا دے گا اور اگر تم چاہو تو یہ (باقی رہ کر) تمہارے لیے پاکیزگی کا باعث ہوگا۔ انہوں نے دریافت کیا کیا یہ (پاک) کر دے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے کہا تب اسے چھوڑ دیں۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں) ابن حبان اور طبرانی نے حضرت سلمانؓ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ (اہل قبا) نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخار کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو، اگر تم چاہتے ہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں وہ اسے تم سے ہٹا دے گا اور اگر چاہو تو اسے رہنے دو یہ تمہارے باقی ماندہ گناہوں کو (بھی) ختم کر دے گا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! تب اسے چھوڑ دیں۔

إِنِّي أَوْعَكْتُ كَمَا يُوَعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)) قُلْتُ ذَلِكَ بَأَنَّ لَكُمْ أَجْرَيْنِ قَالَ: ((نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحَطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: ((الْوَعَكُ)) الْحُمَّى. ۱۷۹۷- وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَتِ الْحُمَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ)) قَالَتْ: أُمُّ مَلَدَمٍ فَأَمَرَ بِهَا إِلَى أَهْلِ قَبَاءٍ فَلَقُوا مِنْهَا مَا يَعْلَمُ اللَّهُ فَأَتَوْهُ فَشَكَرُوا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللَّهَ لِكُفْهِهَا عَنْكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ طُهُورًا)) قَالُوا: أَوْ تَفْعَلْ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالُوا: فَذَعْنَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ الصَّحِيحُ وَابْنُ حِبَّانَ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيثِ سَلْمَانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَشَكَرُوا الْحُمَّى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللَّهَ لِدَفْقِهَا عَنْكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُمُوهَا وَاسْقَطْتُ عَنْكُمْ بَقِيَّةَ ذُنُوبِكُمْ)) قَالُوا: فَذَعْنَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۱۷۹۷- صحیح بخاری، کتاب المرض، باب شدة المرض۔ صحیح مسلم: سابقہ حوالہ۔

۱۷۹۷- مسند احمد ۳/۱۶۳۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۸/۴۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۳۰/۶۲) میں کہا ہے: ”اسے احمد اور ابویہی نے ذکر کیا ہے۔ احمد کے راوی صحیح بخاری والے ہیں“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں مل سکی۔

۱۷۹۸- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّمَا مَثَلُ الْقَبْدِ الْمُؤْمِنِ حِينَ يُصِيبُهُ الْوَعَكُ وَالْخُمَى كَحَدِيدَةٍ تَدْخُلُ [النَّارَ] فَيَذْهَبُ خَبْثُهَا وَيَبْقَى طِبْثُهَا)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۷۹۹- وَعَنْ فَاطِمَةَ الْخُزَاعِيَّةِ قَالَتْ : عَادَ النَّبِيُّ ﷺ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ وَجَعَةٌ فَقَالَ لَهَا : ((كَيْفَ تَجِدِينَ؟)) قَالَتْ : بِخَيْرٍ إِلَّا أَنْ أُمَّ مَلَدَمٍ قَدْ بَرَّحَتْ بِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اصْبِرِي فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَبْثُ ابْنِ آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكِبَرُ خَبْثَ الْحَدِيدِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۷۹۸- حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو جب عام یا سخت بخار ہوتا ہے اس کی مثال آگ میں پڑنے والے لوہے کی طرح ہوتی ہے جس کا زنگ ختم ہو جاتا ہے اور اچھا لوہا باقی رہ جاتا ہے۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۷۹۹- حضرت فاطمہ خزاعیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاریہ عورت کی تمارداری کی۔ وہ تکلیف میں مبتلا تھی۔ آپ نے اسے کہا تم کیسے محسوس کر رہی ہو؟ اس نے کہا اور تو خیر ہے لیکن ام ملدم نے مجھے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کرو یہ آدمی کے زنگ کو ایسے ختم کر دیتی ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کرتی ہے۔ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۸۰۰- حضرت امیمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے متعلق پوچھا ﴿وَإِنْ تُبْذُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْضَعُوا﴾ (تم اپنے دل کی باتیں ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب ضرور لے گا) اور اس آیت کے متعلق بھی ﴿مَنْ يَفْعَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ (جو جیسے عمل کرے گا اس کی سزا ملے گی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا ہے مجھ سے کسی نے بھی اس کے متعلق نہیں پوچھا۔ نبی کریم ﷺ

۱۸۰۰- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أُمِّمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ : ﴿وَإِنْ تُبْذُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْضَعُوا﴾ الْآيَةِ وَهِيَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ : مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ مِّنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا عَائِشَةُ هَذِهِ مُبَايَعَةٌ

۱۷۹۸- مستدرک حاکم ۳/۴۸۱- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۷۹۹- معجم کبیر طبرانی ۴/۵۰۵-

۱۸۰۰- ابن ابی الدنیاء کی کتاب میں مل سکی اور صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/۵۴۱ میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۱۷۹۸- مستدرک حاکم ۳/۴۸۱- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۷۹۹- معجم کبیر طبرانی ۴/۵۰۵-

۱۸۰۰- ابن ابی الدنیاء کی کتاب میں مل سکی اور صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/۵۴۱ میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

اللہ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْخُمَىٰ وَ
النُّكْبَةِ وَ الشَّوْكَةِ حَتَّىٰ الْبِضَاعَةَ يُضَعُّهَا
فِي كُمِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْرَغُ لَهَا فَيَجِدُهَا
فِي صَبْنِهِ حَتَّىٰ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ مِنْ
ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ الذَّهَبُ الْأَخْمَرُ مِنَ
الْكِبْرِ ((

نے مجھے فرمایا اے عائشہ! یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے
ساتھ اس تکلیف کے عوض بیعت ہے، جو انہیں بخار،
چوٹ یا کانٹے کی صورت میں ہوتی ہے، حتیٰ کہ آستین
میں رکھی گئی اس رقم کی وجہ سے بھی جس کے گم پانے کی
بنا پر اسے گھبراہٹ ہوئی۔ پھر وہ رقم اسے اپنے پہلو سے
مل گئی۔ (اس قسم کی تکالیف اسے آتی رہتی ہیں) یہاں
تک کہ وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے
خالص سونا بھٹی سے نکلتا ہے۔ (اے ابن ابی الدنیانے علی
بن یزید کے حوالے سے ذکر کیا ہے)

۱۸۰۱- محمد بن معاذ بن ابی بن کعب اپنے باپ سے وہ
اس کے دادا (ابی بن کعب) سے روایت کرتے ہیں کہ
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بخار کا کیا ثواب ہے؟
آپ نے فرمایا بخار والے کو پاؤں میں تکلیف ہونے اور
پسینہ آنے کی بھی نیکیاں ملتی ہیں۔ (حضرت ابی بن
کعبؓ نے) کہا اے اللہ! میں تجھ سے ایسا بخار مانگتا ہوں
جو مجھے تیزی راہ میں نکلنے سے نہ روکے اور نہ تیرے گھر
اور مسجد نبوی سے نکلنے سے روکے۔ معاذ کا بیان ہے کہ
ابیؓ پر کوئی شام ایسی نہیں گزری جس میں انہیں بخار نہ
ہو۔ (اے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۰۲- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ
مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ!
ان بیماریوں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جن میں
ہم مبتلا رہتے ہیں، ہمیں ان کے عوض کیا ملے گا؟ آپ
نے فرمایا (یہ بیماریاں گناہوں) کے کفارے ہیں۔
حضرت ابیؓ نے کہا یا رسول اللہ! اگرچہ یہ معمولی بھی

۱۸۰۱- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ
أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جَزَاءُ الْخُمَى
قَالَ: ((تُجْزَى الْخَسَنَاتِ عَلَى صَاحِبِهَا
مَا اخْتَلَجَ عَلَيْهِ قَدَمٌ أَوْ ضَرْبٌ عَلَيْهِ
عِرْقٌ)) قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خُمَى
لَا تَمْنَعْنِي خُرُوجًا فِي سَبِيلِكَ وَلَا
خُرُوجًا إِلَى بَيْتِكَ وَلَا مَسْجِدَ نَبِيِّكَ
قَالَ: فَلَمْ يُمَسَّ أَبِي قَطُّ إِلَّا وَبِهِ
خُمَى - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.
۱۸۰۲- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
هَذِهِ الْأَمْرَاضَ الَّتِي تُصِيبُنَا مَا لَنَا بِهَا
قَالَ: ((كُفَّارَاتٌ)) قَالَ أُمِّي: يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ قُلْتُ قَالَ: ((وَإِنْ

۱۸۰۱- معجم کبیر طبرانی ۱/۱۶۹-

۱۸۰۲- مسند احمد ۲۳/۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۶/۴- بیہمی نے مجمع الزوائد (۳۰۲/۲)
میں کہا ہے: ”اے احمد اور ابو یعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلیٰ میں
نہیں مل سکی۔

ہوں؟ آپ نے فرمایا اگرچہ کاٹایا اس سے بھی کم کوئی تکلیف ہو۔ حضرت ابی نے اپنے لیے یہ بد دعا کی کہ (خدا کرے) اسے موت تک کبھی بخار نہ چھوڑے، لیکن یہ اسے حج، عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ اور باجماعت فرض نماز سے نہ روکے، لہذا جو بھی آدمی ان کے جسم کو ہاتھ لگاتا اسے بخار کی حرارت ضرور محسوس ہوتی اور مرتے دم تک یہی حالت رہتی۔ (احمد، ابویعلیٰ، ابن حبان)

شَوْكَةً لِّمَا فَوْقَهَا لَدَعَا أَبِي عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يَفَارِقَهُ الْوَعَكُ حَتَّى يَمُوتَ وَأَنْ لَا يَسْغُلَهُ عَنْ حَجٍّ وَلَا غُمْرَةٍ وَلَا جِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ وَفِي جَمَاعَةٍ فَمَا مَسَّ إِنْسَانٌ جَسَدَهُ إِلَّا وَجَدَ خَرَّهَا حَتَّى مَاتَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۰۳- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مرد اور عورت کے جبل احد کے برابر گناہ ہوتے ہیں اور انہیں بخار اور درد سر مسلسل ہوتی رہتی ہے، جب وہ اس سے ختم ہوتے ہیں تو اس پر رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہ جاتے۔ (ابویعلیٰ اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۸۰۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ الْمَلِيئَةُ وَالصُّدَاغُ بِالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَإِنْ عَلَيْهِمَا مِنَ الْخَطَايَا مِثْلُ أُحُدٍ فَمَا تَذَعُهُمَا وَ عَلَيْهِمَا مِثْقَالُ خَرْدَلٍ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرَجَّاهُ ثِقَاتٌ.

۱۸۰۴- حضرت سہل بن معاذ حضرت ابو درداءؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا مسلمان آدمی کے احد سے بھی زیادہ گناہ ہوتے ہیں اور اسے بخار اور درد سر مسلسل ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ اس کا رائی برابر بھی گناہ باقی نہیں رہ جاتا۔ (احمد اور طبرانی نے ابن لہیعہ کے واسطے سے روایت کیا)

۱۸۰۴- وَخَرَجَ أَحْمَدُ وَطَبْرَانِيُّ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا يَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِيئَةُ وَالصُّدَاغُ وَإِنْ عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا لِأَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ حَتَّى يَتْرُكَهُ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ)) ((الْمَلِيئَةُ)) بفتح الميم و كسر اللام هي الحمى إذا كانت في العظم.

۱۸۰۵- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جس

۱۸۰۵- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي

۱۸۰۳- مسند ابویعلیٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۴/۴۔

۱۸۰۴- مسند احمد ۱۹۸/۵۔ معجم اوسط طبرانی ۳۷۱/۱۔ لاٹمی نے مجمع الزوائد (۳۰۱/۲) میں کہا ہے: اس کی سند میں "ابن لہیعہ" متکلم فیہ راوی ہے۔

۱۸۰۵- مجھے کتاب الرضا نہیں مل سکی البتہ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۴/۴ میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ

رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

فخص کو ایک رات کے لیے بخار ہوا اور اس نے صبر و رضا کا اظہار کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا گویا وہ نو مولود ہے۔ (اسے ابن ابی الدنیاء نے کتاب الرضا میں ذکر کیا ہے)

۱۸۰۶- حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی لوہے اور یہ دوزخ میں سے مومن کا حصہ ہے۔ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے)

۱۸۰۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کا دوزخ میں سے حصہ بخار ہے۔ (اسے بزار نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۰۸- حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھٹی ہے، مومن کو جتنا اس میں سے (حصہ) ملتا ہے وہ اس کا دوزخ میں سے حصہ ہوتا ہے۔ (اسے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۰۹- حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سلف کا یہ نظریہ تھا کہ ایک رات کا بخار گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ (ابن ابی الدنیاء نے اسے اسی طرح صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) نیز اس نے اسے ابن المبارک کی سند سے، اس نے عمر ابن المغیرہ صنعانی سے، اس نے

کِتَابِ الرِّضَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَنْ وَعَلَ لَيْلَةً فَصَبَّرَ وَ رَضِيَ بِهَا عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

۱۸۰۶- وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي رِيحَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَ هِيَ تَصِيبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

۱۸۰۷- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحُمَى حَظُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۸۰۸- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْحُمَى كَيْدٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۸۰۹- وَعَنْ الْحَسَنِ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: ((كَانُوا يَزْجُونَ لِي حُمَى لَيْلَةٍ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنَ الذُّنُوبِ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا هَكَذَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ رَوَى أَيْضًا مِنْ طَرِيقِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

۱۸۰۶- الثَّمَنِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَادِ (۳۰/۶۲) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں شمر بن حوشب قابل اعتراض راوی ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر میں نہیں مل سکی۔

۱۸۰۷- مسند بزار (کشف الاستار) ۳۶۴/۱۔

۱۸۰۸- مسند احمد ۲۵۲/۵۔

۱۸۰۹- ابن ابی الدنیاء کی کتاب نہیں مل سکی۔ البتہ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۸/۴ میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

حوشب سے، اس نے حسن سے مرفوع روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کے سب گناہ ایک رات کے بخار کے ذریعے ختم کر دیتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا نے کہا ہے کہ ابن المبارک نے اسے اچھی حدیث قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم)

عُمَرُ ابْنُ الْمُخَيَّرَةِ الصُّغْنَانِي عَنْ حَوْشِبٍ عَنِ الْحَسَنِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيَكْفُرُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمَى لَيْلَةٍ)) وَ قَالَ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: هَذَا مِنْ حَيْثُ الْحَدِيثِ [وَاللَّهُ أَعْلَمُ].

سر درد ہونے کا ثواب

صواب صداع الرأس

۱۸۱۰- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو سر درد ہونے اور کانٹا چبھنے یا معمولی تکلیف پہنچنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب المرض والکفارات میں اچھی اور ثقہ راویوں والی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۱۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((صَدَاعُ الْمُؤْمِنِ وَشَوْكَةُ يُشَاكُهَا أَوْ ضِمَّةٌ يُؤْذِنُهُ يَرْفَعُ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَجَتَهُ وَيَكْفُرُ عَنْهَا ذُنُوبَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَرَضِ وَ الْكُفَّارَاتِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ رَجَّاهُ ثِقَاتٌ.

۱۸۱۱- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ کی راہ میں سر درد ہو اور اس نے ثواب کی نیت سے اسے (برداشت کیا) اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (اسے طبرانی اور بزار نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۱۱- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَدَعَ رَأْسَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاحْتَسَبَ غُفْرَ لَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۸۱۲- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مرد و عورت کے اہل کے برابر

۱۸۱۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا

۱۸۱۰- کتاب المرض نہیں مل سکی۔ البتہ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۴/۱۴ میں یہ حدیث حضرت عائشہ سے مذکور ہے۔

۱۸۱۱- بخاری نے مجمع الزوائد (۳۰۲/۲) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے" مجھے (یعنی محقق کی) یہ حدیث معجم کبیر میں نہیں مل سکی۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۳۶۵/۱۱۔

۱۸۱۲- مسند ابویعلیٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ البتہ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۴/۱۴ میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

گناہ ہوتے ہیں اور انہیں مسلسل تھکاوٹ اور درد سر ہوتی رہتی ہے، حتیٰ کہ جب وہ اسے چھوڑتے ہیں تو اس کا رائی برابر گناہ نہیں ہوتا۔ (اسے ابویعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

قبل ازیں ابو درداء رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان ہو چکی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مسلمان آدمی کو تھکاوٹ اور درد سر ہوتی رہتی ہے اس کے گناہ احد سے بھی زیادہ ہوتے ہیں اور جب وہ اسے چھوڑتے ہیں تو اس کے رائی برابر گناہ نہیں ہوتے۔

تَوَالُ الْمَلِيلَةُ وَالصَّدَاغُ بِالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَإِنْ عَلَيْهِمَا مِنَ الْخَطَايَا مِثْلُ أُحْدٍ لَمَّا تَذَعَهُمَا وَ عَلَيْهِمَا مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ))
رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرَجَالُهُ ثِقَاتٌ وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا يَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِيلَةُ وَالصَّدَاغُ وَإِنْ عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا لِأَعْظَمَ مِنْ أُحْدٍ حَتَّى يَبْرُكَهُ وَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا مِثْقَالُ خَبْثَةٍ مِنْ خَرْدَلٍ)).

ناپینا ہو جانے پر ثواب کی امید رکھنے کا ثواب

ثواب من فقد بصره فصبر و احتسب

۱۸۱۳- حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ عزوجل نے فرمایا جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پسندیدہ چیزوں یعنی آنکھوں کی آزمائش میں مبتلا کر دوں تو میں ان کے بدلے اسے جنت عنایت کرتا ہوں۔ (بخاری ترمذی نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے، آپ نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے اگر میں دنیا میں اپنے بندے کی دو پیاری چیزیں لے لوں تو اس کا بدلہ صرف جنت ہوگا۔ اسی کی دوسری روایت اس طرح ہے کہ جس کی میں دو پیاری چیزیں (یعنی آنکھیں) لے لوں اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے، میں اس کے لیے جنت ہی بطور ثواب پسند کرتا ہوں۔

۱۸۱۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ((إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوِضْتُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: إِذَا أَخَذْتُ كَرْنِمَتِي عَبْدِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ ((مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَ احْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)).

۱۸۱۴- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول

۱۸۱۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

۱۸۱۳- صحیح بخاری، کتاب المرض، باب فضل من ذهب بصره۔ سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب

ما جاء في ذهاب البصر۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس آدمی کی دو پسندیدہ چیزیں (آنکھیں) لے لے اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل کرے گا۔
(ابن حبان)

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَذْهَبُ اللَّهُ بِخَيْرِي عَبْدٍ قَبْضَتِي إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ.

۱۸۱۵- حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں اپنے بندے سے اس کی دو پیاری چیزیں (یعنی آنکھیں) چھین لوں - وہ ان کے بارے میں بڑا بخیل ہوتا ہے اور وہ اس پر بھی میری تعریف کرے تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پسند نہیں کرتا۔ (ابن حبان)

۱۸۱۵- وَعَنِ الْعَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا سَلَبْتُ مِنْ عَبْدِي كَرِيمَتَيْهِ وَهُوَ بِهِمَا ضَيِّقٌ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ إِذَا هُوَ حَمْدَنِي عَلَيْهِمَا)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ.

۱۸۱۶- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بندے کی دو پسندیدہ چیزیں (یعنی آنکھیں) لے لوں اور وہ صبر کرے اور ثواب کی نیت کرے تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پسند نہیں کرتا۔ (ابو یعلیٰ، ابن حبان)

۱۸۱۶- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللَّهُ: إِذَا أَخَذْتُ كَرِيمَتَيْ عَبْدِي فَصَبْرَ وَ اخْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَ ابْنُ حَبَّانَ.

۱۸۱۷- حضرت عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے لیے انتہائی مشکل ہے کہ وہ کسی مومن کی دو پسندیدہ چیزیں (یعنی آنکھیں) لے لے اور پھر بھی اسے دوزخ میں داخل کر

۱۸۱۷- وَخَرَجَ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ فِيهِ نَظَرٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَزِيزٌ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَأْخُذَ

۱۸۱۳- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۵۷/۴۔

۱۸۱۵- أيضاً۔

۱۸۱۲- بیہمی نے مجمع الزوائد (۲/۳۰۸) میں کہا ہے: "اسے ابو یعلیٰ نے (مسند میں) اور طبرانی نے معجم کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے۔ ابو یعلیٰ کے تمام راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلیٰ میں نہیں مل سکی۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۶/۴۔

۱۸۱۷- مسند احمد ۳۶۵/۶۔ بیہمی نے مجمع الزوائد (۳۰۸/۲) میں کہا ہے: "اسے احمد نے (مسند میں) اور طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبدالرحمن بن عثمان حاکمی کو ابو حاتم نے ضعیف کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے" مجھے (یعنی محقق کو) معجم کبیر میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

دے۔ (احمد اور طبرانی نے اس کو ایسی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے جس میں کلام ہے)

۱۸۱۸- حضرت بریدہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بندے کو اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے سخت کسی مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے بعد ناپیٹا ہو جانے سے سخت مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جائے گا اور اگر کوئی آدمی ناپیٹا ہو جائے اور صبر کرے اللہ تعالیٰ اسے ضرور بخش دے گا۔ (بزار)

بزار کی ایک دوسری روایت میں حضرت زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو دین کے بعد کسی ایسی مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جو ناپیٹا ہونے سے بڑھ کر ہو اگر کوئی شخص ناپیٹا ہو جائے اور مرنے تک صبر کرتا رہے جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کے ذمے کوئی حساب نہیں ہو گا۔ (ان دونوں احادیث کی سند میں ایک راوی جابر بن یزید بھی ہے)

۱۸۱۹- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس آدمی کی نظر لے جائے اور وہ صبر کرے اور ثواب کی نیت کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے ضروری ہو جاتا ہے کہ اس شخص کی آنکھیں دوزخ کو نہ دیکھیں۔ (طبرانی)

۱۸۲۰- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت جبریل علیہ السلام سے بیان کرتے

كَرِمَتِي مُؤْمِنٍ ثُمَّ يُدْخِلُهُ النَّارَ) قَالَ: يُؤْنَسُ يَعْنِي عَيْنِيهِ.

۱۸۱۸- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَنْ يُنْتَلَى عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الشُّرْكِ بِاللَّهِ وَلَنْ يُنْتَلَى عَبْدٌ بِشَيْءٍ بَعْدَ الشُّرْكِ بِاللَّهِ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ ذَهَابِ بَصَرِهِ وَلَنْ يُنْتَلَى عَبْدٌ بِذَهَابِ بَصَرِهِ [فَيَصِيرَ] إِلَّا غَفَرَ [اللَّهُ] لَهُ))

رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: [قَالَ] رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا انْتَلَى عَبْدٌ بَعْدَ ذَهَابِ دِينِهِ بِأَشَدَّ مِنْ بَصَرِهِ وَمَنْ انْتَلَى بِبَصَرِهِ فَصَبَرَ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ لَقِيَ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ)) وَ فِي إِسْنَادِهِمَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ.

۱۸۱۹- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَذْهَبَ اللَّهُ بَصَرَهُ فَصَبَرَ وَ اخْتَسَبَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ وَاجِبًا أَنْ لَا تَرَى عَيْنَاهُ النَّارَ)).

۱۸۲۰- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ

۱۸۱۸- مسند بزار (كشف الاستار) ۴۶۶/۱

۱۸۱۹- معجم صغير طبرانی ۹۳/۱

۱۸۲۰- ٹیڈی نے مجمع الروائد (۳۰۹/۲) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں اشرس بن ربیع راوی کا حال معلوم نہیں ہو سکا۔ ابو طلال کو ابو داؤد، نسائی اور ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ جب کہ ابن حبان نے اسے ثقہ کہا ہے“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

ہیں، وہ اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل! جب میں اپنے بندے کی دو پسندیدہ چیزیں (یعنی آنکھیں) لے لوں تو اس کا ثواب میرے چہرے کے دیدار اور میرے پڑوس کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ (طبرانی)

حضرت انسؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو اس نیت سے روتے ہوئے دیکھا کہ ان کی نظریں ختم ہو جائیں (ملاحظہ) میری رائے یہ ہے کہ یہ ایک منکر حدیث ہے۔

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَنْ جِبْرِیلَ عَلَیْہِ السَّلَام عَنْ رَبِّہِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی قَالَ: ((إِنَّ اللہَ قَالَ: یَا جِبْرِیلُ مَا ثَوَابُ عَبْدِی إِذَا أَخَذْتُ کَرْنَمَتَہِ إِلَّا النَّظَرُ إِلَیَّ وَجْہِی وَالْجَوَارُ فِی ذَارِی)) قَالَ أَنَسٌ: فَلَقَدْ رَأَیْتُ أَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَّکُونُ حَوْلَہُ یُؤِیذُونَ أَنْ تَذْهَبَ أَبْصَارُہُمْ [قُلْتُ فِیْہِ نِکَارَۃٌ وَاللّٰہُ أَعْلَمُ].

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے اور دیگر نیک کاموں کا ثواب

ثواب إماطة الأذى عن الطريق و أفعال آخر من الخیر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جس طرح کی نیکی کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔“ اور فرمایا: ”اور جو بھی نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر اور صلے میں عظیم تر پاؤ گے۔“

اور فرمایا: ”تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔“

قَالَ اللہُ تَعَالٰی: ﴿وَمَا یَفْعَلُوا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُکْفَرُوْهُ﴾ [آل عمران : ۱۱۵] وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِکُمْ مِنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَ أَكْثَمًا﴾ [الزمر : ۲۰] وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿لَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَہُ وَ مَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَہُ﴾ [زلزال ۷-۸]

۱۸۲۱- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نبی آدم میں سے ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص تین سو ساٹھ کی تعداد میں اللہ اکبر الحمد للہ لا الہ الا اللہ سبحان اللہ اور استغفر اللہ کہتا ہے اور مسلمانوں کے راستے سے پتھر، کاٹیا ہڈی ہٹاتا ہے اور نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے

۱۸۲۱- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ: ((خُلِقَ کُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِیْ آدَمَ عَلٰی سِتِّیْنِ وَ ثَلَاثِ مِیْۃٍ مَّقْصَلٍ لَمَنْ کَثَرَ اللہُ وَ حَمِدَ اللہُ وَ هَلَّلَ وَ سَبَّحَ اللہُ وَ اسْتَغْفَرَ اللہُ وَ عَزَلَ حَجْرًا عَنْ طَرِیقِ الْمُسْلِمِیْنَ أَوْ شَوْکَۃً أَوْ

روکتا ہے وہ اس دن شام تک اپنے آپ کو دوزخ سے دور کر لیتا ہے۔ (مسلم)

عَظَمًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ وَ أَمَرَ
بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ
السَّتِينَ وَ الثَّلَاثِ مِنْهُ فَإِنَّهُ يُنْفِى
يَوْمَئِذٍ وَ لَقَدْ رَخَّخَ نَفْسَهُ عَنِ النَّاسِ
قَالَ أَبُو ثَوْبَةَ وَ رُبَّمَا قَالَ: ((يَمْشِي))
يَعْنِي بِالسَّتِينَ الْمُعْجَمَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز سورج طلوع ہوتے ہی صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنا بھی صدقہ ہے، کسی آدمی کی مدد کرتے ہوئے اسے سواری پر بٹھانا یا اسے سواری پر سامان رکھ کر دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے، نماز کے لیے اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری مسلم)

۱۸۲۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ سَلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَغْدُلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ [وَيُعِينُ الرَّجُلُ فِي دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ] وَ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَ يُبَيِّطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۸۲۳- حضرت بریدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، انسان (کے جسم) میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا واجب ہے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس قدر صدقہ کون کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے کھگار کو دباؤ یا راستے سے (تکلیف دہ) چیز کو ہٹا دو، اگر یہ بھی نہیں تو مٹی کی دو رکعت تیری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔ (احمد، ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان)

۱۸۲۳- وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لِي الْاِنْسَانُ سِتُونَ وَ ثَلَاثُ مِنْهُ مَفْصَلٌ لِقَلْبِهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِنْهَا صَدَقَةٌ)) قَالُوا: فَمَنْ يُطَبِّقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((الْخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ يَذِفُهَا وَ الشَّيْءُ تَنْجِيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَسَخَةً الصُّخَى تُجْزَى عَنْكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ

۱۸۲۲- صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب فضل الاصلاح بین الناس۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف۔

۱۸۲۳- مسند احمد ۳۵۴/۵۔ سنن ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة الضحی۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۲۹/۲۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۷۹/۳۔

أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۲۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «(الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسِتُونَ أَوْ بَضْعٌ وَ سِتُّونَ شُعْبَةً أَغْلَاهَا قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَذْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ)» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۸۲۵- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «(عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنَةً وَ سَيِّئَةً فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَ وَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَامَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُذْفَنُ)» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۲۶- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «(عَلَى كُلِّ مَيْسَمٍ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلُّ يَوْمٍ)» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هَذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَتَيْنَا بِهِ قَالَ: «(أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةٌ وَ حَمْلُكَ عَلَى الضَّعِيفِ صَلَاةٌ وَ إِنْحَاؤُكَ الْقَدْرَ عَنِ الطَّرِيقِ صَلَاةٌ وَ كُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ)» رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

۱۸۲۷- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ

۱۸۲۴- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان کی ساٹھ یا ستر سے کچھ زائد شاخیں ہیں، ان میں سب سے بلند لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔ (بخاری مسلم)

۱۸۲۵- حضرت ابو ذرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے نیک اور برے سب اعمال پیش ہوئے، میں نے نیک اعمال میں راستے سے ہٹائی جانے والی تکلیف دہ چیز کو بھی دیکھا اور بد اعمال میں مسجد میں ڈالے گئے اس کھنگار کو بھی دیکھا جو دبایا نہیں جاتا۔ (مسلم)

۱۸۲۶- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کے ہر عضو پر ہر روز ایک نماز واجب ہوتی ہے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یہ آپ نے ہمیں انتہائی سخت کام بتادیا ہے آپ نے فرمایا تم نیکی کی ترغیب دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو یہ بھی نماز ہے، تمہارا کمزور آدمی کو سواری پر بٹھانا بھی نماز ہے، تمہارا راستے سے کوڑا کرکٹ کو ہٹانا بھی نماز ہے، نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم نماز ہے۔ (ابن خزیمہ)

۱۸۲۷- حضرت ابو ذرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت

۱۸۲۴- صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب امور الایمان۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان۔

۱۸۲۵- صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد۔

۱۸۲۶- صحیح ابن خزیمہ ۲/۲۹۹ میں یہ حدیث حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔ (طبرانی)

۱۸۲۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم میں سے ہر ذی روح پر ہر طلوع ہونے والے دن میں صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس اتنا صدقہ کہاں ہے کہ ہم اسے اللہ کی راہ میں دیں۔ آپ نے فرمایا نیکی کے بہت سے دروازے ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے باز رکھنا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، بھرے تک بات پہنچانا، امدھے کو راستہ بتانا، صاحب ضرورت کی رہنمائی کرنا، مدد کے خواست گار عاجز کے ساتھ پنڈلیوں پر بوجھ ڈال کر دوڑنا اور بازوؤں پر بوجھ ڈال کر کمزور کو سواری پر بٹھانا، یہ سب تیری طرف سے تیرے لیے صدقہ ہے۔ (ابن حبان، شعب الایمان، للبیہقی)

بیہقی کی ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ تیرا اپنے مسلمان بھائی کو دیکھ کر مسکراتا صدقہ ہے، پتھر، کانٹے اور ہڈی کو لوگوں کے راستے سے ہٹانا بھی صدقہ ہے، کسی بھگے ہوئے راہ گزر کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَخْرَجَ مِنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا يُؤْذِنُهُمْ كَيْفَ لَهُ حَسَنَةٌ وَ مَنْ كَيْفَ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ أَذْخَلَهُ بِهَا الْجَنَّةَ)).

۱۸۲۸- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنْ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا عَلَيْهَا صَدَقَةٌ لِي كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ لَنَا صَدَقَةٌ نَتَصَدَّقُ بِهَا فَقَالَ: ((إِنَّ أَبْوَابَ الْخَيْرِ لَكَثِيرَةٌ التَّسْبِيحُ وَ التَّحْمِيدُ وَ التَّكْبِيرُ وَ التَّهْلِيلُ وَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تَمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ [وَ تَسْمِعُ الْأَصَمَّ] وَ تَهْدِي الْأَعْمَى وَ تَذِلُّ الْمُسْتَلِئَ عَلَى حَاجَتِهِ وَ تَسْعَى بِشِدَّةٍ سَابِقِكَ مَعَ اللَّفْهَانِ الْمُسْتَعِثِّ وَ تَحْمِلُ بِشِدَّةٍ ذِرَاعَيْكَ مَعَ الضَّعِيفِ فَهَذَا كُلُّهُ صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ ((وَتَسْمُكُ لِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ وَ إِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَ الشُّوْكَ وَ الْعَظْمَ عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ صَدَقَةٌ وَ هَذِيكَ الرَّجُلُ لِي أَرْضِ الضَّلَالَةِ لَكَ صَدَقَةٌ)).

۱۸۲۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۱۸۲۹- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی

۱۸۲۷- معجم اوسط طبرانی ۵۰/۱۔

۱۸۲۸- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۶۰/۱۵۔ سنن کبریٰ بیہقی ۲۹۱/۲۔ شعب الایمان میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

کریم ﷺ نے فرمایا ایک دفعہ ایک آدمی راستے پر جا رہا تھا کہ اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی اور اسے پیچھے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا عمل قبول کرتے ہوئے اسے بخش دیا۔ (بخاری، مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آدمی درخت کی ایک ٹہنی لے کر کسی راستے سے گزرا اور اس نے کہا اللہ کی قسم! میں اسے مسلمانوں کے راستے سے ضرور ہٹاؤں گا تاکہ یہ انہیں تکلیف نہ دے، اس بنا پر اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔ اسی کی ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے ایک آدمی کو جنت میں ٹھٹھتے ہوئے دیکھا، اس نے مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے والا ایک درخت راستے سے کاٹ دیا تھا۔ ابوداؤد کی روایت اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی راستے سے ہٹا دی یا آپ نے فرمایا ایک درخت پر لگی ہوئی ٹہنی کاٹ دی یا فرمایا ٹہنی راستے پر رکھی ہوئی تھی اس نے ہٹا دی اور اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کر لیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

عَنْهُ : عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنًا شَوْكٍ فَأَخْرَعَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ [لَهُ] فَفَقَرَّ لَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنٍ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا نَجِيئُ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِنُهُمْ فَأَذْجَلُ الْجَنَّةِ)) وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ)) وَفِي رَوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَغْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنًا شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ إِمَّا قَالَ: كَانَ لِي شَجَرَةٌ لَقَطَعْتُهَا وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ عَنِ الطَّرِيقِ فَشَكَرَ اللَّهُ [لَهُ] ذَلِكَ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)) (أَمَاطَ الشَّيْءُ عَنِ الْمَكَانِ) إِذَا عَزَلَهُ وَنَحَاهُ.

۱۸۳۰- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک درخت لوگوں کو تکلیف دیتا تھا، ایک آدمی آیا اور اس نے اسے راستے سے اکھاڑ دیا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے اسے جنت کے اندر اس درخت کے سائے میں ٹھٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (اسے احمد نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند پہلی کے ساتھ مل کر حسن ہے)

۱۸۳۰- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتْ شَجَرَةٌ تُؤْذِي النَّاسَ فَأَتَاهَا رَجُلٌ فَعَزَّلَهَا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَتَقَلَّبُ فِي ظِلِّهَا فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا قَبْلَهُ.

۱۸۴۹- صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل التهجير الى الظهر، صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب بيان الشهداء، سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب اماطة الاذن عن الطريق۔

۱۸۳۰- مسند احمد ۴/ ۱۰۵۔

سانپ یا گرگٹ کو مارنے کا ثواب

ثواب من قتل حية أو وزغا

۱۸۳۱- حضرت مسیب بن رافعؓ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سانپ کو مارتا ہے اسے سات نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص گرگٹ کو مارتا ہے اسے ایک نیکی ملتی ہے۔ (احمد، ابن حبان)

۱۸۳۱- عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَلَهُ سِتْعُ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَتَلَ وَزْغًا فَلَهُ حَسَنَةٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ.

۱۸۳۲- حضرت ابوالاحوص جہمی کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت ابن مسعودؓ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ دیوار پر چلتا ہوا (نظر آیا) انہوں نے اپنا خطبہ روکا اور اپنی چھتری کے ساتھ اسے مارنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اسے جان سے مار دیا۔ پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص سانپ کو مارتا ہے گویا وہ ایک ایسے مشرک کو مارتا ہے جس کا خون حلال ہے۔ (احمد، ابویعلیٰ) اسے بزار نے اسی طرح روایت کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص سانپ یا بچھو کو مارتا ہے۔

۱۸۳۲- وَخَرَجَ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ الْجُمَيْيِّ قَالَ: بَيْنَمَا ابْنُ مَسْعُودٍ يَخْطُبُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا بِحَيَّةٍ تَمْشِي عَلَى الْحِدَارِ فَقَطَعَ خَطْبَتَهُ ثُمَّ ضَرَبَهَا بِقَضِيْبِهِ حَتَّى قَتَلَهَا ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ قَتَلَ حَيَّةً لَكَائِمًا قَتَلَ مُشْرِكًا قَدْ حُلَّ دَمُهُ)) وَرَوَاهُ الْبَزَّازُ بِنَجْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ حَيَّةً أَوْ عَقْرَبًا)).

۱۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے اسے دوسری ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی یعنی پہلے سے کم نیکیاں ملیں گی اور جس نے تیسری ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی یعنی دوسرے سے کم نیکیاں ملیں گی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس نے پہلی ضرب کے ساتھ گرگٹ کو

۱۸۳۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَتَلَ وَزْغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ دُونَ الْأَوَّلَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ دُونَ الثَّانِيَةِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((مَنْ قَتَلَ

۱۸۳۱- مسند احمد ۴/۱-۲۰۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۵۸۱/۷-۴

۱۸۳۲- مسند احمد ۱/۳۹۴- مسند بزار (كشف الاستار) ۷۱/۲- بیہقی نے مجمع الزوائد (۴/۶۶) میں کہا ہے: "اسے احمد- ابویعلیٰ- بزار اور طبرانی نے (کبیر میں) ذکر کیا ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلیٰ میں نہیں مل سکی۔

۱۸۳۳- صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ۔

مارا اس کے لیے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور دوسری ضرب میں اس سے کم، تیسری میں اس سے بھی کم۔ (مسلم)

وَزَعَا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةً وَ فِي الثَّانِيَةِ ذُوْنُ ذَلِكَ وَ فِي الثَّالِثَةِ ذُوْنُ ذَلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حلال طریقوں سے دولت کمانے اور صنعت و حرفت کا ثواب

ثواب الاکتساب من جهات الحل و العمل باليد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس کا تمہیں کوئی گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں بذریعہ تجارت) اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ [بقرہ : ۱۹۸]

اور فرمایا: ”پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔“

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿لِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾. [جمعه : ۱۰]

۱۸۳۳- حضرت مقدم بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی آدمی نے کبھی ایسا کھانا نہیں کھایا جو اس کی صنعت و حرفت کے ذریعے حاصل ہونے والے کھانے سے بہتر ہو، اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔ (بخاری)

۱۸۳۴- وَعَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنْ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((مَا كَسَبَ الرَّجُلُ كَسَبًا أَطْيَبَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَ خَادِمِهِ فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

ابن ماجہ نے اسے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا (آج تک) کسی آدمی نے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کمائی نہیں کی اور آدمی جو کچھ اپنی ذات، اپنے اہل و عیال اور خادم پر خرچ کرتا ہے وہ صدقہ ہے۔

۱۸۳۵- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ عَمِّهِ وَهُوَ الْبَرَاءُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْكَسْبِ

۱۸۳۵- حضرت سعید بن عمیر نے اپنے چچا حضرت براءؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سی کمائی سب سے زیادہ پاکیزہ

۱۸۳۴- صحیح بخاری، کتاب البيوع، باب كسب الرجل و عمله بيده۔ سنن ابن ماجه، كتاب التجرارات، باب الحث على المكاسب۔

۱۸۳۵- مستدرک حاکم ۱۰/۲۔ حاکم نے کہا اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی کی اپنے ہنر کے ذریعے کی گئی کمائی اور ہر رزق حلال۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے)

أَطِيبُ قَالَ: ((عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ كَسْبٍ مَبْرُورٍ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۸۳۶- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی کمائی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی کی اپنے ہنر کے ذریعے کی گئی (کمائی) اور ہر جائز کار و بار۔ (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور احمد اور بزار نے اسے رافع بن خدیج کے حوالے سے بیان کیا ہے)

۱۸۳۶- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْكَسْبِ أَفْضَلُ قَالَ: ((عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَارُ مِنْ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

۱۸۳۷- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہنرمند مومن کو پسند فرماتا ہے۔ (طبرانی)

۱۸۳۷- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُخْتَرِفَ)).

۱۸۳۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مزدوری کرتے کرتے شام کے وقت تھکا ماندہ ہو جائے اسے بخش دیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

۱۸۳۸- وَخَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَمْسَى كَلَامًا مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ أَمْسَى مَغْفُورًا لَهُ)).

۱۸۳۹- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ صحابہ نے اس کی اعصابی مضبوطی اور جسمانی نشاط دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! کاش یہ اللہ کے راستے میں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۸۳۹- وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ فَرَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ جَلْدِهِ وَنَشَاطِهِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ

۱۸۳۶- بیہوشی نے مجمع الزوائد (۶۱/۴) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے اوسط اور کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث دونوں میں نہیں مل سکی۔ مسند احمد ۱۴۱/۴۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۸۳/۲۔

۱۸۳۷- معجم کبیر طبرانی ۳۰۸/۱۲۔

۱۸۳۸- بیہوشی نے مجمع الزوائد (۶۳/۴) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے راویوں کی ایک جماعت کا مجھے علم نہیں ہو سکا“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

۱۸۳۹- معجم طبرانی کبیر ۱۲۹/۱۹۔

اگر یہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی روزی کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر یہ اپنے بوڑھے والدین کے لیے روزی کی تلاش میں جا رہا ہے تب بھی یہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر یہ اپنے لیے کوشش کر رہا ہے تاکہ مانگنے سے بچ سکے تب بھی یہ اللہ کے راستے میں ہے اور اگر یہ ریاکاری اور فخر و مباہات کے اظہار کے لیے جا رہا ہے تو شیطان کے راستے میں ہے۔ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۸۴۰- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حلال طریقے سے دولت کما کر اپنے لیے اور دیگر مخلوق خدا کے لیے کھانا پینا اور لباس حاصل کرتا ہے، اس کا اس کے ذریعے تزکیہ ہوتا ہے۔ (ابن حبان)

۱۸۴۱- انہی (حضرت ابوسعید خدریؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حلال کھائے، سنت (اسلام) کے مطابق عمل کرے اور لوگ اس کی شرارتوں سے محفوظ رہیں، وہ جنت میں داخل ہو گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ چیز تو اس وقت آپ کی امت میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا اور یہ میرے بعد بھی کئی صدیوں تک رہے گی۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے، حاکم نے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے اور اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۸۴۲- حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْنَى عَلَى وَلَدِهِ صِغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ خَرَجَ سَعَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْنَى عَلَى نَفْسِهِ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْنَى دِيَارَةً وَمَفَاخِرَةً فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۸۴۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ كَسَبَ مَالًا مِنْ حَلَالٍ فَأَطْعَمَ نَفْسَهُ أَوْ كَسَاهَا لِمَنْ دُونَهُ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ فَإِنَّ لَهُ بِهِ زَكَاةً)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۴۱- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَآمَنَ النَّاسُ بِوَأْدِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا فِي أَمْنِكَ الْيَوْمَ كَثِيرٌ قَالَ: ((وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۸۴۲- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

۱۸۴۰- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲/۱۸۱-۲

۱۸۴۱- سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (۶۰) ترمذی نے کہا ہے: "یہ حدیث غریب ہے۔"

کے پاس یہ آیت تلاوت کی گئی ”اے لوگو! زمین میں جو کچھ ہے، اس میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ“ تو سعد بن ابی وقاصؓ نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے مستجاب الدعایا دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والد وسلم نے اسے فرمایا اے سعد! تیرا کھانا حلال ہو نا چاہئے تو مستجاب الدعایا ہو جائے گا۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے بندہ اپنے پیٹ میں ایک حرام لقمہ ڈالتا ہے اور چالیس دن اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ جس آدمی کا گوشت حرام کمانی سے بنا ہے، وہ دوزخ کے لائق ہے۔ (طبرانی)

۱۸۴۳- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سرسبز و شاداب اور شیریں ہے، جو شخص اس میں حرام دولت کما کر اسے ناجائز طریقے کے ساتھ خرچ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ذلت کے گھر میں رکھتا ہے۔ بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال پر ناجائز قابض ہوتے ہیں وہ قیامت کے دن دوزخ میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا﴾۔ (تہنکی)

تَلَيْتُ هَذِهِ الْآيَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا﴾ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا سَعْدُ أَطِيبَ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ الْعَبْدَ لَيَقْدِفُ اللَّقْمَةَ الْحَرَامَ فِي جَوْفِهِ مَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَمَلٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَإِلَّيْمَا عَبْدٌ نَبَتْ لَحْمُهُ مِنْ سُخْتٍ فَلَانَارُ أَوَّلَى بِهِ)).

۱۸۴۳- وَخَرَجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الدُّنْيَا خَضِرَةٌ خُلُوةٌ مَنِ اكْتَسَبَ فِيهَا مَالًا مِنْ حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي حَقِّهِ أَثَابَهُ اللَّهُ وَأَوْزَدَهُ جَنَّتَهُ وَمَنِ اكْتَسَبَ فِيهَا مَالًا مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ أَحْلَهُ اللَّهُ دَارَ الْهَوَانِ وَرُبُّ مَنْحَوْضٍ فِي مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) يَقُولُ اللَّهُ: ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا﴾.

سچے اور دیانت دار تاجر کا ثواب

ثواب التاجر الصدوق الأمين

۱۸۴۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچا

۱۸۴۴- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ [الْخُدْرِيِّ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

۱۸۴۲- یحییٰ نے مجمع الزوائد (۲۹۱/۱۰) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے بمع صغیر میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایسے راوی ہیں جن کا مجھے علم نہیں ہو سکا۔“

۱۸۴۳- تہنکی کی الاداب المرض اور الاربعین الصغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ یحییٰ نے مجمع الزوائد (۲۹۶/۱۰) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔“

اور دیانت دار تاجر نبیوں، صدیقیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ ابن ماجہ نے اسی قسم کی حدیث ابن عمر سے روایت کی ہے)

((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۸۴۵- حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والے دونوں علیحدہ علیحدہ ہونے تک بااختیار ہوتے ہیں، اگر وہ دونوں سچ بولیں اور مکمل وضاحت کریں تو دونوں کے کاروبار میں برکت ہوتی ہے اور اگر وہ دونوں چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ممکن ہے کہ دونوں کو نفع ہو لیکن ان کے کاروبار میں سے برکت ختم ہو جائے گی۔ جھوٹی قسم سودا تو کروادیتی ہے (لیکن) کمائی سے برکت ختم کر دیتی ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۴۵- وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَالٌ يَفْرَقُ فَإِنْ صَدَقَ الْبَيْعَانِ وَبَيْنَا بُرْكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا لَفَسَى أَنْ يَرْتَحَا رُبْحًا وَ يُنْحَقَا بِرَكَّةٍ بَيْعُهُمَا الِئِمْنُ الْفَاجِرَةُ مُنْفَقَةٌ لِلْسَّلْعَةِ مُنْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَ غَيْرُهُمَا .

۱۸۴۶- حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے عمدہ کمائی ان تاجروں کی کمائی ہے جو بات چیت میں جھوٹ نہیں بولتے اور جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت نہیں کرتے اور جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور جب وہ خریدیں تو (سامان کی) بے جا خدمت نہیں کرتے اور فروخت کریں تو (اپنے سامان) کی تعریف نہیں کرتے اور جب ان کے ذمے قرض ہو تو مال مثول نہیں کرتے اور جب انہیں قرض لینا ہو تو تنگ نہیں کرتے۔ (شعب الایمان بیہقی، ترمذی، ترمذی، ترمذی)

۱۸۴۶- وَخَرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعْبِ وَالْأَصْبَهَانِيُّ فِي التَّرْغِيبِ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَطْيَبَ الْكَسْبِ كَسْبُ التَّجَارِ الَّذِينَ إِذَا حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا وَإِذَا اتَّمَعُوا لَمْ يَخُونُوا وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا وَإِذَا اشْتَرَوْا لَمْ يَلْمُوا وَإِذَا بَاعُوا لَمْ يَمْدَحُوا وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَمْظَلُوا وَإِذَا كَانَ لَهُمْ لَمْ يَغْسُرُوا)).

۱۸۴۴- سنن ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔ سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الحث علی المکاسب۔ بصری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند میں کلثوم بن جوشن ثقیفی ضعیف ہے۔

۱۸۴۵- صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب البیعان بالخیار مالم یتفرقا۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب الصدق فی البیع والبیان۔

۱۸۴۶- ترغیب و ترہیب اصباحی ۱/۳۳۵- شعب الایمان میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

خرید و فروخت اور قرض لینے دینے میں فراخ دلی کا ثواب

ثواب السماحة في البيع والشراء والتقاضى والقضاء

۱۸۴۷- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر مہربانی فرمائے جو خرید و فروخت کرتے ہوئے اور قرض کا مطالبہ کرتے ہوئے فراخ دل ہو۔ (بخاری) اس حدیث کو ابن ماجہ نے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک آدمی کو بخش دیا، وہ فروخت کرتے ہوئے بڑا نرم مزاج اور فراخ دل رہتا تھا، خریدتے وقت بھی نرمی کا مظاہرہ کرتا اور قرض کا مطالبہ کرتے وقت بھی۔

۱۸۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رَجِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((غَفَرَ اللَّهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى)).

۱۸۴۸- حضرت عثمانؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ایک آدمی کو (اس وجہ سے) جنت میں داخل کر دیا کہ وہ خریدار ہو یا فروخت کنندہ، مقروض ہو یا قرض خواہ (ہر حال میں) نرم مزاج رہتا۔ (نسائی ابن ماجہ)

۱۸۴۸- وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۸۴۹- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی قرض لینے اور دیتے وقت اپنی فراخ دلی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا۔ (اسے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۴۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ بِسَمَاحِهِ قَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۸۴۷- صحیح بخاری، کتاب البيوع، باب السهولة والسماحة في الشراء والبيع۔ سنن ابن ماجہ، کتاب التجرارات، باب السماحة في البيع۔

۱۸۴۸- سنن نسائی، کتاب البيوع، باب حسن المعاملة والرفق في المطالبة۔ سنن ابن ماجہ، کتاب التجرارات، باب السماحة في البيع، بومصری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں البتہ اس میں انقطاع ہے کیوں کہ عطاء بن فروخ نے عثمان بن عثمان سے ملاقات نہیں کی۔ یہ بات علی بن عبد اللہ مدنی نے علل میں ذکر کی ہے۔

۱۸۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پسند فرماتا ہے جو خرید و فروخت اور قرض کے لین دین میں فراخ دل ہو۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ حاکم نے اسے ذکر کر کے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۸۵۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ سَمْعَ الْبَيْعِ سَمْعَ الشَّرَاءِ سَمْعَ الْقَضَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ غَرِيبٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۸۵۱- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل ایمان میں سے بہتر وہ ہے جو خرید و فروخت اور قرض کے لین دین میں فراخ دل ہو۔ (اسے طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۵۱- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٌ سَمِعَ الْبَيْعِ سَمْعَ الشَّرَاءِ سَمْعَ الْقَضَاءِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۸۵۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نرم مزاج نرم لہجے والا اور لوگوں کے نزدیک رہنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ کے لیے حرام کر دیا ہے۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے) اسے طبرانی نے حضرت معقیبؓ کے حوالے سے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نرم مزاج، نرم لہجے والے، حسن سلوک سے پیش آنے والے اور لوگوں کے نزدیک رہنے والے پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو حرام کر دیا ہے۔

۱۸۵۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ هَيَا لَنَا قَرِيبًا حَوْمَةً اللَّهُ عَلَى النَّارِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ مُعْتَقِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حَوْمَتِ النَّارِ عَلَى الْهَيَيْنِ اللَّيْنِ السَّهْلِ الْقَرِيبِ)).

۱۸۵۳- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا آدمی نہ بتاؤں

۱۸۵۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۸۵۰- سنن ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی استقراض البعیر۔ مستدرک حاکم ۵۶۱/۲۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

۱۸۵۱- بیہقی نے مجمع الزوائد (۷۵/۴) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے“ اس کے راوی ثقہ ہیں مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجھ اوسط میں نہیں مل سکی۔

۱۸۵۲- مستدرک حاکم ۵۶۱/۲۔ مجمع کبیر طبرانی ۳۰۲/۲۰۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۷۵/۴) میں کہا ہے: اس کی سند میں یحییٰ بن امیہ ضعیف ہے۔

جو دوزخ کے لیے حرام ہے اور دوزخ اس کے لیے حرام ہے؟ ہر وہ شخص جو نرم مزاج ہے، لوگوں کے نزدیک رہنے والا اور حسن سلوک کرنے والا ہے۔ (۱) ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے ابن حبان کی ایک اور روایت میں ہے کہ دوزخ ہر اس شخص کے لیے حرام ہے جو نرم مزاج، نرم لہجہ والا، لوگوں کے قریب رہنے والا اور حسن سلوک سے پیش آنے والا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَ مَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ هَيْئٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنُهُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ فِي رِوَايَةٍ لَابْنِ حِبَّانَ ((إِنَّمَا تَحْرُمُ النَّارُ عَلَى كُلِّ هَيْئٍ لَكِنَّ قَرِيبٍ سَهْلٍ))۔

۱۸۵۴- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے ملازم سے کہتا کہ جب تک دست آدمی کے پاس (قرض واپس لینے کے لیے) جاؤ تو اس سے درگزر کیا کرو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کر جائے جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۵۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَ كَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا لَقِيتَ مُغْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنْكَ فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ۔

۱۸۵۵- حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک ایسے بندے کو لائے گا جسے اس نے دولت دی ہوگی اور اسے کہے گا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ آپ نے فرمایا ”وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے“ وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے دولت دی تھی، میں لوگوں سے تجارت کرتا تھا اور درگزر کرتا میری عادت تھی۔ میں خوش حال کے لیے آسانی پیدا کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دے دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے تو یہ کام بدرجہ اولیٰ کرنا چاہیے۔ میرے بندے سے درگزر کرو۔ عقبہ بن عامر اور ابو مسعود رضی

۱۸۵۵- وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَتَى اللَّهَ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ مَالًا فَقَالَ [له]: مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: هُوَ لَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا - قَالَ: يَا رَبِّ أَتَيْتَنِي مَالًا فَكُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خَلْقِي الْجَوَارِ فَكُنْتُ أَيْسَرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأَنْظِرُ الْمُفْسِرَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي)) فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ غَامِرٍ وَ أَبُو مَسْعُودٍ

۱۸۵۴- سنن ترمذی ۶۰۱/۳۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۴۶/۱۔

۱۸۵۴- صحیح بخاری کتاب البیوع، باب من أنظر معسرًا۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب فضل

انظار المعسر۔

۱۸۵۵- صحیح مسلم: ایضاً۔

هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .
 اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نے اسی طرح اسے رسول اللہ ﷺ کی زبان اطہر سے سنا ہے۔ (مسلم)

پریشان ہونے والے کی بیع ختم کرنے کا ثواب

ثواب من أقال نادماً بيعه

۱۸۵۶- حضرت ابو شریحؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے مسلمان بھائی کی بیع کو واپس لے لیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش واپس لے لے گا۔ (اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۸۵۶- عَنْ أَبِي شَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَقَالَ أَخَاهُ بَيْعًا أَقَالَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۸۵۷- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان سے (بیع) واپس لے لیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش واپس لے لے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان سے اس کی بیع واپس لے لیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی کی لغزش واپس لے لے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۸۵۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا عَثْرَتَهُ أَقَالَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَفِي رَوَايَةٍ ((مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا بَيْعَتَهُ أَقَالَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالتَّحَاكِيمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ.

اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کے حقوق ادا کرنے والے غلام کا ثواب

ثواب العبد إذا أدى حق الله وحق سيده

۱۸۵۸- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین افراد کو دو ہزار ثواب ملے گا۔ ایک وہ آدمی جو اہل کتاب میں سے ہے اور وہ اپنے

۱۸۵۸- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ))

۱۸۵۶- لاشی نے مجمع الزوائد (۱۰/۱۱۰) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۱۸۵۷- سنن ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی فضل الاقالة۔ سنن ابن ماجہ، کتاب التَّحَارَات، باب الاقالة۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۴۳/۷۔ مستدرک حاکم ۴۵/۲۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

نبی پر بھی ایمان رکھتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی۔ دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے آقا کے بھی۔ تیسرا آدمی وہ ہے جس کے پاس کوئی لونڈی ہو اور وہ اسے بہتر آداب سکھائے اور بہتر تعلیم دلائے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے، اسے بھی دوہرا ثواب ملے گا۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۵۹- انہی (حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ) نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت بھی اچھے انداز سے کرتا ہے اور اپنے آقا کے واجب حقوق بھی بجالاتا ہے، خیر خواہی اور فرماں برداری کرتا ہے اسے دوہرا ثواب ملے گا۔ (بخاری)

۱۸۶۰- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ زبردست غلام جو اچھے طریقے سے فریضہ بجالاتا ہے اس کے لیے دوہرا ثواب ہے، مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ، حج بیت اللہ اور اپنی ماں سے حسن سلوک (جیسے فرائض کی مجھ پر ذمہ داری) نہ ہوتی تو میں غلامی کی حالت میں مرنا پسند کرتا۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۶۱- حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب غلام اپنے آقا کی بھی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی بطریق احسن سرانجام دے، اسے دوہرا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

أَجْرَانِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَذَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ. وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ اغْتَفَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۸۵۹- وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤْذِي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۶۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ)) وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْ لَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ [وَالْحَجَّ] وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۸۶۱- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَوْثِقَيْنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۸۵۸- صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قوله تعالى "واذكر في الكتاب مريم اذا انتابت من اهلها" صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا محمد ﷺ۔

۱۸۵۹- صحیح بخاری، کتاب العتق، باب العبد اذا احسن عبادۃ ربہ ونصح سیدہ۔

۱۸۶۰- صحیح بخاری، ایضاً۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ثواب العبدو أجره اذا نصح لسیدہ۔

۱۸۶۱- ایضاً۔

۱۸۶۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں پہلے جانے والے تین آدمیوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا (ایک) شہید (دوسرا) لوگوں سے سوال کرنے سے بچنے والا (تیسرا) وہ غلام جس نے اللہ کی عبادت بھی اچھے انداز سے کی اور اپنے مالکوں کی خیر خواہی بھی کی۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے اور ابن حبان نے بھی ذکر کیا ہے)

۱۸۶۳- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کی طرف سبقت لے جانے والوں میں سے پہلا شخص وہ غلام ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی بھی اطاعت کی اور اپنے مالکوں کی بھی۔ (طبرانی)

۱۸۶۴- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو غلام اللہ تعالیٰ کی بھی فرماں برداری کرتا ہے اور اپنے مالکوں کی بھی فرماں برداری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے مالکوں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل کرے گا۔ مالک کہے گا اے میرے رب! یہ دنیا میں میرا غلام تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اسے اس کے عمل کی جزا دے دی اور تجھے تیرے عمل کی۔ (طبرانی)

۱۸۶۵- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخیل اور دھوکا باز جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

۱۸۶۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ وَغَنِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَأَبْنُ حِبَّانَ.

۱۸۶۳- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَّلُ مَا يَبْقَى إِلَى الْجَنَّةِ مَمْلُوكٌ أَطَاعَ اللَّهَ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ)).

۱۸۶۴- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عَبْدٌ أَطَاعَ اللَّهَ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَبْلَ مَوَالِيهِ بِسِتِينَ خَرِيفًا. لَيَقُولَنَّ السَّيِّدُ رَبِّ هَذَا كَانَ عَبْدِي [لِي الدُّنْيَا] قَالَ: جَازَتْهُ بِعَمَلِهِ وَجَازَتْكَ بِعَمَلِكَ)).

۱۸۶۵- وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيلٌ وَلَا خَبٌّ وَلَا مَسِيءٌ

۱۸۶۲- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة۔ باب ما جاء في فضل المملوك الصالح۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۴/۶۔

۱۸۶۳- بیہقی نے الزوائد (۲۴۰/۴) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے معجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں بشیر بن مہمون ابو صفی ممدوک ہے“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

۱۸۶۴- معجم کبیر طبرانی ۱۷۶/۱۲۔

۱۸۶۵- مسند احمد ۱/۷- بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۱) میں کہا ہے: ”اسے احمد اور ابو یعلیٰ نے ذکر کیا ہے۔ ترمذی نے اس سند کو حسن قرار دیا ہے“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلیٰ میں نہیں مل سکی۔

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے غلام ہوں گے بشرطیکہ وہ اللہ عزوجل کے حقوق بھی اچھے طریقے سے ادا کریں اور اپنے مالکوں کے حقوق بھی۔ (اسے احمد اور ابویعلیٰ نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

الْمَلَائِكَةُ وَ أَوَّلُ مَنْ يَفْرُغُ بَابُ الْجَنَّةِ الْمَمْلُوكُونَ إِذَا أَحْسَنُوا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَوَالِيهِمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ: ((الْخَبَرُ)) هُوَ الْخِدَاعُ الْخَيْثُ. وَ هُوَ بَفَتْحِ الْخَاءِ الْمَعْجَمَةِ وَ كَسْرِهَا وَ تَشْدِيدِ الْبَاءِ الْمَوْحِدَةِ.

۱۸۶۶- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی (میرے خیال میں آپ نے فرمایا تھا) قیامت کے دن کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے، وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کیا اور اپنے آقا کا بھی اور وہ آدمی جس نے لوگوں کی امامت کی اور وہ اس سے خوش رہے۔ تیسرا وہ شخص جس نے ہر دن اور رات کے دوران پانچ نمازوں کی اذان کہی۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور حسن کہا ہے) طبرانی نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔ البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ تین قسم کے لوگوں کو قیامت خوف زدہ نہیں کرے گی اور نہ ہی انہیں حساب کی سختی پریشان کرے گی بلکہ وہ مخلوقات کا حساب مکمل ہونے تک کستوری کے ٹیلوں پر رہیں گے۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے قرآن حکیم پڑھا اور اس کے ذریعے لوگوں کا امام بنا اور وہ اس سے خوش رہے۔ دوسرا وہ مؤذن جو اللہ کی رضامندی کے لیے نمازوں کی طرف بلاتا ہے اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے رب کے حقوق بھی بطریق احسن سرانجام دیئے اور اپنے مالکوں کے حقوق بھی۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ وہ غلام جسے دنیا کی غلامی

۱۸۶۶- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبَانِ الْمِسْكِ أَرَاهُ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَذْنَى حَقِّ اللَّهِ وَ حَقِّ مَوَالِيهِ وَ رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ بِهِ رَاضُونَ وَ رَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ الْخَمْسِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ اللَّيْلَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنُهُ وَ الطَّبْرَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَهْوِلُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ هُمْ عَلَى كُتُبٍ مِنْ مِسْكِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ وَأَمَّ بِهِ قَوْمًا وَ هُمْ بِهِ رَاضُونَ وَ ذَا عٍ يَدْعُوا إِلَى الصَّلَوَاتِ ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ وَ عَبْدٌ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ رَبِّهِ وَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَوَالِيهِ)) وَ فِي رَوَايَةٍ نَحْوُهُ: ((وَمَنْ مَمْلُوكٌ لَمْ يَمْنَعَهُ رِقُّ الدُّنْيَا مِنْ طَاعَةِ رَبِّهِ)).

۱۸۶۶- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء في فضل المملوك الصالح- ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث

حسن صحیح ہے۔ معجم کبیر طبرانی ۱۲/۴۳۳

نے اپنے رب کی اطاعت سے نہ روکا۔

مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کرنے کا ثواب

ثَوَابُ مَنْ أَعْتَقَ مُسْلِمًا أَوْ مُسْلِمَةً

۱۸۶۷- حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک غلام آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کا ایک عضو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ (اے احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۶۸- حضرت مالک بن حارثؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے مسلمان ماں اور باپ دونوں کی طرف سے یتیم بچے کو اپنے کھانے پینے میں اس وقت تک شامل رکھا جب تک وہ مستغنی نہ ہو جائے اس کے لیے حتیٰ طور پر جنت واجب ہو گئی اور جس شخص نے کسی مسلمان کو آزاد کیا اسے دوزخ سے آزادی مل گئی، اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے کافی ہو گا۔ (اس حدیث کو احمد نے علی بن یزید عن زرارة بن ابی ادنیٰ سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۶۹- حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان مرد نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا وہ اس کی دوزخ سے آزادی (کا سبب) ہو گا، اس کی ہر ہڈی اس کی ہر ہڈی کے بدلے دوزخ کی آگ سے بچاؤ کیلئے کافی ہو گی اور جس مسلمان عورت نے کسی مسلمان لونڈی کو آزاد کیا، وہ اس کی دوزخ سے آزادی (کا سبب) ہو گی۔ اس کی ہر ہڈی اس

۱۸۶۷- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

۱۸۶۸- وَخَرَجَ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَبِي [أَوْفَى] عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ ضَمَّ يَتِيمًا بَيْنَ أَبَوَيْنِ مُسْلِمَيْنِ إِلَى طَعَامِهِ وَ شَرَابِهِ حَتَّى يَسْتَفْنِيَ عَنْهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ وَ مَنْ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَكَاهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى لِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ)).

۱۸۶۹- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأً مُسْلِمًا أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا فَهُوَ فِكَكَاهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى بِكُلِّ عَظْمٍ مِنْهُ عَظْمًا مِنْهُ وَ أَيُّمَا

۱۸۶۷- مسند احمد ۴/۴۰۴۔

۱۸۶۸- مسند احمد ۴/۳۴۴۔

۱۸۶۹- بیہمی نے مجمع الزوائد (۴/۳۴۳) میں کہا ہے: ”مجھے (یعنی محقق کو) طبرائی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔“

کی ہر ہڈی کے بدلے کافی ہوگی اور جس مسلمان نے دو مسلمان افراد کو آزاد کیا وہ دونوں اس کی آزادی (کا سبب) ہوں گے۔ ان کی ہڈیوں میں سے دو ہڈیاں اس کی ایک ہڈی کے لیے کافی سمجھی جائیں گی۔ (اے طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ ابو مسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف کے حوالے سے ذکر کیا ہے)

۱۸۷۰- حضرت ابوامامہ اور نبی کریم ﷺ کے دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس مسلمان مرد نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا، وہ اس کی آگ سے آزادی (کا سبب) ہوگا، اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے کافی ہوگا اور جس مسلمان مرد نے دو مسلمان لونڈیوں کو آزاد کیا وہ دوزخ سے اس کی آزادی کا سبب ہوں گی ان دونوں کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے عوض سمجھا جائے گا۔ (اے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے) احمد اور ابوداؤد نے اس حدیث کو اس کے ہم معنی کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب سے ذکر کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ جو مسلمان عورت کسی مسلمان لونڈی کو آزاد کرے گی وہ اس کی آگ سے آزادی (کا سبب) ہوگی۔ اس کے اعضا میں سے ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے کافی ہوگا۔

۱۸۷۱- حضرت ابن نجیح سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں طائف کا محاصرہ کیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان مرد کسی مسلمان غلام کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آزاد کردہ ہر ہڈی کو اس کی ہر ہڈی کے لیے

امْرَأَةً مُسْلِمَةً أَغْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَهِيَ لَهَا كَهَيَاةٍ مِنَ النَّارِ تُجْزَى بِكُلِّ عَظْمٍ عَظْمًا مِنْهَا وَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَغْتَقَ مُسْلِمَتَيْنِ فَهِيَ لَهَا كَهَيَاةٍ يُجْزَى كُلُّ عَظْمَيْنِ مِنْ عَظَامِهِمَا عَظْمًا مِنْهُ).

۱۸۷۰- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ] قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَغْتَقَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَ لَهَا كَهَيَاةٍ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ عَظْمًا مِنْهُ وَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَغْتَقَتْ امْرَأَتَيْنِ كَانَتْ لَهَا كَهَيَاةٍ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُمَا عَظْمًا مِنْهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ رَوَاهُ بَخْوَيْهِ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ السَّلْمِيِّ وَ زَادَ فِيهِ ((وَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَغْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ لَهَا كَهَيَاةٍ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَظْمٍ مِنْ أَغْضَائِهَا عَظْمًا مِنْ أَغْضَائِهَا)).

۱۸۷۱- وَعَنْ ابْنِ نُجَيْحٍ السَّلْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَاصِرُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الطَّائِفَ وَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَغْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللَّهَ

۱۸۷۰- سنن ترمذی، کتاب النذور والایمان، باب ماجاء فی ثواب من أعتق رقبة۔ مسند احمد ۲۳۵/۴۔ سنن ابوداؤد، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل۔

۱۸۷۱- سنن ابوداؤد، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۷/۶۔

بچاؤ کا سبب بنا دیتا ہے اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان
لوٹڈی کو آزاد کرتی ہے اللہ عزوجل اس کی آزاد کردہ ہر
ہڈی کو اس کی ہر ہڈی کے لیے بچاؤ کا سبب بنا دیتا ہے۔
(ابوداؤد، ابن حبان)

عَزَّوَجَلَّ جَاعِلٌ وَقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ
عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامٍ مُحَرَّرَةٍ وَ اَيَّمَا
امْرَاةٍ مُسْلِمَةٍ اَغْتَقَتْ امْرَاةً مُسْلِمَةً فَبِإِنَّ
اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ جَاعِلٌ وَقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ
عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامٍ مُحَرَّرَةٍ))
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۷۲- حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا ہے کہ
ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو
مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا اگرچہ تو
نے بات مختصر کی ہے لیکن سوال بہت لمبا کیا ہے۔ روح
آزاد کر اور گردن چھڑا۔ اس نے کہا کیا دونوں ایک ہی
نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ روح آزاد کرنے کا
مطلب یہ ہے کہ تو اکیلا اسے آزاد کرے اور گردن
چھڑانے کا مطلب یہ ہے کہ تجھے اس کی قیمت کا (کچھ
حصہ) دے دیا جائے۔ (احمد، ابن حبان)

۱۸۷۲- وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ:
(إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ
أَغْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَغْثِي النِّسْمَةَ وَفُكَّ
الرَّقَبَةِ)) قَالَ أَلَيْسَتْ وَاحِدَةً قَالَ:
(لَا عِثْقَ النِّسْمَةِ أَنْ تُفَرِّدَ بِعِثْقِهَا وَفُكَّ
الرَّقَبَةِ أَنْ تُغْفَى فِي لَمَمِهَا)) رَوَاهُ
أَحْمَدُ أَحْمَدٌ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۷۳- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ
انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، پانچ ایسے
کام ہیں کہ جو شخص انہیں ایک دن میں سرانجام دے گا
اللہ تعالیٰ اسے الٰہی جنت میں لکھ دے گا۔ جو شخص مریض
کی عیادت کرے، جنازے کے ساتھ جائے، اس دن
روزہ رکھے، جمعہ کے لیے جائے اور غلام آزاد کرے۔
(ابن حبان)

۱۸۷۳- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَمْسٌ
مَنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا وَشَهِدَ جَنَازَةً وَ
صَامَ يَوْمًا وَزَارَحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ أَغْتَقَ
رَقَبَةً)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی
نے ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر

۱۸۷۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا
رَجُلٍ أَغْتَقَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً اسْتَقْتَدَّ اللَّهُ

۱۸۷۲- مسند احمد ۲۹۹/۴۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۷/۶۔

۱۸۷۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۹۱/۴۔

۱۸۷۴- صحیح بخاری، کتاب العتق، باب فی العتق وفضله۔ صحیح مسلم، کتاب العتق، باب فضل العتق۔

عضو کے بدلے اس کا ہر عضو دوزخ سے بچائے گا۔ سعید بن مرجانہ نے کہا کہ میں اسے علی بن حسین کے پاس لے گیا۔ علی بن حسین نے اپنا ایک غلام پکڑا جو انہیں عبد اللہ بن جعفر نے دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار کے عوض دیا تھا اور اسے آزاد کر دیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ایک مسلمان غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کا ہر عضو دوزخ سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ اس کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرے گا۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۷۵- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک مسلمان کو آزاد کیا یہ اس کی دوزخ سے آزادی قرار پائے گی۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

بِكُلِّ غَضُو مِنْهُ غَضُوا مِنْهُ مِنَ النَّارِ) وَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ: فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَعَمَدَ عَلِيٌّ [بْن] حُسَيْنٍ إِلَى عَبْدِهِ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ أَوْ آلْفَ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ غَضُو مِنْهُ غَضُوا مِنْهُ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَوْجَهُ بِفَرْجِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۸۷۵- وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً لَهَا فِي كِتَابِهِ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ فِي حَدِيثٍ وَ الْحَاكِمُ [وَقَالَ]: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۸۷۶- حضرت واثلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ بنو سلیم کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہمارا ساتھی دوزخ کا مستوجب ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے ایک مسلمان کو آزاد کرو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۸۷۶- وَعَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْفَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَأَتَانَا نَفَرٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالُوا: إِنَّ صَاحِبَنَا قَدْ أُوجِبَ فَقَالَ: ((أَعْتِقُوا عَنْهُ رَقَبَةً يَغْنِقُ اللَّهُ بِكُلِّ غَضُو مِنْهَا غَضُوا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ [وَمُسْلِمٌ] قَوْلُهُ: ((أَوْجِبَ))

۱۸۷۵- مسند احمد ۱/۴۷۱- سنن ابوداؤد، کتاب العتق، باب أي الرقاب افضل۔ سنن نسائی

۱۱۵/۶- مستدرک حاکم ۲/۲۱۱- ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۸۷۶- ابوداؤد ۲۹/۴، کتاب العتق، باب فی ثواب العتق۔ ابن حبان (الاحسان) ۲۵۶/۶- مستدرک

حاکم ۲/۲۱۲- ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔

أَيُّ أَمْرٍ بِفِعْلٍ أَوْ حَبَّ لَهُ النَّارُ.

اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے پاک دامن
رہنے کا ثواب

ثواب من حفظ فرجه خوفاً
مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنْ تَجَسَّبُوا كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِثْمُهُمْ فَتَتَّبِعُوا عَنْهُمْ لُكْفَرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ يُذْخِلْكُمْ مَدْخَلًا كَرِيمًا﴾ [نساء: ۳۱]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مومن ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے، باز رہو گے تو ہم تمہارے (چھوٹے بڑے) گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کے مکانوں میں داخل کریں گے۔“

اور فرمایا: ”اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباحثت کرنے سے انہیں ملامت نہیں اور جو اس کے سوا (اوروں) کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقررہ حد سے) نکل جانے والے ہیں (یہی لوگ ہیں) جو جنت کی وراثت حاصل کریں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنْ أَتَعَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَاذُونَ﴾ إِلَىٰ قَوْلِهِ ﴿الَّذِينَ يَرْتُونَ الْفُرُوجَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ [مومنون: ۵-۱۱]

اور فرمایا: مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔ جو کام یہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَفْعَلُوا مِنْ أَنْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَ قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَفْعَلْنَ مِنْ أَنْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾ [نور: ۳۰-۳۱]

اور فرمایا: ”اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں، کچھ شک نہیں کہ اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [احزاب: ۳۵]

اور فرمایا: ”اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا اس کا ٹھکانا

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ

جنت ہے۔“

ہی الماویٰ۔ [التازعات: ۴۴۱]

۱۸۷۷- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے اپنے دو جہڑوں کے درمیان والے اور پاؤں کے درمیان والے عضو (زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے گا میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا۔ (بخاری)

۱۸۷۷- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَضْمَنُ لِي [مَائِنَ] لَحْيَتِهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ: وَالْمُرَادُ بِمَا ((بَيْنَ لَحْيَتِهِ)) اللسان وبما ((بَيْنَ رِجْلَيْهِ)) الفرج.

۱۸۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرم گاہ کے شر سے بچا لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (اسے ترمذی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۸۷۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَتِهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۸۷۹- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ (اسے ابویعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں) نیز اسے طبرانی نے ابورافع کی حدیث کے طور پر بیان کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں ”جس شخص نے دو جہڑوں کے درمیان والے اور دو رانوں کے درمیان والے عضو کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

۱۸۷۹- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فَقْمَتِهِ وَفَرْجِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فَقْمَتِهِ وَفَرْجِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) وَرِجَالُ أَسَانِدِهِ ثِقَاتٌ أَيْضًا: ((الْفَقْمَانِ)) بفتح الفاء و إسكان القاف هما عظم الحنك و هما اللحيان أَيْضًا.

۱۸۸۰- حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ مجھے اپنی طرف سے چھ

۱۸۸۰- وَعَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

۱۸۷۷- صحیح بخاری، کتاب الرقائق، باب حفظ اللسان۔

۱۸۷۸- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ما جاء فی حفظ اللسان۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔
۱۸۷۹- لاٹھی نے مجمع الزوائد (۲۸۹/۱۰) میں کہا ہے: ”اسے احمد، ابویعلیٰ میں اور طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ طبرانی اور ابویعلیٰ کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔ احمد کی سند میں ایک نامعلوم راوی ہے اور باقی تمام ثقہ ہیں“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابویعلیٰ میں نہیں مل سکی۔ مسند احمد ۲۹۸/۴۔ طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

ہاتوں کی ضمانت دیں، میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا۔ جب بات کرو سچ کہو، جب وعدہ کرو پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے اسے ادا کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، نگاہیں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھ پر قابو رکھو۔ (احمد، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اضْمَنُوا لِي مِمَّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ اِضْمَنُوا لَكُمْ الْجَنَّةَ اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا اتَّيَمَّمْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغُضُّوا أَنْصَارَكُمْ وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۸۸۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کرے، وہ جنت کے جس دروازے میں چاہے گی داخل ہو جائے گی۔ (ابن حبان)

۱۸۸۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۸۲- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے قریشی نوجوانو! اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، جو شخص اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (اسے حاکم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۸۸۲- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ لَا تَزْنُوا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَلَفْظُهُ فِي إَحْدَى رَوَايَاتِهِ ((يَا بَنِيانَ قُرَيْشٍ لَا تَزْنُوا فَإِنَّهُ مَنْ سَلِمَ لَهُ شَبَابُهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

اسے ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے اور اس کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: اے قریشی نوجوانو! زنا نہ کرو، جس کی جوانی محفوظ ہو گئی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۱۸۸۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۸۸۳- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سناست آدمیوں کو اللہ

۱۸۸۰- مسند احمد ۳۲۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۴۰/۱- مستدرک حاکم ۲۰۹/۴- ذہبی نے کہا ہے اس کی سند میں ارسال ہے۔

۱۸۸۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۸۴/۶-

۱۸۸۲- مستدرک حاکم ۳۰۸/۴- مجمع کی آداب- مدخل اور اربعین صغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۸۸۳- پہلے بیان ہو چکی ہے۔

يَقُولُ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ فَذَكَرَ مِنْهُمْ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ تَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ.

۱۸۸۴- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((انْطَلِقْ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنْكُمْ سَكَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّىٰ أَوَاهُمُ الْمَيْتُ إِلَى غَارٍ فَادْخُلُوهُ فَانْحَطَّتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحٍ أَعْمَلَكُمْ فَقَالَ: أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ كَأَنْتَ لِي ابْنَةٌ عَمَّ كَأَنْتَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَلَىٰ نَفْسِهَا فَأَمْتَعْتَ مِنِّي حَتَّىٰ لَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَ مِائَةَ دِينَارٍ عَلَىٰ أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَ بَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّىٰ إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا [وَلِي رِوَايَةً فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ] قَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْضُلِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّ فَخَرَجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَلَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَ تَرَسْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أُعْطِيَتْهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَفْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ

تعالیٰ اپنے سائے میں اس دن جگہ دے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، ان میں اس آدمی کا بھی ذکر کیا جسے کسی خوبصورت اور حسب و نسب والی عورت نے (زنا کے لیے) آمادہ کیا لیکن اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ (بخاری، مسلم)

۱۸۸۳- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی سفر کے لیے نکلے۔ وہ ایک غار تک پہنچے تو رات کا وقت ہو گیا اور وہ اس میں داخل ہو گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گرمی اور اس نے غار (کامنہ) بند کر دیا۔ وہ کہنے لگے کہ تمہیں اس چٹان سے یہی چیز بچا سکتی ہے کہ تم اپنے کسی نیک عمل کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ! میری ایک چچا زاد تھی مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے اس سے برائی کا ارادہ کیا، لیکن وہ انکار کرتی رہی، حتیٰ کہ ایک دفعہ وہ فاقے کا شکار ہو گئی اور میرے پاس آئی۔ میں نے اس شرط پر اسے ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ مجھے برائی کا موقع دے گی۔ وہ مان گئی، لیکن جب میں نے اسے پکڑ لیا، ایک روایت میں ہے کہ جب میں اس کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو وہ کہنے لگی، اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناحق طور پر مہرنہ توڑو۔ میں اس سے برائی کرنے سے باز آ گیا اور اسے چھوڑ کر چلا گیا حالانکہ وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیاری لگتی تھی اور جو سونا میں نے اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں، میں نے یہ عمل تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا تو ہمیں مشکل

۱۸۸۳- صحیح بخاری، کتاب الاجارۃ، باب من استاجر أجيرو فترك أجره۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر

والدعاء، قصۃ اصحاب الخمار۔

سے نجات دے (اس نے یہ کہا) تو چٹان ہٹ گئی۔
(اسے بخاری اور مسلم نے ایک لمبی حدیث کے دوران ذکر کیا
ہے جو بعد میں مکمل طور پر آ رہی ہے، ان شاء اللہ)

فَانْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَمُسْلِمٌ فِي حَدِيثٍ يَأْتِي بِتَمَامِهِ إِنَّ
شَاءَ اللَّهُ قَوْلُهُ ((تَقْضَى الْحَاقَمُ)) هُوَ
كِنَايَةٌ عَنِ الْوُطْءِ وَقَوْلُهُ: ((تَحْرُجَتْ))
أَي خَفَتْ مِنَ الْحَرَجِ وَهُوَ الْإِثْمُ.

۱۸۸۵- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حدیث بیان
فرماتے ہوئے سنا، اگر میں نے اسے ایک یا دو دفعہ یا
سات دفعہ مگن کر کہنے لگے سنا ہوتا تو میں اسے بیان نہ
کرتا، لیکن میں نے تو اسے اس سے بھی زیادہ دفعہ سنا
ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
بنو اسرائیل میں سے کفل نامی شخص کسی گناہ سے باز
نہیں آتا تھا (ایک دفعہ) ایک عورت اس کے پاس
آئی۔ اس نے اسے زنا کی شرط لگا کر ساٹھ دینار دیئے۔
جب اس نے اس سے زنا کا ارادہ کر لیا تو وہ کانپ اٹھی اور
رو پڑی۔ اس نے کہا تم کیوں روتی ہو؟ اس نے کہا
(میں) اس لیے (روتی ہوں) کہ میں نے یہ کام کبھی
نہیں کیا اور مجبوری مجھے یہ کام کر رہی ہے۔ اس نے کہا
(اگر) تم اللہ تعالیٰ کے خوف کے باعث ایسا کہہ رہی ہو
تو مجھے اور بھی زیادہ (خائف) ہونا چاہئے، جو کچھ میں
نے تجھے دیا وہ تیرا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قسم میں اس کے
بعد کبھی اس کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ اسی رات
فوت ہو گیا۔ صبح ہوئی تو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا
ان الله قد غفر للكفل (اللہ تعالیٰ نے کفل کو بخش دیا
ہے) لوگوں کو اس بات پر بہت تعجب ہوا۔ (ترمذی، ابن
حبان، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا ہے

۱۸۸۵- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ إِلَّا مَرَّةً
أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا
حَدَّثْتُ بِهِ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ
ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا
يَعْرُغُ مِنْ ذَنْبِ عَمَلِهِ فَإِنَّهُ امْرَأَةٌ
لَاَعْطَاهَا سِتْنِينَ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَّاهَا
فَلَمَّا أَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ارْتَعَدَتْ
وَبَكَتَ فَقَالَ: مَا يُكِينُكَ قَالَتْ: لِأَنَّ
هَذَا عَمَلٌ مَا عَمَلْتُهُ وَ مَا حَمَلْتَنِي عَلَيْهِ
إِلَّا الْحَاجَةَ فَقَالَ: تَفْعَلِينَ أَنْتِ هَذَا
[مِنْ مَخَالِفَةِ اللَّهِ تَعَالَى] فَأَنَا أُخْرَى
أَذْهَبِي فَلَكِ مَا أُعْطَيْتُكِ وَ وَاللَّهُ لَا
أَغْضِبُهُ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ
فَأَصْبَحَ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ
غَفَرَ لِلْكَفْلِ فَعَجَبَ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ))
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنُهُ وَ ابْنُ جِبَّانٍ وَ
الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ قَوْلُهُ:
«فَأَنَا أُخْرَى» أَي فَأَنَا أَوْلَى وَ أَحَقُّ

۱۸۸۵- سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (۴۸)۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۰۲/۱۔ مستدرک

حاکم ۲۵۴/۴۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

بِهَذَا الْخَوْفِ مِنْكَ.

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ چیزوں سے
اغماض کرنے کا ثواب

ثواب من غض بصره عن
محارم الله [تعالیٰ]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی
نظرس نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا
کریں یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔ جو کام یہ
کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے خبردار ہے اور مومن
عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا
کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی
زینت (اور سنگار) کو ظاہر نہ کیا کریں۔ قبل ازیں
حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث بیان ہو چکی ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ
يَغْضُوا مِنْ أَنْبَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوا
فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ
بِمَا يَصْنَعُونَ وَ قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ
مِنْ أَنْبَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ ۖ﴾
[نور: ۳۰-۳۱] وَتَقَدَّمَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ
حَدِيثُ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ .

۱۸۸۶- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہ
رسول اللہ ﷺ اپنے پروردگار عزوجل کی طرف سے
بیان فرمایا نظر الییس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود
تیر ہے۔ جو شخص میرے خوف کی وجہ سے اسے روک
لے گا میں اس کے عوض اسے ایمان سے مالا مال کروں
گا۔ وہ اس کی حلاوت اپنے دل میں محسوس کرے گا۔
(طبرانی) حاکم نے اسے حضرت حذیفہؓ کے حوالے سے
ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۸۸۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: يَغْنِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ((النَّظَرَةُ
سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ الْبَلِيسِ مَنْ
تَوَكَّاهَا مِنْ مَخَافَتِي أَبْدَلْتُهُ إِيمَانًا يَجُودُ
حَلَاوَتُهُ فِي قَلْبِهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ
رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ وَ
قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۸۸۷- حضرت معاویہ بن حیدر رضی اللہ عنہ کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد
کی آنکھیں دوزخ نہیں دیکھیں گی۔ ایک آنکھ وہ ہے
جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا۔ دوسری وہ آنکھ جو اللہ
کی خشیت سے روئی اور تیسری وہ جو اللہ تعالیٰ کی حرام

۱۸۸۷- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ عَيْنٌ
حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ بَكَتْ
مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ كَفَّتْ عَنْ

۱۸۸۶- بیہوشی نے مجمع الزوائد (۶۳/۸) میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عبد اللہ بن اسحاق
واسطی ضعیف ہے" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معام میں نہیں مل سکی۔ مستدرک حاکم ۳۱۴/۱۔
ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں اسحاق کمزور ہے اور عبد الرحمن واسطی کو ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۸۸۷- مجمع کبیر طبرانی ۴۱۶/۱۹۔

کردہ چیزوں سے باز رہی۔ (طبرانی اس کی سند ان شاء اللہ ناقابل اعتراض ہے)

۱۸۸۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آنکھ کے علاوہ ہر آنکھ قیامت کے دن رو رہی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے) سے جھکی رہی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی اور (تیسری) وہ آنکھ جس سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر کے برابر آنسو بہائے۔ (اسے اسمہانی نے ترغیب و ترہیب میں اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۸۸۹- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی عورت کی خوبصورتی دیکھ کر نگاہ نیچے کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت نصیب کرتا ہے جس کی حلاوت اسے دل میں محسوس ہوتی ہے۔ (احمد، طبرانی)

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے شادی کرنے کا ثواب

۱۸۹۰- ایک صحابی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر شادی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے عزت کا تاج پہنائے گا۔ (ابوداؤد)

۱۸۹۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (مسلمان)

مَحَارِمِ اللَّهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَلَا بَأْسَ بِإِسْنَادِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۱۸۸۸- وَخَرَجَ الْأَصْبَهَانِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَ التَّرْهِيْبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنَ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ وَ عَيْنَ سَهَرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَيْنَ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذَّيْبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ)).

۱۸۸۹- وَخَرَجَ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ ثُمَّ يَبْغِضُ بَصَرَهُ إِلَّا أَخَذَتْ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوتَهَا فِي قَلْبِهِ)).

ثواب من زوج لله تعالیٰ

۱۸۹۰- عَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ زَوَّجَ لِلَّهِ تَوَجَّهَ اللَّهُ تَاجَ الْكِرَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۹۱- تَقَدَّمَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۸۸۸- ترغیب و ترہیب ۲۲۴/۱

۱۸۸۹- مسند احمد ۲۶۴/۵ - معجم کبیر طبرانی ۲۴۸/۸

۱۸۹۰- سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الترویج علی العمل بعمل-

۱۸۹۱- یہ پہلے گزر چکی ہے۔

عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی بات مانے، وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی داخل ہو جائے گی۔ (ابن حبان)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ أَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۸۹۲- حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب (مسلمان) عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہ (رمضان) کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی بات مانے، اسے (قیامت کے دن) کہا جائے گا کہ تو جس دروازے سے چاہتی ہے جنت میں داخل ہو جا۔ (احمد، طبرانی۔ پہلی سند کے ساتھ مل کر اس کی سند قابل اعتراض ہے)

۱۸۹۲- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَفِظَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ لَا بَأْسَ بِإِسْنَادِهِ إِذَا ضُمَّ إِلَيْهِ مَا قَبْلَهُ.

۱۸۹۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا لوگوں میں سے عورت پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا اس کے خاوند (کا) (وہ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کی ماں (کا)۔ (اسے بزار نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۸۹۳- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَرْأَةِ قَالَ: ((زَوْجَهَا)) قُلْتُ فَأَيُّ النَّاسِ أَغْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّحْلِ قَالَ: ((أُمُّهُ)) رَوَاهُ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۸۹۴- حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی مردوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا نبی جنتی ہیں، صدیق بھی جنتی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے

۱۸۹۴- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ فِي الْجَنَّةِ)) قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَ الصَّدِيقُ فِي

۱۸۹۲- مسند احمد ۱/۱۹۱- بیہی نے مجمع الزوائد (۳۰۶/۴) میں کہا ہے: ”اسے احمد نے (سند میں) اور طبرانی نے ”مجم اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابن ابیہ راوی ہے اس کی حدیث حسن ہے۔ مجھے (یعنی محقق کو) ”مجم اوسط میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔“

۱۸۹۳- مسند بزار (کشف الاستار) ۱۷۶/۲- مستدرک حاکم ۱۵۰/۴-

۱۸۹۳- مجمع صغیر طبرانی ۸۹/۱-

الْجَنَّةِ وَالرَّجُلُ يَزُورُ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ
الْمِصْرِ لَا يَزُورُهُ إِلَّا اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ لَا
أَخْبَرَكُمْ بِنِسَائِكُمْ فِي الْجَنَّةِ) قُلْنَا :
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((كُلُّ وَدُوْدٍ
وَلَوْ إِذَا أَغْضِبْتَ أَوْ أَسِئَ إِِلَيْهَا أَوْ
أَغْضِبَ زَوْجَهَا قَالَتْ : هَلْ يَدِي فِي
يَدِكَ لَا أَكْتَحِلُ بَعْمَضٍ حَتَّى تَرْضَى))
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَيْثُ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ وَ لَهُ شَوَاهِدٌ.

۱۸۹۵- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ
امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي رَسُولُ النِّسَاءِ إِلَيْكَ
وَمَا مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ عَلِمَتْ أَوْ لَمْ تَعْلَمْ إِلَّا
وَمِثِّي تَهْوِي مَخْرَجِي إِلَيْكَ . اللَّهُ
رَبُّ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْأَهْمُ وَأَنْتَ
رَسُولُ اللَّهِ إِلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ كَتَبَ
اللَّهُ الْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ فَإِنْ أَصَابُوا
أَقْتَرُوا وَإِنْ اسْتَشْهَدُوا كَانُوا أَحْيَاءَ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَمَا يَغْدِلُ ذَلِكَ مِنْ
أَعْمَالِهِمْ مِنَ الطَّاعَةِ قَالَ: ((طَاعَةُ
أَزْوَاجِهِنَّ وَالْمَعْرِفَةُ بِحَقُوقِهِنَّ وَقَلِيلٌ
مِنْكُمْ مَنْ يَفْعَلُهُ)) ذَكَرَهُ فِي حَدِيثٍ وَ
رَوَاهُ الْبُزَارُ مُخْتَصَرًا قَالَ: جَاءَتْ
امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لیے اپنے (مسلمان) بھائی کو شہر کی دوسری طرف ملنے
کے لیے جاتا ہے وہ بھی جنتی ہے۔ کیا میں تمہیں جنتی
عورتوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا ہر وہ
عورت جو اپنے (خاوند اور بچوں) سے بہت زیادہ پیار
رکھے والی اور زیادہ بچے جنم دینے والی ہے (وہ جنتی ہے)
جب اسے غصہ دلایا جائے یا اسے تکلیف دی جائے یا اس
کے خاوند کو غصے کیا جائے تو وہ کہتی ہے یہ لے میرا
معاملہ تیرے سپرد ہے، جب تک تو خوش نہیں ہوگا
میں آرام کی نیند نہیں سوؤں گی۔ (طبرانی۔ اس کی سند ان
شاء اللہ اچھی ہے اور اس کے کئی شواہد بھی ہیں)

۱۸۹۵- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت
ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس
نے عرض کیا، میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آپ کے
پاس آئی ہوں۔ ہر عورت خواہ اسے میرے آنے کا علم
ہے یا نہیں، وہ آپ کے پاس میرا آنا پسند کرتی ہے۔ اللہ
تعالیٰ مردوں اور عورتوں دونوں کا پروردگار اور معبود
ہے اور آپ مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف اللہ
کے پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا
ہے کہ اگر وہ قیام ہوں تو دولت مند ہو جاتے ہیں اور
اگر شہید ہوں تو پروردگار کے ہاں زندہ ہوتے ہیں
(اور) انہیں رزق ملتا ہے تو (عورتوں کا) فرماں برداری
کا کون سا کام اس کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا
خاوندوں کی فرماں برداری اور ان کے حق کو پہچاننا،
جب کہ تم میں سے ایسا کرنے والی کم ہیں۔ (طبرانی)
بزار نے بھی اسے مختصر بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ایک
عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر عرض کیا یا رسول

اللہ! میں آپ کے پاس عورتوں کی نمائندہ بن کر آئی ہوں، بتائیں کہ یہ جہاد تو اللہ تعالیٰ نے مردوں پر فرض کیا ہے اگر کامیاب ہو جائیں تو اجر پاتے ہیں اور اگر قتل کر دیئے جائیں تو وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہوتے ہیں اور رزق کھاتے ہیں اور رہی ہم عورتوں کی جماعت تو ہم وہیں کی وہیں ٹھہری ہیں تو اس بارے میں ہمارے لیے کیا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ میری طرف سے ان عورتوں کو یہ بات پہنچا دے جن سے تو ملے کہ خاوند کی فرمانبرداری اور اس حق کو پہچاننا اس کے برابر اجر والا کام ہے اور تم میں ایسا کرنے والی بہت تھوڑی ہیں۔

فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا وَافِدَةٌ النَّسَاءِ إِلَيْكَ هَذَا الْجِهَادُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى الرِّجَالِ فَإِنْ أُصِيبُوا أُجِرُوا وَإِنْ قُتِلُوا كَانُوا أَحْيَاءَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ وَ نَحْنُ مَعْشَرَ النِّسَاءِ نَقُومُ عَلَيْهِمْ فَمَا لَنَا مِنْ ذَلِكَ قَالَ: [فَقَالَ]: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَبْلِغِي مَنْ لَقِيتِ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ طَاعَةَ الزَّوْجِ وَ غَيْرَ ذَلِكَ بِحَقِّهِ يَغْدُلُ ذَلِكَ وَ قَلِيلٌ مِمَّنْكَ مَنْ يَفْعَلُهُ)).

۱۸۹۶- حضرت حصین بن محسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے اسے فرمایا کیا تمہارا خاوند ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تیرا اس کے ساتھ کیا سروہ ہے؟ اس نے کہا میں جب تک بے بس نہ ہو جاؤں اس کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی۔ آپ نے فرمایا تو اس کے لیے کیسی (اچھی) ہے وہ تو تیری جنت بھی ہے دوزخ بھی۔ (اسے احمد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، حاکم نے بھی اسے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۸۹۶- وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ مِخْصَنٍ أَنَّ عَمَّةَ لَهُ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهَا: ((أَذَاتُ زَوْجٍ أَنْتِ)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ: ((فَأَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ)) قَالَتْ: مَا أَلُوهُ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ قَالَ: ((فَكَيْفَ أَنْتِ لَهُ فَإِنَّهُ جَنَّتِكَ وَنَارُكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ قَوْلُهَا: ((مَا أَلُوهُ)) بِمَدِّ الْهَمْزَةِ وَ مَعْنَاهُ مَا أَقْصَرَ فِي شَيْءٍ مِنْ حَقِّهِ إِلَّا فِيمَا عَجَزَتْ عَنْهُ.

۱۸۹۷- مساور حمیری نے اپنی والدہ سے، انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس عورت کے فوت ہوتے وقت اس کا خاوند

۱۸۹۷- وَعَنْ مُسَاوِرِ الْجَمْعَرِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا

۱۸۹۲- مسند احمد ۳/۴۱۷- سنن نسائی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مستدرک حاکم ۱۸۹۱/۲- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۸۹۷- سنن ترمذی کتاب الرضاع باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مستدرک حاکم ۱۷۳/۴- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

اس سے خوش ہو وہ جنت میں داخل ہو گئی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور حاکم نے صحیح الاسناد)

رَاضٍ عَنْهَا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنُهُ وَ ابْنُ مَاجَه وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

نیک نیت سے ہم بستری کرنے کا ثواب

ثواب الجماع بنية صالحة

۱۸۹۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! دولت مند ہر قسم کے ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور (ضرورت سے) زائد دولت صدقہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے بھی تو اللہ نے صدقہ کرنے کے لیے (بہت کچھ) بنا رکھا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تحمید (یعنی الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے، ہر لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا کام کرنے کو کہنا صدقہ ہے، برائی سے بچنے کی تلقین کرنا صدقہ ہے (حتی کہ) تمہاری شرم گاہ (یعنی ہم بستری کرنے) میں بھی صدقہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا (جب) ہم میں سے کوئی شخص خواہش نفس پوری کرتا ہے تو اسے اس کا ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے یہ بتاؤ کہ اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرے تو کیا اسے گناہ ہوگا؟ تو ایسے ہی جب وہ اسے حلال جگہ رکھتا ہے اسے ثواب ہوتا ہے۔ (مسلم)

۱۸۹۸- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَ يَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَ يَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: ((أَوَلَيْسَ لَدَى اللَّهِ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ إِنْ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَ كُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَ كُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَ أَمْرٍ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَ نَهْيٍ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَ لِي بَضْعٍ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَأْتِي أَحَدَنَا شَهْوَتُهُ وَ يَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي الْحَرَامِ أَكَانَ عَلَيْهِ وَزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((الْبَضْعُ)) بِضَمِّ الْبَاءِ هُوَ الْجَمَاعُ. وَقِيلَ الْفَرْجُ.

اسلام کی حالت میں بڑھاپے کو پہنچنے کا ثواب

ثواب من شاب شيبه في الاسلام

۱۸۹۹- حضرت عمر بن خطابؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں

۱۸۹۹- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۸۹۸- صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان أن أسم الصلقة يقع على كل معروف.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

بوڑھا ہو گیا (اس کا بڑھاپا) قیامت کے روز اس کے لیے نور ہو گا۔ (ابن حبان)

۱۹۰۰- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۰۰- حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اسلام کی حالت میں بڑھاپے کو پہنچ گیا (اس کا بڑھاپا) قیامت کے روز اس کے لیے نور ہو گا۔ (نسائی، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۱۹۰۱- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَتَّقُوا الشَّيْبَ لِأَنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشَيْبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ التِّرْمِذِيُّ مُحْتَصِرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَتَفْرِ الشَّيْبَ وَ قَالَ: ((إِنَّهُ نُورٌ الْمُسْلِمِ)) قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۹۰۱- حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (بڑھاپے کے) سفید بال نہ نوچو کیونکہ جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو جائے گا (اس کا بڑھاپا) قیامت کے دن اس کے لیے نور ہو گا۔ ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو جائے گا اس کے لیے (ایک بال کے بدلے) ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ ختم کیا جائے گا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) ترمذی نے اسے مختصراً (اس طرح) ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھاپے (کے سفید بالوں) کو نوچنے سے منع کیا اور فرمایا یہ مسلمان کا نور ہے۔ (ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۱۹۰۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۰۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بڑھاپے (کے بالوں) کو نہ نوچو، یہ

۱۸۹۹- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۲۷۸/۴

۱۹۰۰- سنن ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ۔ سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب ثواب من ربی بہم فی سبیل اللہ عزوجل۔

۱۹۰۱- سنن ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی تفت الشیب۔ سنن نسائی (۲۷/۶) میں یہ حدیث حضرت کعب بن مرہ سے مروی ہے۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب ماجاء فی النهی عن تفت الشیب۔

قیامت کے روز نور ہوں گے۔ جو شخص بوڑھا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے (ہر بال) کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ ختم کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔ (ابن حبان)

قَالَ: ((لَا تَنْظِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

نیکی کے علاوہ باتوں سے خاموش رہنے کا ثواب

ثواب الصمت إلا عن خير

۱۹۰۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے، وہ نیکی کی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۹۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۹۰۴- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسلمانوں میں کون سا شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری، مسلم)

۱۹۰۴- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۹۰۵- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک سوال کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا (پھر) یہ کہ

۱۹۰۵- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى مِقَاتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

۱۹۰۲- صحيح ابن حبان (مواد الظمان) ص ۳۵۶۔

۱۹۰۳- صحيح بخاری، کتاب الرقائق، باب حفظ اللسان۔ صحيح مسلم، کتاب الايمان، باب الحث على اكرام الحار۔

۱۹۰۴- صحيح بخاری، کتاب الايمان، باب أى الاسلام افضل۔ صحيح مسلم، کتاب الايمان، باب بيان تفاضل الاسلام و اى اموره افضل۔

۱۹۰۵- ٹیپس نے مجمع الزوائد (۳۰/۱/۱۰) میں کہا کہ اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں عمرو بن عبد اللہ غفلی کے علاوہ اور وہ بھی ثقہ ہے۔ مجھے یعنی تحقق کو طبرانی نے تینوں معاجم میں یہ روایت نہیں ملی۔

لوگ تیری زبان سے محفوظ رہیں۔ (طبرانی اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۹۰۶- حضرت حارث بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مجھے ایسا کام بتائیں جس پر میں مضبوطی سے عمل پیرا ہو جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اسے قابو رکھ۔ (طبرانی اس کی سند اچھی ہے)

۱۹۰۷- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں تجھے اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، یہ تیرے ہر معاملے کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اور بھی (صحیح فرمائیں) آپ نے فرمایا قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہ۔ یہ آسمان میں تیری یاد (کا ذریعہ) ہے اور زمین پر تیرے لیے نور ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے اور (صحیح فرمائیں) آپ نے فرمایا خاموش رہنا اپنی عادت بنالے، یہ شیطان کو بہکانے کا ذریعہ ہے اور تیرے دینی معاملات میں مدد (کا باعث) ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے اور (صحیح فرمائیں) آپ نے فرمایا جو کچھ تمہیں اپنے متعلق معلوم ہے وہ تمہیں لوگوں (کی گجڑی اچھالنے) سے روکے رکھے۔ (احمد طبرانی، ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

قَالَ: ((أَنْ يَسْلِمَ النَّاسُ مِنْ لَسَانِكَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرَجَّاهُ ثِقَاتٌ.

۱۹۰۶- وَعَنْ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمْلِكْ [عَلَيْكَ] هَذَا وَ أَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۹۰۷- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهَا زِينٌ لِأَمْرِكَ كُلِّهِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زِدْنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَتُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ)) قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِطَوْلِ الصُّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَ عَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ)) قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((إِيَّاكَ وَ كَثْرَةَ الصَّخْبِ فَإِنَّهُ يُبْغِثُ الْقَلْبَ وَ يَذْهَبُ بِنُورِ الْوُجْهِ)) قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((قُلِ الْحَقُّ وَ إِنْ كَانَ مُرًّا)) قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: ((لَا تَخَفْ لِي اللَّهُ لَوْمَةٌ لَا يَمُ)) قُلْتُ زِدْنِي قَالَ: ((لِيُخَفِّزَكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ فِي حَدِيثِهِ وَ قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۹۰۶- معجم کبیر طبرانی ۲۹۵/۳۔

۱۹۰۷- مسند احمد ۱۸۱/۵۔ معجم کبیر طبرانی ۱۶۶/۲۔ صحیح ابن حبان (موارد الظمان)۔

ص ۵۳۔ مستدرک حاکم ۵۴/۱۔ ذہبی اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۹۰۸- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ڈرا اپنا شعار بنالے، یہ ہر نیکی کی بنیاد ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے۔ اللہ کا ذکر اور اس کی کتاب (قرآن مجید) کی تلاوت کیا کریہ زمین پر تیرے لیے نور (کاباعث) ہو گا اور آسمانوں میں تیری یاد (کا ذریعہ) اور نیکی کے کام کے علاوہ (ہر بات سے) اپنی زبان بند رکھ اس طرح تو شیطان پر غلبہ حاصل کرے گا۔ (طبرانی اس کی سند میں یحییٰ بن ابی سلیم مختلف فیہ راوی ہے)

۱۹۰۹- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ملاقات ابو ذرؓ سے ہوئی۔ آپ نے (انہیں) فرمایا اے ابو ذر! کیا میں تمہیں دو ایسی خوبیاں نہ بتاؤں جو اٹھانے میں ہلکی لیکن ترازو میں باقی سب چیزوں سے بھاری ہوں گی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا حسن خلق اور خاموشی تمہارا معمول بن جانا چاہئے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مخلوقات (میں سے کسی) نے ان دونوں جیسا کوئی عمل نہیں کیا۔ (ترمذی، ابویعلیٰ، اس کی سند اچھی ہے)

۱۹۱۰- حضرت ابوذرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! کیا میں تمہیں دو ایسے کام نہ

۱۹۰۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهَا جُمَاغٌ كُلُّ خَيْرٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَتِلَاوَةِ كِتَابِهِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَذِكْرُكَ لِي السَّمَاءِ وَاحِزُونَ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّكَ بِذَلِكَ تَغْلِبُ الشَّيْطَانَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ [لَيْثُ] بْنِ أَبِي سَلِيمٍ مُخْتَلَفٌ فِيهِ.

۱۹۰۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا خَفِيفَتَانِ عَلَى الظَّهْرِ وَثَقُلَ فِي الْمِيزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا)) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُولِ الصَّمْتِ فَإِنَّ لِي فِي نَفْسِي بِهِمَا مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۹۱۰- وَخَرَجَ أَبُو الشَّيْخِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

۱۹۰۸- معجم صغير طبرانی ۱۵۲/۲- ٹیپی نے مجمع الزوائد (۳۰۱/۱۰) میں کہا ہے: اس کی سند میں "یحییٰ بن ابی سلیم" مدلس ہے اور ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۱۹۰۹- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق۔ ٹیپی نے مجمع الزوائد (۲۲۸/۸) میں کہا ہے: "اے ابویعلیٰ اور طبرانی نے (اوسط میں) ذکر کیا ہے۔ ابویعلیٰ نے کہا ہے کہ راوی ثقہ ہیں۔" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث سند ابویعلیٰ میں نہیں مل سکی۔

۱۹۱۰- مسند احمد ۲۹۹/۴- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۷/۶-

بتاؤں جو سرانجام دینے میں معمولی ہیں (لیکن) ان کا صلہ بہت بڑا ہے تم ان دو جیسا (کوئی اور عمل) لے کر اللہ عزوجل کے پاس نہیں جاؤ گے (وہ ہیں) خاموشی اور حسن خلق۔ (ابو شیخ نے اس کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ أَلَا أَنْبُتُكَ بِأَمْرَيْنِ خَفِيفَتَا مَوَازِينَهُمَا عَظِيمَتَا أَجْرَهُمَا لَمْ تَلَقِ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِهِمَا طُولِ الصَّمْتِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)).

۱۹۱۱- حضرت براء بن عازبؓ کا بیان ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا اگرچہ تم نے بات کم کی ہے لیکن سوال (لسبا) چوڑا کیا ہے۔ غلام کو آزاد کر، قیدی کو رہا کر، اگر یہ نہیں کر سکتا تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو (مشروب) پلا، نیکی کرنے کے متعلق کہتا رہو اور برائی سے روک۔ اگر یہ (بھی) نہیں کر سکتا تو نیک (بات) کے علاوہ (ہر بات) سے اپنی زبان پر قابو رکھ۔ (احمد، ابن حبان)

۱۹۱۱- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي عَمَلًا يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَغْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَغْرَضِ النَّسَمَةَ وَفَكَ الرُّقْبَةَ فَإِنْ لَمْ تُطِيقْ ذَلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطِيقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ بَلَاءً عَنِ خَيْرٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۱۹۱۲- حضرت عقبہ بن عامرؓ کا بیان ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کس طرح (ہو سکتی) ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی زبان قابو میں رکھ اور تمہیں اپنا گھر ہی کافی رہے اور اپنے گناہ پر رو۔ (ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے) ابن ابی الدنیا نے یہ حدیث کتاب الصمت میں عبد اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔

۱۹۱۲- وَعَنِ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَتَسْمَعْكَ بَيْنَكَ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ الْقَاسِمِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۹۱۳- حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کو مبارک ہو جس نے اپنی زبان پر قابو پالیا اور اس کا گھر اس کے لیے کافی ہو گیا اور وہ اپنے

۱۹۱۳- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((طُوبَى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ

۱۹۱۱- مسند احمد ۲/۴۹۹- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۶/۲۵۷.

۱۹۱۲- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان کتاب الصمت لابن ابی الدنیا ص: ۱۷۶.

۱۹۱۳- معجم صغیر طبرانی ۱/۱۴۰.

گناہوں پر رویا۔ (طبرانی نیز اس نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے)

۱۹۱۳- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کے درمیان والے عضو (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والے عضو (یعنی شرم گاہ) کی شر سے محفوظ کر لیا، وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (ترمذی نیز اس نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ ابن حبان) حضرت سہلؓ کی یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے اپنے دو چیزوں کے درمیان والے اور دو ٹانگوں کے درمیان والے عضو (یعنی زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے گا میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا۔ (بخاری)

۱۹۱۵- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تمہیں دو ایسے کام نہ بتاؤں کہ جو شخص انہیں کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا (وہ یہ ہیں) آدمی دو چیزوں اور دو ٹانگوں کے درمیان والے عضو (یعنی زبان اور شرم گاہ) کی حفاظت کرے۔ (طبرانی، احمد، ابویعلیٰ نے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۹۱۶- حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص دو چیزوں اور دو رانوں کے

وَوَسِعَهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنِ عَالِي حَظِيَّتِهِ))
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَقَالَ : إِسْنَادُهُ حَسَنٌ .
۱۹۱۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنُهُ وَابْنُ حِبَّانَ وَ تَقَدَّمَ حَدِيثُ سَهْلٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ : ((الطَّحْيَانِ)) هُمَا عَظْمَا الْحَنَكِ . الْمُرَادُ بَيْنَهُمَا اللِّسَانُ .

۱۹۱۵- وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَلَا أُحَدِّثُكَ بِشَيْئَيْنِ مَنْ فَعَلَهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : ((يَحْفَظُ الرَّجُلُ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى بَنَحْوِهِ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ : ((الْفَقْمَانِ)) بَفَتْحِ الْفَاءِ وَ إِسْكَانِ الْقَافِ هُمَا اللِّحْيَانِ .

۱۹۱۶- وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَفِظَ

۱۹۱۳- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان - صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴۸۴/۷۔ سہل کی حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۱۹۱۵- مسند احمد ۳۹۸/۴۔ ٹیڈی نے مجمع الزوائد (۲۹۸/۱۰) میں کہا ہے: ”اے احمد! ابویعلیٰ اور طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ طبرانی اور ابویعلیٰ کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ احمد کے راویوں میں ایک راوی غیر معلوم ہے اور باقی ثقہ ہیں۔“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی اور ابویعلیٰ کے ہاں نہیں مل سکی۔

در میان عضو (یعنی زبان اور شرم گاہ) کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (طبرانی۔ اس کی سند اچھی ہے) ۱۹۱۷- حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے (ابو حنیفہ کا) بیان ہے کہ (صحابہ کرام) خاموش رہے اور کسی نے جواب نہ دیا تو آپ نے فرمایا (وہ ہے) زبان کی حفاظت۔ (ابو الشیخ ابن حبان)

۱۹۱۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بندہ اس وقت تک حقیقت ایمان تک نہیں پہنچتا جب تک وہ اپنی زبان پر قابو نہ پالے۔ (طبرانی)

۱۹۱۹- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غصہ ختم کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب ہٹا لیتا ہے اور جو شخص اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ (طبرانی) ابو یعلیٰ کے الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص اپنے غصے کو روک لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب روک لیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے سامنے معذرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول فرمایا

۱۹۱۶- لٹمی نے مجمع الزوائد (۳۰۰/۱۰) میں کہا ہے: ”اس کی سند اچھی ہے“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں مل سکی۔

۱۹۱۷- ابو الشیخ ابن حبان کی کتاب میں مل سکی۔ سنن ترمذی ۶۰۶/۴ میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ کے حوالے سے موجود ہے۔

۱۹۱۸- معجم صغیر طبرانی ۱۶۵/۲۔ لٹمی نے مجمع الزوائد (۳۰۲/۱۰) میں کہا ہے: اس کی سند میں داؤد بن ہلال راوی کو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے لیکن اس کا ضعف بیان نہیں کیا، باقی راوی ثقہ ہیں۔

۱۹۱۹- معجم اوسط طبرانی ۱۸۹/۲۔ لٹمی نے الزوائد (۳۰۲/۱۰) میں کہا ہے کہ اس میں داؤد بن ہلال راوی کو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے اور اس کے ضعیف ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔ باقی راوی تو صحیح بخاری والے ہیں۔

ہے۔ (طبرانی، ابویعلیٰ)

غذرة)).

۱۹۲۰- رجب مصری کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو مبارک ہو جو اپنے (حاصل کردہ) علم پر عمل پیرا ہے اور فالتو دولت میں سے خرچ کرتا ہے اور ضرورت سے زیادہ بات نہیں کرتا۔ (طبرانی، یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے)

۱۹۲۰- وَعَنْ رَجَبِ الْمِصْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طُوبَى لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهِ وَانْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَامْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي حَدِيثِهِ تَقَدَّمَ.

۱۹۲۱- حضرت علی بن مسعود باہلی نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک آدمی کا دل (یعنی ارادہ) نہیں ہوتا اس وقت تک اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا اور آدمی کا دل اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے اور وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا ہمسایہ اس کی تکلیف سے محفوظ نہیں ہے۔ (احمد، ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت)

۱۹۲۱- وَخَرَجَ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَسْعُودَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَسْتَقِيمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ وَ لَا يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ وَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَالِقَهُ)).

۱۹۲۲- حضرت ابو داؤد نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی معیت میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دن میں نے آپ کے نزدیک ہو کر جب کہ ہم چلتے جا رہے تھے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دور کر دے؟ آپ نے فرمایا تم نے بہت بڑا (کام) پوچھا ہے (لیکن) یہ اس شخص کے لیے آسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان فرمادے (وہ یہ ہے) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو، نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔ پھر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں نیکیوں کے دروازے نہ

۱۹۲۲- وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ وَ إِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسِرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَهُدُ اللَّهُ وَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تَقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ تَصُومُ رَمَضَانَ وَ تَحُجُّ أَلَيْتُ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَذْكَكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:

۱۹۲۰- پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۱۹۲۱- مسند احمد ۱/۳۸۸۔ مجھے (یعنی محقق کو) کتاب الصمت لابن ابی الدنیا نہیں ملی۔

بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو ایسے بجھا (کر ختم کر) دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کے وقت آدمی کا نماز پڑھنا نیک لوگوں (میں سے ہونے) کی علامت ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تتحافی جنوبہم عن المضاجع..... يعملون تک تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد فرمانے لگے کیا میں تمہیں (دین کے) معاملے کی چوٹی اس کاستون اور اس کی کوہان کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا اور اسے روک کر رکھ۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا جو باتیں ہم کرتے ہیں ان کا ہمیں مواخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا تیری ماں تجھے تلاش کرتی رہے، لوگوں کو دوزخ میں منہ کے بل یا آپ نے فرمایا تھنوں کے بل ان کی زبانوں کی کاشت کردہ (باتیں) ہی تو گرائیں گی۔ (احمد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی۔ نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

احمد نے اس (حدیث) کو عبد الحمید بن بہرام عن شہر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم سند کے ساتھ بھی ذکر کیا ہے کہ معاذ (بن جبل) نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ (آیا) فرض نماز کے بعد (نفل) نماز (پڑھنا افضل ہے؟) آپ نے فرمایا نہیں، اگرچہ یہ (عمل) بہت ہی اچھا ہے۔ انہوں نے عرض کیا (تو کیا) رمضان المبارک کے روزوں کے بعد (نفل) روزے

((الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَ صَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ شِعَارُ الصَّالِحِينَ)) ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى: «تَتَحَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ» حَتَّى بَلَغَ «يَعْمَلُونَ» ثُمَّ قَالَ: «(أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَالْأَمْرِ عُمُودُهُ وَ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ)» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «(رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَ عُمُودُهُ الصَّلَاةُ وَ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)» ثُمَّ قَالَ: «(أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ)» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «(كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا وَ أَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ)» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَ إِنَّا لَمُؤْاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ: «(فَكَلِمَتُكَ أَمْلَكَ وَ هَلْ يَكْبُ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ قَالِ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ)» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه [والترمذی] وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قُلْتُ: وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ أَيْضًا مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ أَنَّ مُعَاذًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ الصَّلَاةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ؟ قَالَ: «(لَا وَ نِعْمًا هِيَ)» قَالَ: الصَّوْمُ بَعْدَ

رکھنا (افضل ہے)؟ آپ نے فرمایا نہیں اگرچہ یہ (عمل بھی) بہت ہی اچھا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (تو پھر) کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان (مبارک) کو باہر نکالا، اس پر اپنی دو انگلیاں رکھیں۔ حضرت معاذؓ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمیں ہر (اللہ باتوں) کا مواخذہ ہو گا جو ہم کہتے ہیں اور وہ ہمارے کھاتے میں لکھی جاتی ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ کے کندھے پر کئی دفعہ (ہاتھ) مارا اور انہیں فرمایا اے ابن جبل! تیری ماں تجھے تلاش کرتی پھرے، لوگوں کو نشتوں کے بل دوزخ میں ان کی زبانوں کی کاشت کردہ (باتیں) ہی تو گرائیں گی۔

۱۹۲۳- حضرت معاذؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اپنا شمار فوت شدہ لوگوں میں کر، اگر تو چاہتا ہے تو میں تجھے ایسی چیز بتائے دیتا ہوں جو ان سب کاموں سے تجھ پر زیادہ اثر انداز ہے۔ آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا وہ یہ ہے۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الصمت اور اس کی سند اچھی ہے)

۱۹۲۴- حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص خاموش ہو گیا وہ نجات پا گیا۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ طبرانی اس کے راوی ثقہ ہیں)

۱۹۲۵- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

صِيَامَ رَمَضَانَ؟ قَالَ: ((لَا وَ نِعْمًا هِيَ)) قَالَ: الصَّدَقَةُ بَعْدَ الصَّدَقَةِ الْمَقْرُوضَةِ؟ قَالَ: ((لَا وَ نِعْمًا هِيَ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ - أَيْ لِلْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ: فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِسَانَهُ ثُمَّ وَضَعَ إصْبَعِيهِ عَلَيْهِ فَاسْتَرْجَعَ مُعَاذٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْوَاعُذُ بِمَا نَقُولُ كُلُّهُ وَيَكْتَبُ عَلَيْنَا قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنَكِبَ مُعَاذٍ مِرْرًا فَقَالَ لَهُ: ((لِكُلِّكَ أَمْكٌ يَابْنَ جَبَلٍ وَهَلْ يَكْبُ النَّاسُ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ)) . ۱۹۲۳- وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((اعْبُدِ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَ أَعِذْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتِ وَإِنْ شِئْتَ أَبَانِكَ بِمَا هُوَ أَمْلَكَ بِكَ مِنْ هَذَا كُلِّهِ قَالَ: هَذَا وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الصَّمْتِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۱۹۲۴- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَمَتَ نَجَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ رَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۹۲۵- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا

۱۹۲۳- کتاب الصمت لابن ابی الدنیا ص: ۱۹۶-

۱۹۲۴- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب (۶۱) ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۹۲۵- کتاب الصمت ابن ابی الدنیا ص ۱۸۵-

نے فرمایا جو شخص محفوظ رہنا پسند کرتا ہے وہ خاموشی اختیار کرے۔ (ابن ابی الدیانے اس کو اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے)

بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَوَّاهُ أَنْ يَسْلِمَ فَلْيَلْزِمِ الصَّمْتَ)).

پرفتن دور میں تنہائی، گمنامی اور علیحدگی میں رہنے کا ثواب

ثواب العزلة عند فساد الزمان و أحوال الذكر و إخفاء المكان

۱۹۲۶- حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اونٹ چرا رہے تھے کہ ان کا بیٹا عمر آیا۔ حضرت سعدؓ نے اسے دیکھ کر کہا میں سوار ہو کر آنے والے اس شخص کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ وہ اتر اور اس نے کہا کیا آپ اپنے اونٹ چرانے کے لیے آگئے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے کہ وہ حکومت کے لیے باہم جھگڑتے رہیں۔ حضرت سعدؓ نے اس کے سینے پر ہاتھ اور کہا خاموش ہو جا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گار، قناعت پسند، گمنام بندے کو پسند فرماتا ہے۔ (مسلم)

۱۹۲۶- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] فِي إِلِيلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَأَاهُ سَعْدٌ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّكَّابِ فَتَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ: أَنْزَلْتَ فِي إِيْلِكَ وَ تَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ: اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: وَ الْمُرَادُ بِالْغَنِيِّ غَنَى النَّفْسِ الْقَنُوعَ عَمَّا رَزَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ خَفِيَ فِي مَكَانٍ مُعْرِضًا عَنْ أَهْلِ زَمَانِهِ مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ.

۱۹۲۷- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ مسجد کی طرف گئے تو دیکھا کہ حضرت معاذؓ رسول اللہ ﷺ کی قبر کے پاس رو رہے ہیں۔ کہنے لگے تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا (میں ایک) حدیث (کی وجہ سے رو رہا ہوں) جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا معمولی ریا (بھی) شرک ہے اور جس شخص نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی اس نے اللہ تعالیٰ

۱۹۲۷- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ مُعَاذًا عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّرُ فَقَالَ مَا يَتَكَبَّرُ قَالَ حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْيَسِيرُ مِنَ الرِّبَاءِ شِرْكٌ وَ مَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ

۱۹۲۶- صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب (۵۳)۔

۱۹۲۷- سنن ابن ماجہ، كتاب الفتن، باب ماترجی له السلامة من الفتن۔ یوسری نے زوائد میں کہا ہے: ”اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ ضعیف ہے۔ مستدرک حاکم ۴/۱۸۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو جنگ کی دعوت دی اور اللہ تعالیٰ نیک، متقی (اور) گم نام لوگوں کو پسند فرماتا ہے کہ اگر موجود نہ ہوں تو ان کی عدم موجودگی محسوس نہیں کی جاتی اور اگر موجود ہوں تو پہچانے نہیں جاتے۔ ان کے دل چراغ ہدایت ہیں (جو) ہر غبار آلود (اور) تاریک علاقے میں رونما ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، اس میں کوئی خافی نہیں)

۱۹۲۸- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وقت قریب ہے کہ ایک مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارانی علاقوں میں اپنے دین کو فتنوں سے (محفوظ کرتے ہوئے) بھاگ کر لے جائے گا۔ (بخاری)

اللَّهُ لَقَدْ بَارَزَ اللَّهُ بِالْمُحَارَبَةِ وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ إِنْ غَابُوا لَمْ يَفْتَقَدُوا وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يَعْرِفُوا قُلُوبُهُمْ قَصَائِيحُ الْهَدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبَاءٍ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ وَلَا عِلَّةَ لَهُ.

۱۹۲۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شُعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَالِقَ الْفُطُرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ: ((شُعَفُ الْجِبَالِ)) بفتح الشين المعجمة والعين المهملة جميعا هو رؤوسها وأعاليلها.

۱۹۲۹- وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مِنْ خَيْرِ مَعَالِشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُنْسِكٌ غَنَانٌ قَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فِرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَنْهَى الْقَتْلَ أَوْ الْمَوْتَ مَكَانَهُ وَ رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ فِي رَأْسِ شُعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشُّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنَ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ [الْيَقِينُ] تَيْسٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: قَوْلُهُ ((يَطِيرُ)) أَيِ يَسْرِعُ وَ ((مَتْنُ الْفَرَسِ)) ظَهْرُهُ وَ ((الْهَيْعَةُ))

۱۹۲۹- انہی (حضرت ابو سعید خدری) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین معیشت والے لوگوں میں سے ایک شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی کمر پر بیٹھ کر اللہ کی راہ میں اس کی باگ پکڑے ہوئے تیار رہتا ہے جوں ہی کوئی خوفناک یا پریشان کن (آواز) سنتا ہے فوراً اس پر سوار ہو کر شہادت یا موت کی تلاش میں چل نکلتا ہے اور (دوسرا) شخص وہ ہے جو (پہاڑوں کی) ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا ان میدانوں میں سے کسی میدان میں بکریوں میں (زندگی بسر کر رہا) ہے، وہ نماز کی پابندی کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ یہ لوگوں سے (بھی) بھلائی میں

۱۹۲۸- صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب من الدین الفرار من الفتن۔

۱۹۲۹- صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجہاد والرباط۔

بالیاء المثناة تحت می الصوت ہے۔ (سلم)
للحرب و ((الْفِرْعَةَ)) نحوہ۔

۱۹۳۰- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بہتر آدمی کے متعلق نہ بتاؤں؟ (یہ وہ) آدمی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے۔ کیا میں تمہیں اس کے بعد والے آدمی کے متعلق نہ بتاؤں؟ (یہ وہ) آدمی ہے جو (لوگوں سے) الگ تھلگ اپنی بکریوں میں (رہتا ہے) ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے۔ کیا میں تمہیں لوگوں میں سے برے آدمی کے متعلق نہ بتاؤں؟ (یہ وہ) آدمی ہے جس سے اللہ (کے واسطے) کے ساتھ مانگا جاتا ہے، لیکن یہ دیتا نہیں۔ (نسائی)
ترمذی نیز اس نے اسے حسن قرار دیا ہے (ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ اس نے کہا ہے کہ کیا میں تمہیں اس سے بعد والے (بہتر) آدمی کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا وہ آدمی جو کسی گھائی میں الگ تھلگ رہتا ہے، نماز کی پابندی کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کی برائیوں سے تباہی میں ہے۔

۱۹۳۰- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُتَّكِلٌ بَعْدَانٍ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتَلَوُّهُ رَجُلٌ مُغْتَرِلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ يُؤْذِي حَقَّ اللَّهِ فِيهَا أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يَسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ: ((أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ)) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَمْرٌ مُغْتَرِلٌ فِي شَعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَغْتَرِلُ شُرُورَ النَّاسِ)).

۱۹۳۱- حضرت ابوسعیدؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا (وہ) مومن جو اپنے جان و مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ اس نے عرض کیا پھر کون (افضل ہے؟) آپ نے فرمایا پھر وہ آدمی (افضل ہے) جو کسی گھائی میں الگ تھلگ رہتا ہے (اور) اپنے رب کی

۱۹۳۱- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: ((لَمْ رَجُلٌ مُغْتَرِلٌ فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ)) وَ

۱۹۳۰- سنن ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی خبر الناس۔ سنن نسائی، کتاب الزکاة، باب من یسأل باللہ عزوجل ولا یعطى۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴۰۵/۱۔

۱۹۳۱- صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب افضل الناس مومن مجاہد بنفسه وماله فی سبیل اللہ۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجہاد والرباط۔

عبادت کرتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہے۔
(بخاری، مسلم)

فی رواية ((يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۱۹۳۲- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے لوگوں میں سے سب سے پسندیدہ آدمی میرے نزدیک (وہ ہے) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو، نماز کی پابندی کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو، اپنے مال و دولت کو آباد رکھتا ہو، اپنے دین کی حفاظت کرتا ہو اور لوگوں سے کنارہ کش رہتا ہو۔ (ابن ابی الدنیا کتاب العزلة)

۱۹۳۲- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْعَزَلَةِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنْ أَغْضَبَ النَّاسَ إِلَيَّ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَيَقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْمُرُ مَا لَهُ وَيَحْفَظُ دِينَهُ وَيَعْتَزُّ النَّاسَ)).

۱۹۳۳- حضرت معاذ بن جبلؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے پانچ چیزوں کا عہد لیا (اور فرمایا کہ) جو شخص ان میں سے ایک کام کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہو گا، جو کسی مریض کی عیادت کرے یا جنازے کے ساتھ جائے یا اللہ کی راہ میں مجاہد بن کر جائے یا کسی حکمران کے پاس اس کی مدد کرنے یا احترام کرنے کے لیے جائے یا گھر میں بیٹھ رہے کہ وہ خود بھی محفوظ رہے اور لوگ بھی اس سے محفوظ رہیں۔ (یہ الفاظ احمد کے ہیں) اور طبرانی نے اس کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے۔ اس نے کہا ہے یا اپنے گھر میں بیٹھ رہے تاکہ لوگ اس سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں سے محفوظ رہے۔ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے البتہ انہوں نے کہا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتا ہے اور جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ (بھی) اللہ تعالیٰ کی

۱۹۳۳- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمْسٍ ((مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ [وَعَزَّوَجَلَّ] مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ تَغْزِيَةً وَ تَوْقِيَةً أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلِمَ وَ سَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ هَذَا لَفْظُهُ وَ الطَّبْرَانِيُّ يَبْنُوهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: [(أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ وَ سَلِمَ مِنَ النَّاسِ) وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حِبَّانٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ:] ((مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى

۱۹۳۲- ابن ابی الدنیا کی کتاب العزلة نہیں مل سکی۔

۱۹۳۳- مسند احمد ۲۴۱/۵ - معجم کبیر طبرانی ۳۷/۲۰ - صحیح ابن خزیمہ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۹۵/۱۔

ضمانت میں ہوتا ہے اور جو کسی حکمران کے پاس اسے (احکام الہی) سے ڈرانے کے لیے جاتا ہے، وہ (بھی) اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتا ہے اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھ رہے کسی انسان کی غیبت نہ کرے وہ (بھی) اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتا ہے۔

اللہ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَقْتَبِ إِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ)).

۱۹۳۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ کام (ایسے) ہیں کہ جو مسلمان ان میں سے کوئی ایک سرانجام دیتے ہوئے فوت ہو گا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہو گا کہ اسے جنت میں داخل کرے۔ اس کے بعد انہیں ذکر کیا حتیٰ کہ کہا کہ اور وہ آدمی جو اپنے گھر میں بیٹھ گیا مسلمانوں کی غیبت نہیں کرتا اور نہ ہی انہیں ناراضی اور تکلیف پہنچاتا ہے۔ (طبرانی)

۱۹۳۴- وَحَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خِصَالٌ سِتُّ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ إِلَّا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)) قُلْتُ: فَذَكَرَهَا إِلَيَّ أَنْ قَالَ: ((وَرَجُلٌ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ لَا يَقْتَابُ الْمُسْلِمِينَ وَلَا يَجُرُّ إِلَيْهِمْ سُخْطًا وَلَا نِقْمَةً)).

۱۹۳۵- حضرت عقبہ بن عامر کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کس کام میں ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی زبان پر قابو رکھو اور تیرا گھر تجھے کافی ہونا چاہئے اور اپنے گناہ پر گریہ کر۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے) طبرانی نے (اسے) ثوبان کے حوالے سے ذکر کیا ہے، البتہ اس نے کہا ہے کہ اس آدمی کو مبارک ہو جس نے اپنی زبان پر قابو پایا اور اس کا گھر اس کے لیے کافی ہو گیا اور وہ اپنے گناہ پر رویا۔ (طبرانی نے کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے)

۱۹۳۵- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ: ((أَمْسِكَ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَتَسْكُتَ بَيْنَكَ وَابْنِكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيثِ ثَوْبَانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((طَوَيْتِي لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ وَ وَسِعَهُ بَيْتُهُ وَ بَكَى عَلَى خَطِيئَتِهِ)) قَالَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ حَسَنٌ .

۱۹۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ کسی دین دار کا دین محفوظ نہیں رہے گا

۱۹۳۶- وَحَرَجَ التَّبْرَانِيُّ فِي الشُّعْبِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَأْتِي

۱۹۳۴- لامی نے مجمع الزوائد (۲/۷۸۱) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے مجمل اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابی فروہ متروک ہے۔" مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجمل اوسط میں نہیں مل سکی۔

۱۹۳۵- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ما جاء في حفظ اللسان۔

البتہ (وہ شخص محفوظ ہوگا) جو اپنا دین لے کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف اور ایک بل (یعنی رہائش گاہ) سے دوسری بل کی طرف بھاگے گا۔ جب صورت حال یہ ہوگی تو روزی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے بغیر نہیں ملے گی۔ جب یہ حالت ہوگی تو آدمی کی تباہی اس کے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہوگی۔ اگر اس کی بیوی بچے نہ ہوں گے تو اس کی تباہی اس کے والدین کے ہاتھوں ہوگی اور اگر والدین نہ ہوں گے تو اس کی تباہی اس کے رشتہ داروں یا ہمسایوں کے ہاتھوں ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا وہ اسے کمالی کی تنگی کا طعنہ دیں گے۔ تب وہ اپنے آپ کو ایسی جگہوں میں لے جائے گا جہاں وہ اپنے آپ کو تباہ کر بیٹھے گا۔ (شعب الایمان جمعی)

۱۹۳۷- حضرت عقیل بن اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم ہے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کوئی شک نہیں کہ سعادت مند وہ ہے جو قتل سے بچ گیا۔ کوئی شک نہیں کہ سعادت مند وہ ہے جو قتل سے بچ گیا کوئی شک نہیں کہ سعادت مند وہ ہے جو قتل سے بچ گیا اور جو شخص ان میں جلا ہو گیا، پھر اس نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اس پر آفریں ہے۔ (ابوداؤد)

۱۹۳۸- حضرت عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (دنیا سے) منقطع ہو کر اللہ عزوجل کی طرف (متوجہ) ہو گیا اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کی تکلیف سے بچالے گا اور اسے وہاں سے روزی بہم

عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَسْلَمُ لِلدِّينِ دِينُهُ إِلَّا مَنْ هَرَبَ بِدِينِهِ مِنْ شَاهِقٍ إِلَى شَاهِقٍ وَمِنْ جُحْرِ إِلَى جُحْرِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ لَمْ تَكُنِ الْمَعِيشَةُ إِلَّا بِسَخَطِ اللَّهِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ كَانَ هَلَاكُ الرُّجُلِ عَلَى يَدَي زَوْجَتِهِ وَوَلَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ زَوْجَةٌ وَلَا وَلَدٌ كَانَ هَلَاكُهُ عَلَى يَدِ ابْنَتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ابْنَةٌ كَانَ هَلَاكُهُ عَلَى يَدَي قُرَاتِيهِ أَوْ الْغَيْرِ ان)) قَالُوا كَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((بِعَمَلِهِ يَهْتِكُ الْمَعِيشَةَ فَيُورِدُ نَفْسَهُ الْمَوَارِدَ الَّتِي يَهْلِكُ بِهَا نَفْسُهُ)).

۱۹۳۷- وَعَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَيْمَنَ اللَّهُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنْ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنُ وَ لَمَنْ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَ قَوْلُهُ ((فَوَاهَا)) هِيَ كَلِمَةٌ تَوْضَعُ لِلتَّلَهْفِ عَلَى الشَّيْءِ مَعَ الْإِعْجَابِ بِهِ.

۱۹۳۸- وَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ انْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ كَفَاهُ اللَّهُ كُلَّ مَوَؤَنَةٍ

۱۹۳۶- شعب الایمان بیہقی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۹۳۷- سنن ابوداؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب النهی عن السعی فی الفتن۔

وَرَزَقَهُ مِنْ حَنْثٍ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ
انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهَا))
وَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ هَبْيٍ مِنْ رِوَايَةِ
الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ وَاخْتَلَفَ فِي
سَمَاعِهِ مِنْهُ.

ثواب من اعتزل الظلمة فلم
يصدقهم بكذبهم و لم يُعْنَهُمْ
على ظلمهم

۱۹۳۹- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ تِسْعَةُ خَمْسَةِ وَ
أَرْبَعَةِ أَحَدِ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَ
الْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ: ((اسْمَعُوا هَلْ
سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَغْدِي أَمْرَأَةٌ فَمَنْ
دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ
وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَ
لَسْتُ مِنْهُ وَ لَيْسَ بَوَارِدٌ عَلَيَّ الْخَوْضِ
وَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُعْنَهُمْ
عَلَى ظُلْمِهِمْ وَ لَمْ يَصْدَقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ
فَهُوَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ وَ هُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ
الْخَوْضِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ

۱۹۳۸- ابوالشیخ کی کتاب میں مل سکی۔ لاشی نے مجمع الزوائد (۳۰: ۳۱۰) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے معجم اوسط
میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن اصف، متروک ہے ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ
غریب لفظ اور مخالف احادیث بیان کرتا ہے اور باقی سب راوی ثقہ ہیں "مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث بیہقی کی آداب،
مدخل اور اربعین صغریٰ میں نہیں مل سکی۔

۱۹۳۷- سنن نسائی، کتاب البیعة، باب ذکر الوعيد لمن أعان أميراً على الظلم- سنن ترمذی، کتاب
الفتن، باب (۷۲) ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

پہنچائے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہو گا اور
جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) منقطع ہو کر دنیا کی طرف
(متوجہ) ہو گیا اللہ تعالیٰ اسے اسی کے سپرد کر دے گا۔
(اسے ابوالشیخ اور بیہقی نے حسن کی روایت کے طور پر بیان کیا
ہے۔ انہوں نے اسے عمران سے روایت کیا ہے، جب کہ حسن
کے عمران سے سامع میں اختلاف ہے)

ظالموں سے کنارہ کش رہنے، ان کے
جھوٹ کی تصدیق نہ کرنے اور ظلم میں ان
کا معاون نہ بننے کا ثواب

۱۹۳۹- حضرت کعب بن عجرہ کا بیان ہے کہ رسول
اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم لوگ پانچ گروہ
چار (یعنی) پہلی تعداد کے برابر عربی اور دوسری کے
برابر عجمی افراد تھے۔ آپ نے فرمایا سنو کیا تم نے سنا ہے
کہ میرے بعد کچھ حکمران ہوں گے۔ جو شخص ان کے
پاس جائے گا، ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ظلم
میں ان سے تعاون کرے گا اس کا میرے ساتھ کوئی
تعلق نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی
وہ میرے پاس حوض کوثر پر آ سکے گا اور جو شخص نہ ان
کے پاس جائے، نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور
نہ ہی ظلم میں ان کی معاونت کرے (اس کا تعلق) مجھ
سے ہے اور میرا اس سے اور وہ حوض کوثر پر میرے پاس
آئے گا۔ (نسائی ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن

۱۹۳۸- ابوالشیخ کی کتاب میں مل سکی۔ لاشی نے مجمع الزوائد (۳۰: ۳۱۰) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے معجم اوسط
میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن اصف، متروک ہے ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ
غریب لفظ اور مخالف احادیث بیان کرتا ہے اور باقی سب راوی ثقہ ہیں "مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث بیہقی کی آداب،
مدخل اور اربعین صغریٰ میں نہیں مل سکی۔

۱۹۳۷- سنن نسائی، کتاب البیعة، باب ذکر الوعيد لمن أعان أميراً على الظلم- سنن ترمذی، کتاب
الفتن، باب (۷۲) ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

(صحیح ہے)

قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۴۰- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کعب بن عجرہ سے کہا اللہ تعالیٰ تجھے بے وقوفوں کی حکمرانی سے پناہ دے۔ انہوں نے عرض کیا بے وقوفوں کی حکمرانی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد کچھ حکمران ایسے ہوں گے جو نہ میرا طریقہ اختیار کریں گے اور نہ میری سنت پر عمل پیرا ہوں گے۔ جو لوگ ان کے جھوٹ کی تصدیق کریں گے اور ان کے ظلم میں ان کی اعانت کریں گے ان لوگوں کا مجھ سے (کوئی تعلق) نہیں اور نہ میرا ان سے اور نہ ہی یہ میرے حوض (کوثر) پر آئیں گے اور جنہوں نے نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم میں اعانت کی یہ لوگ مجھ سے (تعلق رکھتے) ہیں اور میں ان سے اور یہ میرے حوض پر آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بچا (کر ختم) دیتا ہے، نماز (ذریعہ) تقرب ہے یا فرمایا برہان ہے۔ اے کعب بن عجرہ! دو قسم کے لوگ صبح کے وقت (گھروں سے) جاتے ہیں، ایک اپنے آپ کو خریدتا ہے اور اسے آزاد کراتا ہے اور دوسرا اپنے آپ کو فروخت کرتا ہے اور اسے ہلاک کرتا ہے۔ (احمد، بزار۔ دونوں کے راوی صحیح بخاری والے ہیں) ابن حبان نے بھی اسے ذکر کیا ہے، البتہ اس نے کہا ہے کہ کچھ ظالم حکمران آئیں گے، جو شخص ان کے پاس جائے گا اور ان کے ظلم میں مدد کرے گا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اس کا تعلق مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے اور وہ حوض (کوثر) پر میرے پاس ہرگز نہیں آسکے گا اور جو شخص نہ ان کے پاس جائے، نہ ظلم میں ان سے

۹۴۰- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: ((أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ)) قَالَ: وَمَا إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ قَالَ: ((الْمَرَأَةُ يَكُونُونَ بَعْدِي لَا يَهْتَدُونَ بِهَدْيِي وَلَا يَسْتَنْوُونَ بِسُنَّتِي لَمَنْ صَدَقْتُهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَغَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ [لَيْسُوا مِنِّي] وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرُدُّونَ عَلَيَّ حَوْضِي وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِينْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ وَسَيَرُدُّونَ عَلَيَّ حَوْضِي يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ الصِّيَامُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْغَضَبَ وَالصَّلَاةُ قُرْبَانٌ أَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ النَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسُهُ فَمُعْتَقُهَا وَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُؤَبِّقُهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُزَارُ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ وَابْنُ حِبَّانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((سَيَكُونُ أَمْرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَأَغَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَصَدَقْتُهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَنْ يَرُدَّ عَلَيَّ الْحَوْضُ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِينْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرُدُّ

عَلِيَّ الْخَوْضِ))۔ تعاون کرے اور نہ ان کی جھوٹی بات کی تصدیق کرے،

اس کا تعلق مجھ سے ہے اور میرا اس سے، وہ میرے پاس حوض (کوثر) پر آئے گا۔

۱۹۴۱- حضرت نعمان بن بشیرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نماز عشاء کے بعد مسجد میں (بیٹھے) تھے۔ آپ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی۔ پھر اسے نیچے کیا یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آسمان میں کوئی حادثہ پیش آیا ہے۔ آپ نے فرمایا خبردار! معاملہ یہ ہے کہ میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے، جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کا ساتھ دے گا اس کا تعلق مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے اور جو شخص نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور نہ ان کے ظلم میں ان کا ساتھ دے اس کا تعلق مجھ سے ہے اور میرا اس سے۔ (اسے احمد نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، البتہ اس میں ایک نامعلوم راوی ہے)

۱۹۴۲- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کچھ (ایسے) حکمران ہوں گے جنہیں دوزخ کے مصائب یا (فرمایا) پہلو ڈھانپ لیں گے، وہ جھوٹ بولیں گے اور ظلم کریں گے، جو شخص ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ظلم کرنے میں ان کی مدد کرے گا اس کا تعلق مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے، اور جو شخص نہ ان کے پاس جائے نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور نہ ان کے ظلم میں ان سے تعاون کرے اس کا تعلق مجھ سے ہے اور میرا اس سے۔ (احمد ابن حبان نے اس کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے، البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص ان

۱۹۴۱- وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ حَفِضَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَ فِي السَّمَاءِ أَمْرًا فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يَظْلِمُونَ وَ يَكْذِبُونَ فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَ مَلَأَ هُمَ حَتَّى ظَلَمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَ لَا أَنَا مِنْهُ وَ مَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَ لَمْ يُعَالِهِمْ عَلَى ظَلَمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا أَنَّهُ فِيهِ رَجُلَانِ لَمْ يُسَمَّ.

۱۹۴۲- وَعَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَكُونُ أُمَرَاءُ تَغْشَاهُمْ غَوَاهِي أَوْ حَوَاشِي مِنَ النَّارِ يَكْذِبُونَ وَ يَظْلِمُونَ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَ أَغَاثَهُمْ عَلَى ظَلَمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَ لَسْتُ مِنْهُ وَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَ يُعِيْنَهُمْ عَلَى ظَلَمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((لَمَنْ

کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں تعاون کرے گا میں اس سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہے۔

صَدَقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَ أَغَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأَنَا مِنْهُ بِرِيءٌ وَهُوَ مِنِّي بِرِيءٌ»۔

اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے کا ثواب

ثَوَابُ التَّوْبَةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔“ اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ صرف ان ہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آ جائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُصْطَفِينَ﴾ [البقرہ : ۲۲۲] وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ [النساء : ۱۷]

اور فرمایا: ”جو شخص اپنے گناہوں کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا مہربانی کرنے والا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَ أَصْلَحَ إِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ﴾ [المائدہ : ۳۹]

اور فرمایا: ”اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کئے پھر وہ ان کے بعد توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ معاف کر دینے والا رحمت کرنے والا ہے۔“

وَ قَالَ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَ ءَامَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [الاعراف : ۱۵۳]

اور فرمایا: ”اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کرو پھر اس کی طرف متوجہ رہو وہ تم کو وقت مقرر تک خوش عیشی دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿وَ أَنْ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُغْفِرْ لَكُمْ مَعَاصِيَكُمْ حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَ يُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ﴾ [ہود : ۳]

اور فرمایا: ”ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔“

وَ قَالَ تَعَالَى: ﴿ وَ إِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَ ءَامَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ [طہ : ۸۲]

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”سوائے ان لوگوں کے جو

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَ ءَامَنَ

توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ اللہ بخشنے والا مہربانی والا ہے۔“

اور فرمایا: ”وہی جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو سب جانتا ہے۔“

اور فرمایا: ”اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو ممکن ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں پہنچائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔“

اور فرمایا: ”بجز ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔“

اور فرمایا: ”عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے فرشتے اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور حیرانگی راہ کی پیروی کریں تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔ اے ہمارے رب! تو انہیں نیکی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی ان سب کو جو نیک عمل کریں۔ یقیناً تو غالب و باحکمت ہے۔ انہیں برائیوں سے بھی محفوظ رکھ، حق تو یہ ہے کہ اس دن تو نے جسے برائیوں سے بچا لیا اس پر تو نے رحمت کر دی، بہت بڑی مطلب یابی تو یہی ہے۔“

اس کے متعلق اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

وَعَمِلْ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿[الفرقان : ۷۰]﴾

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ﴾ [الشورى : ۲۵]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

الأنهار﴾ [التحریم : ۸]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُدْخِلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَظْلَمُونَ شَيْئًا﴾ [مریم : ۶۰]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَخِمْوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَ عِلْمًا فَاعْفُ عَنِ الَّذِينَ قَالُوا وَ اتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنِ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيَّتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

[غافر: ۷-۹] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ.

((هَآؤُمْ)) فَقُلْتُ لَهُ وَبِحَكَ اغْضَضُ مِنْ صَوْنِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ نُهِيتَ عَنْ هَذَا فَقَالَ: وَ اللَّهُ لَا أَغْضَضُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَ لَمَّا يَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ أَبَاكَ مِنَ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةَ عَرْضِهِ أَوْ يَسِيرَ الرَّاكِبِ فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا)) قَالَ سُفْيَانُ أَحَدُ الرُّوَاةِ: مِنْ قَبْلِ الشَّامِ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يَغْلِقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ أَبَا عَرَضَةَ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلِقُ مَا لَمْ يَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا﴾ الْآيَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ [فِي] كُلِّ مِنْهُمَا: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۴۷- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

پاس ہو اور تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے۔ وہ کہنے لگا اللہ کی قسم میں تو آواز دہی نہیں کروں گا (پھر) دیہاتی نے پوچھا ایک آدمی کو ایک گروہ سے محبت ہے (لیکن) وہ (انعام کے لحاظ سے) ان تک نہیں پہنچ سکا (اس کے متعلق کیا خیال ہے؟) نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا رہا۔ اس کے بعد آپ ہمیں حدیث بیان فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ نے مغرب کی جانب کے ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی چوڑائی کا فاصلہ یا (آپ نے فرمایا) اس کی چوڑائی ایک شہسوار کے چالیس سال تک چلتے جانے کے برابر ہے۔ سفیان (راوی) نے کہا ہے کہ یہ دروازہ شام کی طرف ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کا دن بنایا تھا جس دن آسمان و زمین کو پیدا فرمایا تھا۔ یہ دروازہ توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے۔ سورج کے اس کی طرف سے طلوع ہونے تک بند نہیں ہو گا۔ ایک اور روایت میں (اس طرح) ہے کہ آپ ﷺ بیان فرماتے رہے حتیٰ کہ یہ بھی بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی طرف توبہ کے لیے ایک دروازہ بنایا ہے، جس کا عرض ستر سال میں (طے ہونے والی) مسافت کے برابر ہے۔ یہ اس وقت تک بند نہیں ہو گا جب تک سورج اس سمت سے طلوع نہیں ہو گا اور یہی بات اللہ تعالیٰ کے (اس) فرمان میں بیان ہوئی ہے ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا﴾ (ترمذی۔ نیز اس نے دونوں کے متعلق کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۱۹۴۷- حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی

۱۹۴۷- سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد۔ باب ذکر التوبة۔ یومیری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند میں ولید بن مسلم راوی مدلس ہے اور اس نے اسے ”عن“ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یہی حالت کھول دشتی کی ہے۔

توبہ قبول فرماتا ہے جب تک اس کی روح خلق میں پہنچ کر غرغری نہیں کرتی۔ (ابن ماجہ، ترمذی۔ نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

((إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرَغْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۹۴۸- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی نے ننانوے آدمی قتل کر دیئے، پھر اس نے (لوگوں سے) روئے زمین پر بسنے والوں میں سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تو اسے ایک راہب کی طرف (جانے کی) راہنمائی کی گئی، وہ اس کے پاس آیا اور (اسے) بتایا کہ اس نے ننانوے آدمی قتل کئے ہیں، اس کے لیے توبہ (ممکن) ہے۔ اس نے کہا نہیں، تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور سو مکمل کر دیا۔ پھر (دوبارہ) اس نے (لوگوں سے) روئے زمین پر بسنے والوں میں سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تو اس کی راہنمائی ایک صاحب علم کی طرف کی گئی (وہ اس کے پاس آیا اور) اس نے کہا کہ اس نے سو آدمی قتل کئے ہیں، کیا اس کے لیے توبہ (کی کوئی صورت) ہے؟ اس نے کہا ہاں (توبہ ہو سکتی ہے) توبہ اور تمہارے درمیان کون رکاوٹ بن سکتا ہے؟ اس اس علاقے میں چلا جا، وہاں کے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تو بھی ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں معروف ہو جا اور اپنے علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ یہ برا علاقہ ہے۔ وہ چل نکلا حتیٰ کہ جب اس نے نصف راستہ طے کر لیا تو اسے موت آگئی۔ اس کے متعلق رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے دل کو متوجہ کر کے آ رہا تھا۔ عذاب والے فرشتوں نے کہا

۱۹۴۸- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ سَعَةً وَ سَعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَغْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ قَتَلَ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ سَعَةً وَ سَعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ: لَا فَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ الْعِمَاءَةَ ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَغْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ قَتَلَ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ: نَعَمْ مَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَ كَذَا فَإِنَّ بِهَا أَنَاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَ لَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ فَانْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بَقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَ قَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمَا مَلَكٌ فِي صُورَةِ [رَجُلٍ] آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا كَانَ أَذْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَذْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ

۱۹۴۸- صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار۔ صحیح مسلم، کتاب التوبہ، باب قبول

توبۃ القتال۔

کہ اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی (دریں اثنا) ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے اپنا فیصل مقرر کر لیا۔ اس نے کہا کہ دونوں طرفوں سے زمین کی پیمائش کرو، یہ جس علاقے کے زیادہ نزدیک ہو گا اس کا مستحق ہو گا۔ انہوں نے پیمائش کی تو وہ جس علاقے کی طرف جا رہا تھا اس کے زیادہ نزدیک تھا لہذا اسے رحمت کے فرشتوں نے قبضے میں لے لیا۔ ایک دوسری روایت میں (اس طرح) ہے کہ بالشت بھر بستی کے زیادہ نزدیک تھا لہذا اسے اس کے باسیوں میں شامل کر دیا گیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ جل جلالہ نے اس بستی کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اس کو حکم دیا تھا کہ تو نزدیک ہو جا اور فرمایا ان دونوں کے درمیانی فاصلے کو ناپ لو تو وہ ایک بالشت اس (نیک) بستی کے زیادہ نزدیک نکلا لہذا اسے بخش دیا گیا۔ (بخاری، مسلم)

۱۹۴۹- حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کر لیا، پھر وہ ایک آدمی سے ملا اور (اس سے) کہا کہ اس نے ننانوے آدمی سب کے سب ظلم کر لئے ہیں، کیا تمہیں میرے لیے توبہ (کا) کوئی (راستہ) معلوم ہے؟ اس نے کہا اگر میں تمہیں کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتا تو میں جھوٹ کہوں گا۔ یہاں کچھ لوگ عبادت کرتے ہیں، ان کے پاس جاؤ، ان کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، وہ ان کی طرف چل دیا اور اسی (سفر کی) حالت میں فوت ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے اس کے متعلق جھگڑا

فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ)) وَ فِي رَوَايَةٍ ((فَكَانَ إِلَى الْفَرِيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ [فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا]) وَ فِي رَوَايَةٍ ((فَأَوْحَى اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي وَ قَالَ: قِسُّوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ فَفُفِرَ لَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۹۴۹- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنْ رَجُلًا أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ فَلْيَقِ رَجُلًا فَقَالَ: إِنَّ الْآخَرَ قَتَلَ بَسْعَةً وَ بَسْعَيْنِ نَفْسًا كُلَّهُمْ ظُلْمًا فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ: إِنَّ حَدَّثَكَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَلَى مَنْ تَابَ كَذَبْتَكَ هَاهُنَا قَوْمٌ يَتَعَبَّدُونَ فَأَتَيْهِمْ تَعْبُدُ اللَّهَ مَعَهُمْ فَتَوَجَّهْ إِلَيْهِمْ فَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَبَعَثَ [اللَّهُ] إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَقَالَ: قِسُّوا مَا بَيْنَ الْمَكَانَيْنِ

۱۹۴۹- بیہمی نے مجمع الزوائد (۲/۱۲۱۰) : ”اے طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ایک کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ البتہ ابو عبد رب ان میں سے نہیں ہے لیکن وہ بھی ثقہ ہے۔ ابو یعلیٰ نے اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے۔“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث طبرانی کی تینوں معاجم میں نہیں مل سکی۔

کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا، اس نے کہا کہ تم دونوں جگہوں کے درمیان فاصلے کی پیمائش کرو، ان (دو جگہوں سے رہنے والے) لوگوں میں سے جن کے وہ زیادہ نزدیک ہو گا وہ ان میں سے (نیک) ہو گا۔ انہوں نے معلوم کیا کہ وہ چند انگلیاں نیک لوگوں کے عبادت خانے کے نزدیک ہے لہذا اسے بخش دیا گیا۔ (طبرانی۔ اس کے راوی ثقہ ہیں) طبرانی ہی نے اچھی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا دو بستیاں تھیں ایک نیک (لوگوں کی) اور دوسری ظالم (لوگوں کی) ظالم (لوگوں والی) بستی سے ایک شخص نیک (لوگوں والی) بستی کی طرف گیا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسے موت آگئی، فرشتے اور شیطان نے اس کے متعلق جھگڑا کیا۔ شیطان کہنے لگا واللہ اس نے کبھی میری حکم عدولی نہیں کی۔ فرشتے نے کہا یہ توبہ کی نیت سے چلا تھا۔ ان کے درمیان فیصلہ یہ ہوا کہ دیکھا جائے کہ وہ دونوں میں سے کس کے زیادہ نزدیک ہے۔ انہوں نے معلوم کیا کہ وہ ایک ہالشت نیک (لوگوں کی) بستی کے زیادہ نزدیک ہے، لہذا اسے بخش دیا گیا معمر کا بیان ہے کہ میں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیک (لوگوں کی) بستی کو اس کے نزدیک کر دیا تھا۔

۱۹۵۰- قاضی شریح بن حارثؒ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اے ابن آدم تو میری طرف (آنے کے لیے) کھڑا ہو، میں تیری طرف چل پڑوں گا، تو میری طرف چل کر (آ) میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔ (احمد اس کے راوی

فَالْيَهُمْ كَانَ أَقْرَبُ فَهُوَ مِنْهُمْ فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى ذَنْبِ التَّوَابِينَ بِأَمْلَةٍ فَغَفِرَ لَهُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَ رَوَاهُ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَتَا قَرْيَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا صَالِحَةً وَالْأُخْرَى ظَالِمَةً فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْقَرْيَةِ الظَّالِمَةِ يُرِيدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ فَأَتَاهُ الْمَوْتُ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ فَاخْتَصَمَ فِيهِ الْمَلَكُ وَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ الشَّيْطَانُ: وَ اللَّهِ مَا عَصَانِي قَطُّ فَقَالَ الْمَلَكُ: إِنَّهُ قَدْ خَرَجَ يُرِيدُ التَّوْبَةَ فَقَضَيْتُ بَيْنَهُمَا أَنْ يُنْظَرَ إِلَى أَيُّهُمَا أَقْرَبُ فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ بِشَيْبٍ فَغَفِرَ لَهُ)) قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ: ((قُرْبُ اللَّهِ إِلَيْهِ الْقَرْيَةُ الصَّالِحَةُ)).

۱۹۵۰- وَعَنْ شَرِيحِ هُوَ ابْنِ الْحَارِثِ الْقَاضِي قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا بَنِي آدَمَ قُمْ إِلَيَّ أَمْشِ إِلَيْكَ وَأَمْشِ إِلَيَّ أَهْرُولُ إِلَيْكَ)) رَوَاهُ

(تھ ہیں)

أَحْمَدُ وَ رَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۹۵۱- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ أَقْبَلَ إِلَى اللَّهِ [عَزَّوَجَلَّ] مَا شَاءَ أَقْبَلَ إِلَيْهِ مُهْرَولًا وَاللَّهُ أَغْلَى وَ أَجَلُ وَاللَّهُ أَغْلَى وَ أَجَلُ وَاللَّهُ أَغْلَى وَ أَجَلُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۱۹۵۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللَّهُ لَئِنْ أَفْرَحَ بِعِبَادِهِ مِمَّنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرَولًا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۵۳- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَعْمَنُوا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ الْمَطْلُوعِ شَرِيبَةً وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُولَ عُمُرُ

۱۹۵۱- حضرت ابو ذرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہے اور جو شخص ایک ذراع اس کے نزدیک ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ دو ہاتھ (پھیلانے کے برابر) اس کے نزدیک ہو جاتا ہے اور جو شخص چل کر اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے، اللہ تعالیٰ دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بلند و برتر ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بلند و برتر ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بلند و برتر ہے۔ (اے احمد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۹۵۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا میں اپنے بندے کی میرے متعلق توقعات کے مطابق ہوں جہاں (بھی) وہ مجھے یاد کرے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ واللہ! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر تمہارے اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جسے جنگل میں اپنی گم شدہ سواری مل جائے اور جو شخص ایک ہاتھ میرے نزدیک ہوتا ہے میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہوتا ہوں اور جو شخص ایک ہاتھ میرے نزدیک ہو میں دو ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔ (مسلم)

۱۹۵۳- حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا موت کی خواہش نہ کرو آخرت کی پہلی ہولناکی بہت سخت ہے۔ یقیناً یہ امر باعث سعادت ہے کہ آدمی کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ

۱۹۵۱- مسند احمد ۱۰۳/۵

۱۹۵۲- صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب الحظ علی التوبۃ والفرح بہا۔

۱۹۵۳- مسند احمد ۱۶۳/۳۔ مستدرک حاکم ۳۳۹/۱ میں حضرت ابن عباسؓ کی سند سے مروی ہے۔

اسے اثابت (توبہ اور رجوع الی اللہ) نصیب فرمائے۔
(احمد نے اسے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے
کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۹۵۳- علی بن مسعدہ نے قتادہ سے، انہوں نے
حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے
فرمایا ہر آدمی خطا کار ہے اور بہتر خطا کار وہ ہیں جو توبہ
کرنے والے ہیں۔ (ابن ماجہ، ترمذی، حاکم، ترمذی نے کہا ہے
کہ یہ حدیث غریب ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد
ہے)

۱۹۵۵- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر
ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے۔ پھر اگر وہ توبہ کرے اور
(گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو یہ اسے پالش
کر دیتے ہیں (لیکن) اگر وہ زیادہ (گناہ) کرے تو یہ نشان
بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو
اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی وہ ران (یعنی سیاسی)
ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید)
میں فرمایا ہے ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ﴾ بلکہ ان کے دلوں پر ان کے عملوں کی وجہ
سے سیاہی چھا گئی ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم،
ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے کہا ہے
کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۱۹۵۶- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

الْعَبْدُ وَيَرْزُقُهُ اللَّهُ الْإِنَابَةَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ
بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ
الْإِسْنَادِ.

۱۹۵۴- وَعَنْ عَلِيٍّ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((كُلُّ إِنْسَانٍ آدَمٌ خَطَاءٌ
وَخَيْرُ الْخَطَائِينَ التَّوَّابُونَ)) رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَهٍ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: غَرِيبٌ وَ
الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۹۵۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ
ذَنْبًا كَانَتْ نَكْثَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ
تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صَقَلَ مِنْهَا وَإِنْ
زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَغْلِفَ قَلْبَهُ فَذَلِكَ
الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا
بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ﴾)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالنَّسَائِيُّ وَ
ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ
عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

۱۹۵۶- وَخَرَجَ الْأَصْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ

۱۹۵۳- مسند بزار (كشف الاستار) ۷۹/۴۔ مستدرک حاکم ۲۴۴/۴۔ ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں
کمزوری ہے۔

۱۹۵۵- سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة ويل للمطففين۔ عمل اليوم والليلة نسائی
ص: ۳۱۷۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۴۱/۲۔ مستدرک حاکم ۵۱۷/۲۔ ذہبی نے اس کی محنت پہ حاکم
کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۹۵۶- ترغیب و ترہیب اصباحی ۳۲۸/۱۔

نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ محافظ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے، حتیٰ کہ (جب) وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے خلاف کوئی دینے والا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (صہبانی)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَابَ الْعَبْدُ مِنْ ذُنُوبِهِ أَنْسَى اللَّهُ الْحَفَظَةَ [ذُنُوبَهُ] حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ [يَوْمَ الْقِيَامَةِ] وَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَاهِدٌ مِنَ اللَّهِ بِذَنْبٍ)).

۱۹۵۷- وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ يُقَاتُونَ زَادَ الطَّبْرَانِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ ((وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَغْفِرِ بِرَبِّهِ)).

۱۹۵۷- ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود نے اپنے باپ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو۔ (ابن ماجہ، طبرانی۔ اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں)

طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں یہ اضافہ (بیان) کیا ہے کہ گناہ سے معافی مانگنے والا ایسا شخص جو اس پر مصر ہے، اپنے رب سے مذاق کرنے والے کی مانند ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۸- حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بنی اسرائیل میں کفل نامی شخص کوئی گناہ کرنے سے باز نہیں آتا تھا۔ ایک (دفعتہ ایک) عورت اس کے پاس آئی۔ اس نے اسے اس شرط پر نوے دینار دیئے کہ وہ اس سے زنا کرے گا۔ جب وہ زنا کے لیے تیار ہو گیا تو اس (عورت) پر کچکی طاری ہو گئی اور وہ رونے لگ گئی۔ کفل نے پوچھا کہ تم کیوں روتی ہو، کیا اس وجہ سے کہ میں نے تمہیں مجبور کیا ہے؟ اس نے کہا (اس وجہ سے) نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ یہ کام میں نے کبھی نہیں کیا اور میں حاجت مندی کے ہاتھوں اس کام پر

۱۹۵۸- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((كَانَ الْكَفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا بَسِينِ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَّاهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدُ الرَّجُلِ مِنْ أَمْرَائِهِ أُرْعِدَتْ وَ بَكَتْ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ أَكُفْرُ هَذَا؟ قَالَتْ: لَا وَ لَكِنَّهُ عَمِلَ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ: تَفْعَلِينَ أَنْتِ هَذَا وَ مَا فَعَلْتِهِ قَطُّ إِذْ هِيَ فِيهِ لَكَ وَقَالَ: وَ

۱۹۵۷- سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر التوبۃ۔ معجم کبیر طبرانی ۱۸۵/۱۰۔

۱۹۵۸- سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (۴۸)۔ (صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۰۲/۱۔ مستدرک حاکم ۲۵۴/۱۴۔ ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

مجبور ہو گئی ہوں۔ اس (کفل) نے کہا کہ (اگر) تم یہ کام (مجبور ہو کر) کر رہی ہو اور اس سے پہلے تم نے کبھی ایسے نہیں کیا تو جاؤ یہ دینار تمہارے ہیں اور کہنے لگا واللہ! میں اس کے بعد کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ اسی رات فوت ہو گیا۔ صبح ہوئی تو اس کے دروازے پر لکھا تھا ان اللہ قد غفر للکفل یقیناً اللہ تعالیٰ نے کفل کو بخش دیا ہے۔ (ابن ماجہ، حاکم، ترمذی۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۹۵۹- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس آدمی سے (بھی) زیادہ خوش ہوتا ہے جو (دوران سفر) کسی بیابان و سنگلاخ علاقے میں ٹھہرا۔ اس کے پاس اس کی سواری تھی جس پر سامان خورد و نوش تھا۔ اس نے (زمین پر) سر رکھا تو اسے نیند آ گئی۔ جب بیدار ہوا تو اس کی سواری غائب تھی، لہذا اس نے اس کی تلاش شروع کر دی یہاں تک کہ شدید گرمی ہو گئی اور اسے سخت پیاس لگ گئی تو وہ کہنے لگا کہ میں اس جگہ واپس جاتا ہوں جہاں میں (پہلے) تھا تاکہ میں سو جاؤں، حتیٰ کہ میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دوں۔ اس نے اپنا سر کلائی پر رکھا تاکہ (اس حالت میں) اسے موت آئے (اور اس کی آنکھ لگ گئی) جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری زادراہ لیے اس کے پاس (واپس آ چکی تھی) اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس شخص کی سواری (مل جانے) پر خوش ہونے سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (بخاری مسلم)

اللہ لَا أَغْصِي اللَّهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِهِ : إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكَفْلِ)) رَوَاهُ الْتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ .

۱۹۵۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ ذَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَ قَدْ ذَهَبَ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ: أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَإِنَّمَا حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا رَأْدُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ: ((الذَّوِيَّةُ)) بِفَتْحِ الدَّالِ الْمَهْمَلَةِ وَ تَشْدِيدِ الْوَاوِ وَ الْيَاءِ الْمُنْتَهَا مَعَا هِيَ الْمَفَازَةُ وَ الْأَرْضُ الْقَفَرُ.

۱۹۵۹- صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبة۔ صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فی الحظ علی

التوبة۔

برائی کر بیٹھنے کے بعد نیکی کرنے کا ثواب

ثواب من عمل سیئة فاتبعها حسنة

ارشاد ہاری تعالیٰ ہے ”نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الْحَسَنَاتُ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾. [ہود: ۱۱۴]

۱۹۶۰- حضرات ابوذر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرو، گناہ (کر چکنے) کے فوراً بعد نیکی کرو، وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے حسن اخلاق سے پیش آؤ۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۱۹۶۰- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ وَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَ اتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۶۱- حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے سفر کا ارادہ کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اور وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جب تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو نیکی کرو اور تمہارا اخلاق اچھا ہونا چاہیے۔ (ابن حبان، حاکم۔ نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۱۹۶۱- وَرَوَى ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((اعْبُدِ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زِدْنِي قَالَ: ((إِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ وَلْيَحْسُنْ خُلُقُكَ)) قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۹۶۲- سمر بن عطیہ نے اپنے کسی شیخ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حضرت ابوذرؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آپ وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جب تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا لا الہ

۱۹۶۲- وَعَنْ سَمُرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ بَعْضِ أَشْيَاقِهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاتَّبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنْ الْحَسَنَاتِ لَا إِلَهَ إِلَّا

۱۹۶۰- سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء معاشرۃ الناس ۳۶۳/۱۔

۱۹۶۱- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۷۱/۱۔ مستدرک حاکم ۲۴۴/۴۔ ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۹۶۲- مسند احمد ۱۶۹/۵۔

الا اللہ نیکیوں میں سے ہے؟ آپ نے فرمایا یہ نیکیوں میں سب سے افضل ہے۔ (احمد، اس کی سند میں نامعلوم راوی ہے جیسا کہ ظاہر ہے)

اللَّهُ قَالَ: ((هِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ فِي سَنَدِهِ رَجُلٌ مَثْبُومٌ كَمَا تَرَى.

۱۹۶۳- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گناہ کرنے کے بعد نیکی کرتا ہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے تنگ زرہ پہن رکھی ہو اور وہ اس کا گلا دبا رہی ہو پھر نیکی کرنے سے اس کا ایک حلقہ کھل جائے۔ دوسری نیکی کرنے سے دوسرا کھل جائے، یہاں تک کہ وہ زمین پر آگرے۔ (احمد، طبرانی۔ اس کی سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۹۶۳- وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مَثَلُ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَفَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنفَكَتْ حَلَقَةً ثُمَّ حَسَنَةً أُخْرَى فَأَنفَكَتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

پرفتن دور میں نیک عمل کرنے کا ثواب

ثواب العمل الصالح عند فساد الزمان

۱۹۶۴- حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرفتن دور میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔ (مسلم)

۱۹۶۴- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ إِلَيَّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ: ((الْهَرَجُ: بِلَا سَكَنَ الرَّأْيِ هُوَ الْإِخْتِلَافُ وَالْفِتْنُ)).

۱۹۶۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے میری امت کے بد عمل ہو جانے کے وقت میری سنت پر عمل کیا اسے ایک شہید کا ثواب ہوگا۔ (طبرانی، اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

۱۹۶۵- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ)).

۱۹۶۳- مسند احمد ۱۴۵/۴ - معجم کبیر طبرانی ۱۷/۲۸۴ - لاہی نے مجمع الزوائد (۲۰۲/۱۰) میں کہا ہے: "اسے احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ طبرانی کی ایک سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔"

۱۹۶۳- صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب فضل العبادۃ فی الہرج۔

۱۹۶۵- طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۱۹۶۶- وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَشِنِيَّ قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ﴾ قَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اتَّقُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْتَهُوا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شَحًا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْتَرَةً وَإِغْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِنَفْسِكَ وَدَغِ عَنْكَ الْغَوَامُ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِمْ مِثْلُ الْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَفْعَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ زَادَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِثْلَ أَوْ مِنْهُمْ قَالَ: «بَلَى أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ».

۱۹۶۶- حضرت ابو امیہ شعبانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو ثعلبہ خشنی سے پوچھا ہے ابو ثعلبہ! اس آیت کے متعلق تم کیا کہتے ہو: ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ﴾ (تم اپنا خیال رکھو)۔ انہوں نے کہا واللہ! تم نے باخبر آدمی سے اس کے متعلق پوچھا ہے۔ میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا نیکی کی بات مانو، برائی سے باز آ جاؤ۔ جب تمہیں نظر آئے کہ بخلی کی اطاعت ہو رہی ہے خواہش نفس کی پیروی ہو رہی ہے، دنیا کو (دین پر) ترجیح دی جا رہی ہے اور ہر صاحب رائے اپنی رائے پسند کرتا ہے تو تم اپنا خیال رکھو، عوام الناس کا تم سے کوئی واسطہ نہیں، کیونکہ تمہارے بعد ایسا دور آئے گا جس میں صبر کرنے والا آگ کا شعلہ پکڑنے والے کی مانند ہو گا۔ اس دور میں (نیک) عمل کرنے والے کو پچاس ایسے آدمیوں جیسا ثواب ملے گا جو اس جیسا عمل کرتے ہوں۔ (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

ابوداؤد نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہم میں سے پچاس آدمیوں کا ثواب ہو گا یا ان میں سے؟ آپ نے فرمایا ”نہیں بلکہ تم میں سے پچاس آدمیوں کا“

۱۹۶۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّكُمْ لَمِنْ زَمَانٍ مَن تَرَكَ مِنْكُمْ عَشْرَ مَا أَمَرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَن عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَشْرٍ مَا أَمَرَ بِهِ نَجَا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا

۱۹۶۷- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ایسے دور میں ہو کہ (اگر) کوئی شخص تم میں سے شریعت کا دسواں حصہ (بھی) چھوڑے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ پھر ایک ایسا دور آئے گا کہ (اگر) ان میں سے کوئی شخص شریعت کے دسویں حصے پر بھی عمل کرے گا تو وہ نجات پا جائے گا۔ (ترمذی،

۱۹۶۶- سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب قوله تعالى ”يا ايها الذين آمنوا عليكم أنفسكم“ سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة المائدة۔ سنن ابوداؤد، کتاب الملاحم۔ باب الامر والنہی۔

۱۹۶۷- سنن ترمذی، کتاب الفتن، باب (۷۹)

نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف نعیم بن حماد کے حوالے سے پہچانتے ہیں (ملاحظہ) متذکرہ راوی نعیم بن حماد کے علاوہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ نعیم بن حماد کو امام احمد، امام ابن معین اور دیگر محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے جب کہ ابو داؤد، نسائی اور بعض دوسرے محدثین نے ضعیف کہا ہے۔

نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ نَعِيمِ بْنِ حَمَادٍ قُلْتُ: رَجَالُهُ ثِقَاتٌ سِوَى نَعِيمِ بْنِ حَمَادٍ الْمَذْكُورِ فَوَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِينٍ وَ أَبُو زَكَرِيَّا وَغَيْرُهُمْ وَ ضَعَّفَهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ غَيْرُهُمَا.

غربت کا ثواب اور غریبوں اور کمزوروں کی فضیلت

ثواب الفقر والفقراء والمستضعفين وفضلهم

۱۹۶۸- حضرت ام درداء نے حضرت ابو درداءؓ سے کہا کیا وجہ ہے کہ تم فلاں فلاں آدمی کی طرح (رسول اللہ ﷺ سے مال و دولت کا) مطالبہ نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ تمہارے پیچھے ایک دشوار گزار گھائی ہے، جو جمل لوگ اسے عبور نہیں کر سکیں گے، لہذا میں چاہتا ہوں کہ میں اس گھائی (سے گزرنے) کے لیے ہلکا چھلکار ہوں (طبرانی، اس کی سند اچھی ہے) بزار کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھائی ہے، ہر ہلکا چھلکا شخص ہی اس سے بچ کر نکلے گا۔ (اس کی سند حسن ہے)

۱۹۶۸- عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ: قُلْتُ لَه: مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ [كَمَا يَطْلُبُ] فَلَانٌ وَ فَلَانٌ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنْ وَرَأَيْكُمْ عَقَبَةً كَوْوَذَا لَا يَجُوزُهَا الْمُتَقَلِّونَ)) فَأَنَا أَحَبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ تَبَيْنَ أَيْدِيَكُمْ عَقَبَةُ كَوْوَذَا لَا يَنْجُو مِنْهَا إِلَّا كُلُّ مُخِفٍّ)) ((الْكَوْوَذُ)) بفتح الكاف وَ هُمزة مضمومة هي العقبة الوعرة الصعبة المرتقى.

۱۹۶۹- حضرت ابواسماء کا بیان ہے کہ وہ حضرت ابوذرؓ کے پاس ربڑہ میں گئے، ان کے پاس ایک سیاہ فام عورت بیٹھی تھی، نہ اس پر خوب صورت لباس تھا اور نہ اس

۱۹۶۹- وَعَنْ أَبِي أَسْمَاءَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ بِالرَّبْذَةِ وَ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لَيْسَ عَلَيْهَا أَثَرُ الْمَحَاسِنِ

۱۹۶۸- عائشہ نے مجمع الزوائد (۹۷/۳) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے معجم کبیر میں ذکر کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث معجم کبیر میں نہیں مل سکی۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۴۳۲/۱ میں یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تمہارے مذکور ہے۔

۱۹۶۹- مسند احمد ۱۰۹/۵

نے خوشبو لگائی تھی۔ وہ کہنے لگے ذرا تم دیکھو تو سہی کہ یہ سیاہ رنگ عورت مجھے کیا کہتی ہے۔ یہ مجھے کہتی ہے کہ میں عراق میں آؤں۔ جب میں عراق میں آیا تو وہ (عراقی) میرے سامنے مال دو دولت لے کر آگئے جب کہ میرے پیارے (یعنی رسول اللہ ﷺ) نے مجھے بطور خاص نصیحت فرمائی تھی کہ جہنم کے پل کے سامنے کچھ بھرا راستہ ہے، ہمارا دہاں ہلکا پھلکا اور قابل برداشت بوجھ لے کر آنا قابل برداشت بوجھ لیے ہوئے آنے سے زیادہ موزوں ہے۔ (احمد، اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

وَلَا الْخَلْقُ فَقَالَ: أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَا تَأْمُرُنِي هَذِهِ السُّوَيْدَاءُ تَأْمُرُنِي أَنْ آتِيَ الْعِرَاقَ فَإِذَا آتَيْتُ الْعِرَاقَ مَالُوا عَلَيَّ بَدْنِيَاهُمْ وَإِنْ حَلَلْتَنِي اللَّهُ عَهْدَ إِلَيَّ (إِنْ دُونَ جَسَدٍ جَهَنَّمَ طَرِيقًا ذَا دَخْضٍ وَمَزَلَةٍ وَإِنَّا أَنْ تَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا اقْتِدَارَ وَاضْطِمَارٍ أُخْرَى أَنْ تَنْجُو مِنْ أَنْ تَأْتِي عَلَيْهِ وَنَحْنُ مُوَاقِفِينَ) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: ((الذَّخِيزُ)) بِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ مَعْرُكًا وَ إِسْكَانِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ أَيْضًا هُوَ الْأَمْلَسُ وَ الزَّلْزِلِ وَ قَوْلُهُ: ((أُخْرَى)) بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ مَقْصُورًا مَعْنَاهُ أُولَى وَ أَوْجِبَ ((وَالْمُوَاقِفِينَ)) جَمْعُ مُوقِفٍ وَ هُوَ الَّذِي حُمِّلَ فَوْقَ طَاقَتِهِ.

۱۹۷۰- حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی سے محبت کرتا ہے، اسے دنیا سے ایسے بچا لیتا ہے جیسے تم بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔ (ابن حبان، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے طبرانی نے اسے حسن سند کے ساتھ رافع بن خدیج کی حدیث کے طور پر بیان کیا ہے)

۱۹۷۰- وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظِلُّ أَحَدُكُمْ يَخْمِي سَقِيمَةَ الْمَاءِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ مِنْ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

۱۹۷۱- ابوسلام اسود سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے کہا کہ میں نے حضرت ثوبانؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۹۷۱- وَعَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: سَمِعْتُ ثُوبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ

۱۹۷۰- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۰/۲- معجم كبير طبرانی ۲۹۸/۴- مستدرک حاکم ۲۰۷/۴- ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۹۷۱- سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ما جاء في صفة أَدَانِي الحوض- سنن ابن ماجه کتاب 'بهد' باب ذكر الحوض- مستدرک حاکم ۱۸۴/۴- ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فرمایا میرا حوض عدن سے عمان بلقا کے درمیان (فاصلہ کے) برابر ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ جو شخص اس میں سے ایک گھونٹ پئے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ لوگوں میں سے میرے پاس وہاں سب سے غریب مہاجر آئیں گے جو پراگندہ سر اور میلے کپڑوں والے ہیں، نہ تو فہم و ناز میں پلٹنے والی عورتوں سے ان کی شادی ہوتی ہے اور نہ ہی (بڑے لوگوں کے) دروازے ان کے لیے کھولے جاتے ہیں۔ حضرت عمر کہنے لگے میں نے تو فاطمہ بنت عبد الملک سے شادی کی ہے جو ناز و فہم میں پلٹنے والیوں میں سے ہے اور میرے لیے (بڑے لوگوں کے) دروازے واکر دیئے جاتے ہیں۔ میں اس وقت تک اپنا سر نہیں دھوؤں گا جب کہ وہ پراگندہ نہ ہو جائے اور نہ ہی پہنے ہوئے کپڑے دھوؤں گا جب تک وہ میلے نہ ہو جائیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم نیز اس نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

۱۹۷۲- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ غریب مہاجر قیامت کے دن دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ (مسلم) طبرانی نے بھی اسے اچھی سند کے ساتھ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ ”میری امت کے غریب لوگ دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ عرض کیا گیا کہ آپ ہمیں ان کی علامت بتائیں۔ آپ نے فرمایا ان کے کپڑے میلے اور بال غبار آلود ہوتے ہیں، نہ انہیں (بڑے لوگوں کے) دروازوں پر آنے کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی وہ نعمت و ناز میں

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدْنَ إِلَى عَمَانَ الْبَلَقَاءُ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ أَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَوَانِيهِ عَذَّةُ النَّجُومِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَتْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا وَ أَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ لِقَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُؤُوسًا الدَّنَسُ بَيَاضًا اللَّبَنِ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعَّمَاتِ وَ لَا يَفْتَحُ لَهُمُ السَّدُودُ)) قَالَ عُمَرُ: لَكِنِّي قَدْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعَّمَاتِ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ قَتَحْتُ لِي السَّدُودَ لَا حَرَمَ لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشُعْثَ وَ لَا تُوْبِي الَّذِي يَلْبِي حَسَدِي حَتَّى يَتَسَخَّرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۱۹۷۲- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ لِقَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَارْتَعِينَ خَرِيفًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((يَدْخُلُ لِقَاءُ أُمَمِي الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بَارْتَعِينَ خَرِيفًا)) فَقِيلَ: صِفْهُمْ لَنَا قَالَ: ((الدَّنَسَةُ بَيَاضُهُمُ الشُّعْثَةُ رُؤُوسُهُمُ اللَّبَنِ لَا يُؤَذَّنُ لَهُمْ عَلَى السَّدَاتِ وَ لَا يَنْكِحُونَ

پلنے والی عورتوں سے شادی کر سکتے ہیں۔ ان کے ذمہ جو حق ہوتا ہے وہ ادا کر دیتے ہیں لیکن ان کو ان کا حق نہیں دیا جاتا۔“

۱۹۷۳- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! مجھے مسکین کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکین کی حالت میں موت دے اور قیامت کے دن مجھے مسکینوں کی جماعت میں سے اٹھانا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! (یہ) کیوں؟ آپ نے فرمایا یہ لوگ دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے (اور فرمایا) اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی ہاتھ واپس نہ کرنا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا (دے سکتی ہو تو دے دینا) اے عائشہ! مسکینوں سے محبت کر، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں اپنے نزدیک رکھے گا۔ (ترمذی)

۱۹۷۴- حضرت سعید بن عائذ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غریب مسلمان کبوتروں کی طرح تیزی سے (جنت کی طرف) جا رہے ہوں گے (جب) انہیں کہا جائے گا کہ حساب کے لیے رک جاؤ تو وہ کہیں گے ہم نے کوئی ایسی چیز اٹھائی نہیں رکھی تھی کہ جس کا ہمیں حساب دینا ہو۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے میرے بندوں نے سچ کہا ہے۔ وہ (باقی) لوگوں سے جنت میں متر سال پہلے داخل ہو جائیں گے۔ (اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۹۷۵- ایک صحابی رسولؐ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا غریب مسلمان دولت مندوں سے چار سو سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ راوی کا

الْمُتَعَمَّاتِ تَوَكَّلْ بِهِمْ مَشَارِقُ الْأَرْضِ وَمَغَارِبُهَا يُعْطَوْنَ كُلُّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطَوْنَ كُلُّ الَّذِي لَهُمْ))۔

۱۹۷۳- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَخْبِنِي مَسْكِينًا وَ أَمْتِنِي مَسْكِينًا وَ اخْشَرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا [يَا عَائِشَةُ لَا تُرَدِّي مَسْكِينًا وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ] يَا عَائِشَةُ جَنِّي الْمَسَاكِينِ وَ قَرِّبِيهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ يُقَرِّبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔

۱۹۷۴- وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَائِذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ فَقَرَاءَ الْمُسْلِمِينَ يَزِفُونَ كَمَا تَزِفُ الْحَمَامُ فَيَقَالُ لَهُمْ قِفُوا لِلْحِسَابِ فَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا عَرَكْنَا شَيْئًا نَحَاسِبُ بِهِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: صَدَقَ عِبَادِي. فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِسِتِينَ عَامًا)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۱۹۷۵- وَخَرَجَ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ زَيْدِ الْعَمَى وَ قَدْ وَثَّقَ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ

۱۹۷۳- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب (۳۷)۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۷۴- معجم کبیر طبرانی ۷/۱۶۔

۱۹۷۵- مسند احمد ۵/۳۶۶۔

بیان ہے کہ میں نے کہا حسن بیان کرتے ہیں کہ (وہ) چالیس سال (پہلے داخل ہوں گے) تو انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہؓ سے روایت ہے کہ چار سو سال (پہلے داخل ہوں گے) یہاں تک کہ دولت مند مومن کہے گا کاش میں تنگ دست ہوتا۔ صحابی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے سامنے ان کی علامات ذکر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی مشکل کام ہوتا ہے تو انہیں اس کے لیے بھیج دیا جاتا ہے اور جب کوئی انعامات (کی تقسیم کا موقع) ہو تو انہیں چھوڑ کر دوسروں کو اس کی طرف بھیجا جاتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دروازوں سے ہٹایا جاتا ہے۔ (اس حدیث کو احمد نے زید غمی کی سند کے ساتھ ابو صدیق ثامی سے روایت کیا ہے اور زید غمی کو ثقہ کہا گیا ہے)

۱۹۷۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غریب مسلمان دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ عرصہ پانچ سو سال (پر مشتمل) ہے (ابن حبان، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے) ملاحظہ: قبل ازیں عبد اللہ بن عمرو کی حدیث میں بیان ہوا ہے کہ غریب لوگ دولت مندوں سے چالیس سال پہلے (جنت میں) جائیں گے۔ سعید کی حدیث میں ستر سال بیان ہوا ہے اور اس حدیث میں پانچ سو سال۔ ان احادیث میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ وہ سبقت لے جانے کی مدت میں غربت کے درجات اور اس پر خوش رہنے کے لحاظ سے متفاوت ہوں گے، علاوہ ازیں نیکی اور تقویٰ وغیرہ کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِمِائَةِ عَامٍ)) قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ الْحَسَنَ يَذْكُرُ أَرْبَعِينَ عَامًا فَقَالَ: عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرْبَعِمِائَةِ عَامٍ حَتَّى يَقُولَ الْمُؤْمِنُ الْغَنِيُّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ غَنِيًّا)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُمْ لَنَا بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ: ((هُمْ الَّذِينَ إِذَا كَانَ مَكْرُوهٌ بُعِثُوا إِلَيْهِ وَإِذَا كَانَ نَعِيمٌ بُعِثَ إِلَيْهِ سِوَاهُمْ وَهُمْ الَّذِينَ يُخْجَبُونَ عَنِ الْأَبْوَابِ))

۱۹۷۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ((إِنَّ الْفُقَرَاءَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا)) وَ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ بِسَبْعِينَ عَامًا وَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ. وَ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ وَلَكِنَّ الظَّاهِرَ أَنَّهُمْ يَتَفَاوَتُونَ فِي مَدَةِ السَّبْقِ بِحَسَبِ تَفَاوُثِهِمْ فِي دَرَجَاتِ

۱۹۷۶- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۳/۱- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنياءهم۔

مراتب میں متفاوت ہونے کے اعتبار سے بھی (یہ) مدت مختلف ہوگی) نیز اس میں دیگر وجوہ کا بھی امکان ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۷۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے جنت میں پہلے کون داخل ہوگا؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ غریب مہاجر جن کے ذریعے سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے اور مشکل اوقات میں تحفظ حاصل کیا جاتا ہے، فوت ہوتے وقت ان کی آرزوئیں دل میں ہوتی ہیں، انہیں پورا نہیں کر پاتے۔ فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم آسمان کے باسی اور تیری بہترین مخلوق ہیں، کیا تو ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں اور انہیں سلام کہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ لوگ میری عبادت کیا کرتے تھے، میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کیا کرتے تھے۔ ان کے ذریعے سرحدوں کی حفاظت ہوتی تھی اور مشکل اوقات میں بچاؤ حاصل کیا جاتا تھا۔ جب ان میں سے کسی کو موت آتی تو اس کی خواہش دل میں دھری کی دھری رہ جاتی، اسے پورا نہ کر سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب فرشتے ان کے پاس آتے ہیں اور ہر دروازے سے ان کے پاس پہنچ کر (کہتے ہیں) ”سلامت رہو کیونکہ تم نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، آخرت کا گھر کتنا اچھا ہے۔“ (احمد، بزار، ابن حبان، اس حدیث کی سند صحیح ہے)

۱۹۷۸- انہی (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (جب) تم

الفقر و الرضا به و بحسب تفاوتهم أيضاً في رتب الصلاح ونحوه و يحتمل وجوها أخر والله أعلم .

۱۹۷۷- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((هَلْ تَذَرُونَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ وَتُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارَةُ وَيَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَّتُهُ فِي صَدْرِهِ لِأَنْ يَسْتَطِيعَ لَهَا قَضَاءً لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ: إِيْتُوهُمْ فَخَيَّوْهُمْ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبَّنَا نَحْنُ سَكَّانُ سَمَاوَاتِكَ وَخَيْرُكَ مِنْ خَلْقِكَ أَفَأَمَرْنَا أَنْ نَأْتِيَ هَؤُلَاءَ فَتُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا يَعْبُدُونِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ وَتُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارَةُ وَ يَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَ حَاجَّتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً قَالَ : فَتَأْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذَلِكَ فَيَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَيَغْمُ غُغْمَى الدَّارِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۹۷۸- وَعَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَجْتَمِعُونَ يَوْمَ

۱۹۷۷- مسند احمد ۱۶۸/۲ - مسند بزار (كشف الاستار) ۲۵۶/۴ - صحيح ابن حبان (الاحسان)

قیامت کے دن اکٹھے ہو گئے تو کہا جائے گا اس امت کے غریب لوگ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا انہیں (یعنی غریبوں کو) کہا جائے گا تم نے کیا عمل کیا؟ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمیں آزمایا گیا تھا اور ہم ثابت قدم رہے اور آپ نے مال و دولت اور سلطنت ہمارے علاوہ لوگوں کو دے دی تھی۔ اللہ جل و علا فرمائے گا تم نے سچ کہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تب وہ (باقی) لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور حساب کی سختی ارباب دولت و سلطنت کے لیے باقی رہ جائے گی۔ راوی کا بیان ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اس دن ایمان دار کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ان کے لیے نورانی کرسیاں رکھی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے (اس طرح) یہ دن اہل ایمان کو دن کے ایک گھنٹے سے بھی کم (معلوم) ہو گا۔ (ابن حبان)

الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ: أَيْنَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ: فَيَقَالُ لَهُمْ: مَاذَا عَمِلْتُمْ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا ابْتَلَيْنَا فَصَبَرْنَا وَوَلَّيْنَا الْأَمْوَالَ وَ السُّلْطَانَ غَيْرَنَا فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: صَدَقْتُمْ قَالَ: فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ وَتَبْقَى هَيْدَةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الْأَمْوَالَ وَ السُّلْطَانَ قَالَ: [قَالُوا] فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ: تَوْضَعُ لَهُمْ كُرَاسِيٌّ مِّنْ نُورٍ وَ تُظَلَّلُ عَلَيْهِمُ الْغَمَامُ يَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَقْصَرُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنْ سَاعَةِ مِّنْ نَّهَارٍ) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ .

۱۹۷۹- وَعَنْ أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَةٌ مِّنْ دَخَلَهَا الْمَسْكِينُ وَ أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَ قُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَةٌ مِّنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ: ((الْجَدِّ))

۱۹۷۹- حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو (میں نے دیکھا) کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مسکین لوگ ہیں جب کہ دولت مند لوگ پس زنداں ہیں، لیکن اہل دوزخ کو دوزخ میں جانے کا حکم دے دیا گیا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو (میں نے دیکھا کہ) اس میں داخل ہونے والی زیادہ تر عورتیں ہیں۔ (بخاری-مسلم)

۱۹۸۰- حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہو گیا ہوں دیکھتا ہوں کہ اہل جنت کے بالائی طبقے

۱۹۸۰- وَخَرَجَ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي

۱۹۷۹- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۵۳/۹۔

۱۹۷۹- صحیح بخاری کتاب النکاح، باب (۸۷)۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب اکثر اہل الجنة الفقراء۔

غریب مہاجروں کے ہیں اور دولت مندوں اور عورتوں کی اس میں معمولی تعداد بھی نہیں ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ دولت مندوں کا تو دروازے پر حساب ہو رہا ہے اور گناہوں سے ان کی تطہیر ہو رہی ہے جب کہ عورتوں کو دو سرخ چیزوں سونے اور چاندی نے مشغول کر رکھا ہے۔ (اس حدیث کو ابوالشیخ ابن حبان نے عبد اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامہ سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۹۸۱- حضرت (عبد اللہ) بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے جنت کا معائنہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے رہنے والوں میں زیادہ تر غریب لوگ ہیں اور میں نے دوزخ کا معائنہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں جانے والی زیادہ تر عورتیں ہیں۔ (بخاری- مسلم)

۱۹۸۲- حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! تیرا وہ مومن بندہ جسے تو دنیا میں بہت کم عطا کرتا ہے (اس کا کیا معاملہ ہے؟) آپ نے فرمایا ان کے لیے (یعنی موسیٰ علیہ السلام کے لیے) جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، وہ اس کی طرف دیکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے موسیٰ! یہ ہے جو میں نے ایسے شخص کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے پروردگار! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم اگر کوئی آدمی ہاتھ پاؤں کٹا ہوا ہو اور جب سے تو نے اسے پیدا کیا ہے اس وقت سے

أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتَ أَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَعَالَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَرَأَ الْمُتَهَجِّرِينَ وَإِذَا لَيْسَ فِيهَا أَقَلٌّ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَالنِّسَاءِ فَقِيلَ لِي أَمَّا الْأَغْنِيَاءُ فَإِنَّهُمْ عَلَى الْأَبَابِ يُحَاسِبُونَ وَ يُمَحْصُونَ وَ أَمَّا النِّسَاءُ فَإِنَّهُنَّ هُنَّ الْأُخْرَمَانِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ)).

۱۹۸۱- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَ أَطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۱۹۸۲- وَحَرَجَ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَيُّ رَبِّ عَبْدِكَ الْمُؤْمِنُ تَقَرَّرَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: يَفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا قَالَ: يَا مُوسَى هَذَا مَا أَعْدَدْتُ لَهُ قَالَ مُوسَى: أَيُّ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ وَ جَلَالِكَ لَوْ كَانَ أَقْطَعَ الْيَتِيمِينَ وَ الرَّجُلَيْنِ يُسْحَبُ عَلَى وَجْهِهِ مِنْذُ يَوْمِ

۱۹۸۰- ابوالشیخ کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۹۸۱- صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة میں حضرت عمران بن حصین سے مذکور ہے۔ صحیح مسلم، کتاب الرقاق، باب أكثر أهل الجنة الفقراء۔

۱۹۸۲- مسند احمد ۸۱/۳۔

قیامت تک اسے منہ کے بل چلایا جائے اور اس کا انجام یہ ہو (تو وہ ایسے ہو گا جیسے) اس نے کبھی کوئی تنگی نہ دیکھی ہو۔ آپ نے فرمایا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تیرا کافر بندہ جسے تو وسیع و عریض دنیا عنایت کرتا ہے (اس کا انجام کیا ہے)؟ آپ نے فرمایا پھر ان کے سامنے دوزخ کا دروازہ کھل جاتا ہے اور انہیں کہا جاتا ہے اے موسیٰ! یہ ہے جو میں نے اس کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے پروردگار! مجھے تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم ہے، اگر یہ شخص جب سے تو نے اسے پیدا کیا ہے قیامت تک دنیا میں رہے اور اس کا یہ انجام ہو، یہ ایسے ہو گا جیسے اس نے کبھی کوئی انعام نہیں دیکھا۔ (اس حدیث کو احمد نے ابن لہیعہ عن دراج عن ابی الیثم عن ابی سعید سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۱۹۸۳- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کا بیان ہے کہ میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ سورج طلوع ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کچھ ایسے لوگ قیامت کے دن آئیں گے کہ ان کا نور سورج کی طرح ہو گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ہم لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا (تم) نہیں ہو، تمہارے لیے تو بہت بڑا ثواب ہے لیکن وہ ایسے غریب مہاجر ہیں جو زمین کے مختلف علاقوں سے اکٹھے ہوں گے۔ (احمد طبرانی اس کی سند اچھی ہے) نیز طبرانی نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ آپ نے فرمایا غرباء کو مبارک ہو، عرض کیا گیا غرباء کون ہیں؟ آپ نے فرمایا (غرباء) ایسے نیک لوگ ہیں جو تعداد میں کم ہیں، برے لوگوں میں رہتے ہیں، ان کی بات ٹھکرانے

خَلَقْتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ كَانَ هَذَا مَصِيرُهُ لَمْ يَرْ بؤْسًا قَطُّ قَالَ: ثُمَّ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّ رَبِّ غَنَمِكَ الْكَافِرُ تَوَسَّعَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ: لِيَفْتَحْ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ فَيَقَالَ لَهُ: يَا مُوسَى هَذَا مَا أَغْنَيْتُكَ لَكَ فَقَالَ مُوسَى: أَيُّ رَبِّ وَ عَزَيْتُكَ وَ جَلَلَتْ لَوْ كَانَ فِي الدُّنْيَا مِنْذُ خَلَقْتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ كَانَ هَذَا مَصِيرُهُ كَانَ لَمْ يَرْ خَيْرًا قَطُّ))

۱۹۸۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: ((يَأْتِي قَوْمٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُورُهُمْ كَنُورِ الشَّمْسِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَحْنُ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((لَا وَ لَكُمْ خَيْرٌ كَثِيرٌ وَ لَكِنَّهُمْ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ يُخْشَرُونَ مِنْ أَفْطَارِ الْأَرْضِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَ زَادَ ثُمَّ قَالَ: ((طَوَيْتُ لِلْغُرَبَاءِ قَبِيلَ مِنَ الْغُرَبَاءِ قَالَ: نَاسٌ صَالِحُونَ قَلِيلٌ فِي نَاسٍ سَوَاءٍ

۱۹۸۳- مسند احمد ۱۷۷/۲۔ بخاری نے مجمع الزوائد (۲۰۹/۱۰) میں کہا ہے: ”اے احمد اور طبرانی نے (مجم کبیر اوسط میں) ذکر کیا ہے“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجمع اوسط اور کبیر دونوں میں نہیں مل سکی۔

والے ان کی بات ماننے والوں سے بہت زیادہ ہیں۔
 ۱۹۸۴- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا دو مومنوں کی جنت کے دروازے پر ملاقات ہوئی۔ ایک مومن دولت مند تھا اور دوسرا غریب۔ دونوں دنیا میں (رہتے) تھے۔ غریب کو جنت میں داخل کر دیا گیا اور دولت مند کو جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا روک لیا گیا۔ پھر اسے (بھی) جنت میں داخل کر دیا گیا۔ غریب کی اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے اس سے پوچھا میرے بھائی تمہیں کس چیز نے روک لیا تھا، تمہیں اتنی دیر روک لیا گیا تھا کہ مجھے تمہارا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ وہ کہے گا اے میرے بھائی! مجھے تمہارے بعد سختی کے ساتھ خوفناک اور ناپسندیدہ حالت میں روک لیا گیا تھا۔ میں تم تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکا جب تک میرا اس قدر پسینہ نہیں بہہ گیا کہ جسے اگر ایک ہزار تلخ بوٹیاں چرنے والے اونٹ چسکیں تو خوب سیر ہو کر واپس ہوں۔ (احمد اس کی سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۹۸۵- حضرت ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں فوت کر اور مجھے مسکینوں کے حلقے میں سے اٹھانا۔ (ابن ماجہ، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے) حاکم نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ بد بختوں کا بد بخت وہ ہے جس کے لیے دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب

مَنْ يَغْنِيهِمْ أَكْثَرُ مِنْ يُطِيعُهُمْ)).
 ۱۹۸۴- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْفَقِيرُ مُؤْمِنَانِ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مُؤْمِنٌ غَنِيٌّ وَ مُؤْمِنٌ فَقِيرٌ كَانَ فِي الدُّنْيَا فَأَدْخِلَ الْفَقِيرُ الْجَنَّةَ وَ حُسَيْنُ الْغَنِيِّ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُحْبَسَ ثُمَّ أَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَلَقِيَهُ الْفَقِيرُ فَقَالَ: يَا أَخِي مَاذَا حَبَسَكَ وَاللَّهِ لَقَدْ حُبِسْتُ حَتَّى خِفْتُ عَلَيْكَ فَيَقُولُ: يَا أَخِي إِنِّي حُبِسْتُ بِعَذَابِكَ مَحْبَسًا فَطَيَعْتُكَ كَرِهًا مَا وَصَلْتُ إِلَيْكَ حَتَّى سَأَلَ مِنِّي [الْعَرَقُ] مَا لَوْ وَرَدَهُ أَلْفُ بَعِيرٍ كُلُّهَا أَكَلَتْهُ حَمَضٌ لَصَدَرَتْ عَنْهُ رِوَاءٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رَجَّاهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ: ((الْفَضِيحُ)) [بِفَتْحِ الْفَاءِ بَعْدَهَا ضَادٌ مُغْفَحَةٌ] هُوَ الشَّيْبُ الْمَهُولُ وَ ((الْحَمَضُ)) بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهِمْلَةِ وَ إِسْكَانِ الْمِيمِ وَ بِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ مَا مَلَحَ وَ أَمُرٌ مِنَ النَّبَاتِ.
 ۱۹۸۵- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَخِيْنِي مَسْكِينًا وَ تَوَلَّيْنِي مَسْكِينًا وَ احْشَرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسْكِينِينَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَ زَادَ ((وَ إِنْ أَشْفَى الْأَشْقِيَاءَ مِنْ اجْتِمَاعِ

۱۹۸۴- مسند احمد ۱/۳۰۴۔

۱۹۸۵- سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب محالمة الفقراء- مستدرک حاکم ۴/۳۲۲۔ ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

دونوں جمع ہو گئے۔

عَلَيْهِ لَقَرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْآخِرَةِ)).

۱۹۸۶- عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے لوگو! تمہیں (معیشت کی) جنگی ناجائز طریقے سے رزق حاصل کرنے پر نہ اسائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے اے اللہ! مجھے غریبی کی حالت میں فوت کرنا، مجھے دولت مندی کی حالت میں فوت نہ کرنا اور مجھے مسکینوں کے حلقے میں اٹھانا۔ بعض راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اور نہ ہی مجھے دولت مندوں کے حلقے میں اٹھانا، پر لے درجے کا بد بخت وہ شخص ہے جس کے لیے دنیا کی غریبی اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو گئے۔

۱۹۸۶- وَرَوَى أَبُو الشَّيْخ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَحْمِلَنَّكُمْ الْمُسْرَةَ عَلَى طَلَبِ الرِّزْقِ مِنْ غَيْرِ حِلٍّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ تَوَفَّنِي فَقِيرًا وَلَا تَوَفَّنِي غَنِيًّا وَاحْشُرْنِي فِي زُمَرَةِ الْمَسَاكِينِ)) زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ ((وَلَا تَحْشُرْنِي فِي زُمَرَةِ الْأَغْنِيَاءِ فَإِنِ اشْفَى الْأَشْقِيَاءَ مِنْ اجْتِمَاعِ عَلَيْهِ لَقَرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْآخِرَةِ)).

۱۹۸۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس کی آمدنی کم ہو اور اہل و عیال زیادہ ہوں اور نماز بہتر ہو اور مسلمانوں کی غیبت نہ کرے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ان دو (انگلیوں) کی مانند آئے گا۔ (ابویطی)

۱۹۸۷- وَخَرَجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَلَّ مَالُهُ وَكَثُرَتْ عِيَالُهُ وَحَسُنَتْ صَلَاتُهُ وَلَمْ يَغْتَبِ الْمُسْلِمِينَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ مَعِي كَهَاتَيْنِ)).

۱۹۸۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں سب سے زیادہ شان و شوکت والے آدمی کو دیکھ۔ وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا تو ایک شخص خوبصورت قبا پہنے ہوئے تھا۔ میں نے عرض کیا (وہ) یہ ہے۔ آپ نے مجھے فرمایا مسجد میں کم ترین آدمی کو دیکھ۔ وہ کہتے ہیں میں نے

۱۹۸۸- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((انْظُرْ أَرْفَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ)) قَالَ: فَظَنَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قُلْتُ: هَذَا قَالَ: قَالَ لِي: ((انْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ)) قَالَ: فَظَنَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ

۱۹۸۶- ابوالشیخ کی کتاب نہیں مل سکی۔

۱۹۸۷- ابویطی کے ہاں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ البتہ لٹمی نے مجمع الزوائد (۲۵۶/۱۰) میں یہ حدیث ذکر کی ہے لیکن اس کا خروج ذکر نہیں کیا۔

عرض کیا (وہ) یہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حلفاً کہتا ہوں کہ یہ شخص قیامت کے روز اس جیسے روئے زمین سے بھرے ہوئے آدمیوں سے بہتر ہوگا۔ (احمد، ابن حبان، احمد کی سند کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۹۸۹- (حضرت ابو ذرؓ) سے ہی روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! کیا تمہارا خیال ہے کہ کثرت دولت ہی مال داری ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہاں۔ آپ نے فرمایا تب تو تم قلت دولت کو غریبی سمجھتے ہو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ایسے ہی ہے۔ آپ نے فرمایا (اصل) دولت مندی دل کی دولت مندی ہے اور (اصل) غربت دل کی غربت ہے۔ پھر آپ نے مجھ سے ایک قریشی آدمی کے متعلق پوچھا اور فرمایا کیا تم اسے جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہاں (جانتا ہوں) آپ نے فرمایا اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا وہ جب کوئی چیز مانگتا ہے، اسے مل جاتی ہے اور جب (کسی کے پاس) آتا ہے اسے اندر آنے دیا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں پھر آپ نے مجھ سے اہل صفہ میں سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا اور فرمایا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں تو اسے نہیں جانتا۔ پھر آپ ﷺ اس کا حلیہ اور علامات بیان کرتے رہے، حتیٰ کہ میں نے اسے پہچان لیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا وہ اہل صفہ میں سے ایک مسکین آدمی ہے۔ آپ فرمانے لگے وہ روئے زمین کے

عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ قَالَ : قُلْتُ : هَذَا قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَهَذَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ غَيْرُهُمَا .

۱۹۸۹- وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى)) قُلْتُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : ((فَتَرَى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ)) قُلْتُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : ((إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ)) ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ : ((هَلْ تَعْرِفُ فَلَانًا)) قُلْتُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ : ((قَالَ فَكَيْفَ تَرَاهُ أَوْ تَرَاهُ)) قُلْتُ : إِذَا سَأَلَ أُعْطِيَ وَ إِذَا حَضَرَ أُدْخِلَ قَالَ : ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَقَالَ : ((هَلْ تَعْرِفُ فَلَانًا)) قُلْتُ : لَا وَ اللَّهُ مَا أَعْرِفُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا زَالَ يُحَلِّيهِ وَ يَنْعَتُهُ حَتَّى عَرَفْتُهُ فَقُلْتُ : قَدْ عَرَفْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : ((فَكَيْفَ تَرَاهُ)) قُلْتُ هُوَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَقَالَ : ((هُوَ خَيْرٌ مِنْ طِلَاعِ الْأَرْضِ مِنَ الْآخِرِ)) قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا يُعْطَى مِنْ بَعْضِ مَا يُعْطَى الْآخَرُ فَقَالَ : ((إِذَا أُعْطِيَ خَيْرًا

سیلاب بھرے اس جیسے آدمیوں کی تعداد سے بھی بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جہاں سے دوسرے آدمیوں کو ملتا ہے وہاں سے کچھ رزق اسے کیوں نہیں مل جاتا؟ آپ نے فرمایا جب اسے دولت ملتی ہے تو یہ اس کا مستحق ہوتا ہے اور جب یہ اس سے محروم رہتا ہے تو اسے نیکی ملتی ہے۔ (ابن حبان)

فَهُوَ أَفْهَلُ وَ إِذَا حُرِفَ عَنْهُ فَقَدْ أُغْطِيَ حَسَنَةً)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۱۹۹۰- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپ نے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے کہا اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا واللہ! یہ تو بڑے خاندانی لوگوں میں سے ہے اگر یہ (کسی کے ہاں) شادی کرنا چاہے تو اس کی شادی ہو جائے گی اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول ہو جائے گی (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر ایک اور آدمی گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو مسلمانوں میں سے غریب آدمی ہے۔ اس کی حالت یہ ہے کہ اگر شادی کرنا چاہے تو اس کی شادی نہیں ہوگی اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش نہیں مانی جائے گی۔ اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی اس جیسے زمین بھر آدمیوں سے بہتر ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۹۹۰- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: ((مَا رَأَيْتُكَ لِي هَذَا)) فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ حَاطَبَ أَنْ يَنْكِحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا رَأَيْتُكَ لِي هَذَا)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ حَاطَبَ أَنْ لَا يَنْكِحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ: أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذَا خَيْرٌ مِنْ مَلَأَ الْأَرْضَ مِثْلَ هَذَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ((حَرِيٌّ)) هُوَ بَفَتْحِ الْحَاءِ الْمَهْمَلَةِ وَ كَسْرِ الرَّاءِ وَ تَشْدِيدِ الْيَاءِ أَيْ حَقِيقٌ وَ جَدِيرٌ.

۱۹۹۱- حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دو چیزوں کو آدم کا بیٹا برا سمجھتا ہے (ایک) موت کو جب کہ موت اس کے لیے آزمائش

۱۹۹۱- وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِثْنَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ وَ الْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ

۱۹۹۰- صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین کتاب الرقائق، باب فضل الفقر - صحیح مسلم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ اسی طرح مزنی نے تحفۃ الاشراف میں اسے بخاری اور ابن ماجہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

سے بہتر ہے اور کم مال و دولت کو جب کہ کم مال و دولت کا حساب بھی کم ہو گا۔ (احمد، اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۹۹۲- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہو گیا۔ دوزخ نے کہا میرے ہاں بڑے بڑے سرکش اور متکبر لوگ ہیں۔ جنت نے کہا میرے ہاں کمزور اور مسکین مسلمان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کے درمیان یہ فیصلہ فرمایا کہ جنت تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعے میں جس پر چاہوں گا مہربانی کروں گا اور دوزخ تو میرا عذاب ہے جسے چاہوں گا میں تیرے ذریعے عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرتا میرے ذمے ہے۔ (مسلم)

۱۹۹۳- حضرت حارث بن وہبؒ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کیا میں تمہیں جنتیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر کمزور، دست سوال دراز کرنے سے بچنے والا ایسا شخص جو حلقاً کوئی بات کہہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا کرے (جنتی ہے اور فرمایا) کیا میں تمہیں دوزخیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ فرمایا ہر سرکش، دولت مند، بخیل اور متکبر آدمی (دوزخی ہے)۔ (بخاری، مسلم)

وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَ قِلَّةَ الْعَمَالِ أَقْلُ لِلْحِسَابِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

۱۹۹۲- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اخْتَبَجَتِ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: فِي الْجَبَّارُونَ وَ الْمُتَكَبِّرُونَ وَ قَالَتِ الْجَنَّةُ فِي ضِعْفَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَمَسَاكِينِهِمْ فَقَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّكَ الْجَنَّةُ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ وَ إِنَّكَ النَّارُ عَذَابِي أَعَذَّبُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ وَ لِكُلِّكُمَا عَلَيَّ مَلُؤَهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۹۳- وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالَ: كُلُّ عُتْلٍ جَوَاطِبِ مُسْتَكْبِرٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ: ((الْعُتْلُ)) بضم العين و التاء جميعا و تشديد اللام هو الغليظ الجافى و ((الجَوَاطِبُ)) بفتح الجيم و تشديد الواو و بالطاء المعجمة هو الجموع المنوع. و قيل الضخم المختال في مشيته و قيل القصير البطين.

۱۹۹۴- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان

۱۹۹۲- صحيح مسلم كتاب الحق و صفة نعيمها باب النار يدخلها الجبارون.

۱۹۹۳- صحيح بخاری كتاب التفسير باب "عتل بعد ذالك زعيم" صحيح مسلم كتاب الحنة و صفة نعيمها باب النار يدخلها الجبارون.

ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، دوزخی ہر وہ شخص ہے جو دولت مند، بخیل، متکبر ہے اور اہل جنت کمزور اور مغلوب لوگ ہیں۔ (احمد، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْفَرِي جَوَاطِبِ مُسْتَكْبِرٍ جَمَاعٍ مَنَاعٍ وَ أَهْلُ الْخَنَةِ الضُّعَفَاءُ وَالْمَقْلُوبُونَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ: ((الْجَعْفَرِيُّ)) بفتح الجيم و إسكان العين المهملة وبالطاء المعجمة هو المتفخ بما ليس عنده.

۱۹۹۵- حضرت معاذ بن جبلؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا ہر کمزور اور نادار، پچھے پرانے کپڑوں والا (مسلمان) آدمی جس کی پردائیں نہیں کی جاتی (لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر پسندیدہ ہے) کہ اگر خلفاء اللہ تعالیٰ سے کوئی کام کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا فرمائے۔ (ابن ماجہ، اس کی سند متابعت میں حسن ہے)

۱۹۹۵- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أَخْبِرُكُمْ عَنْ مَلُوكِ الْخَنَةِ)) قُلْتُ: بَلَى قَالَ: ((كُلُّ رَجُلٍ ضَعِيفٍ مُسْتَضْعَفٍ ذُو طِمْرَيْنِ لَا يُؤْتِيهِ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِابْتِرَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ فِيهِ الْمُتَابَعَاتِ: ((الطِمْرُ)) بكسر الطاء هو الثوب الخلق.

۱۹۹۶- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت سے پر آگندہ حالت والے، غبار آلود، دروازوں سے ہٹا دیئے جانے والے اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ خلفاء اللہ تعالیٰ سے کوئی کام کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمائے۔ (مسلم)

۱۹۹۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رُبُّ أَشْعَثَ أَغْبَرُ مَذْفُوعٌ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِابْتِرَةٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۹۷- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بہت سے پر آگندہ حالت والے، غبار آلود، پچھے پرانے کپڑے پہنے والے، لوگوں کے دروازوں سے ناکام و نامراد واپس کر دیئے جانے

۱۹۹۷- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((رُبُّ أَشْعَثَ أَغْبَرُ ذُو طِمْرَيْنِ مَصْفَحٌ عَنْ أَبْوَابِ النَّاسِ))

۱۹۹۳- مسند احمد ۱/۲۶۹- مستدرک حاکم ۱/۲۶۹- ذہبی نے اس کی صحت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۱۹۹۵- کتاب الزہد، باب من لا یؤبہ لہ۔

۱۹۹۶- صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب فضل الضعفاء والعاملین۔

والے (اللہ کے بندے) ایسے ہیں کہ اگر وہ حلقہ اللہ تعالیٰ سے کوئی کام کہہ دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمائے۔ (طبرانی، اس کی سند پہلی حدیث سے مل کر حسن ہے)

۱۹۹۸- حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم میں سے کوئی شخص ان سے ایک دینار مانگے تو وہ نہیں دے سکیں گے، اگر ان سے ایک درہم مانگے تو وہ بھی نہ دے سکیں گے (یہاں تک کہ) اگر ایک پیسہ مانگیں تو وہ نہیں دے سکیں گے (لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق اس قدر پختہ ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت بھی دے دے گا۔ وہ مجھے پرانے کپڑوں والے ہیں، ان کی پروا نہیں کی جاتی۔ وہ اللہ تعالیٰ سے حلقہ کوئی کام کہہ دیں تو وہ اسے ضرور پورا فرمائے۔ (طبرانی، اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

۱۹۹۹- زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ مسجد کی طرف گئے اور انہوں نے دیکھا کہ حضرت معاذؓ رسول اللہ ﷺ کی قبر کے پاس رو رہے ہیں۔ فرمانے لگے کہ تمہیں کیا چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے کہا (مجھے) ایک حدیث (رلا رہی ہے) جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا معمولی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے دشمنی کی وہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کے لیے

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِابْتُوءَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا قَبْلَهُ.

۱۹۹۸- وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَوْ جَاءَ أَحَدُكُمْ يَسْأَلُهُ دِينَارًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَوْ سَأَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَوْ سَأَلَهُ فَلَسًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَوْ سَأَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ ذَا طِمْرَيْنِ لَا يُؤْتَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِابْتُوءَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ الصَّحِيحُ.

۱۹۹۹- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّرُ فَقَالَ: مَا تَكْبُرُ قَالَ: حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمَيَمُوزُ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ

۱۹۹۷- معجم اوسط طبرانی ۴۷۵/۱۔ بخاری نے مجمع الزوائد (۲۶۶/۱۰) میں کہا ہے: اس کی سند میں عبد اللہ بن موسیٰ بخاری کو ثقہ کہا گیا ہے اور باقی راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ اس کے علاوہ جاریہ بن حرم راوی کو ضعیف ہونے کے باوجود ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔“

۱۹۹۸- بخاری نے مجمع الزوائد (۲۶۶/۱۰) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے معجم اوسط میں بیان کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں“ معجم اوسط طبرانی ۳۴۷/۳۔

۱۹۹۹- سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب ما ترجی له السلامة من الفتن، یوصی نے زوائد میں کہا ہے: ”اس کی سند میں عبد اللہ بن لہیعہ ضعیف ہے۔“ مستدرک حاکم ۴/۱۔

میدان میں آگیا، یقیناً اللہ تعالیٰ نیک، پرہیزگار، گم نام لوگوں کو پسند کرتا ہے، جن کی عدم موجودگی کا احساس نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو وہ نامعلوم رہتے ہیں، ان کے دل (ایسے ہیں جیسے) اندھیرے میں چراغ، ہر جہالت و ظلمت کیدہ سے نکل جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس میں کوئی خالی نہیں)

۲۰۰۰۔ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک میرے اولیاء میں سے سب سے قابل رشک وہ مومن ہے جو (دنیا کے ساز و سامان سے) ہلکا چھلکا ہے، نماز میں اس کا خاصہ حصہ ہے، اپنے رب کی عبادت بطریق احسن سرانجام دیتا ہے اور لوگوں سے اوچھل رہ کر بھی اس کی اطاعت کرتا ہے۔ لوگوں میں گم نام ہے، انگلیوں کے ساتھ اس کی طرف اشارہ نہیں کیا جاتا۔ اگر اس کی روزی پوری پوری بھی ہو تو وہ اس پر بھی صبر کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے (زمین کو) کرید اور فرمایا اسے جلدی موت آئی، اس کے رشتہ دار دوست و احباب بھی کم تھے اور وراثت بھی معمولی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۰۱۔ حضرت براء بن عازبؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں اپنی خواہش پوری کر لی اس کے اور اس کی آخرت کی خواہش کے درمیان رکاوٹ پیدا کر دی گئی اور جس نے اپنی نگاہیں (دنیا میں)

لَقَدْ بَارَزَ اللَّهُ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ [الْأَخْيَاءَ] الَّذِينَ إِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُغْرَفُوا قُلُوبُهُمْ مَصَانِيحُ الدُّجَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبَاءٍ مُظْلِمَةٍ) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ وَ لَا عِلَّةَ لَهُ.

۲۰۰۰۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمْؤَمِنْ خَفِيفُ الْحَادِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَ كَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَإِنْ كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا لَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَفَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ: غُجِّلَتْ مَبِيتُهُ قُلْتُ يَوْمَئِذٍ قُلْ تَوَاتَّاهُ) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۲۰۰۱۔ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَضَى نَهْمَتَهُ فِي الدُّنْيَا حِيلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ شَهَوَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَ مَنْ مَدَّ

۳۰۰۰۔ ترمذی ۵۷۵/۴ کتاب الزہد باب مجاء فی الکفاف والصبر علیہ۔ ابن ماجہ ۱۳۷۹/۲ کتاب الزہد باب من لا یوبہ لہ۔ بصری نے الزوائد میں کہا کہ ابوب بن سلیمان کی وجہ سے ضعیف ہے اور صدقہ بن عبد اللہ کے ضعیف ہونے پر تو تمام علماء متفق ہیں۔ امام ترمذی نے اسے ایک دوسری سند سے بھی روایت کیا ہے اور اسے حسن بھی کہا ہے۔ مستدرک حاکم ۱۲۳/۴ اور انہوں نے کہا کہ اس کی سند شامیوں کے نزدیک صحیح ہے اور اسے روایت نہیں کیا۔ ذہبی نے کہا نہیں بلکہ وہ بھی اسے ضعیف ہی کہتے ہیں۔

عیش و عشرت کرنے والوں کی طرف لگائیں وہ آسمانوں کی بادشاہت میں رسوا ہو گیا اور جو شخص انتہائی مشکل سے گزارے پر اچھی طرح ثابت قدم رہا، اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں اس کی مرضی کے مطابق رہائش دے گا۔ (طبرانی، اساعیل بن عمرو بجلی کے علاوہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ ابن حبان کے بغیر کسی اور محدث نے اسے ثقہ نہیں کہا، واللہ اعلم)

۲۰۰۲۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! جو تجھ پر ایمان لایا اور جس نے یہ گواہی دی کہ میں تیرا پیغمبر ہوں اس کے ہاں اپنی ملاقات کو پسندیدہ اور اپنی تقدیر کو آسان کر اور اسے دنیا (کامال و متاع) کم دے اور جو شخص نہ تجھ پر ایمان لایا اور نہ یہ گواہی دی کہ میں تیرا رسول ہوں، اس کے ہاں نہ اپنی ملاقات کو پسندیدہ بنا اور نہ اپنی تقدیر کو آسان کر اور اسے زیادہ سے زیادہ دنیا (کامال و متاع) عنایت کر۔ (طبرانی، ابن حبان) ابن ماجہ نے بھی اس کے ہم معنی حدیث عمرو بن غیلان ثقفی سے روایت کی ہے۔

عَنْهُ إِلَى زِينَةِ الْمُتَرَفِينَ كَانَ مَهِينًا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْقُوَّةِ الشَّدِيدَةِ صَبْرًا جَمِيلًا أَسْكَنَهُ اللَّهُ مِنَ الْفِرْدَوْسِ حَيْثُ شَاءَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ رَجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَمْرٍو الْبَحْلِيَّ فَلَمْ [أَر] مِنْ وَثْقَةٍ غَيْرِ ابْنِ جَبَّانٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

۲۰۰۲۔ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ بِكَ وَ شَهِدَ أَنِّي رَسُولُكَ فَحَبَّبَ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَ سَهَّلَ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَ أَقْبَلَ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ وَ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُكَ فَلَا تُحِبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَ لَا تُسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَ تَكْثِرْ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ ابْنُ جَبَّانٍ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بَنِي خُوَيْرٍ مِنْ حَدِيثِ [عَمْرٍو] بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ .

دنیا سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا ثواب

ثواب من زهد في الدنيا و
أقبل على الله تعالى [عَزَّوَجَلَّ]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”لوگوں کے لیے نفسانی خواہشوں کی چیزوں کو زینت دی گئی ہے جیسے عورتیں اور بیٹے اور جمع کئے ہوئے خزانے سونے اور چاندی کے اور نشان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿زِينَتٍ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَ النَّبِيِّنَ وَ الْفَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِصَّةِ

۲۰۰۱۔ معجم صغیر طبرانی ۲/۲۶۶۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۲۴۸/۱۰) میں کہا ہے: ”اس کی سند میں اساعیل بن عمرو بجلی کو ابن حبان نے ثقہ کہا ہے اور باقی محدثین نے ضعیف باقی راوی صحیح بخاری والے ہیں۔“
۲۰۰۲۔ معجم کبیر طبرانی ۳۱۳/۱۸۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۲۸۶/۱۰) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲/۱۵۱۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد باب فی المکثرین۔ بصری نے زوائد میں کہا ہے: ”اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں اور یہ روایت مرسل ہے۔“

دار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانا تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ تو کہہ کیا میں تم کو اس سے بہت ہی بہتر چیز بتاؤں؟ تقویٰ والوں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہرں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے سب بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں۔“

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْخَزَائِرِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَتَابِ قُلْ أَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذَلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ

[ال عمران: ۱۴-۱۵]

اور فرمایا: ”اور دنیاوی زندگی تو کچھ بھی نہیں بجز لہو و لعب کے اور پھلا گھر متقیوں کے لیے بہتر ہے۔ کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلِلذَّارِ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ [الانعام: ۳۲]

اور فرمایا: ”ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بھی میان کر جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کو روئیدگی ملتی ہے پھر آخر کار وہ چوراہو جاتی ہے جسے ہوا اٹھائے لے پھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مال و اولاد تو دنیا کی ہی زینت ہے ہاں البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک از روئے ثواب اور آئندہ کی اچھی توقع کے بہت ہی عمدہ ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَّاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا أَمْوَالٌ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمْلًا﴾ [الكهف: ۵۰-۴۶]

اور فرمایا: ”دنیا کی یہ زندگی تو محض کھیل تماشا ہے۔ البتہ سچی زندگی تو آخرت کا گھر ہے۔ اگر یہ جانتے ہوتے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِمْ الْحَيَاةُ الْخَالِدَةُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ [العنكبوت: ۶۴]

اور فرمایا: ”تمہارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے باقی ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ﴾ [النحل: ۹۶]

اور فرمایا: ”تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ صرف دنیا کی زندگی کا سامان اور اسی کی رونق ہے ہاں اللہ تعالیٰ کے پاس جو ہے وہ بہت ہی بہتر اور دیرپا ہے کیا تم نہیں سمجھتے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَوْفَيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾

[القصاص: ۶۰]

وَقَالَ تَعَالَى: فِي قِصَّةِ قَارُونَ ﴿۱﴾ فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۲﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيَلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنَ عَامَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلْقَاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ ﴿۳﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿۴﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۵﴾

[القصاص: ۷۹-۸۰، ۸۳]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿۱﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغُرُورُ ﴿۲﴾ [فاطر: ۵]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿۱﴾ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهْبِجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَ

اور قارون کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”قارون پوری آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے مجمع میں نکلا، تو زندگانی دنیا کے متوالے کہنے لگے کاش! کہ ہمیں بھی کسی طرح وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے یہ تو بڑا ہی قسمت کا دھنی ہے۔ ذی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کہ افسوس بہتر چیز تو وہ ہے جو بطور ثواب انہیں ملے گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور مطابق سنت عمل کریں۔ یہ بات انہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے جو صبر و سہار والے ہوں“ اور فرمایا: ”آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں پر ہمیز گاروں کے لیے نہات ہی عمدہ انجام ہے۔“

اور فرمایا: ”کوگو! تم پر جو انعام اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں انہیں یاد رکھو۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں الٹے جاتے ہو؟“

اور فرمایا: ”خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل و تماشائزینت اور آپس میں فخر و غرور اور مال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے تئیں زیادہ بتلانا ہے۔ جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو زرد رنگ دکھائی دینے لگتی ہے پھر تو بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہیں اور اللہ کی مغفرت اور رضامندی ہے دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے اسباب کے اور کچھ بھی نہیں آؤ دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے یہ ان کے لیے بنائی گئی ہے جو اللہ

اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾

[الحديد : ۲۰-۲۱]

پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔“

دنیا سے بے رغبت رہنے والوں کے ثواب اور دنیا میں غافل رہنے والوں کی تحقیر کے متعلق بہت سی آیات ہیں۔ توفیق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے۔

وَالْآيَاتُ فِي ثَوَابِ الزَّاهِدِينَ وَبَيَانِ حَقَارَةِ الْغَافِلِينَ كَثِيرَةٌ جِدًّا وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ لَا رَبَّ غَيْرُهُ.

۲۰۰۳- حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہو کر رہو، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو کر رہو لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔ (ابن ماجہ، بیہقی اور دیگر محدثین نے اسے ذکر کیا ہے اور ان کی سندیں ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں۔ اس طرح یہ حدیث حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے واللہ اعلم)

۲۰۰۴- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحْبَبَنِي اللَّهُ وَ أَحْبَبَنِي النَّاسُ فَقَالَ : ((اَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ وَ اَزْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ غَيْرُهُمَا وَ أَسَانِيدُهُمْ يُعْضَدُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَصِيرُ إِلَى حَدِّ الْحَسَنِ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ.

۲۰۰۳- حضرت ابراہیم بن ادھم کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جسے سرانجام دینے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ نے فرمایا جس عمل کی بنا پر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا وہ ہے دنیا سے بے رغبت ہو کر رہنا اور رہا وہ عمل جس کی بنا پر لوگ تجھ سے محبت کریں گے تو وہ یہ ہے کہ جو تیرے ہاتھ میں دنیا کا ایندھن۔ (یعنی

۲۰۰۴- وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَدَمَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُحِبُّنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَ يُحِبُّنِي النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((أَمَا الْعَمَلُ الَّذِي يُحِبُّكَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَالْزُهْدُ فِي الدُّنْيَا وَ أَمَا الْعَمَلُ الَّذِي يُحِبُّكَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَالْبُزْدُ إِلَيْهِمْ مَا فِي يَدَيْكَ مِنَ الْخَطَامِ))

۲۰۰۳- سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الزہد فی الدنیا۔ بوسیری نے زوائد میں کہا ہے: ”اس کی سند میں خالد بن عمرو ضعیف بلکہ بالاتفاق ضعیف اور وضع حدیث کے ساتھ متعمم ہے۔ الآداب للبیہقی ص ۱۶۵ میں یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر سے مذکور ہے۔

۲۰۰۴- الآداب للبیہقی ص ۱۶۶ میں یہ حدیث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ابن ابی الدنیاء کی کتاب میں مل سکی۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا هَكَذَا مُعْضَلًا وَ رَوَاهُ النَّيْهَقِيُّ وَ غَيْرُهُ عَنْ ابْنِ آدَهَمَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ الْحَدِيثَ وَ هَذَا مُرْسَلٌ .

ساز و سامان) ہے اسے ان کی طرف پھینک دے (۱) ابن ابی الدنیاء نے اسی طرح معضل روایت کیا ہے، جب کہ بتیقلی اور دیگر محدثین نے اسے ابن اوشم عن منصور عن ربیع بن حراش سند کے ساتھ مرسل ذکر کیا ہے۔

۲۰۰۵- وَحَرَّجَ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا تَزِينُ الْأَنْبَرُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا)).

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ دنیا سے بے رغبتی جیسی کسی اور چیز کے ساتھ مزین نہیں ہوئے۔ (ابویعلیٰ)

۲۰۰۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يُرَبِّحُ الْقَلْبَ وَ الْجَسَدَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَابَّاسٍ بِهِ.

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا سے اعراض دل اور جسم (دونوں) کو سکون بخشتا ہے۔ (طبرانی، اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

۲۰۰۷- وَحَرَّجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ غَرَّوَجَلٌ نَاجِي مُوسَى بِمِائَةِ أَلْفٍ وَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ كَلِمَةٍ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَلَمَّا سَمِعَ مُوسَى كَلَامَ الْآدَمِيِّينَ مَقْتَهُمْ لِمَا وَقَعَ فِي مَسَامِعِهِ مِنْ كَلَامِ الرَّبِّ جَلَّ وَ عَزَّ وَ كَانَ فِيمَا نَاجَاهُ بِهِ أَنْ قَالَ: يَا مُوسَى إِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعْ لِي الْمُتَصَنُّعُونَ بِمِثْلِ الزُّهْدِ لِي

حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مناجات کے دوران تین دنوں میں ایک لاکھ چالیس ہزار الفاظ کہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے انسانوں کی باتیں سیں تو چونکہ آپ رب العزت کی باتیں سنتے رہے تھے اس لیے ان کے کلام کو ناپسند کیا۔ جو باتیں انہوں نے باری تعالیٰ سے مناجات کے دوران سیں ان میں سے (ایک) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! میری خاطر تکلف کرنے والوں نے کوئی ایسی چیز کے ساتھ تکلف نہیں کیا جو دنیا سے

۲۰۰۵- ٹیپٹی نے مجمع الزوائد (۲۸۶/۱۰) میں کہا ہے: ”اسے ابویعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سلیمان شاذ کوئی ہے اور وہ متروک ہے“ مجھے (یعنی محقق کی) سند ابویعلیٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۲۰۰۶- ٹیپٹی نے مجمع الزوائد (۲۸۶/۱۰) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کے ایک راوی احمد بن سوار کی حالت کاظم نہیں ہو سکا اور باقی راویوں میں سے کچھ راوی معمولی ضعف کے باوجود ثقہ قرار دیئے گئے ہیں“ مجھے (یعنی محقق کو) اوسط میں یہ حدیث نہیں ملی۔

۲۰۰۷- ٹیپٹی نے مجمع الزوائد (۲۹۶/۱۰) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جویر بن سعد ضعیف ہے“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مجھ اوسط میں نہیں مل سکی۔

اعراض کے ہم پلہ ہو اور نہ ہی میرا تقرب حاصل کرنے والوں نے کسی ایسی چیز کے ساتھ تقرب حاصل کیا ہے جو میری محرمات سے بچنے کے برابر ہو۔ اسی طرح نہ میری عبادت کرنے والوں نے کوئی ایسی عبادت کی ہے جو میری خشیت کی بنا پر رونے کے برابر ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پوری دنیا کے مالک اے روز جزا کے مالک اے جاہ و جلال اور عزت و اکرام کے مالک! آپ نے ان کے لیے کیا تیار کیا ہے اور انہیں کیا صلہ دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دنیا سے اعراض کرنے والوں کو میں نے جنت کی کھلی چھٹی دی ہے جہاں چاہیں ڈیرے لگائیں اور جہاں تک میری محرمات سے بچنے والوں کا تعلق ہے تو قیامت کے روز میں ہر شخص سے چھوٹے سے چھوٹا حساب لوں گا اور اس کی پوری تحقیق کروں گا البتہ یہ لوگ اس سے مستثنیٰ ہوں گے، مجھے ان سے شرم آئے گی اور میں ان کا اعزاز و اکرام کروں گا اور انہیں حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دوں گا۔ رہے میری خشیت کی بنا پر رونے والے تو ان کا مرتبہ رفیق اعلیٰ ہے جس میں ان کے ساتھ (باقی لوگ) شریک نہیں ہوں گے۔ (طبرانی)

الدُّنْيَا وَ لَمْ يَتَقَرَّبْ إِلَيَّ الْمُتَقَرَّبُونَ
بِعِجْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ
يَتَعَبَّدْ إِلَيَّ الْمُتَعَبِّدُونَ بِعِجْلِ الْبُكَاءِ مِنْ
خَشْيَتِي قَالَ مُوسَى : يَا رَبَّ الْبَرِيَّةِ
كُلَّمَا وَ يَا مَالِكَ يَوْمَ الدِّينِ وَ يَا ذَا
الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ مَاذَا أَعَدَدْتَ لَهُمْ وَ
مَاذَا جَزَيْتَهُمْ قَالَ: أَمَّا الزُّهَادُ فِي
الدُّنْيَا فَأَنِّي أَبْعَثُهُمْ جَنَّتِي يَتَوَدَّوْنَ
مِنْهَا حَيْثُ شَاؤُوا وَ أَمَّا الْوَرَعُونَ عَمَّا
حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ
الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ عِنْدَ إِلَّا نَاقِضَتُهُ وَ لَفَّضَتُهُ
إِلَّا الْوَرَعُونَ: فَأَنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ وَأَجْلُهُمْ
وَ أَكْرَمُهُمْ فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ
حِسَابٍ وَ أَمَّا الْبُكَاءُونَ مِنْ خَشْيَتِي
فَأُولَئِكَ لَهُمُ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى لَا
يُشَارِكُون فِيهِ).

۲۰۰۸- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو دنیا سے بے نیاز ہو تو اس کے نزدیک ہو جاؤ، وہ حکمت (کے موتی) نکھیرے گا۔ (طبرانی)

۲۰۰۸- وَ خَرَجَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يُزْهَدُ فِي
الدُّنْيَا فَأَذْنُوا فَإِنَّهُ يُلْقَى الْحِكْمَةَ)).

۲۰۰۹- صالح بن حسان نے عروہ سے روایت کی ہے

۲۰۰۹- وَعَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ

۲۰۰۸- بخاری نے مجمع الزوائد (۲۸۶/۱۰) میں کہا ہے: ”اے ابو یعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں عمر بن حارونؒ ملتی مڑوک راوی ہے“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث مسند ابو یعلیٰ میں نہیں مل سکی۔

۲۰۰۹- سنن ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی ترقیع الثوب۔ الآداب بیہقی ص ۴۳۸ میں یہ حدیث حضرت انسؓ جہنی سے مذکور ہے۔ مستدرک حاکم ۳۱۲/۴۔

انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم (جنت میں) میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو تمہیں دنیا میں ایک مسافر کی زادراہ کے برابر (سامان) کافی ہے اور دولت مندوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچو اور کسی کپڑے کو بچو نہ لگائے بغیر پرانا سمجھ کر نہ اتار۔ (ترمذی، بیہقی، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۱۰- حضرت حسن (بصری) نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (دنیا سے) کٹ کر اللہ عزوجل کی طرف ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے اسی کے سپرد کر دیتا ہے۔ (ابو الشیخ ابن حبان، اگر حسن کا سرہ سے صحیح صحاحات ہو تو اس کی سند حسن ہے)

۲۰۱۱- حضرت (عبد اللہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے ایک ہی فکر لاحق ہو گئی اسے اللہ تعالیٰ دنیا کی فکروں سے بچالے گا اور جسے فکروں نے گھیر لیا اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ وہ دنیا کے کس خطے میں ہلاک ہوتا ہے۔ (بیہقی، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)

۲۰۱۲- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسے دنیا کی فکر لگ جائے اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ گڑبڑ کر دیتا ہے اور اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے

عُرُوۡةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ أَرَدْتَ اللُّحُوقَ بِي لِيَكْفِيكَ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَ إِيَّاكَ وَ مَجَالِسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَ لَا تَسْتَخْلِفَنِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّقَنِي)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۲۰۱۰- وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ انْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ كَفَاهُ اللَّهُ كُلَّ مَوْزُونَةٍ وَ رَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَ مَنْ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَ كَلَّهُ اللَّهُ إِلَيْهَا)) رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ بْنُ حِبَّانَ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ إِنْ صَحَّ سِمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ عِمْرَانَ.

۲۰۱۱- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جَعَلَ الْهَمَّ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ ذُنْيَاهُ وَ مَنْ تَشَعَّبَتْهُ الْهُمُومُ لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ شَيْخُهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۲۰۱۲- وَعَنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ

۲۰۱۰- ابوالشیخ کی کتاب میں مل سکی۔ سنن ترمذی ۵۷۳۱۴ میں یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۲۰۱۱- الآداب بیہقی ص ۴۹۵- مستدرک حاکم ۳۲۹/۴ ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں کجی ضعیف ہے۔

لے آتا ہے اور اسے دنیا میں صرف وہی چیز ملتی ہے جو اس کے مقدر میں ہو اور جس کی نیت آخرت (سنوارنے کی) ہو اللہ تعالیٰ اسے اطمینان نصیب کرتا ہے اور اس کے دل میں دولت مندی پیدا کر دیتا ہے اور دنیا خوش خوش اس کی طرف چلی آتی ہے۔ (ابن ماجہ، طبرانی، ابن حبان، ابن ماجہ کی سند صحیح ہے) ترمذی نے اسے یزید رقاشی سے، اس نے حضرت انسؓ سے، ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے آخرت کی فکر لگ گئی اللہ تعالیٰ اس کے دل میں بے نیازی پیدا کر دیتا ہے اور اس کے کام آسان فرما دیتا ہے اور دنیا ناخوش ہوتے ہوئے بھی اس کے پاس آجاتی ہے۔ اسے بزار نے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی نیت آخرت (کو بہتر بنانا) ہو، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں بے نیازی (پیدا) کر دیتا ہے اور اس کا کام آسان فرما دیتا ہے اور غربت و افلاس کو اس کی آنکھوں سے دور کر دیتا ہے اور دنیا اپنی مرضی کے علی الرغم اس کے پاس آتی ہے۔ وہ صبح کے وقت بھی مال دار ہوتا ہے اور شام کے وقت بھی اور جس شخص کی نیت دنیا (جمع کرنا) ہو اللہ تعالیٰ غربت و افلاس کو اس کی نظروں کے سامنے (کھڑا) کر دیتا ہے، وہ صبح کے وقت بھی تنگ دست ہوتا ہے اور شام کے وقت بھی۔

۲۰۱۳۔ حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے جن وانس کے سوا (سب)

وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ نَيْتُهُ جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْوَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَآتَاهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَطَبْرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَخَرَّجَهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَ لَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَآتَاهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ)) رَوَاهُ الْبُزَارُ أَيْضًا وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَتْ نَيْتُهُ الْآخِرَةَ جَعَلَ اللَّهُ الْغِنَى فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَنَزَعَ الْفَقْرَ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْهِ وَآتَاهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ فَلَا يُصْبِحُ إِلَّا غَنِيًّا وَلَا يُمَسِّي إِلَّا غَنِيًّا وَمَنْ كَانَتْ نَيْتُهُ الدُّنْيَا جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَلَا يُصْبِحُ إِلَّا فَقِيرًا وَلَا يُمَسِّي إِلَّا فَقِيرًا))

۲۰۱۴۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَطُّ

۲۰۱۲۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الہم بال دنیا۔ یومیری نے زوائد میں کہا ہے: اس کی سند صحیح ہے اور راوی ثقہ ہیں۔ معجم کبیر طبرانی ۱۵۸/۵۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳۵۱/۲۔ سنن ترمذی (۵۷۱/۴) میں یہ حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ مسند بزار (کشف الاستان) ۲۴۸/۴ میں یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

روئے زمین (پر رہنے) والوں کو سنا کر (کہتے ہیں) اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ۔ جو تھوڑا ہو اور کفایت کرے وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور (اللہ تعالیٰ) سے غافل کرے۔ اسی طرح جب بھی سورج غروب ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے منادی کرتے ہیں اے اللہ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو جلدی دے اور بخل کرنے والے (کی دولت) جلدی ختم کر دے۔ (احمد، ابن حبان، حاکم۔ احمد کی سند صحیح ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۱۳- حضرت ابوذر راۓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس قدر ہو سکے دنیا کے تھکرات سے آزاد رہو، کیونکہ بات یہ ہے کہ جسے دنیا کا زیادہ فکر لگ گیا اللہ تعالیٰ اس کا کاروبار عام کر دے گا اور غربت و افلاس اس کی آنکھوں کے سامنے (نصب) کر دے گا اور جسے آخرت کا زیادہ فکر ہو گا اللہ تعالیٰ اس کے کام آسان فرما دے گا اور اس کے دل میں بے نیازی پیدا فرمائے گا اور جب بھی کوئی بندہ اللہ عزوجل کی طرف اپنے دل کو متوجہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل محبت و شفقت لیے اس کی طرف بھیجتا ہے اور اللہ عزوجل ہر قسم کی بھلائی اس کی طرف جلدی سے جلدی بھیجتا ہے۔ (طبرانی، بیہقی)

إِلَّا يُعِثَّ بِجَنَّتِيهَا مَلَكَانِ إِنْهُمَا [يُسْمِعَانِ] أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا النَّفْلَيْنِ يَأْتِيهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنْ مَا قُلْ وَ كُفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى وَلَا عَرَبَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا وَبِعِثَّ بِجَنَّتِيهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ اللَّهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلْقًا وَ عَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلْقًا) رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۲۰۱۴- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَفَرَّغُوا مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّهِ أَفْسَى اللَّهُ ضِيقَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ أَكْبَرَ هَمِّهِ جَمَعَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ أُمُورَ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَ مَا أَقْبَلَ عَبْدٌ بَقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ تَقْدُ إِلَيْهِ بِالْوُدِّ وَ الرَّحْمَةِ وَكَانَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ بِكُلِّ خَيْرٍ أَسْرَعَ)) ((الضَّيْقَةُ)) بَفَتْحِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَ إِسْكَانِ الْمَثْنَاءِ تَحْتَ هِيَ حَالُ الْإِنْسَانِ وَصَنَاعَتُهُ وَحَرْفَتُهُ وَ

www.KitaboSunnat.com

المعنى أن من كان همه الدنيا وسع

۲۰۱۳- مسند احمد ۱۹۷/۵۔ صحيح ابن حبان (الاحسان) ۳۸۱/۲۔ مستدرک حاکم ۴۴۰/۲۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ صحت حدیث پر اتفاق کیا ہے۔

۲۰۱۳- بیہقی نے مجمع الزوائد (۲۴۸/۱۰) میں کہا ہے: ”اے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں سعید بن حسان مصلوب راوی کذاب ہے“ مجھے (یعنی تحقیق کو) نہ تو یہ حدیث معجم کبیر اور اوسط میں مل سکی ہے اور نہ بیہقی کے ہاں۔

اللہ علیہ اسباب معاشہ و شعبہا علیہ
و اکثر تعبہ فیہا و کدہ و سعبہ مع اَنہ
لا یأتیہ منها إلا ما قدر لہ و من کانت
الآخرۃ ہمہ کان بعکس ذلک.

۲۰۱۵- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے
کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی
﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ﴾ (جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو، ہم اسے اس
کی کھیتی میں اور ترقی دیں گے) پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے، اے آدم کے بیٹے! تم میری عبادت کے لیے (دنیا
سے) فارغ ہو جاؤ، میں تمہارا سینہ بے نیازی سے بھر
دوں گا اور تمہارا فقر و فاقہ ختم کروں گا اور اگر تم ایسا
نہیں کرو گے تو میں تمہارا سینہ مصروفیت سے بھر دوں
گا اور تمہاری ضروریات کو پورا نہیں کروں گا۔ (ترمذی،
ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن
ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۱۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ
الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ﴾ الْآيَةَ ثُمَّ
قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ: ابْنُ آدَمَ تَفْرُغْ
لِعِبَادَتِي أَمْلاً صَدْرَكَ غَنَى وَ أَسَدَ فُتْرَكَ
وَ إِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَ لَمْ
أَسَدَ فُتْرَكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ ابْنُ
حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ
الْإِسْنَادِ.

۲۰۱۶- حضرت معقل بن یسار کا بیان ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا پروردگار کہتا ہے اے ابن آدم!
تم میری عبادت کے لیے (دنیا سے) فارغ ہو جاؤ، میں
تمہارا دل بے نیازی سے اور تمہارے ہاتھ رزق سے
بھر دوں گا۔ اے ابن آدم! تم مجھ سے دور نہ رہو
(وگرنہ) میں تمہارا دل فقر و فاقہ سے اور تمہارا جسم
مصروفیت سے بھر دوں گا۔ (حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ
صحیح الاسناد ہے)

۲۰۱۶- وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقُولُ رَبُّكُمْ: يَا ابْنَ
آدَمَ تَفْرُغْ لِعِبَادَتِي أَمْلاً فَلْيَكْ غَنَى وَ
أَمْلاً يَدْنِيكَ رِزْقًا يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَبَاعِذْ
مِنِّي أَمْلاً فَلْيَكْ فَقْرًا وَ أَمْلاً يَدْنِيكَ
شُغْلًا)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ صَحِيحُ
الْإِسْنَادِ.

۲۰۱۷- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ

۲۰۱۷- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

۲۰۱۵- سنن ترمذی: کتاب صفة القيامة، باب (۳۰) سنن ابن ماجہ، کتاب الزهد، باب الهم بالدنيا۔
صحیح ابن حبان (الاحسان) ۴۸۱/۲ میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ مستدرک حاکم
۴۴۳/۲۔ ذہبی نے اس کی محنت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۲۰۱۶- مستدرک حاکم ۳۲۶/۴۔ ذہبی نے اس حدیث کی محنت پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے دل میں دنیا جاگزیں ہو گئی اس کے ساتھ تین چیزیں چٹ جائیں گی (ایک) ایسی بد بختی جس کی تھکان کبھی ختم نہیں ہو گی اور (دوسری) ایسی حرص جہاں اس کی دولت بندی نہیں پہنچ سکتی اور (تیسری) ایسی امید جس کی انتہا تک وہ نہ پہنچ سکے (لوگو! دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی۔ جو دنیا کو چاہتا ہے اسے آخرت چاہتی ہے حتیٰ کہ اسے موت آجاتی ہے اور جو آخرت چاہتا ہے اسے دنیا چاہتی ہے حتیٰ کہ وہ (دنیا سے) اپنا رزق مکمل کرتا ہے۔ (طبرانی، اس کی سند حسن ہے)

۲۰۱۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میرے بارے میں پوچھتا ہے اور مجھے (بطور نمونہ) دیکھنا پسند کرتا ہے اسے پر آگندہ حال، پیلے چہرے والے، محنت کش آدمی کو دیکھنا چاہئے، جس نے اینٹ در اینٹ (لگا کر عمارت) نہیں بنائی اور نہ سر کنڈے پر سر کنڈا لگا کر بلکہ اس کے سامنے جھنڈا بلند ہوا تو کمر بستہ ہو کر آج گھوڑوں کی تربیت گاہ میں گیا، کل مقابلے میں شامل ہو گا اور انتہا دوزخ (ہو گی) یا جنت۔ (طبرانی)

۲۰۱۹- حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی سے محبت کرتا ہے تو اسے عمل کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! عمل کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا اسے نیک عمل کی توفیق دیتا ہے (جسے وہ) اپنے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَشْرَبَ حُبَّ الدُّنْيَا فَطَالَ مِنْهَا بَقَاؤُهُ شَقَاؤُهُ لَا يَنْفَعُهُ عَنَاءُهُ وَ حِرْصُهُ لَا يَنْتَلِغُ غِنَاؤُهُ وَ أَمَلُ لَا يَنْتَلِغُ مُتْنَهَاءُ فَالْدُّنْيَا طَالِبَةٌ وَ مَطْلُوبَةٌ فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَتْهُ الْآخِرَةُ حَتَّى يُذِرَكَ الْمَوْتُ فَيَأْخُذَهُ وَ مَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوْفَى مِنْهَا رِزْقَهُ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۲۰۱۸- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَأَلَ عَنِّي وَسْرَةً أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَضْعَثٍ شَاحِبٍ مُشْمَرٍ لَمْ يَضَعْ لَبَنَةً عَلَى لَبَنَةٍ وَلَا قَصَبَةً عَلَى قَصَبَةٍ رُفِعَ لَهُ عِلْمٌ فَشَمَرَ إِلَيْهِ الْيَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدَا السَّبَاقُ وَالْفَايَةُ الْجَنَّةُ أَوِ النَّارُ)).

۲۰۱۹- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَقِّمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا عَسَلَهُ)) قَالُوا: مَا عَسَلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((يُوفَّقُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا يَبِينُ يَدِّي

۲۰۱۷- معجم کبیر طبرانی ۲۰۱/۱۰

۲۰۱۸- مٹھی نے معجم الزوائد (۲۰۹/۱۰) میں کہا ہے: "اے احمد (مسنہ میں) اور طبرانی نے معجم الاوسط اور کبیر میں ذکر کیا ہے" مجھے (یعنی محقق کی) اوسط اور کبیر دونوں میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۲۰۱۹- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۹۱/۱ میں یہ حدیث حضرت عبادہ بن صامت سے مذکور ہے۔ مستدرک حاکم ۳۴۰/۱

سانے (باسانی) سر انجام دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے ہمایوں یا فرمایا اس پاس والوں کو اس پر خوش کر دیتا ہے۔ (ابن حبان، حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

رَجُلَيْهِ حَتَّى يُرَضِيَ عَنْهُ جَيْرَانَهُ أَوْ قَالَ: (مَنْ حَوَّلَهُ) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

طاقت ہوتے ہوئے بھی زہد و تقویٰ کی نیت سے سستا لباس پہننے اور سادگی اختیار کرنے کا ثواب

ثَوَابُ مَنْ تَبَدَّلَ وَ لَبَسَ الدُّونَ مِنَ الثِّيَابِ مَعَ الْقُدْرَةِ زَهْدًا وَ تَوَاضَعًا لِلَّهِ تَعَالَى

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں، پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَ لَا فَسَادًا وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾. [القصص: ۸۳]

۲۰۲۰- حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا (کے مال و متاع) کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! سن لو، خبردار! سن لو سادہ لوحی یقیناً ایمان کا حصہ ہے، سادہ لوحی یقیناً ایمان کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اس کی سند حسن ہے)

۲۰۲۰- وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ إِيَّاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا تَسْتَمِعُونَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ الْبَلَادَةَ مِنَ الْإِيمَانِ [إِنَّ] الْبَلَادَةَ مِنَ الْإِيمَانِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ: ((الْبَلَادَةُ)) بفتح الباء الموحدة و ذال معجمة مكررة هو ترك الزينة و رثانة الهيبة والرضا بالدون من الثياب.

۲۰۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز و جل سادہ لوح آدمی سے محبت رکھتا ہے جو لباس کا اہتمام نہیں کرتا۔ (بیہقی)

۲۰۲۱- وَخَرَجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْمُتَبَدِّلَ الَّذِي لَا يُهَالِي مَا لَبَسَ)).

۲۰۲۰- سنن ابو داؤد، کتاب الترحل، سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب من لا يؤبه له۔

۲۰۲۱- الآداب بیہقی ص ۳۴۸ میں یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۲۰۲۲- ایک صحابی رسول کے بیٹے نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص طاعت ہوتے ہوئے۔ میرا خیال ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتے ہوئے خوب صورت لباس نہیں پہنتا، اللہ تعالیٰ اسے عزت کا لباس پہنائے گا۔ (اسے ابو داؤد نے ایک (لمبی) حدیث میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جیسا کہ ظاہر ہے ایک نامعلوم راوی ہے) ۲۰۲۳- ابو مرحوم نے سہل بن معاذ سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طاعت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتے ہوئے (خوبصورت) لباس نہیں پہنتا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ ایمان کا جو لباس چاہے پہن لے۔ (ترمذی، حاکم، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۲۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اون کا لباس پہنتا، غریبوں کے ساتھ بیٹھنا، گدھے پر بیٹھنا اور اونٹ یا بکریاں (پالنے کے لیے) باندھنا تکبیر سے بے زاری (کی علامت) ہے۔ (بیہقی)

۲۰۲۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کتنے ایسے لوگ ہیں جو پرانے سر، غبار آلود اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے والے ہیں، ان

۲۰۲۲- وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَمَنْ تَرَكَ لِبَاسَ تَوَاضُعٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ أَحْسَنُ قَالَ: تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللَّهُ خُلَّةَ الْكِرَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ وَفِي سَنَدِهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ كَمَا تَرَى. ۲۰۲۳- وَعَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ اللَّيَاسَ تَوَاضُعًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنْ أَيْ حُلِّ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ.

۲۰۲۴- وَخَرَجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بِرَاءَةٌ مِنَ الْكِبَرِ لِبَاسُ الصُّوفِ وَمُجَالَسَةُ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَ زُكُوبُ الْجِمَارِ وَاعْتِقَالُ الْغَنَرِ أَوْ الْبَعِيرِ)).

۲۰۲۵- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرٍ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْتِيهِ لَهُ لَوْ

۲۰۲۲- سنن ابو داؤد ۵۹/۴ میں یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۲۰۲۳- سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (۳۹)۔ مستدرک حاکم ۶۱/۱۔

۲۰۲۴- آداب بیہقی ص ۳۴۸ میں یہ حدیث حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۲۰۲۵- سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب البراء بن مالک رضی اللہ عنہ۔

کی پروا نہیں کی جاتی (لیکن) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے حلقہ کوئی کام کہیں تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا فرمائے۔ ان میں سے براء بن مالک بھی ہیں۔ (ترمذی اور اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

أَفْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ ((الطَّفْمَرُ)) بِكسر الطاء هو الثوب المخلوق قلت و في الباب أحاديث كثيرة جدًا ليست من شرط هذا الكتاب [والله أعلم].

اللہ تعالیٰ سے امید اور حسن ظن رکھنے کا ثواب

ثواب من رجا الله و أحسن الظن به

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ایمان لانے والے ہجرت کرنے والے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بہت مہربانی کرنے والا ہے۔“

اور فرمایا: ”اپنے رب تعالیٰ کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔“

اور فرمایا: ”جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی مائدہ ہوگی تاکہ ان کو ان کی اجر تیس پوری دیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیں۔“

اور فرمایا: ”بھلا جو شخص راتوں کے وقت سجدے اور قیام کی حالت میں عبادت گزار رہتا ہو آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو۔ تلاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ نصیحت وہی

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [البقرة : ۲۱۸]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَذْغَبُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَغْلِبْهُمْ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة : ۱۶-۱۷]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَانْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ لِيُؤْتِيَهُمْ أَجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ﴾ [فاطر : ۲۹-۳۰]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَنْ أَمِنَ هُوَ قَائِتٌ عَالَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا

حاصل کرتے ہیں جو ٹھنڈ ہوں۔“

يَعَذُّرُ أُولَئِكَ الْآيَاتُ ﴿[الزمر : ۹]﴾ وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ جَدًّا .

۲۰۲۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اے ابن آدم! تو جس قدر بھی مجھ سے دعا کرے اور مجھ سے امید رکھے میں تجھے بخشوں گا، جو بھی تیرے (گناہ) ہوں مجھے کوئی پروا نہیں، اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی چوٹی تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش مانگے میں بخش دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہ لے کر میرے پاس آئے پھر تو مجھ سے ملاقات کرے میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو، میں تیرے پاس اس کے برابر بخشش لے کر آؤں گا۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۲۰۲۶- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا بَنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أَتَابِي يَا بَنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ يَا بَنَ آدَمَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ غَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تَشْرِكَ بِي شَيْئًا لِأَنِّي لَمْ أَغْفِرْ لَهَا مَغْفِرَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ: ((عَنَانَ السَّمَاءِ)) بِفَتْحِ الْعَيْنِ هُوَ مَا عَنِ لَكَ مِنْهَا أَوْ مَا بَدَلَكَ وَ ظَهَرَ وَ قِيلَ هُوَ السَّحَابُ وَ ((قُرَابِ الْأَرْضِ)) بِضَمِّ الْقَافِ هُوَ مَا يَقَارِبُ مَلَأَهَا.

۲۰۲۷- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی اپنے اہل و عیال (کے بیرے) کے لیے پانی اور گھاس کی (مناسب جگہ کی) تلاش میں نکلے کہ (راستے میں) بارش آگئی۔ انہوں نے ایک پہاڑ میں پتلہ لے لی ان کے سامنے ایک چٹان آگری وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے (راستے میں سے پاؤں کے) نشان مٹ گئے ہیں اور پھر گر پڑا ہے اور ان کے متعلق اللہ کے سوا کسی کو کوئی علم نہیں۔ لہذا تم اپنے مضبوط ترین اعمال کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تو ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ!

۲۰۲۷- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَرَجَ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ كَانَ قَبْلَهُمْ يَرْتَادُونَ لِأَهْلِهِمْ فَأَصَابَتْهُمْ السَّمَاءُ فَلَجُّوْا إِلَى جَبَلٍ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَفَا الْأَثَرُ وَ وَقَعَ الْحَجَرُ وَ لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِمْ إِلَّا اللَّهُ فَادْعُوا اللَّهَ بِأَوْثَقِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَتْ امْرَأَةٌ تُفْجِنُنِي

۲۰۲۶- سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبة والاستغفار۔ ترمذی نے کہا ہے: ”یہ حدیث غریب ہے۔“

۲۰۲۷- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۵۸۱۲۔ صحیحین کی ابن عمر والی حدیث ہے، بیان ہو چکی ہے۔

مجھے علم ہے کہ مجھے ایک عورت بہت پسند تھی۔ میں نے اس سے (خواہش نفس پورا کرنے کا) مطالبہ کیا لیکن وہ نہ مانی۔ پھر میں نے اس کا معاوضہ مقرر کر دیا تو جب وہ میرے نزدیک آئی، میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اگر تیرے علم میں یہ کام میں نے تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف کے پیش نظر کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ پھر کا ایک تہائی حصہ ہٹ گیا اور دوسرے نے کہا کہ اے اللہ! تیرے علم میں ہے کہ میرے والدین موجود تھے، میں ان کے لیے برتن میں دودھ دودھ کر لایا کرتا تھا۔ (ایک دفعہ) جب میں آیا تو وہ دونوں سوئے ہوئے تھے۔ میں ان کے بیدار ہونے تک کھڑا رہا اور جب وہ دونوں بیدار ہو گئے تو (پھر) ان دونوں نے دودھ پیا۔ اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ کام تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب سے خوف کے پیش نظر کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے، پھر کا (دوسرا) تہائی حصہ ہٹ گیا۔ پھر تیسرے نے کہا اے اللہ! تیرے علم میں ہے کہ میں نے ایک دن مزدور رکھا، اس نے آدھے دن تک کام کیا، میں نے اسے مزدوری دی تو وہ ناراض ہو گیا اور اس نے مزدوری نہ لی۔ میں اس کے مال کی نگرانی کر کے اسے بڑھا تا رہا، یہاں تک کہ وہ ایک ریوڑ بن گیا۔ پھر وہ (ایک دفعہ) اپنی مزدوری لینے آگیا تو میں نے اسے کہا یہ سب لے لو۔ اگر میں چاہتا تو اسے پہلی مزدوری کے علاوہ کچھ نہ دیتا۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ کام تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب سے خوف کے پیش نظر کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے، وہ پھر (کھل طور سے) ہٹ گیا اور انہوں نے نکل کر واپسی کی راہ لی۔ (ابن حبان۔ یہ حدیث صحیحین میں بھی ابن عمرؓ سے اس کے ہم معنی موجود ہے)

فَطَلَبْتُهَا فَأَبَتْ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لَهَا جُعْلًا فَلَمَّا قَرَبْتُ نَفْسَهَا تَرَكْتُهَا فَإِن كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي لَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَأَفْرُجْ عَنَّا فَوَإِلْ ثَلُثُ الْحَجَرِ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِن كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ وَالِدَانِ وَكُنْتُ أَحْلُبُ لَهُمَا لِي إِنَابَهُمَا لِإِدَا أَنْتَهُمَا وَهَمَا نَالِمَانِ فَمَنْتُ حَتَّى يَسْتَقِظَا [لِإِدَا اسْتَقِظَا] شَرِبَا فَإِن كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي لَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَأَفْرُجْ عَنَّا فَوَإِلْ ثَلُثُ الْحَجَرِ وَقَالَ الْآخَرُ : اللَّهُمَّ إِن كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجْرًا يَوْمًا لِّفَعْلٍ إِلَى بَعْضِ النَّهَارِ فَأَعْطَيْتُهُ أَجْرًا فَتَسَخَّطَهُ وَلَمْ يَأْخُذْهُ فَوَفَّرْتُهَا عَلَيْهِ حَتَّى صَارَ مِنْ ذَلِكَ أَمَالٌ ثُمَّ جَاءَ يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ: خُذْ هَذَا كُلَّهُ وَ لَوْ شِئْتُ لَمْ أُعْطِهِ إِلَّا أَجْرَهُ الْأَوَّلَ فَإِن كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي لَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَأَفْرُجْ عَنَّا فَوَإِلْ الْحَجَرِ وَخَرَجُوا يَتَمَاشُونَ)) رَوَاهُ ابْنُ جِبَّانَ وَهُوَ فِي الصَّحِيحَيْنِ بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

۲۰۲۸- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ عزوجل مومنوں سے پہلی بات کیا کرے گا اور وہ اسے پہلی بات کیا کہیں گے؟ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ عزوجل مومنوں سے کہے گا کیا تم میری ملاقات کرنا چاہتے تھے؟ وہ کہیں گے اے رب! ہاں۔ تو وہ فرمائے گا کیوں؟ وہ کہیں گے (اس لیے کہ) ہم تیری معافی اور بخشش کی امید رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں اپنی بخشش دے دی۔ (اسے احمد نے عبید اللہ بن زحر کی سند سے ذکر کیا ہے)

۲۰۲۸- وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ)) قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ: هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي؟)) فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لَهُمْ: فَيَقُولُونَ: رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَ مَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ: قَدْ وَهَبْتُ لَكُمْ مَغْفِرَتِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ مِنْ طَرِيقِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحَرَ.

۲۰۲۹- جعفر بن سلیمان نے ثابت سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک لوجوان کے پاس جب کہ وہ نزع کے عالم میں تھا تشریف لے گئے اور فرمانے لگے تم اپنے آپ کو کیسے محسوس کرتے ہو؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! مجھے اللہ (کی رحمت) کی امید ہے اور میں اپنے گناہوں سے خائف بھی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسے موقع پر یہ دو چیزیں جس آدمی کے دل میں جمع ہو جائیں اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا کرتا ہے جس کی وہ امید رکھے اور اس چیز سے ضرور پر امن کرتا ہے جس سے وہ خائف ہو۔ (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے)

۲۰۲۹- وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ: ((كَيْفَ نَجَدُكَ)) قَالَ: أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ إِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَ أَنَّهُ مِمَّا يَخَافُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۰۳۰- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن رکھنا بطریق احسن عبادت کرنے کے قبیل میں سے ہے۔

۲۰۳۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ حُسِنَ الظَّنُّ بِاللَّهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللَّهِ)) رَوَاهُ

(ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۳۱- انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا میں اپنے بندے کے اپنے متعلق گمان کے مطابق ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (بخاری، مسلم)

۲۰۳۲- ابونضر حبان کا بیان ہے کہ میں یزید بن اسود کی عیادت کے لیے گیا تو میری ملاقات واثلہ بن اسقع سے ہو گئی۔ وہ بھی عیادت کرنا چاہتے تھے، ہم دونوں ان کے پاس گئے، جب انہوں نے واثلہ کو دیکھا تو اپنا ہاتھ پھیلا یا اور ان کی طرف اشارہ کیا۔ واثلہ نے ان کی طرف رخ کیا اور ان کے پاس بیٹھ گئے۔ یزید نے واثلہ کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھ دیا۔ واثلہ نے ان سے پوچھا تمہارا اللہ تعالیٰ کے متعلق کیا گمان ہے؟ انہوں نے کہا واللہ میرا اللہ تعالیٰ کے متعلق بہت اچھا گمان ہے۔ انہوں نے کہا خوش ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا میں اپنے بندے کے اپنے متعلق گمان کے مطابق ہوں، اگر نیک گمان کرے تو اس کے لیے یہی کچھ ہے اور اگر برا گمان کرے تب بھی اس کے لیے (یہی کچھ) ہے۔ (احمد، ابن حبان)

۲۰۳۳- حضرت عبادہ بن صامت کی اولاد میں سے

أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۲۰۳۱- وَعَنْهُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۲- وَعَنْ حِبَّانَ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: خَرَجْتُ عَائِدًا لِيَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ فَلَقِيْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ وَهُوَ يُرِيدُ عِيَادَتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى وَائِلَةَ بَسَطَ يَدَهُ وَ جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَائِلَةَ حَتَّى جَلَسَ فَأَخَذَ يَزِيدَ بِكَفِّي وَائِلَةَ فَجَعَلَهُمَا عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ وَائِلَةُ: كَيْفَ ظَنُّكَ بِاللَّهِ فَقَالَ: ظَنِّي بِاللَّهِ وَ اللَّهُ حَسَنٌ قَالَ: فَأَبَشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي إِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَلَهُ وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۲۰۳۳- وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ وَلَدِ عِبَادَةَ

۲۰۳۰- سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الظن۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی حسن الظن باللہ عزوجل۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۴/۲۔ مستدرک حاکم ۲۴۱/۴۔ ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۲۰۳۱- صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قوله تعالى "ويحذرکم الله نفسه"۔ صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فی الحظ علی التوبة والفرج۔

۲۰۳۲- مسند احمد ۴۹۱/۳۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۵/۲۔

کسی آدمی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل ایک آدمی کو دوزخ کا حکم دے گا، جب وہ اس کے کنارے پر کھڑا ہو گا تو وہ جھانکے گا اور کہے گا واللہ! اے میرے رب! میرا گمان تیرے متعلق بہت اچھا تھا تو اللہ عزوجل فرمائے گا، میں اپنے بندے کے میرے متعلق حسن ظن کے مطابق ہوں۔ (اسے پہلی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جیسا کہ ظاہر ہے ایک نامعلوم راوی ہے)

۲۰۳۳- اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول نقل کیا ہے کہ اس ذات کی قسم ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو آدمی اللہ تعالیٰ کے متعلق حسن ظن رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا حسن ظن ہی اسے عطا کر دیتا ہے، کیونکہ ہر قسم کی بھلائی اس کے اختیار میں ہے۔ (طبرانی- اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں)

اللہ عزوجل سے ڈرنے اس کی خشیت اور اس کے عذاب سے ڈرنے کا ثواب

ارشاد باری تعالیٰ: ”بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور فرمایا سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت ہے اور عزت کی روزی۔“

اور فرمایا: ”یقیناً جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے

۲۰۳۳- آداب بیہقی ص ۴۷۳ میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ شعب الایمان میں یہ حدیث نہیں ہے۔

۲۰۳۴- معجم کبیر طبرانی ۱۰/۱۰ میں ابن سعد رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ مفتی نے مجمع الزوائد (۱۰/۱۰) میں کہا ہے: ”سے طبرانی نے موقوف ذکر کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔ البتہ اعمش کی ابن مسعود سے ملاقات نہیں ہے۔“

بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَمَرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِعَبْدٍ إِلَى النَّارِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى شَفِيعِهَا انْفَتَحَ فَقَالَ: أَمَّا يَا رَبِّ إِنْ كَانَ ظَنِّي بِكَ لِحَسَنٍ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا عِنْدَ خُسْنِ ظَنِّ عَبْدِي بِمِيٍّ)) رَوَاهُ التَّبَهِيُّ فِي الشَّعْبِ وَ فِي إِسْنَادِهِ رَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ كَمَا تَرَى.

۲۰۳۴- وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يُخْسِنُ عَبْدٌ بِاللَّهِ الظَّنَّ إِلَّا أَغْطَاهُ ظَنَّهُ وَ ذَلِكَ بِأَنَّ الْخَيْرَ بِيَدِهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ .

ثواب خوف اللہ عزوجل و خشیتہ و خوف عقابہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَ رِزْقٌ كَرِيمٌ ﴾ [الانفال : ۲-۴]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ

رہتے ہیں اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائی حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔“

اور فرمایا: ”اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل میں لگے رہتے ہیں۔“

اور فرمایا: ”اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادہ عطا فرمائے۔“

اور فرمایا: ”اپنے رب تعالیٰ کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔“

اور فرمایا: ”جو بھی اللہ کی اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کریں خوف الہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں وہی نجات پانے والے ہیں۔“

اور فرمایا: ”عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔“

خَشِيَّةٌ رَبَّهُمْ مُّشْفِقُونَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَ قُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ أُنْهَمَ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ هُمْ لَهَا سَابِقُونَ ﴿المومنون : ۵۷-۶۱﴾

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ أَوَّلِهِمْ وَ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾

[النحل : ۵۰]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَ الْأَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَ يَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [النور : ۳۷-۳۸]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَذْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ طَمَعًا وَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَغْلِبْ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

[السجدة : ۱۶-۱۷]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَخْشِ اللَّهَ وَ يَتَّقِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [النور : ۵۲]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ الْخَاشِعِينَ وَ الْخَاشِعَاتِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

[الاحزاب : ۳۵]

اور فرمایا: ”اور جنت پر ہیروز گاروں کے لیے بالکل قریب کر دی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہوگی یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَ أَرْزَلْنَا الْجَنَّةَ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدَ هَٰذَا مَا وَعَدُونَا لِكُلِّ أُوْلَٰئِكَ حَقِّيظًا مِنْ خَشْيَةِ الرَّحْمَنِ

کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو جو رَحْمَن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والادل لایا ہو۔ تم اس جنت میں سلامتی کے ساتھ جاؤ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ یہ وہاں جو چاہیں انہیں کا ہے بلکہ ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے۔“

بِالْغَيْبِ وَ جَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣١-٣٥﴾

[ق: ۳۱-۳۵]

اور فرمایا: ”آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کربات چیت کریں گے کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھروالوں میں بہت ڈرا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں تیز و تند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچالیا۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّا كُنَّا قَبْلَ هِي أَهْلًا مُشْفِقِينَ فَمَنْ أَلَّهِ عَلَيْنَا وَ قُلْنَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ [الطور: ۲۶-۲۷]

اور فرمایا: ”بے شک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو تنگی ترشی اور سختی والا ہو گا۔ یہی انہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی اور انہیں اپنے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبَّنَا يَوْمًا غَیْبًا قَمَطْرًا فَوَاقَهُمُ اللَّهُ شَرُّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَ جَزَّاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا﴾

[الذھر: ۱۰-۱۲]

اس موضوع سے متعلق اور بھی بہت سی آیات ہیں ۲۰۳۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک آدمی بہت زیادہ گناہ کرتا رہا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر (میرے جلے ہوئے جسم کی) پسائی کر دینا، پھر مجھے ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اڑا دینا، اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب کرے گا کہ اس جیسا کسی کو نہ کیا ہو، جب وہ فوت ہو گیا تو اسی طرح اس کے ساتھ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اپنے اندر موجود (بکھرے ہوئے ذرات) جمع کر دے، اس

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ.

۲۰۳۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَخْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ فَوَاقَهُمُ اللَّهُ قَدَرًا اللَّهُ عَلَى لَيْعَتَيْنِ عَذَابًا مَا عَذَبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَقَالَتْ: اجْمَعِي مَا فِيكَ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ: مَا

۲۰۳۵۔ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر عن بنی اسرائیل۔ صحیح مسلم، کتاب

التوبة، باب سعة رحمة الله تعالى۔

نے ذرات جمع کر دیئے تو وہ (پورے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہیں اس کارروائی پر کس چیز نے مجبور کیا تھا؟ اس نے کہا اے میرے رب! میں تجھ سے ڈر گیا تھا اس نے کہا تیرے خوف نے (مجبور کیا تھا) تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ ایک اور روایت میں (اس طرح) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک ایسے آدمی نے جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی اپنے گھر والوں سے کہا جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر آدھے جسم کے ذرات کو خشکی میں اور آدھے کو سمندر میں پھیلا دینا، واللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے اسے پکڑ لیا تو ایسا عذاب دے گا جیسا پوری دنیا میں کسی کو نہ دیا ہو۔ جب آدمی فوت ہو گیا تو انہوں نے اس کے ساتھ ویسا سلوک کیا جیسے اس نے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا، اس نے اپنے اندر (موجود ذرات) اکٹھے کر دیئے اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے اپنے اندر (موجود ذرات) اکٹھے کر دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے کہا تم نے یہ کیوں کیا؟ اس نے کہا اے میرے رب! تیرے خوف کی بنا پر، کیونکہ تو (مجھے) بہتر جانتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۳۶- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے بے بہا مال و دولت عنایت کیا، جب موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ انہوں نے کہا بہترین باپ۔ اس نے کہا میں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی لہذا جب میں

خَمَلْتُ عَلَىٰ مَا صَنَعْتَ قَالَ: خَشِيتُكَ يَا رَبُّ أَوْ قَالَ: مُخَافَتُكَ فَفَقَرْتُ لَهُ، وَ فِي رَوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَفْعَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ: إِذَا مِتُّ فَحَرِّقُونِي [فَحَرِّقُونَهُ] ثُمَّ ذَرُّوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَ نِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُّوْا بِهِ مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبُّ وَ أَنْتَ أَعْلَمُ فَفَقَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۲۰۳۶- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَحْمَةً اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيهِ: لَمَّا خَضِرَ أَبِي أَبِى سَعِيدٍ لَكُمْ قَالُوا خَيْرُ أَبِي قَالَ: فَإِنِّي لَمْ أَفْعَلْ خَيْرًا قَطُّ لِأَهْلِي فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۲۰۳۶- صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار۔ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعة رحمة اللہ تعالیٰ۔

فوت ہو جاؤں تو مجھے جلادینا، پھر میری پسائی کر دینا، پھر مجھے ذرہ ذرہ کر کے تند و تیز ہوا کے روز اڑا دینا۔ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اکٹھا کیا تو اس سے کہا تمہیں (ایسا کرنے پر) کس چیز نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔ (بخاری و مسلم)

اسْتَحْقُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ
فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ
فَقَالَ: مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ)) رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ((رَغَسَةً))
بفتح الراء و الغين المعجمة جميعا و
بالسين المهملة معناه أكثر له منه و
بارك له فيه.

۲۰۳۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے تلے رکھے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل حکمران، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت کرتے ہوئے پروان چڑھے وہ آدمی جس کا دل مساجد کے ساتھ لٹکا رہتا ہے، ایسے دو آدمی جنہوں نے آپس میں اللہ کے لیے محبت کی، اسی کی خاطر اکٹھے ہوئے اور اسی کی خاطر جدا ہوئے، ایسا شخص جسے حسب و نسب والی خوب صورت عورت نے (بدکاری کے لیے) بلایا تو اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جس نے اس قدر مخفی طور پر صدقہ کیا کہ ہاتھیں (ہاتھ) کو پتہ نہ چلا کہ دائیں نے کیا کیا ہے اور وہ آدمی جس نے علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ (بخاری، مسلم) ملاحظہ: عفت و عصمت کے بیان میں کفل کا واقعہ حضرت عمر کی حدیث میں بیان ہو چکا ہے۔

۲۰۳۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَ رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَ جَمَالَ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَجِئُهُ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ فِي حِفْظِ الْفَرَجِ حَدِيثُ عُمَرَ فِي قِصَّةِ الْكِفْلِ .

۲۰۳۸۔ انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو خائف ہو، وہ سر شام سفر شروع کر دیتا ہے

۲۰۳۸۔ وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ خَافَ أَذْلَجَ وَ مَنْ أَذْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ إِلَّا إِنْ مِيلَةً اللَّهُ

۲۰۳۷۔ صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب البكاء من خشية الله عز وجل۔ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل اخفاء الصلوة۔

۲۰۳۸۔ سنن ترمذی، كتاب صفة القيامة، باب (۱۸) ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اور جو سر شام سفر شروع کر دے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے (لوگو!) سن لو اللہ تعالیٰ کا سودا بہت مہنگا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

غَالِيَةً إِلَّا إِنْ سَلَمَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ: قَوْلُهُ ((أَذْلَجُ)) بِإِسْكَانِ الدَّالِ أَيْ سَارَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَالْمَعْنَى أَنَّ مَنْ خَافَ اللَّهَ تَعَالَى شَمَرَ فِي طَاعَتِهِ وَبَارَ إِلَيْهِ عَجَلًا مَعَ السَّابِقِينَ مِنَ السَّالِكِينَ فَإِذَا مَضَى لَيْلُ الْمُجَاهِدَةِ وَانْفَجَرَ فَجْرُ الْآخِرَةِ وَرَأَى مَا قَطَعَهُ فِي سَرَى سِيرِهِ مِنَ الْمَفَاوِزِ وَالمَخَاطِرِ وَشَهِدَ قُرْبَ مَنْزِلَتِهِ مِنَ الْحَبِيبِ وَانْقِطَاعَ مَنْ أَقْعَدَهُ الْكَسَلَ وَغَرَّهُ الْأَمَلَ أَنْشَدَ لِسَانَ حَالِهِ ((عِنْدَ الصُّبْحِ بِمُحَمَّدٍ الْقَوْمِ السُّرَى)).

۲۰۳۹۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل فرمائے گا دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا میرے خوف کی وجہ سے کسی جگہ رویا۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۲۰۳۹۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۰۴۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان باتوں میں جو آپ نے اللہ عزوجل سے روایت کیں۔ فرمایا مجھے میری عزت کی قسم ہے، میں اپنے بندے میں دو خوف اور دو امن اکٹھے نہیں کروں گا۔ اگر اس نے دنیا میں مجھ سے خوف رکھا تو میں اسے قیامت کے دن امن دوں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے خوف سے دوچار کروں گا۔ (ابن حبان)

۲۰۴۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: ((وَعَزَمَنِي لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَآمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا آمِنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا آمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفَّتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۲۰۴۱۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَايِيَانِ هُوَ

۲۰۳۹۔ سنن ترمذی، کتاب صفة جہنم، باب (۹) ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۴۰۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۱۷/۲۔

۲۰۴۱۔ مستدرک حاکم ۲/۳۵۱۔ ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

جب اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی ”اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس دوزخ سے بچاؤ جس کا بندھن لوگ اور پتھر ہیں“ تو ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے سامنے اسے تلاوت کیا (یہ سن کر) ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کے دل پر رکھا تو وہ حرکت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے نوجوان! کہولا الہ الا اللہ اس نے یہ پڑھا تو آپ نے اسے جنت کی بشارت سنائی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ ہم میں سے ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔ ﴿ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَ خَافَ وَعَبَدَ﴾ یہ (جنت) اس کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور وعید سے خائف ہو گیا۔ (حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے) ۲۰۴۲۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے کسی آدمی کے روٹکے کھڑے ہو جائیں تو اس کے گناہ ایسے گر جاتے ہیں جیسے سوکھے والے درخت کے پتے۔ (ابوالشیخ ابن حبان) بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ تیز ہوا چلی اور اس درخت کے خشک پتے گر پڑے اور سرسبز پتے باقی رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس درخت کی کیا مثال ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (اس کی مثال) اس مومن کی مانند ہے جس کے خشیت الہی سے روٹکے کھڑے ہو گئے (اور) اس کے گناہ ختم ہو گئے اور نیکیاں باقی رہ گئیں۔ (ملاحظہ) قبل ازیں گزشتہ باب

عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أُنْزِلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى نَبِيِّ ﷺ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾ تَلَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى أَصْحَابِهِ فَحَرَّ فَتَى مُغْشِيًا عَلَيْهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى فُؤَادِهِ فَإِذَا هُوَ يَتَحَرَّكُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا فَتَى قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) فَقَالَهَا فَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنْ يَتَنَبَّأُ قَالَ: ((أَوْ مَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ تَعَالَى ﴿ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَ خَافَ وَعَبَدَ﴾)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۲۰۴۲۔ وَخَرَجَ أَبُو الشَّيْخِ بْنُ حِبَّانَ وَ النَّبْهَاقِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَفْشَعَرُ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَحَاتَّتْ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا)) وَ فِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَهَاجَتْ الرِّيحُ فَوَقَعَ مَا كَانَ [فِيهَا] مِنْ وَرَقٍ نَجَرٍ وَ بَقِيَ مَا كَانَ مِنْ وَرَقٍ أَخْضَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مَثَلُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ)) فَقَالَ الْقَوْمُ: اللَّهُ وَ رَسُولُهُ

میں حضرت ابو ہریرہ کی حدیث تین آدمیوں کے متعلق بیان ہو چکی ہے۔

أَعْلَمُ فَقَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ إِذَا أَفْشَعُوْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَعَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَبَقِيَتْ لَهُ حَسَنَاتُهُ)) قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ فِي قِصَّةِ الثَّلَاثَةِ .

خشیت الہی کی وجہ سے رونے کا ثواب

ثواب من بکی من خشية الله تعالى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جب وہ اس کو سنتے ہیں جو کہ رسول کی طرف بھیجا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک اور نیکو کاروں کی یہی پاداش ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَذَلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ﴾

[المائدہ: ۸۳ - ۸۵]

اور فرمایا: ”جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے ہمارے رب کا وعدہ بلا شک و شبہ پورا ہو کر رہنے والا ہی ہے۔ وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ أَوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبَّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبَّنَا لَمَفْعُولًا وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَسْكُونُ﴾ [بني اسرائيل:

[۱۰۷-۱۰۹]

اور فرمایا: ”یہی ہیں وہ انبیاء جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم کیا جو اولاد آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں چڑھالیا تھا اور اولاد ابراہیم و یعقوب ہے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب رب رحمان کی آجوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑ گڑاتے گر پڑتے تھے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَةِ آدَمَ وَ مِنْ ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَ مِنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا﴾ [مريم: ۵۸]

۲۰۴۳۔ قبل ازیں حضرت ابو ہریرہ کی یہ حدیث بیان ہو چکی ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّہُمْ اللہُ فِی ظِلِّہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّہُ)) فَذَكَرَ مِنْہُمْ ((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللہَ خَالِیًا فَقَاضَتْ عَیْنَاہُ)).

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا، سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا۔ ان میں آپ نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا ذکر فرمایا جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

۲۰۴۴- وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللہ عَنْہُ: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ شَیْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللہِ مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَ اثْرَیْنِ قَطْرَةٌ دُمُوعٍ مِنْ خَشِیَةِ اللہِ وَ قَطْرَةٌ دَمٍ تَهْرَاقُ فِی سَبِیلِ اللہِ . وَ أَمَّا الْاُكْرَانُ فَاتْرُ فِی سَبِیلِ اللہِ وَ اُثْرُ فَرِیضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللہِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ: حَدِیثٌ حَسَنٌ .

۲۰۴۵- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللہ عَنْہُ: أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ ذَكَرَ اللہَ فَقَاضَتْ عَیْنَاہُ مِنْ خَشِیَةِ حَتَّى یَصِیْبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ یُعَذِّبْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَ قَالَ: صَحِیْحُ الْإِسْنَادِ .

۲۰۴۶- وَعَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((عَیْنَانِ لَا تَمْسُہُمَا النَّارُ عَیْنٌ بَاتَتْ تَحُوسُ فِی سَبِیلِ اللہِ وَعَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشِیَةِ اللہِ)) رَوَاهُ أَبُو یَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ

۲۰۴۴- حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں۔ اللہ کے خوف سے (بہنے والے) آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں بہنے والے خون کا قطرہ۔ رہے دو نشان تو ایک (ہے) اللہ کی راہ میں (چلنے کا) نشان اور (دوسرا ہے) اللہ تعالیٰ کے فرائض میں کسی فریضہ (کی ادائیگی) کا نشان۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ حدیث حسن ہے)

۲۰۴۵- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہو گئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے، اسے قیامت کے دن عذاب نہیں ہو گا۔ (حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۴۶- انہی (حضرت ابو ہریرہؓ) سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آنکھوں کو (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی (ایک) وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری اور (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روکی۔ (اسے

۲۰۴۳- پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۲۰۴۳- سنن ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب فضل الحرس فی سبیل اللہ۔

۲۰۴۵- مستدرک حاکم ۲/۶۱۴۔ ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۲۰۴۶- ترمذی نے مجمع الزوائد (۲۸۸/۵) میں کہا ہے: ”اے ابویعلیٰ نے (مسند میں) اور طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے۔ ابویعلیٰ کے راوی ثقہ ہیں“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث دونوں کے ہاں نہیں مل سکی۔

ابو یعلیٰ نے اچھی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) طبرانی نے بھی اسے ذکر کیا ہے، البتہ اس نے کہا ہے کہ دو آنکھیں دوزخ نہیں دیکھیں گی۔

الطَّبْرَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((عَيْنَانِ لَا تَرَوَانِ النَّارَ)).

۲۰۴۷- حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی (ایک) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دے کر رات گزاری۔ (ترمذی نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۲۰۴۷- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((حَرَمٌ عَلَى عَيْنَيْنِ أَنْ تَتَأَلَّهَ النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ الْإِسْلَامَ وَ أَهْلَهُ مِنَ الْكُفْرِ)).

اس حدیث کو حاکم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے البتہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ دو آنکھوں کو آگ کا چھونا حرام ہے (ایک) وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جس نے کفر کے مقابلہ میں اسلام اور اہل اسلام کا پہرہ دے کر رات گزاری۔

۲۰۴۸- وَعَنِ أَبِي رِيحَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَرُمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ دَمَعَتْ أَوْ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَ حَرُمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ سَهَوَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ ذَكَرَ عَيْنًا ثَالِثَةً)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۲۰۴۸- حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اسی آنکھ پر دوزخ حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اٹھلکار ہوئی یا روئی اور اس آنکھ پر بھی دوزخ حرام ہے جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی اور ایک تیسری آنکھ کا بھی ذکر کیا۔ (احمد نسائی حاکم نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۴۹- حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا دو

۲۰۴۹- وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ

۲۰۴۷- سنن ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل الحرس فی سبیل اللہ۔ مستدرک حاکم ۸۳/۲۔ ذہبی نے کہا ہے: اس کی سند میں انقطاع ہے۔

۲۰۴۸- مسند احمد ۱۴۳/۴۔ سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب ثواب عین سہرت فی سبیل اللہ عزوجل۔ مستدرک حاکم ۸۳/۲۔ ذہبی نے صحت حدیث پر حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

۲۰۴۹- بیہقی نے مجمع الزوائد (۲۸۸/۵) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس سند میں عثمان بن عطاء خراسانی، متروک ہے۔ رحیم نے اسے ثقہ کہا ہے ”مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

آنکھوں کو (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی (ایک) وہ آنکھ جو رات کے وقت اللہ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔ (طبرانی، اس کی سند گزشتہ حدیث سے مل کر حسن ہے)

۲۰۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس آنکھ کے علاوہ ہر آنکھ قیامت کے دن رونے والی ہوگی، جو اللہ کی حرام کردہ چیز کے سامنے نیچے رہی اور جو آنکھ اللہ کی راہ میں بیدار رہی اور وہ جس میں سے اللہ عزوجل کے خوف کی بنا پر کبھی کے سر کے برابر (آنسو) نکلا۔ (اصہانی)

۲۰۵۱- حضرت عبد اللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مومن کی آنکھوں سے اللہ کے خوف کی وجہ سے کبھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکل آیا اور اس کے رخسار پر بہہ پڑا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کے لیے ضرور حرام کر دیں گے۔ (ابن ماجہ- اس کی سند حسن ہے)

۲۰۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی جو اللہ کے خوف سے رویا اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں ہو گا جب تک دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں پڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ بِمَا تَقَدَّمَ .

۲۰۵۰- وَخَرَجَ الْإِسْبَهَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ عَيْنٍ بِأَكْيَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ سَهَرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذَّلَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۲۰۵۱- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنِهِ دُمُوعٌ وَ إِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذَّلَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ تَصِيبُ شَيْئًا مِنْ حَرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۲۰۵۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُلْجِ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ [حَتَّى يَفُودَ اللَّيْلُ فِي الضَّرْعِ وَ لَا يَجْمَعُ غَبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ] وَ ذُخَانٌ

۲۰۵۰- ترغیب و ترہیب اصہانی ۲۲۴/۱-

۲۰۵۱- سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحزن و البكاء۔ یومیری نے زوائد میں کہا: ”اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں حماد بن ابی حمید ضعیف ہے۔“

۲۰۵۲- سنن ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی البكاء فی سبیل اللہ۔ سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب فضل من عمل فی سبیل اللہ۔ مستدرک حاکم ۷۲/۲-

جہنم)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ :
 حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ
 الْحَاكِمُ وَ قَالَ : صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۲۰۵۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے، انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿أَفْمِنَ هَذَا الْخَبِيثِ تَعْجَبُونَ وَ تَضْحَكُونَ وَ لَا تَنْكَبُونَ﴾ (کیا تم اس بات (یعنی قرآن مجید پر) تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو روتے نہیں ہو) تو اہل صفہ اس قدر روئے کہ ان کے آنسو رخساروں پر بہہ پڑے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی تو آپ بھی ان کے ساتھ روئے تو آپ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی روئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے خوف سے رویا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا اور نہ گناہ پر اصرار کرنے والا جنت میں داخل ہو گا۔ اگر وہ (لوگ) گناہ نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخشے گا۔ (اسے بیہی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے)

۲۰۵۴- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْخَائِفِينَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُلْجِ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُصِرٌّ عَلَى مَعْصِيَةٍ وَلَوْ لَمْ يَلْذِبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يَلْذِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)).

۲۰۵۵- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْخَائِفِينَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُلْجِ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُصِرٌّ عَلَى مَعْصِيَةٍ وَلَوْ لَمْ يَلْذِبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يَلْذِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)).

۲۰۵۳- شعب الایمان بیہی میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔ سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب فی فضل البکاء من خشية الله۔

۲۰۵۴- ابن ابی الدنیا کی کتاب الخائفین میں مل سکی۔ مسند احمد ۵۰۵۱۲ میں ابو ہریرہؓ سے مذکور ہے۔

۲۰۵۵- بیہی کی آداب، مدخل اور اربعین صغریٰ میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

آنکھ آنسوؤں سے پر خم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے باقی جسم کو (بھی) آگ کے لیے حرام کر دیتا ہے اور جس رخسار پر آنسو بہہ جائے اسے سیاہی و رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اگر اقوام میں سے کسی قوم کا ایک شخص روئے تو ان (سب) پر رحم کیا جاتا ہے۔ آنسو کے علاوہ ہر چیز کی ایک مقدار اور ترازو ہے، اس کے ذریعے دوزخ کے سمندر بھجا دیئے جاتے ہیں۔ (بیہقی۔ یہ روایت مرسل ہے اور اس کی سند میں ایک نامعلوم راوی ہے۔ دیگر محدثین نے اسے حسن بصری اور خالد بن معدان کے قول کے طور پر روایت کیا ہے)

۲۰۵۶- حضرت ثمام بن مالک کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب کیا۔ آپ کے سامنے (بیٹھا ہوا) ایک آدمی رو پڑا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر آج تمہارے ہاں وہ تمام مومن موجود ہوتے جن کے پہاڑوں کے برابر گناہ ہیں تو انہیں اس آدمی کے رونے کی وجہ سے بخش دیا جاتا، کیونکہ فرشتے (اس کی وجہ سے) رورہے تھے اور اس کے لیے دعا کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اے اللہ رونے والوں کی، نہ رونے والوں کے حق میں سفارش قبول فرما۔ (بیہقی۔ نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس طرح مرسل بیان ہوئی ہے)

۲۰۵۷- حضرت عقبہ بن عامر کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات (کا ذریعہ) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اپنی زبان قابو میں رکھ اور تمہیں حیرا گھر ہی کافی رہے اور اپنی غلطیوں پر رو۔ (ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

۲۰۵۸- حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

عَنِ بَمَائِهَا إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ سَائِرَ ذَلِكَ الْجَسَدَ عَلَى النَّارِ وَلَا سَأَلَتْ قَطْرَةً عَلَى خَدِّهَا فَيَرْهَقُ ذَلِكَ الْوُجْهَ فَتَرَى لَا ذِلَّةَ وَ لَوْ أَنَّ بَاكِيًا بَكَى فِي أُمَّةٍ مِنَ الْأُمَمِ رُحِمُوا وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا لَهُ مِقْدَارٌ وَ مِيزَانٌ إِلَّا الذَّمُّ فَإِنَّهَا يُطْفَأُ بِهَا بِحَارٌ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ وَ فِي إِسْنَادِهِ رَوَاهُ لَمْ يُسَمَّ وَ رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ غَيْرَ مَرْفُوعٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۲۰۵۶- [وَعَنِ] الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ فَبَكَى رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ شَهِدْتُمْ الْيَوْمَ كُلُّ مُؤْمِنٍ عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوبِ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي لَفُفِرَ لَهُمْ بِهَيْكَلٍ هَذَا الرَّجُلِ وَ ذَلِكَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْكِي وَ تَدْعُو لَهُ وَ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ شَفِّعِ الْبَكَائِينَ فَيَمَنْ لَمْ يَبْكِ)) خَرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: هَكَذَا جَاءَ هَذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا.

۲۰۵۷- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَ لَا تَسْفِكْ بَيْتَكَ وَ أَمْسِكْ عَلَى خَطِيئَتِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۰۵۸- وَخَرَجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ

۲۰۵۶- آداب بیہقی ص ۵۰۶ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۲۰۵۷- سنن ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان۔

۲۰۵۸- کتاب البعث والنشور بیہقی ص ۲۸۷۔

نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَقُوْذَهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (اس) (دوزخ) کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں) اور فرمایا اس میں ایک ہزار سال ایندھن جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سرخ ہو گئی اور (پھر) ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو وہ سفید ہو گئی اور (پھر) ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو وہ سیاہ ہو گئی (اب) وہ سخت سیاہ ہے، اس کے شعلے بجھائے نہیں جاسکتے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا آدمی بیٹھا تھا وہ زور زور سے رونا شروع ہو گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے آپ کے سامنے یہ رونے والا شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ جشہ کا آدمی ہے اور اس کی تعریف کی۔ جبریل علیہ السلام کہنے لگے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے مجھے میری عزت و جلال اور اپنے عرش پر بلند ہونے کی قسم ہے کہ جس بندے کی آنکھ میرے خوف کی وجہ سے روئے گی، میں اسے جنت میں زیادہ سے زیادہ ہساؤں گا۔ (بخاری)

اس سے قبل حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مناجات کرتے ہوئے ایک لاکھ چار ہزار باتیں کہیں۔ اس مناجات میں یہ بھی تھا کہ اے موسیٰ دنیا سے اعراض کرنے سے بڑھ کر کسی عمل کے ذریعے میرے لیے تصنع اور بناوٹ اختیار کرنے والوں نے تصنع نہیں کیا اور میری طرف سے حرام کردہ چیزوں سے بچنے جیسے عمل کے ذریعے میرا تقرب حاصل کرنے والوں نے تقرب حاصل نہیں کیا اور نہ ہی میری عبادت کرنے والوں نے میرے خوف کی وجہ سے رونے جیسے عمل کے ذریعے میری عبادت کی ہے ایسی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا میرے خوف کی بنا پر

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَقُوْذَهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ) فَقَالَ: ((أَوَقَدْ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى إِخْمُرَتْ وَ أَلْفَ عَامٍ حَتَّى إِسْوَدَتْ لَهَا سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ لَا يُطْفِئُ لَهَا نَارٌ)) قَالَ: وَ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَسْوَدُ فَهَتَفَ بِالْبُكَّاءِ فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا الْبَاكِي بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ: ((رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ وَأَتَى عَلَيَّ مَغْرُوفًا قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: وَعِزَّتِي وَ جَلَالِي وَ ارْتِفَاعِي فَوْقَ عَرْشِي لَا تُبْكِي عَيْنُ عَبْدٍ لِي الدُّنْيَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا أَكْثَرَتْ ضِيحَكَهَا لِي الْجَنَّةِ)) قُلْتُ: وَ تَقَدَّمَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ نَاجِيَ مُوسَى بِعِائَةِ أَلْفٍ وَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَ كَانَ فِيمَا نَاجَاهُ بِهِ أَنْ قَالَ: يَا مُوسَى إِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعْ لِي الْمُتَصَنِّعُونَ بِمِثْلِ الزُّهْدِ لِي الدُّنْيَا وَ لَمْ يَقْرُبْ إِلَيَّ الْمُقْرَبُونَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَمْتُ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يَتَعَبَّدْ لِي الْمُتَعَبِّدُونَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَتِي)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: ((وَأَمَّا الْبُكَاءُ مِنَ الْخَشْيَةِ فَأَوَّلُكَ لَهُمُ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى لَا يُشَارِكُونِ فِيهِ)).

رونے والوں کے لیے ہی رفیقِ اعلیٰ کا رتبہ ہے جس میں
ان کا کوئی شریک نہیں ہوگا۔

خلوص نیت کا ثواب

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”ہاں جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر
لیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں اور خالص اللہ
تعالیٰ ہی کے لیے دین داری کریں تو یہ لوگ مومنوں
کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت اجر دے گا۔“

اور فرمایا: ”یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور
بے حیائی دور کر دیں، بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے
بندوں میں سے تھے۔“

اور فرمایا: ”اس کتاب میں موسیٰ کا ذکر بھی بیان کر وہ بڑا
ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔“

اور فرمایا: ”خبردار اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت
کرتا ہے۔“

اور فرمایا: ”اے نہیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ صرف
اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خاص رکھیں،
ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ
دیتے رہیں یہی دینِ درست اور مضبوط ہے۔“

۲۰۵۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ وحدہ
لا شریک سے مخلص ہو کر نماز پڑھتے ہوئے اور زکوٰۃ ادا
کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گا وہ اس حال میں
رخصت ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو گا۔ (ابن ماجہ،

ثواب الاخلاص

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا
وَأَصْلَحُوا وَ اغْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا
دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ
يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

[النساء : ۱۴۶]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ
السُّوءَ وَ الْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُخْلِصِينَ﴾ [يوسف : ۲۴]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ نُكِّرُ فِي الْكِتَابِ
مُوسَى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَ كَانَ رَسُولًا
نَبِيًّا﴾ [مريم : ۵۱]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ﴾
[الزمر : ۳]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا
اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ خُفَاءً وَ يَظَاهِرًا
الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَ ذَلِكَ دِينُ
الْقِيَمَةِ﴾ . [البینہ : ۵]

۲۰۵۹- وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَارَقَ
الدُّنْيَا عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلَّهِ وَحَدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ
لَارَقَهَا وَ اللَّهُ عَنْهُ رَاضٍ)) رَوَاهُ ابْنُ

۲۰۵۹- سنن ابن ماجہ، مقدمہ، باب فی الایمان، یومیری نے زوائد میں کہا ہے: ”اس کی سند ضعیف ہے“
مستدرک حاکم ۳۳۲/۲۔ ذہبی نے کہا ہے: حدیث کا ابتدائی حصہ مرفوع ہے اور باقی مدرج ہے۔

حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

۲۰۶۰- حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خصوصی نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا دین میں اخلاص پیدا کر، تجھے تمہارا عمل بھی کافی رہے گا۔ (حاکم، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے)

۲۰۶۱- سعد بن صعب نے اپنے باپ (صعب) سے روایت کیا ہے، ان کا خیال تھا کہ انہیں اپنے سے کمزور صحابہ کرام پر برتری حاصل ہے۔ انہوں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس امت کی مدد ان میں سے کمزوروں کے ساتھ ان کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کے لیے ہوتی ہے۔ (نسائی، بخاری نے اسے اخلاص کے بغیر ذکر کیا ہے)

۲۰۶۲- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اخلاص سے کام کرنے والوں کے لیے خوش خبری ہے۔ یہ لوگ چراغ ہدایت ہیں، ان کے ذریعے ہر سیاہ فتنہ چھٹ جاتا ہے۔ (نسائی)

۲۰۶۳- حضرت زید بن ثابتؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش و خرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور

مَاجَہَ وَ الْبَحَاکِمُ وَ قَالَ صَحِیْحُ عَلٰی شَرَطِ الْبُخَارِیِّ وَ مُسْلِمٍ۔

۲۰۶۰- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُخْرٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ حِينَ بُعِثَ إِلَى الْيَمَنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ: ((أَخْلَصْ دِينَكَ يَكْفِيكَ الْعَمَلُ الْقَلِيلُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: صَحِیْحُ الْإِسْنَادِ۔

۲۰۶۱- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ صَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَمَّا تَنْصَرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِضَعِيفِهَا بِذَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَ إِخْلَاصِهِمْ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْبُخَارِيُّ بِدُونِ ذِكْرِ الْإِخْلَاصِ۔

۲۰۶۲- وَخَرَجَ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((طُوبَى لِلْمُخْلِصِينَ أَوَّلِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى تَنْجِلِي عَنْهُمْ كُلَّ فِتْنَةٍ ظَلَمَاءَ))۔

۲۰۶۳- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((نَضْرُ

۲۰۶۰- مستدرک حاکم ۳/۶۱۴- زہبی نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

۲۰۶۱- صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب من استعان بالضعفاء۔ سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب الاستغفار بالضعیف۔

۲۰۶۲- آداب بیہقی ص ۵۰۳ میں حضرت عمر بن خطابؓ سے مذکور ہے۔

۲۰۶۳- صحیح ابن حبان (الاحسان) ۳/۵۱۲- سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب فی فضل نشر العلم۔ سنن کبریٰ نسائی (تحفة الاشراف) ۲/۶۱۳- سنن ابن ماجہ، مقدمہ، باب من بلغ علماً۔

دوسروں تک پہنچائی۔ دین کی سمجھ حاصل کرنے والے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اسے اپنے سے زیادہ سمجھ دار آدمی کی طرف لے جاتے ہیں اور بہت سے حاصل کرنے والے خود سمجھ نہیں سکتے۔ تین کام ایسے ہیں جن میں کسی مسلمان کا دل بکل نہیں کرتا، اللہ کے لیے خالص ہو کر عمل کرنا، ارباب حل و عقد کی خیر خواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت میں شامل رہنا۔ کیونکہ ان کی دعا بعد والوں تک پہنچتی ہے اور جس شخص نے دنیا کو اپنا مقصد بنالیا اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو منتشر کر دے گا اور جس نے اپنی غربت کو بد نظر رکھا اسے دنیا میں وہی کچھ ملے گا جو اس کے لیے لکھا جا چکا ہے اور جس نے آخرت کو مقصد بنالیا اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ سنوار دے گا اور اس کے دل میں استغنا پیدا کر دے گا۔ دنیا اپنی مرضی کے علی الرغم اس کی طرف آئے گی۔ (یہ ابن حبان کی روایت ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے اسے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۲۰۶۳۔ حضرت ضحاک بن قیس (ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے میں بہتر حصہ دار ہوں، جو شخص (کسی کام میں) میرے ساتھ کسی کو حصہ دار بناتا ہے وہ (کام) میرے شریک کے لیے ہوتا ہے، اے لوگو! خالصتاً میرے لیے عمل کرو اللہ تبارک و تعالیٰ صرف وہ عمل قبول کرتا ہے جو خالصتاً اس کے لیے ہوں۔ (بزار، اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

۲۰۶۵۔ حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے

اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا قَبْلَهُ غَيْرُهُ قَرِيبٌ حَامِلٌ لِقَبِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَ رَبُّ حَامِلٌ لِقَبِيهِ كَيْسَ بِفَقِيهِ ثَلَاثٌ لَا يَفْعَلُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَ مُنَاصَحَةُ وَلَاةِ الْأَمْرِ وَ لُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنْ دَغَوْتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَ مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَ جَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ لَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَ مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللَّهُ أَمْرَهُ وَ جَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَ أَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ

۲۰۶۴۔ وَخَرَجَ الْبِزَارُ بِإِسْنَادٍ لَا يَأْسَ بِهِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَهُوَ مِمَّنْ أَخْتَلَفَ فِي صُحْبَتِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: أَنَا خَيْرُ شَرِيكَ لِمَنْ أَشْرَكَ مَعِيَ شَرِيكًَا فَهُوَ لَشَرِيكِي يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَخْلَصُوا أَعْمَالَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا خَلَصَ لَهُ)).

۲۰۶۵۔ وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا يَأْسَ بِهِ أَيْضًا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ

وہ (بھی) ملعون ہے، سوا ایسے عمل کے جو میری رضا جوئی کے لیے کیا جائے۔ (طبرانی، اس کی سند قابل اعتراض ہے)

۲۰۶۶- حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس آدمی کو کیا ملے گا جو آخرت اور شہرت (دونوں) کی خاطر جہاد کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ اس آدمی نے یہ (سوال) تین دفعہ دوہرایا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے رہے کہ اسے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ عزوجل صرف ایسے عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص نیت ہو کر اس کی رضا جوئی کے لیے کیا جائے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۲۰۶۷- حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلے لوگوں میں تین آدمی سفر میں نکلے۔ ایک غارتگ پہنچے تو رات کا وقت ہو گیا اور وہ اس میں داخل ہو گئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس نے غار (کے منہ) کو بند کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں اس پتھر سے صرف یہ چیز نجات دلا سکتی ہے کہ تم اپنے نیک عمل کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا اے اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے اپنے اہل و عیال اور جانوروں کو دودھ نہیں پلایا کرتا تھا۔ ایک روز میں درختوں کی تلاش میں دور نکل گیا۔ جب میں شام کے وقت ان کے پاس پہنچا تو وہ سو

اللہ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مَا ابْتِغِيَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ)).

۲۰۶۶- وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْآخِرَةَ وَالدُّكْرَ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا وَابْتِغِيَ بِهِ وَجْهَهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ.

۲۰۶۷- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِن تَلَقَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَاهُمُ الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَإِنَّ حَذَرَتِ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنَجِّيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَ كُنْتُ لَا أَغْنِي قَبْلَهُمَا أَغْلًا وَ لَا مَالًا فَتَأَيَّ بَنِي طَلَبَ شَجَرٍ يَوْمًا فَلَمْ أَرْخُ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَبَلْتُ لَهُمَا

۲۰۶۵- عائشہ نے مجمع الزوائد (۲۲۲/۱۰) میں کہا ہے: ”اے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں خدا ش بن مہاجر ضعیف ہے اور باقی روایت اللہ ہیں“ مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۲۰۶۶- سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی من یغزو ویلتمس الدنیا میں معاذ بن جبل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں کے حوالے سے مروی ہے۔ سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب من غزا یلتمس الآخر والذکر۔

چکے تھے۔ میں نے ان کے لیے دودھ دوھا تو دیکھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں اور میں نے یہ پسند نہ کیا کہ ان سے پہلے اپنے اہل و عیال اور جانوروں کو دودھ پلاؤں لہذا میں نے انتظار شروع کر دیا۔ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کر رہا تھا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ ایک روایت میں ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے میرے قدموں میں بلک رہے تھے۔ وہ دونوں بیدار ہوئے اور انہوں نے دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہم سے اس پتھر کی مصیبت کو دور فرما۔ (اس طرح) وہ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دوسرے نے کہا اے اللہ! میری ایک پھوپھی زاد بہن تھی جو مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیاری لگتی تھی۔ میں نے اس سے برائی کارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا۔ ایک دفعہ قحط سالی ہوئی تو وہ میرے پاس آئی۔ میں نے اسے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ غلوت کا موقعہ دے گی۔ اس نے یہ بات منظور کر لی۔ جب میں نے اس پر قابو پایا تو وہ کہنے لگی میں تمہیں ناحق طور پر مہر توڑنے کی اجازت نہیں دوں گی، لہذا میں نے اس کے ساتھ برا عمل کرنے سے گھٹن محسوس کی اور میں اس سے باز آ گیا، حالانکہ وہ سب لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھی اور جو سونا میں نے اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا تو ہم سے ہماری مصیبت کو دور فرما تو پتھر (مزید) پیچھے ہٹ گیا لیکن اب بھی وہ اس میں سے نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے

غَبْرَقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْفِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدْحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ)) وَ فِي رَوَايَةٍ ((وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدَمِي فَاسْتَيْقَظَا فَشَرَبَا غَبْرَقَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَفْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((قَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمُّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَلَى نَفْسِهَا وَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السَّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تَخْلِيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ: لَا أَجِلُ لَكَ أَنْ تَقْضَ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَخَرَجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَ هِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَ تَرَكْتُ اللَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَفْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ اسْتَأْجَرْتُ أَجْرَاءَ وَ أَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَ ذَهَبَ

۲۰۶۷- صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب قصة اصحاب الغار الثلاثة۔

فرمایا تیسرا کہنے لگا اے اللہ! میں نے کئی مزدور رکھے تھے اور میں نے انہیں مزدوری (بھی) دی، البتہ ایک آدمی اپنا حق چھوڑ کر چلا گیا۔ میں اس کی مزدوری کو (تجارت وغیرہ کے ذریعے) بڑھا تا رہا یہاں تک کہ اس سے بہت زیادہ دولت جمع ہو گئی۔ کافی عرصے کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دو۔ میں نے اسے کہا (یہ) جو اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام تمہیں نظر آرہے ہیں۔ یہ سب تمہاری مزدوری ہے۔ وہ کہنے لگا اے اللہ کے بندے میرے ساتھ مذاق نہ کر۔ میں نے کہا میں تم سے مذاق تو نہیں کر رہا۔ اس نے وہ سب کا سب مال لیا اور لے کر چلا گیا اور اس میں سے کچھ نہ چھوڑا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا تو تو ہماری مصیبت دور فرما۔ وہ پتھر مکمل طور پر ہٹ گیا۔ وہ نکلے اور انہوں نے اپنی راہ لی۔ (بخاری مسلم)

(ملاحظہ) اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق بخشے، یہ بات ذہن نشین رہے کہ اخلاص تمام قسم کے نیک اعمال کی قبولیت اور ان کا اجر و ثواب حاصل کرنے کی عمومی شرط ہے۔ اخلاص کے بغیر سرانجام پانے والا ہر عمل تباہی اور بربادی کے نزدیک ترین ہوتا ہے۔ ہمارے محسن سہل بن عبد اللہ تسریٰ فرمایا کرتے تھے کہ علم تو سب کا سب دنیا سے تعلق رکھتا ہے اور اس میں سے آخرت تو عمل ہے اور اس طرح عمل سب کا سب بے وقعت ہے ماسوا اس کے جو اخلاص کے ساتھ سرانجام دیا جائے، نیز فرماتے ہیں کہ علماء کے علاوہ سب لوگ بے جان ہیں اور علماء بھی سب کے سب بے ہوش ہیں ماسوا ان کے جو باعمل ہیں اور عمل کرنے والے سب کے سب دھوکے میں ہیں ماسوا ان کے جو مخلص ہیں اور

فَصَمَرَتْ أَجْرُهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَتْهُ بَعْدَ حِينٍ لَقَالُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ إِلَهِي أَجْرِي فَقُلْتُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ لَقَالُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَأْذَنَهُ فَلَمْ يَزَلْ مِنْهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ لَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَأَفْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَأَنْفَرَجَتْ الصُّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ قَوْلُهُ: ((لَا أَغِيبُ)) هُوَ بَفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَ إِسْكَانِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَ كَسْرِ الْبَاءِ مَعْنَاهُ لَا أَقْدُمُ عَلَيْهِمَا فِي الْغَيْبِ أَحَدًا وَ ((الْمُغْبِقُ)) بَفَتْحِ الْغَيْنِ هُوَ مَا يُشْرَبُ بِالْعَشِيِّ وَ قَوْلُهُ: ((يَضَاغُونَ)) بِضَادٍ وَ غَيْنٍ مُعْجَمَتَيْنِ مَعْنَاهُ يَضْحَكُونَ مِنَ الْجُوعِ: وَ ((السَّنَةُ)) هِيَ الْعَامُ [الْمَقْطُوعُ] الَّذِي لَمْ تَنْبِتِ الْأَرْضُ فِيهِ شَيْئًا وَ قَوْلُهَا ((تَقْضِي الْخَاتَمِ)) هُوَ بِضَادٍ مُعْجَمَةٍ مُشَدَّدَةٍ وَهُوَ كِتَابِيَّةٌ عَنِ الْجَمَاعِ وَاعْلَمْ - وَفَقْنَا اللَّهَ وَإِيَّاكَ - أَنَّ الشَّرْطَ الْعَامَّ فِي قَبُولِ جَمِيعِ أَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ وَالْفُوزِ بِأَجْرِهَا وَ ثَوَابِهَا هُوَ الْإِخْلَاصُ وَ كُلُّ عَمَلٍ لَا يَصْدُرُ عَنْ إِخْلَاصٍ فَهُوَ إِلَى الْهَلَاكِ أَقْرَبُ وَ قَدْ قَالَ سَيِّدُنَا سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّسْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: الْعِلْمُ كُلُّهُ دُنْيَا وَ الْآخِرَةُ مِنْهُ

مخلص اس وقت تک خطرے میں ہیں جب تک ان کے انجام کا علم نہ ہو جائے، لہذا اگر تم حصولِ ثواب اور انجامِ بخیر چاہتے ہو تو اخلاص کی کوشش کرو۔

اخلاص کے متعلق بھی مشائخ کے مختلف نظریے ہیں جن کی تفصیل اس کتاب کا موضوع نہیں ہے۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے ذوق اور مشاہدے کے مطابق اسے بیان کیا ہے۔ اگر تمہیں تفصیل مطلوب ہو تو قوتِ القلوب اور احیاء علوم الدین جیسی کتب تصوف کی طرف رجوع کرو، اگر اللہ تعالیٰ تمہارا ہاتھ پکڑے اور تمہیں نیک اعمال کی توفیق دے اور تمہاری نیت ان کے ثواب سے ہٹا کر اپنی رضا و خوشنودی بنادے، نہ دوزخ کا خوف اس کے پس پشت ہو اور نہ جنت کی امید، تو تمہیں اخلاص کے اعلیٰ ترین مرتبے کی توفیق ملے گی اور تمہیں اس ذاتِ اقدس نے اپنے خاص مقرب بندوں میں سے بنالیا اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے نصیب فرمائے وہ فضلِ عظیم کا مالک ہے وہاں اللہ التوفیق

العمل و العمل كله هباءً إلا بالاخلاص. و قال أيضا الناس موتى إلا العلماء و العلماء سكارى إلا العاملين و العاملون مغرورون إلا المخلصين و المخلصون على وجل حتى يعلم ما يُختم لهم به. فان اردت احراز الثواب و حسن المآب فاجتهد في الاخلاص وقد اختلفت أقوال المشايخ رحمهم الله تعالى فيه اختلافا كثيرا ليس هذا الكتاب علا يسقطه و كل واحد منهم عبّر بسحب ذوقه و رتب شهوده و ان اردت والقوف على ذلك فاطلبه من كتب التصوف كقوت القلوب و إحياء علوم الدين و نحوهما. و إن أخذ الله بيدك و وفقك للأعمال الصالحات و رقى همتك عن الالتفات إلى ثوابها و جعل قصدك بها وجهه الكريم لا خوفاً من الجحيم ولا رجاء دار النعيم فقد وفقك لأعلى رتب الاخلاص و جعلك من عباده المقربين الخواص ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم و بالله التوفيق.

جنت کا منظر

باب صفة دار الثواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضا مندی کی اور جنتوں کی ان کے لیے وہاں دواوی نعمت ہے وہاں یہ ہمیشہ رہنے والے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يُسَرُّهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَ جَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ

ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس یقیناً بہت بڑے ثواب ہیں۔“

اللہ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۱﴾

[التوبہ: ۲۱-۲۲]

اور فرمایا: ”پرہیزگار لوگ جنتی باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ سلامتی اور امن کے ساتھ یہاں آجاؤ۔ ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم سب کچھ نکال دیں گے بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے شاہی تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ نہ تو وہاں انہیں کوئی تکلیف چھو سکتی ہے اور نہ وہ وہاں سے کبھی نکال دیئے جائیں گے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ اذْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ؕ ءَمِينٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّقَابِلِينَ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿۲﴾

[الحجر: ۴۵-۴۸]

اور فرمایا: ”یقیناً جو لوگ ایمان لائیں نیک اعمال کریں ہم تو کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے انکے لیے بھیگی والی جنتیں ہیں۔ ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے وہاں تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُخْلَلُونَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُندُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نَعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳﴾ [الكهف: ۳۰-۳۱]

اور فرمایا: ”یقیناً مانو کہ پرہیزگاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے۔ یعنی بھیگی والی جنتیں جن کے دروازے انکے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ جن میں با فراغت تکیے لگائے بیٹھے ہوئے طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کی شرابوں کی فراہمیں کر رہے ہیں اور ان کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر کم سن حوریں ہوں گی۔ یہ ہے جس کا وعدہ تم سے حساب کے دن کیا جاتا تھا۔ بے شک یہ روزیاں خاص ہمارا عطیہ ہیں جن کا کبھی خاتمہ ہی نہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿هَٰذَا ذِكْرٌ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَنَاجِبِ جَنَّاتٍ عَدْنٍ مَفْتُوحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يُدْعَوْنَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَثَرَابٌ هَٰذَا مَا تُوْعَدُونَ يَوْمَ الْحِسَابِ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَالَهُ مِنْ نَفَادٍ ﴿۴﴾ [ص: ۴۹-۵۴]

اور فرمایا: ”بے شک اللہ سے ڈرنے والے امن چین کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں باریک اور دیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ ؕ آمِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ كَذَٰلِكَ

یہ اسی طرح ہے اور اہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کر دیں گے۔ دلجمعی کے ساتھ وہاں ہر طرح کے میوؤں کی فرمائش کرتے ہوں گے وہاں وہ موت چمکنے کے نہیں ہاں پہلی موت جو وہ مر چکے، انہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی سزا سے بچا دیا یہ صرف تم نے رب کا فضل ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

اور فرمایا: ”اُس جنت کی صفت جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلا اور شراب کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کو بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں اور ان کے لیے وہاں ہر قسم کے میوے ہیں۔“

اور فرمایا: ”بہت بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہو گا اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔ یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ ہی رہیں گے۔ آمد و رفت کریں گے آنخورے اور آفتابے لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پر ہو۔ جس سے نہ سر میں درد ہو نہ عقل میں فتور آئے اور ایسے میوے لیے ہوئے جو ان کی پسند کے ہوں اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں اور گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ جو اچھوتے موتیوں کی طرح ہیں۔ یہ صلہ ہے ان کے اعمال کا۔ نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔ صرف سلام ہی سلام کی آواز ہو گی اور داسنے ہاتھ والے میا ہی اچھے ہیں داسنے ہاتھ والے وہ کانٹوں بغیر کی بیڑیوں اور تہ بہ تہ کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور بہتے ہوئے پانیوں اور بکثرت پھلوں جو نہ ختم ہوں نہ

وَزَوْجَانَهُمْ بِحُورٍ عِينٍ يَذْغُونُ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ ءَامِنِينَ لَا يَذْقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ [الدخان: ۵۱-۵۷]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَثَلُ الْخَيَةِ الَّتِي وَعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ ءَاسِينٍ وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٌ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ﴾ [محمد: ۱۵]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ عَلَى سُرُرٍ مُّوضُونَةٍ مُّتَكِبِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخْلَدُونَ بِأَخْرَابٍ وَءَابَارِيقٍ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ لَا يَصُدَّغُونَ عَنْهَا وَلَا يَنْزِفُونَ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ وَخُورٌ عَيْنٍ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ جَزَاءً لِّمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا وَأَصْحَابُ الِئِيمِينَ مَا أَصْحَابُ الِئِيمِينَ فِي صِنْدَرٍ مَّخْضُودٍ وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ وَظِلٍّ مَّمْضُودٍ وَ مَاءٍ مَّسْكُوبٍ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ

روک لیے جائیں اور اونچے اونچے فرشوں میں ہوں گے۔ ہم نے ان کی بیویوں کو خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے انہیں کنواریاں کر دی ہیں، وہ محبوبہ اور ہم عمر ہیں، دائیں ہاتھ والوں کے لیے ہیں، جم غفیر ہے اگلوں میں سے اور بہت بڑی جماعت ہے پچھلوں میں سے۔“

اور فرمایا: ”سو جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ تو کہنے لگے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو۔ مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔ پس وہ ایک خاطر خواہ زندگی میں ہو گا۔ بلند و بالا جنت میں۔ جس کے میوے جھکے پڑتے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) کہ کھاؤ پیو سہتا پچتا اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کئے۔“

اور فرمایا: ”پس انہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی اور انہیں اپنے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔ وہاں تختوں پر بٹکے لگائے ہوئے بیٹھیں گے نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی۔ ان جنتوں کے سایے ان پہ جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے میوے اور لچھے نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا دور کر لیا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے۔ شیشے بھی چاندی کے جن کو ساقی نے اندازے سے ناپ رکھا ہو گا اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے جن کی طوئی زنجیل کی ہو گی۔ جو جنت کی ایک نہر ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ اور ان کے ارد گرد گھومتے پھرتے ہیں وہ کم سن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ جب تو انہوں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے سچ موتی ہیں۔ تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈالے گا سراسر نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا۔ ان کے

إِنْشَاءً فَيَجْعَلُنَاھُمْ أَهْبَارًا عُرُبًا أَنْثَرَا
لَأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۱۳﴾
[الواقعة: ۱۳-۳۷]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ
بِیْمِینِهِ فَيَقُولُ هَٰؤُلَاءِ أَفْرُؤُوا كِتَابِیَ اِنِّیْ
ظَنَنْتُ اَنْنِیْ مُلَاقٍ حِسَابِیَ فَھُوَ لِیْ
عِشَیَ رَاضِیَ لِیْ جَنَّةٍ عَلَیَّ قُطُوفُھَا
ذَٰبِیَ کُلُّوْا وَاشْرَبُوْا ھِنَا بِمَا اَسْلَفْتُمْ
فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَہِ﴾ [الحاقة: ۱۹-۲۴]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا هُمْ لِلَّهِ شُرُءُ ذَلِكَ
الْيَوْمِ وَ لَقَاهُمْ نَضْرَةٌ وَ سُرُورًا وَ
جَزَآءُهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةٌ وَ حَرِیْرًا
مُّتَكِیْنٍ فِیْھَا عَلَی الْأَرَاكِلِ لَا یَرَوْنَ
فِیْھَا شَمْسًا وَ لَا زَمْھَرِیْرًا وَ ذَٰبِیَ
عَلِیْھُمْ ظِلَالُھَا وَ ذَلَّلَتْ قُطُوفُھَا تَذْلِیْلًا
وَ رِطَافٌ عَلِیْھُمْ بَنَایِیَ مِنْ فِضَّةٍ وَ
أَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرًا قَوَارِیْرًا مِنْ
فِضَّةٍ قَدَرُوْھَا تَقْدِیْرًا وَ یُسْتَفْنَونَ فِیْھَا
كَأَسَا كَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِلًا عِیْنًا فِیْھَا
تُسْمِی سَلْسَبِلًا وَ یَطُوفُ عَلِیْھُمْ
وَلَدَانٌ مُّحَلَّدُونَ إِذَا رَأَیْتُمْ حَسْبِیْتُمْ
لَوْلَآ مَثُورًا وَ إِذَا رَأَیْتُمْ ثَمَّ رَأَیْتُمْ
نَعِیْمًا وَ مُلْكًا كَثِیْرًا عَلِیْھُمْ رِیَابٌ
سُنْدُسٌ خُضْرٌ وَ اِسْتَبْرَقٌ وَ خُلُوْا اَسَاورَ
مِنْ فِضَّةٍ وَ سِقَاقُھُمْ رُھْمٌ شَرَابًا طُھُورًا

جسموں پر سبز مہین اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے نگین کا زیور پہنایا جائے گا اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا۔ (کہا جائے گا کہ) یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوششوں کی قدر دانی۔“

اور فرمایا: ”بہت سے چہرے اس دن تروتازہ اور آسودہ حال ہوں گے، اپنے اعمال سے خوش ہوں گے بلند وبالا جنتوں میں ہوں گے، جہاں کوئی بے ہودہ بات کان میں نہ پڑے گی۔ جہاں چشمے جاری ہوں گے اور اونچے اونچے تخت ہوں گے اور آنخورے رکھے ہوئے ہوں گے اور ایک قطار میں لگے ہوئے ٹیکے ہوں گے اور مٹلی مسندیں پھیلی پڑی ہوں گی۔“ جنت کی نقشہ کشی کے متعلق اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

۲۰۶۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی فرد بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ چاہتے ہو تو پڑھو ”یعنی کسی تنفس کو علم نہیں ہے کہ ان (نیک بندوں) کے لیے ان کے عمل کا کتنا بدلہ ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۲۰۶۹۔ حضرت (عبداللہ) ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں ایسی نعمتیں پیدا فرمائیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں اور کسی فرد بشر کے دل میں ان کا خیال نہیں آیا۔ اس کے بعد اسے کہا

إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيَكُمْ مَشْكُورًا ﴿الدھر : ۱۱-۲۲﴾

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَجُودَةٌ يُؤْمِلُ نَاعِمَةٌ لَسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لِأَعْيَةٍ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ وَأَنْكُوبَاتٌ مَوْضُوعَةٌ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ وَزُرَابِيٌّ مَبْنُوتَةٌ﴾ [الغاشية: ۸-۱۶] وَالْآيَاتُ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ كَثِيرَةٌ جِدًّا.

۲۰۶۸۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ إِفْرُؤُوا إِن شِئْتُمْ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (وَمُسْلِمٌ).

۲۰۶۹۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ خَلَقَ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ

۲۰۶۸۔ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة وانها مخلوقة۔ صحیح مسلم،

کتاب الجنة وصفة نعيمها، باب (۵۱)۔

۲۰۶۹۔ معجم کبیر طبرانی ۱۸۴/۱۱۔

کہو (کیا کہتی ہو) اس نے کہا مومن کامیاب ہو گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اس میں پھل لٹکائے اور نہریں جاری کیں۔ پھر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا بتاؤ (کیا بات ہے) اس نے کہا مومن کامیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور جاہ و جلال کی قسم ہے، کوئی بخیل میرے پڑوس میں تیرے اندر نہیں رہ سکے گا۔ (طبرانی، اس کی سند اچھی ہے)

۲۰۷۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ نعم و ناز میں ہو گا۔ وہ ناامید نہیں ہو گا۔ اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہو گی۔ جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں اور نہ ہی کسی بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ (مسلم)

۲۰۷۱۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں جنت کے متعلق بتائیں، اسے کس چیز کے ساتھ بتایا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ اس کا گاراکتوری کا ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہو گا وہ نعمت و ناز میں ہو گا۔ وہ ناامید نہیں ہو گا۔ ہمیشہ رہے گا۔ اسے موت نہیں آئے گی، نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ اس کی جوانی ختم ہو گی۔ (ترمذی، ابن حبان)

۲۰۷۲۔ حضرت ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ

قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي فَقَالَتْ: قَدْ أَلْفَحَ الْمُؤْمِنُونَ)) وَ فِي رَوَايَةٍ ((حَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنَ بِيَدِهِ وَ ذَلَّى فِيهَا لِمَارَهَا وَ شَقَّ فِيهَا أَنْهَارَهَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي فَقَالَتْ: قَدْ أَلْفَحَ الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا يُجَاوِرُنِي فِيكَ بَخِيلٌ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

۲۰۷۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْئَسُ لَا تَبْلَى لِبَاسُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ فِي الْجَنَّةِ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۷۱۔ وَعَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنَا عَنْ الْجَنَّةِ مَا بَنَّاؤُهَا قَالَ: ((لَبَنَةٌ ذَهَبٍ وَ لَبَنَةٌ فِضَّةٍ وَ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَ حَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْيَاقُوتُ وَ تَرَابُهَا الزُّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَ لَا يَبْئَسُ وَ يَخْلُدُ وَ لَا يَمُوتُ لَا تَبْلَى لِبَاسُهُ وَ لَا يَفْنَى شَبَابُهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ: ((الْمِلَاطُ)) بِكسر الميم و بالطاء المهمله هو ما يجعل بين ساقى البناء كالطين و نحوه.

۲۰۷۲۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ وَ

۲۰۷۰۔ صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب في صفات الجنة وأهلها.

۲۰۷۱۔ سنن ترمذی، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة الجنة و نعيمها، ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث قوی

نہیں ہے۔ صحيح ابن حبان (موارد الظمان) ص ۶۵۲۔

عہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک منادی اعلان کرے گا، تم صحت مند رہو گے، کبھی بیمار نہیں ہو گے، تم زندہ رہو گے، تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، تم سدا جوان رہو گے کبھی مایوس نہیں ہو گے اور یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَتُودُوا أَنْ تِلْكَمُ الْجَنَّةُ أَوْ رَقِمْوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (مسلم)

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشَبَّوْا فَلَا تَهْزَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَعْمُوا فَلَا تَبَاسُوا أَبَدًا)) ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَتُودُوا أَنْ تِلْكَمُ الْجَنَّةُ أَوْ رَقِمْوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۷۳- حضرت ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے جنت کی بیرونی دیوار اس طرح بنائی ہے کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی پھر اس میں نہریں چلائیں اور درخت لگائے۔ جب فرشتوں نے اس کی خوب صورتی کو دیکھا تو انہوں نے کہا اے بادشاہوں کی سرزمین! تمہیں مبارک ہو۔ (طبرانی، بزار، اس حدیث کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے)

۲۰۷۴- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَاطَ حَاطِطُ الْجَنَّةِ لَبَنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَ لَبَنَةً مِنْ لَبَنَةٍ ثُمَّ شَقَّقَ فِيهَا الْأَنْهَارَ وَ غَرَسَ الْأَشْجَارَ فَلَمَّا نَظَرَتْ الْمَلَائِكَةُ إِلَى حُسْنِهَا قَالَتْ: طُوبَى لَكَ مَنَازِلَ الْمَلُوكِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ الْبَزَّازُ مَرْفُوعًا وَ الْمَوْقُوفُ أَصَحُّ.

۲۰۷۵- حضرت کریب سے روایت ہے، انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی شخص جنت کے لیے کمر بستہ ہے؟ جنت میں کوئی خطرہ

۲۰۷۶- وَعَنْ كُرَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا هَلْ مَشَمَّرٌ لِلْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا هِيَ وَزَبَّ

۲۰۷۷- صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب الغاريد خلها الجبارون.

۲۰۷۸- مسند بزار (كشف الاستار) ۱۸۹/۴۔ بیہی نے مجمع الزوائد (۳۹۷/۱۰) میں کہا ہے: "اسے بزار نے مرفوع بھی روایت کیا ہے اور موقوف بھی اور طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے۔ موقوف کے راوی صحیح بخاری والے ہیں" مجھے (یعنی محقق کی) ہم اوسط میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۲۰۷۹- سنن ابن ماجہ، كتاب الزهد، باب صفة الجنة۔ یومیری نے زوائد میں کہا ہے: "اس کی سند پر اعتراض ہے۔ مسند بزار (كشف الاستار) ۹۲/۴ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۳۸/۹۔

نہیں ہے۔ رب کعبہ کی قسم! وہ تو چمکتا ہوا نور ہے اور لہلہاتا ہوا خوشبودار پودا ہے۔ مضبوط محل ہے، بہتی ہوئی نہر ہے، پکی ہوئی گھوڑ ہے اور انتہائی خوبصورت بیوی ہے اور بے شمار لباس ہیں اور پراسن گھر، پھل دار سبزہ زار، نعمت و ناز والی، عالی شان اور بلند و بالا جگہ والے گھر کی ابدی رہائش (گاہ ہے) صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ہم اس کے لیے کمر بستہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں شام اللہ لوگوں نے کہا ان شام اللہ۔ (ابن ماجہ، بزار، ابن حبان)

۲۰۷۵۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست مبارک کے ساتھ بٹایا ہے۔ ایک اینٹ سفید موتی کی ہے اور ایک سرخ یا قوت کی اور تیسری سبز زبرجد کی۔ اس کا سینٹ کستوری ہے، اس کا گھاس زعفران ہے، اس کی کنکریاں موتی ہیں، اس کی مٹی عسبر ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کرنے کے بعد فرمایا بولو (کیا کہتی ہو؟) اس نے کہا مومن کا میاب ہو گئے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا میرے پڑوس میں تیرے اندر کوئی بخیل نہیں رہ سکے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَمَنْ يُوقِ شَخْصٌ نَفْسَهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ جو شخص دل کے بخل سے بچ گئے وہی کامیاب ہیں۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب مفید الجنۃ میں باسنو ذکر کیا ہے)

۲۰۷۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت کی زمین سفید ہے، اس کے میدانوں میں کافور کی چٹائیں ہیں، اسے کستوری نے ریت کے ٹیلوں کی طرح گھیرا ہوا ہے، اس میں بہتی

الْكَعْبَةُ نُورٌ يَتَلَأَلُ وَ رِيحَانَةٌ تَهْتَرُ وَ قَصْرٌ مَشِيدٌ وَ نَهْرٌ مُطَرَّدٌ وَ لَمْرَةٌ تَضِيحُ وَ زَوْجَةٌ حَسَنَاءٌ جَمِيلَةٌ وَ حُلُلٌ كَثِيرَةٌ وَ مَقَامٌ لِي أَبَدٌ لِي دَارٌ سَلِيمَةٌ وَ لَأَكْهَبُ خُضْرَةٌ وَ حَبْرَةٌ وَ نِعْمَةٌ لِي مَحَلَّةٌ عَالِيَةٌ بَهِيَّةٌ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ الْمُشْتَمَرُونَ لَهَا قَالَ : ((قُولُوا : إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ الْقَوْمُ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ الْبَزَّارُ وَ ابْنُ حِبَّانَ .

۲۰۷۵۔ وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ صِفَةِ الْجَنَّةِ بِإِسْنَادِهِ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنَ بِيَدِهِ لَبَنَةً مِنْ ذُرَّةٍ [بَيْضَاءٍ] وَ لَبَنَةً مِنْ يَاقُوتَةٍ حُمْرَاءَ وَ لَبَنَةً مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ مِلَاطُهَا مِسْكَ وَ حَشِيْشُهَا الزَّعْفَرَانُ حَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ تَرَاتِبُهَا الْعَنْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَهَا : إِنِّ طَاقِي قَالَتْ: قَدْ أَلْفَحَ الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَ جَلَانِي لَا يَجَاوِرُنِي لِيكَ بَخِيلٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿وَمَنْ يُوقِ شَخْصٌ نَفْسَهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾)) .

۲۰۷۶۔ وَخَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرْضُ الْجَنَّةِ بَيْضَاءُ عَرِصَتُهَا صُحُورُ الْكَافُورِ وَ قَدْ أَحَاطَ

۲۰۷۵۔ مسند بزار (كشف الاستار) ۱۹۵/۴ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے اور ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں ملی۔

۲۰۷۶۔ مسند بزار (كشف الاستار) ۱۹۰/۴۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

ہوئی نہریں ہیں، اہل جنت چھوٹے سے لے کر بڑے تک اس میں اکٹھے ہو کر ایک دوسرے سے متعارف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ رحمت کی ہوا بھیجے گا تو کستوری کی ہوا کے جھوکے شروع ہو جائیں گے (جب) مرد اپنی بیوی کے پاس جائے گا تو اس کا حسن و جمال اور خوشبو دوبالا ہو چکے ہوں گے اور وہ کہے گی کہ جب تم میرے پاس سے گئے تو میں تمہیں پسند کرتی تھی اور اب جب تم واپس آئے ہو تو میری محبت اور بڑھ گئی ہے۔ (ابن ابی الدنیا) ملاحظہ: صفحہ الجنت میں بیان کی گئی وہ تمام روایات جو ابن ابی الدنیا کی طرف منسوب ہوں گی، انہیں ابن ابی الدنیا نے اپنی تصنیف کتاب صفیۃ الجنت میں ذکر کیا ہے۔

۲۰۷۷- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار یا فرمایا سات لاکھ افراد ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ پہلے کے ساتھ ہی آخری فرد جنت میں چلا جائے گا۔ ان کے چہرے بدر منیر کی طرح ہوں گے۔ (بخاری مسلم)

۲۰۷۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروپ والوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے۔ انہیں اس میں نہ تھوک آئیگی اور نہ کھنگار اور نہ ہی پاخانہ آئے گا۔ ان کے برتن سونے کے، کنگھیاں سونے اور چاندی

بِهِ الْمَسْكُ مِثْلُ كُتْبَانِ الرَّمْلِ فِيهَا أَنْهَارٌ مُطَرَّدَةٌ فَيَجْمَعُ فِيهَا أَهْلُ الْجَنَّةِ أَذْنَاهُمْ وَآخِرُهُمْ فَيَتَعَارَفُونَ فَيَنْعَثُ اللَّهُ رِيحَ الرُّوحَةِ فَتَهْبِجُ عَلَيْهِمْ رِيحُ الْمَسْكِ فَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى زَوْجَتِهِ وَقَدْ أَزْدَادَ حُسْنًا وَطَيِّبًا فَقَوْلُ: لَقَدْ خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِي وَأَنَا بِكَ مُعْجَبَةٌ وَأَنَا بِكَ الْآنَ أَشَدُّ إِعْجَابًا)) (قُلْتُ)) كُلُّ مَا تَرَاهُ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ [فِي هَذَا الْبَابِ] مَعْرُوضًا إِلَى ابْنِ أَبِي الدُّنْيَا فَهُوَ مِمَّا [قَدْ] ذَكَرَهُ فِي كِتَابِ صِفَةِ الْجَنَّةِ.

۲۰۷۷- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سِتِّمِائَةِ أَلْفٍ مُتَمَسِكُونَ أَخَذَ بَعْضُهُمْ بَعْضٍ لَا يَدْخُلُ أَوْلَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۲۰۷۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَنْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَتَمَخَّطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آبِيَهُمْ فِيهَا - الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةُ

۲۰۷۷- صحيح بخاری، کتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفا بغیر حساب۔ صحیح مسلم، کتاب الايمان، باب الدلیل علی دخول طائفة من المسلمین الجنة بغیر حساب والعذاب۔
۲۰۷۸- صحيح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم و ذریته۔ صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها۔ باب فی صفات الجنة وأهلها۔

کی، پسینہ کستوری کا ہوگا۔ ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ حسن و جمال کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کی رخ گوشت کے باہر سے نظر آرہی ہوگی۔ ان کا نہ تو ہاتھی اختلاف ہوگا اور نہ دلوں میں بغض۔ ایک آدمی کے دل کی طرح ہوں گے۔ صبح و شام تسبیح بیان کریں گے۔ (بخاری، مسلم)

وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ وَرَضَحُهُمُ الْيَمْسُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يَرَى مُخْ سَوْقَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا إِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بَكْرَةً وَ عَشِيًّا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ ((الْأَلْوَةُ)) بفتح الهمزة وضمها وَ يَضُمُّ اللام وَ تشديد الواو وَ فتحها اسم للعود الذي يُتَبَخَّرُ بِهِ: قوله ((تَلَجُّ)) أي تدخلُ.

۲۰۷۹- حضرت عقبہ بن غزوآنؓ سے روایت ہے، انہوں نے خطبے کے دوران کہا کہ (آپ ﷺ) نے ہمارے سامنے بیان فرمایا جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کی درمیانی مسافت چالیس سال (میں طے ہونے والے) فاصلے کے برابر ہے اور اس پر ایک روز ایسا آئے گا کہ وہ بھیڑ کی وجہ سے کھینچا ہوگا۔ (مسلم)

۲۰۷۹- وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَظَبَ فَقَالَ فِي حُطْبَتِهِ: وَ لَقَدْ ذَكَرْنَا ((أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةٌ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ لَيَاتَيْنِ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَطَيْفٍ مِنَ الزَّحَامِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۰۸۰- حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ناحق طور پر کسی ذی کو قتل کر دیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا جب کہ اس کی خوشبو پانچ سو سال (میں طے ہونے والی) مسافت سے آتی ہے۔ (ابن حبان)

۲۰۸۰- وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بَغْيٍ حَقَّهَا لَمْ يُرَخَّ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَ إِنَّ رَائِحَتَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

۲۰۸۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی خوشبو ہزار سال (میں طے ہونے والے) فاصلے سے آتی ہے۔ لیکن اسے (والدین کا) نافرمان اور قطع رحمی کرنے والا

۲۰۸۱- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رَائِحَةُ الْجَنَّةِ يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ

۲۰۷۹- صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض بينا ﷺ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۲۰۸۰- صحيح ابن حبان (الاحسان) ۱۹۳/۷۔

۲۰۸۱- معجم كبير طبرانی ۲۱۸/۲ میں جابر بن سرور رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

نہیں سو گئے تھے گا۔ (طبرانی)

۲۰۸۲۔ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا (دنیا میں) پروردگار سے ڈر کر رہنے والوں کو جنت کی طرف گروہ درگروہ لے جایا جائے گا۔ جب وہ اس کے ایک دروازے پر پہنچ جائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ اس دروازے کے پاس ایک درخت ہے جس کے تنے کے پاس دو چشمے رواں ہیں۔ وہ اس کی طرف ایسے چل پڑیں گے گویا انہیں حکم کہا گیا ہو (جب) وہ اس میں سے پئیں گے تو ان کے پیٹوں کی تکلیف اور ہر قسم کا دکھ درد ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد دوسرے چشمے کے پاس جائیں گے اور غسل کریں گے اور وہ ان پر تروتازہ انعامات نچھاور کرے گا لہذا اس کے بعد ان کے جسم کبھی تغیر پذیر نہیں ہوں گے اور نہ ہی بال پر آگندہ ہوں گے۔ (وہ ایسے ملائم ہو جائیں گے) گویا ان پر تیل لگادیا گیا ہو۔ اس کے بعد وہ جنت کے دربانوں کے پاس پہنچیں گے تو وہ انہیں کہیں گے۔ سلام علیکم طہتم فادخلوها خالدین (یعنی تم سلامت رہو خوش و خرم رہو اس میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ) اس کے بعد وہ لڑکے ان کا استقبال کریں گے اور وہ انہیں اس طرح جنت کی سیر کرائیں گے جیسے دنیا میں لڑکے باہر سے آنے والے کسی رشتہ دار کو سیر کراتے ہیں اور وہ انہیں کہیں گے تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ سامان اعزاز و اکرام مبارک ہو۔ ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا (ہر جنتی کو) اس کی حور عین بیویوں میں سے کسی ایک کے پاس لے جائے گا اور اس کا نام لے کر کہے گا وہ شخص آیا ہے۔ وہ کہے گی (کیا) تم نے اسے دیکھا ہے؟

وَاللّٰهُ لَا يَجِدُهَا عَاقٍ وَلَا قَاطِعٍ رَّحِمًا۔
۲۰۸۲۔ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((يُسَاقُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا انْتَهَوْا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهَا وَجَدُوا عِنْدَهُ شَجَرَةً يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِهَا سَاقِيهَا عَنِينًا تَجْرِيَانِ فَعَمِدُوا إِلَى إِحْدَاهُمَا كَأَنَّمَا أَمْرُوا بِهَا فَشَرَبُوا مِنْهَا فَأَذْهَبَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ مِنْ أَدَى أَوْ قَدَى أَوْ بَأْسٍ ثُمَّ عَمِدُوا إِلَى الْأُخْرَى فَطَهَّرُوا مِنْهَا فَجَرَتْ عَلَيْهِمْ بَنْصُرَةُ النِّعَمِ فَلَنْ تَغْيَرَ أَبْشَارُهُمْ أَوْ تَغْيَرَ بَعْدَهَا أَبَدًا وَلَنْ تَشَعَثَ أَشْعَارُهُمْ كَأَنَّمَا ذَهَبُوا بِالذَّهَانِ ثُمَّ انْتَهَوْا إِلَى خَزَائِنِ الْجَنَّةِ فَقَالُوا: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ قَالَ: ثُمَّ يَلْقَاهُمْ أَوْ يَلْقَاهُمْ الْوَلَدَانِ يَطِيفُونَ بِهِمْ كَمَا يَطِيفُ الْوَلَدَانِ أَهْلَ الدُّنْيَا بِالْحَمِيمِ يُقَدِّمُ مِنْ عَشِيَّتِهِ لِيَقُولُوا: أَبَشِرْ بِمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ مِنَ الْكِرَامَةِ قَالَ: يَنْطَلِقُ غُلَامٌ مِنْ أَوْلِيكَ الْوَلَدَانِ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ فَيَقُولُ: قَدْ جَاءَ فَلَانٌ بِاسْمِهِ الَّذِي يُدْعَى بِهِ فِي الدُّنْيَا فَقُولُ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَأَيْتُهُ وَهُوَ ذَا بَأَثَرِي فَيَسْتَحِفُّ إِحْدَاهُمَا الْفَرْخَ حَتَّى يَقُومَ عَلَى أَسْكَفَةِ بَابِهَا فَإِذَا انْتَهَى إِلَى مَنْزِلِهِ

۲۰۸۲۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۱۹۳/۴ میں حدیثہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں

مل سکی۔

وہ کہے گا میں نے خود اسے دیکھا ہے۔ یہ لودہ میرے قدموں پر قدم رکھے آ رہا ہے، تو وہ خوشی سے باغ باغ ہو جائے گی اور اپنے دروازے کی دہلیز پر (استقبال کے لیے) کھڑی ہو جائے گی۔ جب وہ (جنتی) اپنے گھر میں پہنچ جائے گا تو وہ دیکھے گا کہ اسے کس چیز کے ذریعے تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا کہ وہ موتیوں کے پتھر کے اوپر سبز زرد سرخ اور ہر رنگ کا محل ہے۔ پھر سر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھے گا تو وہ بجلی کی طرح (چمک دار) ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نہ ہو تو وہ اس کی نظر کو ختم کر ڈالے۔ اس کے بعد سر جھکا کر اپنی بیویوں سے ہوئے ساغروں قطاروں میں لگے ہوئے گاؤں کیوں اور پھیلی ہوئی محلی مسندوں جیسے انعامات کی طرف دیکھیں گے اور ٹیک لگاتے ہوئے کہیں گے الحمد للہ الذی ہدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله الله تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں یہ راہ دکھائی۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راہ راست پر نہ لاتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہو سکتے۔ پھر ایک مٹادی اعلان کرے گا تم زندہ رہو گے، جنہیں کبھی موت نہیں آئے گی، تم کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گے، تم صحت مند رہو گے، تم کبھی بیمار نہیں ہو گے۔ (اسے ابن ابی الدنیانے حضرت علی سے موقوف اور عمارت اہل کی سند کے ساتھ مرفوع ذکر کیا ہے، موقوف زیادہ صحیح ہے)

نَظَرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ أَسَاسُ بُنْيَانِهِ فَإِذَا جُنْدُلُ اللَّوْلُو فوقَهُ صَرَخَ أَخْضَرُ وَ أَصْفَرُ وَأَخْمَرُ وَ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَى سَقْفِهِ فَإِذَا مِثْلُ الْبَرْقِ لَوْ لَا أَنَّ اللَّهَ قَدْرَهُ لَهُ لَأَلَمَ أَنْ يَذْهَبَ بَبَصَرِهِ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَى أَرْوَاجِهِ وَأَكْوَابِ مَوْضُوعَةٍ وَ نَمَاقٍ مَصْضُوقَةٍ وَ زُرَابِي مَبْشُوقَةٍ [فَنَظَرُوا] إِلَى تِلْكَ النِّعْمَةِ ثُمَّ اتَّكَبُوا وَقَالُوا: هُوَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا أَنَّ هَدَانَا اللَّهُ الْآيَةُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ تُحْيُونَ فَلَا تَمُوتُونَ أَبَدًا وَ تَقِيمُونَ فَلَا تَطْفَنُونَ أَبَدًا وَ تَصْبَحُونَ أَرَاهُ قَالَ: فَلَا تَمْرُضُونَ أَبَدًا)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا هَكَذَا وَ عَنْ الْحَرِثِ الْأَعْوَرِ عَنْهُ مَرْفُوعًا أَطْوَلَ مِنْهُ وَ الْمَوْقُوفُ أَصَحُّ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ: ((الجنبدل)) الحجر و ((الحميم)) القريب و ((الأكواب)) جمع كوب وهو الكوز لا عروة له و قيل: لا خرطوم له فإذا كان له خرطوم فهو إبريق و ((النماق)) الوسائد و ((الزرابي)) البسط الفاخرة.

۲۰۸۳- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ لَخِيمَةً مِنْ

۲۰۸۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومنوں (میں سے ہر ایک) کا جنت میں ایک ایسا

۲۰۸۳- بخاری کتاب بدء الخلق باب ما جاء في صفة الجنة وانها مخلوقة۔ مسلم کتاب الحنة و صفة نعيمها۔ باب صفة قيام الحنة۔

خیمہ ہوگا جو ایک خول دار موتی سے تیار کیا جائے گا۔ اس کی بلندی ساٹھ میل ہوگی۔ مومن کے اہل و عیال اس میں رہیں گے۔ وہ ان کے پاس آئے جائے گا۔ لیکن وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کا عرض بھی ساٹھ میل ہوگا۔ (بخاری)

لَوْلُوَّةٌ وَاحِدَةٌ مُّجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ فَلَا يَرَوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)) وَفِي رَوَايَةٍ ((عَرْضُهَا سِتُونَ مِيلًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ: ((الْمِيلُ)) هُوَ ثَلَاثُ فَرَسَخٍ وَكُلُّ بَرِيدٍ اثْنَا عَشَرَ مِيلًا.

۲۰۸۳- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ نے ”حور مقصورات“ کے متعلق فرمایا کہ وہ خول دار موتی کا ایک خیمہ ہوگا جس کی لمبائی بھی ایک فرسخ (تین میل) ہوگی اور چوڑائی بھی ایک فرسخ سونے سے تیار کردہ ایک ہزار دروازے ہوں گے۔ اس کے ارد گرد ہر دروازے سے اس کے پاس ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ لاکر پیش کرے گا، ایک اور روایت میں ہے کہ خیمہ خول دار موتی سے بنا ہوا ہوگا، اس کی پیمائش فرسخ در فرسخ ہوگی اور اس کے چار ہزار کواڑ ہوں گے۔ (ابن ابی الدنیا۔ یہ روایت موقوف ہے)

۲۰۸۴- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ قَالَ: الْخِيَمَةُ مِنْ دُرَّةٍ مُّجَوَّفَةٍ طُولُهَا فَرَسَخٌ وَعَرْضُهَا فَرَسَخٌ وَلَهَا أَلْفُ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ حَوْلَهَا سُرَادِقٌ دَوْرَهُ خَمْسُونَ فَرَسَخًا يَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِنْهَا مَلَكٌ يَهْدِيهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِي رَوَايَةٍ ((الْخِيَمَةُ دُرَّةٌ مُّجَوَّفَةٌ فَرَسَخٌ فِي فَرَسَخٍ لَهَا أَرْبَعَةُ آلَافٍ مِصْرَاعٍ)) رَوَاهُ أَبِي الدُّنْيَا وَهُوَ مَوْقُوفٌ.

۲۰۸۵- حضرات عمران بن حصین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا گیا ”عدن کے باغوں میں خوش گوار رہائشیں ہیں۔“ تو آپ نے فرمایا کہ جنت کا عمل ایک موتی سے تیار کیا گیا ہے، اس میں ستر گھر ہیں جو سرخ یا قوت سے تیار کئے گئے ہیں، ہر گھر میں ستر کمرے ہیں جو سبز زمرہ سے تیار کئے گئے ہیں، ہر گھر میں ستر چار پائیاں ہوں گی اور ہر چار پائی پر ستر مختلف قسم کے

۲۰۸۵- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ((هُوَ مَسَاكِينٌ طَيِّبَةٌ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ)) قَالَ: ((قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ مِنَ لَوْلُوَّةٍ فِيهَا سِتُونَ دَارًا مِنْ يَأْقُوتَةٍ خَمْزَاءٍ فِي كُلِّ دَارٍ سِتُونَ بَيْتًا مِنْ زُمُرُودَةٍ خَضْرَاءٍ فِي كُلِّ بَيْتٍ سِتُونَ

۲۰۸۳- ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔ صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها، باب فی صفة حيام الجنة۔
۲۰۸۵- بیہمی نے مجمع الزوائد (۳۱/۷) میں کہا ہے: ”اے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں جر بن فرقد ضعیف ہے۔ سعید بن عامر نے اسے نقل کیا ہے اور طبرانی کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں“ مجھے (یعنی محقق کو) مجمل اوسط میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

بستر ہوں گے ہر بستر پر ایک عورت ہے، ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہیں، ہر دسترخوان پر ستر قسم کے کھانے ہیں، ہر کمرے میں ستر نوکر اور نوکرانیاں ہیں، مومن کو اتنی طاقت ملے گی کہ وہ ایک دن میں ہر ایک کے پاس جا سکے گا۔ (لبرانی)

(ملاحظہ) اس طرح اس محل میں ہنر مند کے چار سو نوے کمرے ہیں، اٹھائیس ہزار چھ سو تیس بیگ ہیں، اتنے ہی نوکر اور دسترخوان ہیں، دس لاکھ چار ہزار ایک سو بستر ہیں اور اتنی تعداد میں عورتیں اور اتنے رنگوں کے کھانے ہیں۔ وہ ذات پاک ہے جس کا فضل بے شمار اور انعامات بے انتہا ہیں۔

سَرِيرًا عَلَى كُلِّ سَرِيرٍ مَبْنُونٌ فِرَاشًا مِنْ كُلِّ لَوْنٍ عَلَى كُلِّ فِرَاشٍ امْرَأَةٌ لِي كُلِّ بَيْتٍ مَبْنُونٌ مَائِدَةٌ عَلَى كُلِّ مَائِدَةٍ مَبْنُونٌ لَوْنًا مِنْ طَعَامٍ لِي كُلِّ بَيْتٍ مَبْنُونٌ وَصِنْفًا وَ وَصِنْفَةً يُغْفَى الْمُؤْمِنُ مِنَ الْقُوَّةِ مَا يَأْتِيهِ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ لِي هَذِهِ وَاحِدَةً) قُلْتُ: فَبَيْنَ هَذَا الْقَصْرِ الشَّرِيفِ يَسْمُونُ وَأَرْبَعُمِائَةٍ بَيْتٍ مِنْ زُمَرَدَةٍ خَضِرَاءَ وَمِنْ الْأَسِيرَةِ ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفَ سَرِيرٍ وَ سِتِّمِائَةٍ وَ ثَلَاثُونَ سَرِيرًا وَمِنْ الْوَصَائِفِ كَذَلِكَ وَمِنْ الْمَوَائِدِ كَذَلِكَ وَمِنْ الْفُرُشِ أَلْفَ أَلْفِ فِرَاشٍ وَأَرْبَعَةُ أَلْفِ فِرَاشٍ وَمِائَةُ فِرَاشٍ وَمِنْ النِّسَاءِ مِثْلُ ذَلِكَ وَمِنْ أَلْوَانِ الطَّعَامِ مِثْلُ ذَلِكَ فَسَبِّحَانَ مَنْ لَا يُحْصَى فَضْلُهُ وَلَا يَنْفَدُ عَطَاؤُهُ.

۲۰۸۶- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوثر جنت کی نہر ہے، اس کے کنارے سونے سے بنے ہوئے ہیں اور پیندا موتی اور یاقوت سے۔ اس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، نیز اس نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۲۰۸۶- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْكُوْثَرُ نَهْرٌ لِي الْجَنَّةِ حَاقِقَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَبَحْرَاهُ عَلَى الدَّرِّ وَالْيَاقُوتِ ثَوْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَائُهُ أَحْلَى مِنَ الْغَسَلِ وَ أَتْيَضُ مِنَ الْفُلَجِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۸۷- حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے ایک ایک درخت کی یہ شان ہے کہ اس کے سائے میں ایک شاہ سوار سو سال

۲۰۸۷- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ

۲۰۸۶- سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب صفة الجنة۔ سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة البقرة۔

۲۰۸۷- صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة۔

سفر کر کے بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔ اگر (تہدیق) چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو وظل ممدود وماء مسکوب (بخاری)

۲۰۸۸- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ کا بیان ہے کہ ظل ممدود سے مراد یہ ہے کہ جنت کا ایک درخت اس قدر متاثر ہے کہ ایک تیز رفتار شاہسوار اس کے سائے میں ایک سو سال ہر طرف چل سکتا ہے، بالاخانوں میں رہنے والے اور دوسرے اہل جنت باہر نکلیں گے اور ان کے سائے میں (بیٹھ کر) باہم گفتگو کریں گے۔ فرط شوق کے باعث ان میں سے کچھ لوگ دنیا کی کھیل کود کو یاد کریں گے، تو اللہ تعالیٰ جنت سے ایک ہوا چلائے گا جو اس درخت کو ہر کیف و سرور کے ساتھ جنم میں لائے گی جو دنیا میں ہوتا تھا۔ (ابن ابی الدنیا۔ یہ حدیث موقوف ہے اور اس کی سند حسن ہے)

۲۰۸۹- حضرت عقبہ بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا آپ کے اس حوض کی کیا خوبی ہے جس کے متعلق آپ بتاتے ہیں؟ لمبی حدیث بیان کرتے ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ دیہاتی کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! اس میں پھل بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس میں ایک ایسا درخت ہے جسے (طوبی) کہا جاتا ہے۔ یہ فردوس کے سامنے ہے، اس نے کہا یہ ہمارے علاقے کے کون سے درخت سے ملتا جلتا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تمہارے علاقے کے کسی درخت سے تو نہیں ملتا جلتا لیکن (کیا) تم کبھی شام کے علاقے میں گئے ہو؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ شام کے ایک

فِي ظِلِّهَا مِائَةٌ عَامٌ لَا يَقْطَعُهَا إِلَّا شَيْئٌ مِّنْ قُلُوبِ النَّاسِ مَمْدُودٌ وَمَاءٌ مَّسْكُوبٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۰۸۸- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((الظِّلُّ الْمَمْدُودُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ عَلَى سَاقٍ قَدَرُ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْمُجِدُّ فِي ظِلِّهَا مِئَةٌ عَامٌ فِي نَوَاحِيهَا فَيَخْرُجُ أَهْلُ الْجَنَّةِ أَهْلُ الْغُرَفِ وَغَيْرِهِمْ لِيَتَحَدَّثُوا فِي ظِلِّهَا قَالَ: لِيَشْتَبِهِي بَعْضُهُمْ وَ يَذْكُرُوا لَهُوَ الدُّنْيَا فَيُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَحْرُكُ بِلَكِ الشَّجَرَةِ بِكُلِّ لَهْوٍ كَانَ فِي الدُّنْيَا)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۲۰۸۹- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا حَوْضُكَ الْيَوْمِ تُحَدِّثُ عَنْهُ)) قُلْتُ: فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيهَا فَاكِهَةٌ قَالَ: ((نَعَمْ وَ فِيهَا شَجَرَةٌ تَدْعِي طُوبَى هِيَ تَطَابِقُ الْفِرْدَوْسِ)) فَقَالَ: أَيُّ شَجَرٍ أَرْضِنَا تَشْبِيهِ قَالَ: ((لَيْسَ تُشْبِي شَيْئًا مِنْ شَجَرِ أَرْضِكَ وَلَكِنْ أَتَيْتُ الشَّامَ؟)) قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((فَإِنَّهَا تُشْبِي شَجَرَةَ بِالشَّامِ تَدْعِي الْجَوْزَةَ تُثَبِّتُ عَلَى سَاقٍ

۲۰۸۸- ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔ سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الواقعة۔

۲۰۸۹- معجم کبیر طبرانی ۱۲۸/۱۷۔ صحیح ابن حبان (موارد الظلمان) ص ۶۴۷۔

درخت سے ملتا جلتا ہے جسے اخروٹ کہتے ہیں۔ ایک تنے پر آگتا ہے اور اوپر جا کر پھیل جاتا ہے۔ اس نے کہا اس کی جڑ کتنی بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تمہارا کوئی اونٹ مسلسل چلتا جائے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر اس کے سینے کی اوپر والی ہڈی ٹوٹ جائے تب بھی اسے طے نہ کر سکے اس نے کہا اس میں انگور بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا ان کے خوشے کتنے بڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا سیاہ رنگ کا کورا کٹنے مڑنے اور ست رفتار ہونے کے بغیر اگر ایک مہینہ اڑتا رہے (تو وہ اس انگور) کے خوشے کے برابر فاصلہ طے کرے گا اس نے کہا اس کا ایک دانہ کتنا بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تمہارے باپ نے کبھی کوئی بڑا بکرا ذبح کیا ہو، اس کی کھال اتار کر اسے تمہاری ماں کے سپرد کرتے ہوئے کہا ہو کہ اسے رنگ دو اور اس کے چمڑے کے ذریعے ایسا ڈول تیار کر دو جو ہمارے مویشیوں کو سیر کرنے والے پانی کے لیے کافی ہو؟ اس نے کہا ہاں (پھر) وہ کہنے لگا یہ دانہ تو مجھے اور میرے گھروالوں کو سیر کر دے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تمہارے پورے کنبے قبیلے کو بھی۔ (طبرانی، ابن حبان)

وَاجِدٌ نَّمْ يَنْتَشِرُ أَغْلَاهَا)) قَالَ: فَمَا عِظَمُ أَصْلِهَا قَالَ: ((لَوْ إِذْ تَحَلَّتْ جَذَعَةً مِنْ إِبِلٍ أَهْلِكَ لَمَّا قَطَعَتْهَا حَتَّى تَنْكَسِرَ تَرْتَوِّتُهَا هَرَمًا)) قَالَ: فِيهَا عِيبٌ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَمَا عِظَمُ الْعُتْقُودِ مِنْهَا قَالَ: ((مَسِيرَةُ شَهْرٍ لِلْغَرَابِ الْأَبْقَعِ لَا يَقَعُ وَلَا يَنْشِي وَلَا يُفْتَرُ)) قَالَ: فَمَا عِظَمُ الْحَبَّةِ مِنْهُ قَالَ: ((هَلْ ذَبَحَ أَبُوكَ تَيْسًا مِنْ غَنَمِهِ عَظِيمًا فَسَلَخَ إِهَابَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّكَ)) فَقَالَ: إِذْ بَغِي هَذَا نَمُ أَفْرِي لَنَا مِنْهُ ذُنُوبًا [يُرْوَى] مَا شَيْئًا مَا شَيْئًا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَإِنَّ بِنْتَكَ الْحَبَّةَ تُشْبِعُنِي وَ أَهْلَ بَيْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَعَامَةُ عَشِيرَتِكَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ ((الْجَذَعَةُ)) بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ حَرَكَا هِيَ النَّاقَةُ النَّبِيُّ نَمُ لَهَا أَرْبَعُ سِنِينَ وَ ((الإِهَابُ)) بِكَسْرِ الهمزة هِيَ الْجِلْدُ مَا لَمْ يُدْبَغْ: وَ قِيلَ مُطْلَقًا وَ قَوْلُهُ ((أَفْرِي)) بِالفَاءِ أَيِ شَقَى وَ اصْنَعِي ((الدُّنُوبُ)) بِفَتْحِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ هِيَ الدُّلُوبُ الْعَظِيمَةُ.

۲۰۹۰۔ عبد اللہ بن ابی ہذیل کا بیان ہے کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس شام یا عمان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جنت کا تذکرہ شروع ہو گیا۔ انہوں نے کہا اس کا ایک خوشہ یہاں سے لے کر صنعاء تک کے برابر ہے۔ (ابن ابی الدنیا۔ یہ حدیث موقوف ہے)

۲۰۹۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهُدَّائِيلِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ يَعْثُرِي ابْنَ مَسْعُودٍ بِالشَّامِ أَوْ بِعَمَانَ فَنَذَّكَرُوا الْحَبَّةَ فَقَالَ: ((إِنَّ الْعُتْقُودَ مِنْ غَنَائِهَا مِنْ هَا هُنَا إِلَى صَنْعَاءَ))

۲۰۹۰۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔ مسند بزار (کشف الاستار) ۲۰۰/۱۴ میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ

سے مذکور ہے۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَهُوَ مَوْقُوفٌ.

۲۰۹۱- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((نَخْلُ الْجَنَّةِ جُدُوغُهَا مِنْ زُمُرٍ أَخْضَرٍ وَكَرْبَهَا ذَهَبٌ أَخْمَرُ وَسَقْفُهَا كِسْفَةٌ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا مَقَطَعَاتُهُمْ وَخُلُفُهُمْ وَفَمَرُهَا أَفْئَالُ الْقِلَالِ وَالذَّلَاءُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالْأَيْنُ مِنَ الزُّبَيْدِ لَيْسَ فِيهَا عَجَمٌ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ: ((الْكُرْبُ)) بِالتَّحْرِيكِ هُوَ أَصُولُ السَّعْفِ الْغِلَاطِ الْعِرَاضِ.

۲۰۹۲- وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هُوَ ذَلَّلْتَ قُطُوفُهَا تَذَلُّلًا﴾ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ نِيَامًا وَقُعُودًا وَ مُضْطَجِعِينَ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَيْتِ وَالنَّشُورِ مَوْقُوفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۲۰۹۳- وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ قَالَ لَهُ: يَا جَرِيرُ هَلْ تَذَرِي مَا الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُلْتُ: لَا أَذَرِي قَالَ: ظَلَمَ النَّاسُ بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَخَذَ غَوِيْدًا لَا أَكَادُ أَرَاهُ بَيْنَ إصْبَعَيْهِ فَقَالَ: يَا جَرِيرُ لَوْ طَلَبْتَ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ هَذَا لَمْ تَجِدْهُ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَأَيْنَ

۲۰۹۱- حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جنت کی کھجوروں کے تنے سبز زمرہ اور سرخ سونے کے ہیں، اس کے پتے اہل جنت کا لباس ہیں، ان کے جے اور دیگر ملبوسات انہی سے بنے ہوئے ہیں۔ ان کا پھل مشکوں اور ڈولوں کی مانند ہے اور وہ دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے۔ ان میں کھٹکی نہیں ہے۔ (ابن ابی الدنیا، حاکم، حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے)

www.KitaboSunnat.com

۲۰۹۲- حضرت براء بن عازبؓ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”یعنی اس کے خوشے اتارنا انتہائی آسان ہو گا“ کے متعلق کہا ہے کہ اہل جنت سوتے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے ہر حالت میں جنت کا پھل کھا سکیں گے۔ (اسے بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں حسن سند کے ساتھ موقوف روایت کہا ہے)

۲۰۹۳- حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے ان سے کہا اے جریر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ قیامت کے دن کے اندھیروں سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا مجھے تو کوئی پتہ نہیں۔ انہوں نے کہا (اس سے مراد) لوگوں کا باہم ظلم و ستم ہے۔ اس کے بعد انہوں نے چھوٹا سا تنکا اپنی دو انگلیوں کے درمیان پکڑا جسے میں دیکھ نہیں سکتا تھا اور کہنے لگے اے جریر! اگر تم جنت میں اس کے برابر بھی (نیکی) چاہو گے تو وہ تمہیں

۲۰۹۱- مستدرک حاکم ۴/۲۷۶ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۲۰۹۲- کتاب البعث والنشور بیہقی ص ۱۹۱۔

۲۰۹۳- کتاب البعث والنشور بیہقی ص ۱۹۱۔

نہیں ملے گی۔ میں نے کہا اے ابو عبد اللہ! کھجوریں اور درخت کہاں ہوں گے؟ انہوں نے کہا ان کے تنے موتی اور سونے کے ہوں گے اور ان کے اوپر پھل ہی پھل ہوگا۔ (اسے بھی بیہقی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

النَّخْلُ وَالشَّجَرُ قَالَ: ((أَصُولُهَا اللَّوْلُؤُ وَاللِّدْبَةُ وَ أَغْلَاهَا الثَّمَرُ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

۲۰۹۳- حضرت سلیم بن عامرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ (کی مشیت سے) دیہاتیوں اور ان کے سوالات کے ذریعے ہمیں فائدہ ہوتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ایک دیہاتی آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ضرر رساں درخت کا ذکر کیا ہے، میرا خیال یہ تھا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت نہیں ہوگا جو جنتی کے لیے تکلیف دہ ثابت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کون سا (درخت) ہے؟ اس نے کہا (وہ) بیری ہے۔ اس کے کانٹے ہوتے ہیں جو تکلیف دہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے فی سدر مخصود نہیں فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہر کانٹے کو ختم کر کے اس کی جگہ ایک پھل لگا دیا ہے، اس پر ایسا پھل ہوگا کہ ہر پھل بہتر طرح کا ذائقہ ہوگا۔ ایک ذائقہ دوسرے سے نہیں ملے گا۔ (اسے ابن ابی الدنیا نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اسے سلیم بن عامر عن ابی امامہ عن التی سلی اللہ علیہ وسلم سند کے ساتھ بھی ذکر کیا ہے)

۲۰۹۴- وَعَنْ سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَنْفَعُنَا بِالْأَعْرَابِ وَ مَسَائِلِهِمْ قَالَ: أَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ يَوْمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرَ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً مُؤَذِّيَةً وَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً تُؤَذِّي صَاحِبَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَمَا هِيَ)) قَالَ: السِّدْرُ فَإِنَّ لَهُ شَوْكًا مُؤَذِّيًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ: ﴿لِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ﴾ خَضَدَ اللَّهُ شَوْكَةً فَيَجْعَلُ مَكَانَ كُلِّ شَوْكَةٍ ثَمَرَةً فَإِنَّهَا لَتَنْبِتُ ثَمَرًا تَفْقَى الثَّمَرَةَ مِنْهَا عَنِ الثَّنِينِ وَ سِتَجِينَ لَوْ نَا مِنْ طَعَامٍ مَا فِيهَا لَوْنٌ يُشَبُّهُ الْآخَرُ)) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مَكْذُومًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ رَوَاهُ أَيْضًا عَنْ سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۰۹۵- حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جنت کا پھل پارہ ذراع لمبا ہوگا۔ اس میں ستمل نہیں ہوگی۔ (ابن ابی الدنیا)

۲۰۹۵- وَ عَرَّجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((إِنَّ الثَّمَرَةَ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ طُولُهَا اثْنَا

۲۰۹۳- ابن ابی الدنیا کی کتاب میں مل سکی۔ کتاب البعث والنشور بیہقی ص ۱۸۷۔
۲۰۹۵- ابن ابی الدنیا کی کتاب میں مل سکی۔ کتاب البعث والنشور بیہقی ص ۱۸۸ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

عَشْرَ ذِرَاعًا لَيْسَ لَهَا عَجَمٌ))۔

۲۰۹۶- انہی (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) کا بیان ہے کہ جنت کے ایک انار کے ارد گرد بہت سے لوگ جمع ہو کر اسے کھائیں گے، اگر ان میں سے کوئی شخص کسی دوسری چیز کی خواہش کرے گا تو وہ اسے اپنے ہاتھ کے پاس جہاں (انار) کھا رہا ہو گا مل جائے گی۔ (ابن ابی الدنیا)

۲۰۹۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کھائیں گے بھی اور پیئیں گے بھی لیکن انہیں کھنگار آئے گا اور نہ پاخانہ اور نہ ہی وہ پیشاب کریں گے، بلکہ کستوری کی سی خوشبو میں ایک ڈکار آئے گا، تسبیح و تحمید ان کی زبانوں پر ایسے جاری ہوگی جیسے سانس جاری ہوتا ہے۔ (مسلم)

۲۰۹۸- حضرت زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم! کیا تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ اہل جنت کھائیں گے بھی اور پیئیں گے بھی؟ اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر اس نے مثبت جواب دیا تو اس پر غلبہ حاصل کر لوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں (وہ ضرور کھائیں اور پیئیں گے) مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ایک جنتی کو کھانے پینے اور جماع کے لیے ایک سو آدمی کی طاقت ملے گی۔ یہودی کہنے لگا جو آدمی کھائے اور پیئے گا کیا اسے قضائے حاجت کی ضرورت بھی ہوگی۔ رسول

۲۰۹۶- وَخَرَجَ أَيْضًا يَأْسَنَادُهُ عَنْهُ قَالَ: ((الرُّمَانَةُ مِنْ رُفَاتِ الْجَنَّةِ يَجْتَمِعُ حَوْلَهَا بَشَرٌ كَثِيرٌ يَأْكُلُونَ مِنْهَا فَإِنْ جَرَى عَلَى ذِكْرِ أَحَدِهِمْ شَيْءٌ يُرِيدُهُ وَجَدَهُ فِي مَوْضِعٍ يَدِهِ حَيْثُ يَأْكُلُ))۔

۲۰۹۷- وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جِشَاءَ كَرِيحِ الْمِسْكِ يَلْهَمُونَ التَّسْنِيعَ وَ التَّكْنِيزَ كَمَا يَلْهَمُونَ النَّفْسَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۰۹۸- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ وَ يَشْرَبُونَ وَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: إِنَّ أَقْرَبَ لِي بِهَا حَصَمَتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَلَى وَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَغْطِي قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْمَطْعَمِ وَ الْمَشْرَبِ وَ الشَّهْوَةِ وَ الْجَمَاعِ)) فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: فَإِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَ يَشْرَبُ تَكُونُ لَهُ

۲۰۹۶- کتاب البعث والنشور بیہقی ص ۱۶۱ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۲۰۹۷- صحیح مسلم کتاب الحنة و صفة نعيمها، باب فی صفات الحنة وأهلها۔

۲۰۹۸- مسند احمد ۴/۳۶۷- سنن کبریٰ نسائی (تحفة الاشراف) ۱۹۱/۳- صحیح ابن حبان (موارد

الظمان) ص ۶۵۵۔

الْحَاجَةُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَاجَتُهُمْ عَرَقٌ يَفِيضُ مِنْ جُلُودِهِمْ مِثْلُ الْمِسْكِ إِذَا الْبَطْنُ قَدْ ضَمُرَ))
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ هَذَا لَفْظُهُ.

اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ أَسْفَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ مَنْ يَقُومُ عَلَى رَأْسِهِ عَشْرَةُ آلَافٍ خَادِمٍ مَعَ كُلِّ خَادِمٍ صَحْفَتَانِ وَاحِدَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَوَاحِدَةٌ مِنْ ذَهَبٍ لِي كُلُّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ نَاسٍ فِي الْأُخْرَى مِثْلُهُ يَأْكُلُ مِنْ آخِرِهِ كَمَا يَأْكُلُ مِنْ أَوَّلِهِ يَجِدُ لِآخِرِهِ مِنَ اللَّذَّةِ وَ الطَّعْمِ مَا لَا يَجِدُ لِأَوَّلِهِ ثُمَّ يَكُونُ ذَلِكَ رَشْحٌ مِثْلُكَ وَ جِشَاءٌ مِثْلُكَ لَا يَبُولُونَ وَ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَ لَا يَتَمَحَطُّونَ))
 رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

۲۰۹۹- حضرت انس بن مالکؓ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا سب جنتیوں میں سے کم ترین آدمی کے دس ہزار نوکر ہوں گے۔ ہر خادم کے پاس دو پشت ہوں گے۔ ایک چاندی کا اور ایک سونے کا، دونوں میں (کھانوں کا) رنگ مختلف ہوگا (جنتی) اس کے شروع سے بھی کھائے گا اور آخر سے بھی لیکن آخری کی لذت اور ذائقہ شروع سے مختلف ہوگی۔ اس کے بعد کستوری کا ہی پسینہ آئے گا اور کستوری کا ہی ڈکار۔ نہ انہیں پیشاب آئے گا اور نہ پاخانہ اور نہ ہی کھنگار۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی اس کی سند اچھی ہے)

۲۱۰۰- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَ الْبَزَارُ بِإِسْنَادِهِمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّكَ لَتَنْظُرُ إِلَى الطَّيْرِ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْتَهِيهِ فَيَجْنِي مَشْرُوبًا بَيْنَ يَدَيْكَ)).

۲۱۰۱- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا أَيْضًا

۲۱۰۰- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جنت میں پرندوں کی طرف دیکھو گے اور انہیں (کھانے کی) خواہش کرو گے تو وہ بھن کر تمہارے سامنے آجائیں گے۔ (ابن ابی الدنیا، بزار)

۲۱۰۱- حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،

۲۰۹۹- مسند بزار (کشف الاستار) ۲/۱۱۱۴ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔ بیہمی نے مجمع الزوائد (۴۰۱/۱۰) میں کہا ہے: اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں مجھے (یعنی محقق کو) مجمع اوسط میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۲۱۰۰- مسند بزار (کشف الاستار) ۲۰۰/۱۴۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا (جب) جنت میں آدمی کو پرندے (کا گوشت کھانے) کی خواہش ہوگی تو وہ بھن کر اس کے دسترخوان پر آجائے گا، نہ اس پر دھوکے کے آثار ہوں گے اور نہ ہی اسے آگ نے چھوا ہو گا۔ وہ اس میں سے سیر ہو کر کھائے گا۔ پھر وہ اڑ جائے گا۔ (ابن ابی الدنیا)

۲۱۰۲- حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک ایسا پرندہ ہے جس کے ستر ہزار پر ہیں۔ وہ آکر جنتی آدمی کے طشت میں پڑ جائے گا اور پھر پھرائے گا۔ اس کے ہر پر میں سے برف سے زیادہ سفید مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ لذیذ رنگ (کے کھانے) نکلیں گے۔ کوئی کھانا دوسرے سے ملتا جلتا نہیں ہو گا۔ پھر وہ اڑ جائے گا۔ (ابن ابی الدنیا)

بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْتَنْهِي الطَّيْرَ فِي الْجَنَّةِ فَيَجِيءُ مِثْلَ الْبُخْتِيِّ حَتَّى يَقَعَ عَلَى خَوَائِهِ ثُمَّ يُصْبِيهِ دُخَانٌ وَلَمْ تَمَسَّهُ نَارٌ لِيَأْكُلْ مِنْهُ حَتَّى يَشْبَعَ ثُمَّ يَطِيرُ)).

۲۱۰۲- وَخَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ طَائِرًا لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ رِيْشَةٍ يَجِيءُ فَيَقَعَ عَلَى صَحْفَةِ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَنْفُضُ فَيَقَعَ مِنْ كُلِّ رِيْشَةٍ لَوْنٌ أَبْيَضُ مِنَ الْقَلَجِ وَ أَلْوَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَالَّذِي مِنَ الشَّهْدِ لَيْسَ مِنْهَا لَوْنٌ يُشْبِهُ صَاحِبَهُ ثُمَّ يَطِيرُ)).

۲۱۰۳- حضرت ابوناہمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص بھی جنت میں جائے گا اسے طوبیٰ کی طرف لے جایا جائے گا۔ اس کے گاہے اس کے سامنے پھول کر پھولوں کی شکل اختیار کر لیں گے اور وہ جیسا (پھل) چاہے گا اس میں سے لے لے گا سفید چاہے تو سفید، سرخ چاہے تو سرخ، سبز چاہے تو سبز، زرد چاہے تو زرد اور اگر سیاہ پسند کرے گا تو سیاہ اور وہ گل لالہ کی طرح ہو گا اور انتہائی نرم اور بہت زیادہ

۲۱۰۳- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَنْطَلِقَ بِهِ إِلَى طَوْبَى فَيَفْتَحُ لَهُ أَكْمَامُهَا فَيَأْخُذُ مِنْ أَمْرِ ذَلِكَ شَاءَ إِنْ شَاءَ أَبْيَضَ وَإِنْ شَاءَ أَحْمَرَ وَإِنْ شَاءَ أَصْفَرَ وَإِنْ شَاءَ أَخْضَرَ وَإِنْ شَاءَ أَسْوَدَ مِثْلَ شَقَائِقِ

۲۱۰۱- ابن ابی الدنیا کی کتاب میں مل سکی۔ مسند ہزار (کشف الاستار) ۲۰۱/۴ میں یہ حدیث عبد اللہ بن مسعود سے مذکور ہے۔

۲۱۰۲- کتاب البعث والنشور بیہقی ص ۲۰۶ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ابن ابی الدنیا کی مطبوعہ کتب میں مل سکی۔

۲۱۰۳- کتاب البعث والنشور بیہقی ص ۱۸۷ میں ابوامیر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب میں مل سکی۔

خوب صورت ہوگا۔ (ابن ابی الدنیا)

النِّعْمَانُ وَأَرْقٌ وَأَخْسَنُ)).

۲۱۰۴- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ جنت میں مومن کا گھر ایک ایسا موتی ہوگا جس کے چالیس ہزار دروازے ہوں گے، اس میں ایک ایسا درخت ہوگا جو خوب صورت لباس مہیا کرے گا، شہادت والی انگلی اور انگوٹھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آدمی اپنی ان دو انگلیوں کے ساتھ ستر لباس پکڑ لے گا جن پر لوء و مر جان کی مینا کاری ہوگی۔ (ابن ابی الدنیا)

۲۱۰۴- وَخَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((دَارُ الْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَوْلُؤَةٌ فِيهَا أَرْبَعُونَ أَلْفَ دَارٍ فِيهَا شَجَرَةٌ تَبْتُ الْحُلَّالَ فَيَأْخُذُ الرَّجُلُ بِصَتْبِهِ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْإِبْهَامِ سِتْنِينَ حُلَّةً مُنْمَطَقَةً بِاللَّوْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ)).

۲۱۰۵- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں آدمی کروٹ بدلنے سے پہلے ستر سال آرام میں رہے گا، اس کے بعد اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور اس کے کندھے پر تھکی دے گی۔ وہ دیکھے گا تو اس کا چہرہ اس (عورت) کے رخسار میں آسنے سے زیادہ واضح نظر آئے گا۔ اس (عورت) کے موتیوں میں سے کم از کم موتی مشرق سے مغرب تک (کے درمیانی فاصلے) کے برابر روشنی پھیلا رہا ہوگا۔ وہ (عورت) اسے سلام کہے گی اور وہ اس کے سلام کا جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں تو اضافی (صلہ) ہوں۔ اس پر ستر طرح کے لباس ہوں گے۔ ان میں سے کم از کم لباس طوبی (درخت) کی طرح ہوگا۔ ان میں اس کی نظر سرایت کر کے اس کی پنڈلی کی جگہ تک پہنچ جائے گی اور اس نے ایسے بار بھی پہن رکھے ہوں گے کہ ان میں سے کم از کم موتی مشرق سے مغرب تک (کے درمیانی فاصلے) کو منور کر رہا ہوگا۔ (احمد ابن حبان)

۲۱۰۵- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْكُفُ فِي الْجَنَّةِ سِتْنِينَ سَنَةً قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ مِنْكِبَهُ فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خَلْعِهَا أَصْفَى مِنْ امْرَأَةٍ وَإِنْ أَذْنَى لَوْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتَسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيسألُهَا مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ أَنَا مِنَ الْمَزِيدِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سِتُّونَ ثَوْبًا أَذْنَاهَا مِثْلُ النِّعْمَانِ مِنْ طُوبَى لَيَنْفُلَهَا بَصَرُهُ يَرَى مَخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ وَإِنْ عَلَيْهَا مِنَ الْقِيحَانِ وَإِنْ أَذْنَى لَوْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

۲۱۰۶- حضرت کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ آج اگر اہل

۲۱۰۶- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ

۲۱۰۴- کتاب صفة الجنة ابو نعیم اسبہانی ۵۰/۲۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۲۱۰۵- مسند احمد ۷۵/۳۔ صحیح ابن حبان (موارد الظلمات) ص ۶۵۴۔

جنت کے لباسوں میں سے کوئی لباس پہن لیا جائے تو جو لوگ اسے دیکھیں ان کی نگاہیں اسے برداشت نہ کر سکیں اور وہ بے ہوش ہو جائیں۔ (اسے ابن ابی الدنیانے شرح عن عید سند کے ساتھ ذکر کیا ہے)

۲۱۰۷- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ”اور اونچی نشست پر ہوں گے“ کے متعلق فرمایا کہ ان کی بلندی آسمان وزمین کے (درمیانی فاصلے کے) برابر ہو گی جب کہ ان کا درمیان پانچ صدیوں (میں طے ہونے والی) مسافت کے برابر ہے۔ (ترمذی، ابن حبان، ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے)

۲۱۰۸- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت (جہاد کے لیے) جانا دنیا وافیہا سے بہتر ہے اگر جنت کی عورتوں میں کوئی عورت زمین پر ایک نظر ڈال دے تو وہ ان کے درمیانی حصے کو خوشبو سے بھر دے گی اور روشنی سے منور کر دے گی۔ اس کے سر کا دوپٹہ دنیا وافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری مسلم)

۲۱۰۹- حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی عورت کی پٹنڈی کا گورا رنگ بلکہ اس کی مخ ستر لباسوں (کے

شَرِيح عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ: قَالَ كَعْبٌ: ((لَوْ أَنَّ قُوتًا مِنْ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَبَسَ الْيَوْمَ لَصَبَقَ مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَمَا حَمَلَتْهُ أَبْصَارُهُمْ)).

۲۱۰۷- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ((وَفُورُشٍ مَرْفُوعَةٍ)) قَالَ: إِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَ مَسِيرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ حَسَنُهُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

۲۱۰۸- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَعَذْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا وَلَقَابٌ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ أَوْ مَوْضِعٌ قَدِيدُهُ يَغْنِي سَوْطَهُ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا وَ لَوْ أَطْلَعَتْ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى الْأَرْضِ لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَأَضَاءَاتٍ مَا بَيْنَهُمَا وَ لَتَصَيَّفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ: ((النَّصِيفُ)) الْخَمَارُ.

۲۱۰۹- وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَرَى

۲۱۰۶- مسند بزار (كشف الاستار) ۱۹۶/۴- میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۲۱۰۷- سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الواقعة صحيح ابن حبان (موارد الظمان) ص ۶۵۳۔

۲۱۰۸- صحيح بخاری، کتاب الجہاد، باب الغدوة والروحة فی سبیل اللہ۔ صحيح مسلم، کتاب الإمامة، باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل اللہ۔

پر دے) سے نظر آئے گی۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿كَانَهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ گویا وہ یاقوت و مرجان ہیں۔ یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ جب اس میں سے دھاگا گزارا جاتا ہے تو وہ باہر سے نظر آتا ہے۔ (ترمذی ابن حبان)

يَبَاضُ سَاقِيهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ خَلَّةً حَتَّى مُخْجَا وَ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: ﴿كَانَهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ فَأَمَّا الْيَاقُوتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيهِ سِلْكَكَ لَمْ اسْتَصْفَيْنَهُ لِأَرِيئِهِ مِنْ وَرَائِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ: ((السِّلْكُ)) بِكسر السِّينِ هُوَ الْحَبْلُ الَّذِي يَنْظُمُ فِيهِ اللَّوْلُو وَ نَحْوُهُ.

۲۱۱۰- حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی۔ فرمانے لگے کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ جب (جنتی) آدمی حور عین کے پاس جائے گا تو وہ معانقہ کے ذریعے اس کا استقبال کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ہی (خوبصورت) پوروں کے ساتھ وہ اسے ہاتھ لگائے گی کہ اگر ان میں سے کوئی سامنے آجائے تو اس کی روشنی سورج کی روشنی پر چھا جائے اور اگر اس کے بالوں کا کچھ سامنے آجائے تو مشرق سے مغرب تک (زمین کو) خوشبو سے بھر دے۔ وہ (جنتی) ایک دفعہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو گا کہ اس کے اوپر سے نور آئے گا۔ وہ سمجھے گا کہ شاید اللہ عزوجل نے مخلوق کو اپنا دیدار کر لیا ہے (لیکن) کو کچھ گاتو وہ حور ہوگی۔ وہ اسے آواز دے گی۔ اے اللہ کے دلی (کیا) تمہاری ہمارے ہاں کوئی باری نہیں ہے؟ وہ کہے گا اری تم کون ہو؟ وہ کہے گی میں ان میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے ”ولدينا مزيد“ ہمارے پاس بہت کچھ ہے تو وہ اپنا رخ اس کی طرف پھیرے گا اور دیکھے گا کہ اس میں اس قدر جمال و کمال

۲۱۱۰- وَخَرَجَ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((حَدَّثَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَدْخُلُ الرَّجُلُ عَلَى الْخَوَرَاءِ فَتَسْتَقْبِلُهُ بِالْمَعَانِقَةِ وَالْمُصَافِحَةِ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَأْتِي بَنَانُ تَعَابِيهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَ بَنَانِيهَا بَدَأَ لَغَلَبَ ضَوْؤُهُ ضَوْؤُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَ لَوْ أَنَّ طَائِفَةً مِنْ شَجَرِهَا بَدَتْ لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَ [الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ] مِنْ طَيْبٍ رِيحِهَا لَفِينَا هُوَ مُتَكَيٍّ عَلَى أَرْكَبَيْهِ إِذَا أَشْرَقَ عَلَيْهِ نُورٌ مِنْ لَوْحِهِ لَيُظَنُّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَى خَلْقِهِ فَإِذَا خَوَرَاءُ تَنَادَوْهُ يَا وَلِيَّ اللَّهِ أَمَا لَنَا بِكَ مِنْ ذَوْلَةٍ فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتِ يَا هَذِهِ فَيَقُولُ: أَنَا مِنَ اللّٰوَاتِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ﴾ فَيَحْوِلُ عِنْدَهَا فَإِذَا عِنْدَهَا مِنْ

۲۱۰۹- سنن ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب فی صفة نساء اهل الجنة۔ صحیح ابن حبان (الاحسان) ۲۴۴/۹۔
۲۱۱۰- لاٹھی نے مجمع الزوائد (۱/۴۱۸) میں کہا ہے: ”اسے طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ”سعید بن زری“ ضعیف ہے۔“ مجھے (یعنی محقق کو) یہ حدیث نجم اوسط میں نہیں مل سکی۔

ہے کہ اتنا پہلی میں نہیں تھا۔ جب وہ اس کے ساتھ اپنی مسند پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو گا تو ایک اور حور اسے کہے گی۔ اے اللہ کے ولی! ہمارے ہاں بھی تمہاری باری ہے۔ وہ کہے گا ری تم کون ہو؟ وہ کہے گی کہ میں ان میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا ہے ”ان میں سے کسی کو کوئی پتہ نہیں ہے کہ ان کے لیے آنکھوں کی کیسی کیسی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ (سب اس کا) صلہ ہے جو وہ عمل کرتے رہے۔“ اس طرح وہ مسلسل ایک بیوی سے دوسری کی طرف آتا جاتا رہے گا۔ (طبرانی)

الْجَمَالَ وَالْكَمَالَ مَا نِيسَ مَعَ الْأَوَّلَىٰ قَبِينَا هُوَ مُتَكَبِّ مَعَهَا عَلَىٰ أَرْنَكِيهِ وَإِذَا حَوْرَاءُ أُخْرَىٰ تُنَادِيهِ يَا وَلِيَّ اللَّهِ أَمَا لَنَا بِكَ مِنْ دَوْلَةٍ قَبِيْلُ: وَمَنْ أَنْتَ يَا هَذِهِ فَقَبُولُ: أَنَا مِنَ اللّٰوَاتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَعْيِنَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ فَلَا يَزَالُ يَتَحَوَّلُ مِنْ زَوْجَةٍ إِلَىٰ زَوْجَةٍ: ((الْأَرْنَكَةُ)) هِيَ السَّرِيْرُ [فِي الْبَشْحَانَةِ]

۲۱۱۱- حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ اگر ایک حور اپنی پھیلی آسمان وزمین کے درمیان نکال (کر دکھا) دے تو اس کے حسن کی بنا پر پوری مخلوق آزمائش میں پڑ جائے اور اگر وہ اپنا دوپٹہ دکھا دے تو اس کے حسن کے سامنے سورج اس طرح ہو جائے جیسے چراغ کی ہتی سورج کے سامنے بے نور ہو جاتی ہے اور اگر وہ اپنا چہرہ نمایاں کر دے تو اس کا حسن آسمان وزمین کو منور کر دے۔ (ابن ابی الدنیا)

۲۱۱۱- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَوْ أَنَّ حَوْرَاءَ أُخْرَىٰ أَخْرَجَتْ كَفَّهَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَأَقْنَىٰ الْخَلَائِقُ بِحُسْنِهَا. وَلَوْ أَخْرَجَتْ نَصِيفَهَا لَكَانَتْ الشَّمْسُ عِنْدَ حُسْنِهِ مِثْلَ الْقَيْلَةِ لِمَا فِي الشَّمْسِ لَا ضَوْءَ لَهَا وَلَوْ أَخْرَجَتْ وَجْهَهَا لَأَضَاءَ حُسْنُهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)).

۲۱۱۲- انہی (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) کا بیان ہے کہ اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت سات سمندروں میں تھوک دے تو سب سمندر شہد سے زیادہ بیٹھے ہو جائیں۔ (ابن ابی الدنیا)

۲۱۱۲- وَخَرَجَ أَيْضًا عَنْهُ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَصَقَتْ فِي سَبْعَةِ أَنْهَارٍ لَكَانَتْ بِلَاقِ الْأَنْهَارِ أَخْلَىٰ مِنَ الْعَسَلِ)).

۲۱۱۳- حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم کعب (احبار) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ اگر حور کے ہاتھ کی گوری رنگت اور اس کی انگوٹھیاں آسمان سے لٹکادی جائیں تو وہ زمین

۲۱۱۳- وَخَرَجَ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((كُنَّا جُلُوسًا مَعَ كَعْبٍ يَوْمًا فَقَالَ: لَوْ أَنَّ يَدَا مِنَ الْخَوَرِ مِنَ السَّمَاءِ بَيَّضَتْهَا وَ

۲۱۱۱- مسند بزار (كشف الاستار) ۱۹۹/۴ میں سعید بن عامر بن قديرة رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۲۱۱۲- صفة الجنة اصبهانی ص ۲۲۶ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ اور ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

کو ایسے منور کر دے جیسے سورج دنیا والوں کے لیے نور ہی نور کر دیتا ہے۔ اس کے بعد کہنے لگے کہ یہ میں نے اس کے ہاتھ کے متعلق بیان کیا ہے (اس سے اندازہ لگا لیں کہ) اس کے چہرے کی گوری رنگت، اس کا حسن و جمال، اس کا تاج اور اس کے یاقوت و زبرجد کیسے ہوں گے۔ (ابن ابی الدنیا، اس کی سند ناقابل اعتراض ہے)

۲۱۱۴- حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں حوروں کی ایک اجتماع گاہ ہے، جہاں وہ (اتنی خوبصورت) آواز کے ساتھ جیسی اہل دنیا نے کبھی نہیں سنی، کہہ رہی ہیں کہ ہم ہمیشہ رہیں گی، ہم کبھی ختم نہیں ہوں گی، ہم نعم و ناز میں رہیں گی، ہم کبھی مایوس نہیں ہوں گی، ہم ہمیشہ خوش رہیں گی، ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ جو ہمارے لیے ہے اور جس کے لیے ہم ہیں اسے مبارک ہو۔ (ترمذی)

۲۱۱۵- حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ جنت کی ایک نہر پوری جنت میں (پھیلی ہوئی) ہے۔ اسے دو شیراؤں نے گھیرا ہوا ہے۔ وہ آئے سانسے کھڑی ہیں (اور) وہ اس قدر خوبصورت آواز میں گائیں گی کہ لوگ سمجھیں گے اس جیسی کوئی اور لذت انہیں جنت میں نہیں ملے گی۔ ہم نے کہا اے ابو ہریرہؓ وہ کون سا گیت ہے؟ انہوں نے کہا ان شاء اللہ وہ تسبیح تحمید تقدیس اور اللہ عز و جل کی تعریف ہوگی۔ (بخاری کتاب البعث)

www.KitaboSunnat.com

۲۱۱۶- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ

۲۱۱۳- مسند ہزار (کشف الاستار) ۱۹۹/۴ میں سعید بن عامر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے اور ابن ابی الدنیا کی کتاب نہیں مل سکی۔

۲۱۱۳- سنن ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی کلام الحور العین۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث غریب ہے۔

خَوَاتِمُهَا ذَلِيلَتْ لِأَصْنَانِ لَهَا الْأَرْضُ
كَمَا تُصْنَعُ الشَّمْسُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ
قَالَ: إِنَّمَا قُلْتُ يَدَهَا فَكَيْفَ بِالْوَجْهِ
بَيَاضُهُ وَحُسْنُهُ وَجَمَالُهُ وَتَاجُهُ وَيَاقُوتُهُ
وَزَبَرُجْدُهُ)).

۲۱۱۴- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ
لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ
لَمْ يَسْمَعْ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهَا يَقُلْنَ نَحْنُ
الْمُعَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَ نَحْنُ النَّاعِمَاتُ
فَلَا نِيَّاسُ وَ نَحْنُ الرَّاغِبَاتُ فَلَا
نَسْخَطُ طَوْبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ)).

۲۱۱۵- وَرَوَى التَّبَهِيُّ فِي كِتَابِ
الْبَعْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
مَوْقُوفًا قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَهْرًا طَوَّلَ
الْجَنَّةَ حَافَاةَ الْقَدَارَى [قِيَامًا] مُقَابِلَاتُ
يُعْنِينَ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ يَسْمَعُهَا الْخَلَائِقُ
حَتَّى مَا يَرَوْنَ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ لَذَّةً مِثْلَهَا))
قُلْنَا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا ذَاكَ الْغِنَاءُ قَالَ:
((إِنْ شَاءَ اللَّهُ التَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَ
التَّقْدِيسُ وَ ثَنَاءٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۲۱۱۶- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

۲۱۱۵- کتاب البعث والنشور بیہقی ص ۲۲۹۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک ایسا بازار ہے جس میں لوگ ہر جمعہ کے روز آئیں گے، شامی جانب سے ہوا چلے گی اور ان کے کپڑوں اور چہروں پر لگے گی جس سے ان کا حسن و جمال بڑھ جائے گا۔ جب وہ اپنی بیویوں کے پاس واپس جائیں گے تو ان کا حسن و جمال بڑھا ہوا دیکھ کر وہ کہیں گی واللہ ہم سے دور جا کر تمہارا حسن و جمال بڑھ گیا ہے اور یہ ان سے کہیں گے کہ واللہ ہمارے بعد تمہارا بھی حسن و جمال بڑھ گیا ہے۔ (مسلم)

اللہ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَخْتَفِي وَجُوهُهُمْ وَيَأْبِيهِمْ فَيَزَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا [فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ أَزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا] فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا] فَيَقُولُونَ وَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے، ان میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہے، البتہ مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہیں۔ جب کسی آدمی کو کوئی تصویر پسند آئے گی تو وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ (ترمذی)

۲۱۱۷- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرَاءٌ وَلَا يَبِيعُ إِلَّا الصُّورُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةَ دَخَلَ فِيهَا)).

۲۱۱۸- سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہؓ سے ہوئی تو انہوں نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت میں اکٹھا کر دے۔ سعید کہنے لگے کیا اس میں کوئی بازار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے عملوں کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے۔ دنیا کے جمعہ کے روز کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ان کے سامنے آجائیں گے اور وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک

۲۱۱۸- وَخَرَجَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا وَابْنُ مَاجَهَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَهُوَ كَاتِبُ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ قَالَ سَعِيدٌ: أَوْ فِيهَا سُوقٌ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ

۲۱۱۶- صحيح مسلم، كتاب صفة الجنة و نعيمها، باب في سوق الجنة.

۲۱۱۷- سنن ترمذی، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في سوق الجنة۔ ترمذی نے کہا ہے: ”یہ حدیث غریب ہے۔“

۲۱۱۸- ترمذی، ایضاً، سنن ابن ماجہ، كتاب الزهد، باب صفة الجنة.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باشیچے میں واضح طور پر رونما ہو گا اور ان کے لیے نور، موتی، ہیرے، زمرد، سونے اور چاندی کے منبر لگا دیئے جائیں گے۔ ان میں کم ترین درجے والا شخص حالانکہ ان میں معمولی کوئی بھی نہیں ہو گا، کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا۔ وہ یہ نہیں سمجھیں گے کہ کرسیوں والے درجے میں ان سے افضل ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کرو گے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہو گا جس سے اللہ تعالیٰ ہم کلام نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایک آدمی سے کہے گا ارے کیا تمہیں یاد نہیں کہ اس روز تم نے یہ کام کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی کچھ کوتاہیاں یاد کرائے گا اور وہ (بندہ) کہے گا اے میرے رب! کیا آپ نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں (بخش دیا ہے) میری بخشش کی فراخی کی بدولت ہی تو تم اس مقام تک پہنچے ہو۔ وہ اس عالم میں ہوں گے کہ ایک بادل اوپر سے انہیں ڈھانپ لے گا اور ان پر ایسی خوشبو کی بارش برسائے گا کہ اس جیسی خوشبو انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہو گی۔ اس کے بعد ہمارے رب تعالیٰ فرمائیں گے جس عزت سے میں نے تمہیں نوازا ہے (اسے لینے) کے لیے اٹھو اور جو چاہتے ہو لے لو۔ آپ نے فرمایا کہ وہ جنتی ایک بازار میں آئے گا فرشتوں نے اس میں اس کے لیے وہ کچھ چھپا رکھا ہو گا کہ نہ اسے کسی آنکھ نے دیکھا ہو، نہ کسی کان نے سنا ہو اور نہ دلوں میں اس کا خیال آیا ہو۔ انہوں نے فرمایا جو کچھ ہم چاہیں گے وہی ہمارے لیے اس

إِذَا دَخَلُوهَا نَزَّلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ فَيُؤْتُونَ لَهُمْ فِي مَقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيُزَوِّرُونَ اللَّهُ وَ يَبْرُزُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَ يَبْدِي لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ لُصَّةٍ وَ يَجْلِسُ أَذْنَاهُمْ وَ مَا فِيهِمْ ذَبِيٌّ عَلَى كُتُبِ الْمَسْكِ وَ الْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكُرَاسِيِّ أَفْضَلُ مِنْهُمْ مَجْلِسًا) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ : ((نَعَمْ هَلْ تَمَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)) قُلْنَا : لَا قَالَ : ((كَذَلِكَ لَا تَمَارُونَ فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَنْقِي فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضِرَةَ اللَّهِ مُحَاضِرَةً حَتَّى إِنَّهُ لَيَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ أَلَا تَذَكَّرُ يَا فُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَ كَذَا يُذَكِّرُهُ بَعْضُ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ : يَا رَبِّ أَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ : بَلَى فَبِسَبْعَةِ مَغْفِرَاتِي بَلَغْتَ [مَنْزِلَتِكَ] هَذِهِ فَيَسْمَعُ هُمْ كَذَلِكَ عَشِيَّتَهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ نُورِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيًّا أَمْ يَجِدُونَا مِثْلَ رَيْحِهِ شَيْئًا قَطُّ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالَى : قُومُوا إِلَى مَا أَعَدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكِرَامَةِ فَخُذُوا مَا اسْتَهَيْتُمْ قَالَ : فَيَأْتِي سَوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ

بازار میں موجود ہوگا، اس میں کسی چیز کی خرید و فروخت نہیں ہوگی۔ اس بازار میں جتنی ایک دوسرے سے ملیں گے۔ ابوہریرہؓ نے کہا ایک بلند مرتبے والا آدمی کم مرتبہ آدمی سے ملے گا۔ حالانکہ اس میں معمولی آدمی کوئی بھی نہیں ہوگا۔ اس کا لباس دیکھ کر اسے بہت اچھا لگے گا۔ اس کی بات مکمل نہیں ہوئی ہوگی کہ وہ اس سے بہتر صورت بن کر اس کے سامنے آجائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی شخص بھی غم نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آجائیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی خوش آمدید، خوش آمدید، تم واپس آئے ہو، تو تمہارا حسن و جمال ہم سے جدا ہوتے وقت سے بڑھ گیا ہے۔ وہ کہے گا آج ہماری مجلس ہمارے رب جبار سے ہوئی ہے۔ ہم اسی شکل و صورت میں تبدیل ہونے کے حق دار تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دونوں نے یہ روایت لوزاعی کے کاتب عبد الحمید سے، انہوں نے لوزاعی سے، انہوں نے حسان بن علیہ سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے)

۲۱۱۹- حضرت علیؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے اوپر سے سنہری ملبوسات اور نیچے سے سنہری گھوڑے نکل رہے ہوں گے۔ ان کی کالھیاں اور لگا میں موتی اور یاقوت سے بنی ہوئی ہوں گی۔ وہ وہ لہید کریں گے اور نہ پیشاب۔ ان کے پر بھی ہوں گے، ان کا قدم حد نظر تک پہنچے گا، جتنی ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے پرواز کریں گے۔ کم درجے والے کہیں گے اے رب تیرے یہ بندے اس قدر عزت و احترام کے مرتبے پر کیسے پہنچے؟ آپ نے فرمایا کہ انہیں کہا جائے گا

الْمَلَائِكَةُ فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعَيْنُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ قَالُوا: فَيَحْمِلُنَا لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يَبَاغُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُشْتَرَى وَ فِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالُوا: فَيَقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ ذُوْنُهُ وَ مَا فِيهِمْ دَنَى فَيَرُوْغُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ لَمَّا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَمَثَّلَ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَخْزَنَ فِيهَا قَالُوا: ثُمَّ تَنْصَرِفُ إِلَى مَكَاتِلِنَا فَتَلْقَانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقْلُنَ: مَرْحَبًا وَ أَهْلًا بِكَ لَقَدْ جَنَّتْ وَ إِنْ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ وَ الطَّيِّبِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْنَا عَلَيْهِ فَيَقُولُ: إِنَّا جَالِسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ وَ بَحَقْنَا أَنْ تَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا)).

۲۱۱۹- وَخَرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَخْرُجُ مِنْ أَغْلَاهَا حُلُلٌ وَ مِنْ أَسْفَلِهَا خَيْلٌ مِنْ ذَهَبٍ مَسْرُوجَةٌ مُلْجَمَةٌ مِنْ دُرٍّ وَ يَأْقُوتٍ لَا تَرُوتُ وَ لَا تَبُولُ لَهَا أَجْنِحَةٌ خَطُوهَا مَدُّ الْبَصَرِ فَيَرْكَبُهَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فَطَيَّرُوْهُمْ بِهِمْ حَيْثُ شَاؤُوا فَيَقُولُ الَّذِينَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ دَرَجَةً: يَا رَبِّ بِمِ بَلَغَ عِبَادُكَ هَذِهِ

یہ تہجد پڑھا کرتے تھے اور تم سویا کرتے تھے۔ وہ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم کھایا (پیا) کرتے تھے۔ یہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرتے تھے اور تم بخل کیا کرتے تھے۔ یہ (اللہ کی راہ میں) لڑتے تھے اور تم بزدل ہو کر رہتے تھے۔ (ابن ابی الدنیا)

۲۱۲۰۔ حضرت عبدالرحمن بن ساعدہؓ کا بیان ہے کہ مجھے گھوڑے (رکھے) والوں سے محبت تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اے عبدالرحمن! اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا تو تمہارے پاس یا قوت کا گھوڑا ہو گا، اس کے دو پر ہوں گے، جہاں تم چاہو گے وہ تمہیں پرواز کرائے گا۔ (طبرانی، اس کے راوی ثقہ ہیں)

۲۱۲۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل جنتیوں سے فرمائیں گے اے جنتیو! وہ کہیں گے لیبک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک (اے ہمارے پروردگار ہم تیرے حکم کے سامنے بار بار سر تسلیم خم کر کے دوہری سعادت چاہتے ہیں۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے)۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے اے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ عطا کروں؟ وہ کہیں گے اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنی رضا و خوشنودی تمہیں دے دی۔ اب کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ (بخاری مسلم)

الْكَرَامَةُ كُلُّهَا قَالَ: فَيَقَالُ لَهُمْ: كَانُوا يُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ وَ كُنْتُمْ تَنَامُونَ وَ كَانُوا يَصُومُونَ وَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ وَ كَانُوا يُنْفِقُونَ وَ كُنْتُمْ تَبْخَلُونَ وَ كَانُوا يَقَاتِلُونَ وَ كُنْتُمْ تَجْنُبُونَ))۔

۲۱۲۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَاعِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أُحِبُّ الْخَيْلَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ فَقَالَ: ((إِنْ أَذْخَلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ كَانَ لَكَ فِيهَا فَرَسٌ مِنْ يَأْتِيكَ لَهُ جَنَاحَانِ يَطِيرُ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ رَجَالُهُ ثِقَاتٌ۔
۲۱۲۱۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ: لَيْسَ لَنَا وَسَعْدَتُكَ وَ الْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَ مَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبَّنَا وَقَدْ أَغْضَيْتَنَا مَا لَمْ نَغْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ: أَلَا أُغْضِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ] فَيَقُولُونَ وَ أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ [فَيَقُولُ: أَجَلُ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ۔

۲۱۲۰۔ بخاری نے مجمع الزوائد (۱۰/۴۱۳) میں کہا ہے: "اے طبرانی نے ذکر کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں" مجھے (یعنی محقق کو) طبرانی کی تینوں معاجم میں یہ حدیث نہیں مل سکی۔

۲۱۲۱۔ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار۔ صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها، باب احلال الرضوان على اهل الجنة۔

۲۱۲۲- حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، اللہ عزوجل فرمائے گا کیا تم کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں دوں؟ وہ کہیں گے کیا آپ نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیئے، کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے بعد پردہ اٹھا دیا جائے گا، انہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی ہوگی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”جنہوں نے اچھے عمل کیے ان کا بہتر انجام ہو گا اور مزید بھی۔“ (بخاری، مسلم)

۲۱۲۳- حضرت حدیفہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل (علیہ السلام) آئے۔ ان کے ہاتھ میں صاف و شفاف اور خوبصورت ترین آمینہ تھا، لیکن اس کے درمیان میں سیاہ نشان تھا۔ میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ دنیا کی رعنائی و زیبائی ہے۔ میں نے کہا یہ سیاہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے کہا یہ جمعہ ہے۔ میں نے کہا جمعہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا یہ رب تعالیٰ کا عظیم دن ہے اور میں آپ کو اس کے شرف و اعزاز اور آخرت والے نام سے آگاہ کرتا ہوں۔ جہاں تک اس کے شرف و اعزاز اور اس کے دنیاوی نام کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس میں تمام مخلوقات کے معاملات سرانجام دیئے اور جو آئندہ اس سے امید ہے وہ یہ ہے کہ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان مرد یا عورت اللہ تعالیٰ سے جو بھی نیک تمنا کرے گا، اللہ تعالیٰ وہی اسے عطا فرمائے گا۔ رہا

۲۱۲۲- وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: هَلْ تَرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وَجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُخْرِجْنَا مِنَ النَّارِ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ﴾)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

۲۱۲۳- وَخَرَجَ الْبَزَّازُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَانِي جِبْرِيلٌ لِإِذَا فِي كَفِّهِ مِرْآةٌ كَأَصْفَى الْمِرْآَا وَأَحْسَنِهَا وَإِذَا فِي وَسْطِهَا نَكْثَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ: قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هَذِهِ قَالَ: هَذِهِ الدُّنْيَا صَفَاؤُهَا وَحُسْنُهَا قَالَ: قُلْتُ: مَا هَذِهِ النُّكْثَةُ السَّوْدَاءُ فِي وَسْطِهَا قَالَ: هَذِهِ الْجُمُعَةُ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْجُمُعَةُ قَالَ: يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ رَبِّكَ عَظِيمٍ وَسَأُخْبِرُكَ بِشَرَفِهِ وَفَضْلِهِ وَاسْمِهِ فِي الْآخِرَةِ أَمَّا شَرَفُهُ وَفَضْلُهُ وَاسْمُهُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَمَعَ فِيهِ أَمْرَ الْخَلْقِ وَ أَمَّا مَا يُرْجَى فِيهِ فَإِنَّ فِيهِ سَاعَةً لَا يُؤَافِقُهَا

۲۱۲۲- صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب سورۃ یونس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مذکور ہے۔

صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المؤمن۔ ربهم فی الآخرة۔

اس کا آخری شرف و اعزاز اور نام تو اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل کر دے گا۔ ان کے لیے دن اور اس کے اوقات بھی جاری ہو جائیں گے۔ وہاں کے ہر دن رات اور اس کی گھڑیوں کی مقدار اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوگی۔ جب جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جانے والوں کا وقت ہوگا، ایک منادی اعلان کرے گا اے جنتیو! دارالمرید کی طرف جاؤ۔ اس کی وسعت اور طول و عرض کو صرف اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔ وہ کستوری کے ٹیلوں میں چل نکلیں گے۔ حذیفہ نے کہا ہے کہ یہ آٹے سے بھی زیادہ سفید ہوں گے۔ انبیاء کے غلام، نور کے منبر لے کر اور باقی مومنوں کے غلام، یا قوت کی کرسیاں لے کر چلیں گے۔ جب انہیں لگا دیا جائے گا اور لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ مشیرہ نامی ہوا بھیجے گا جو کستوری کی تیز تہوں والے جھوکے ان پر برسائے گی اور وہ ان کے کپڑوں کے نیچے سے داخل ہو کر چہروں اور بالوں کی طرف سے نکلے گی۔ اس ہوا کے متعلق میں ہی جانتا ہوں کہ اگر اسے اس عورت کو دے دیا جائے تو وہ اس کے ساتھ اللہ کے حکم سے کیا کرے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش اٹھانے والے فرشتوں کی طرف وحی کرے گا اور اسے جنت کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اور ان لوگوں کے درمیان کئی پردے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سب سے پہلی بات سنیں گے، وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرا حکم مانا۔ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المرید (یعنی اضافے کا دن) ہے وہ تمام ایک بات پر اتفاق کریں

عَبْدُ مُسْلِمٍ أَوْ أَمَةٌ مُسْلِمَةٌ يَسْأَلَانِ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَمَّا شَرْكُهُ وَ فَضْلُهُ وَ أَسْمُهُ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا صَبَرَ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَدْخَلَ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ وَجَرَتْ عَلَيْهِمْ أَيَّامُهُمَا وَسَاعَاتُهُمَا لَيْسَ بَهَا لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا قَدْ عَلِمَ اللَّهُ مِقْدَارَ ذَلِكَ وَ سَاعَاتِهِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْحَيَاتِ الَّذِي يَبْرُزُ أَوْ يَخْرُجُ فِيهِ أَهْلُ الْجُمُعَةِ إِلَى جُمُعَتِهِمْ نَادَى مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ اخْرُجُوا إِلَى دَارِ الْمَرْئِدِ لَا يَغْلُمُ سَعَتُهُ وَ عَرْضُهُ وَ طَوْلُهُ إِلَّا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَخْرُجُونَ فِي كُنْبَانٍ [مِنْ] الْمِسْكِ)) قَالَ حَذِيفَةُ: وَ إِنَّهُ لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنْ دَقِيقِكُمْ قَالَ: ((فَيَخْرُجُ غُلَمَانِ الْاَنْبِيَاءِ بِمَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ وَيَخْرُجُ غُلَمَانِ الْمُؤْمِنِينَ بِكَرَاسِيٍّ مِنْ يَاقُوتٍ قَالَ: فَإِذَا وَضِعَتْ لَهُمْ وَأُخِذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ بَعَثَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَيْهِمْ رِيحًا تَدْعِي الْمُشِيرَةَ تُبَيِّرُ عَلَيْهِمْ أَثَابِيرَ الْمِسْكِ الْأَذْفَرِ فَتَدْخُلُهُ مِنْ تَحْتِ ثِيَابِهِمْ وَتَخْرِجُهُ فِي وَجُوهِهِمْ وَأَشْفَارِهِمْ فَبِلِكَ الرِّيحِ أَغْلَمُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِذَلِكَ الْمِسْكِ مِنْ بِلِكَ الْمَرَاةِ لَوْ دُفِعَ إِلَيْهَا ذَلِكَ الطَّبِيبُ بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ: ثُمَّ يُوحِي اللَّهُ سُبْحَانَهُ إِلَى حَمَلَةِ الْعَرْشِ فَيُوضَعُ بَيْنَ ظَهْرَانِي الْجَنَّةِ وَ

گئے کہ اے رب! ہم تجھ سے خوش ہیں، تو ہم سے خوش ہو جا۔ اللہ تعالیٰ ان سے دوبارہ ہم کلام ہو کر فرمائے گا اے جنتیو! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو میں تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا۔ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید ہے۔ وہ بیک آواز کہیں گے اے رب! ہمیں اپنا چہرہ مبارک دکھا، ہم تیرا دیدار کر لیں۔ اللہ تعالیٰ وہ پردے اٹھا دے گا اور ان کے سامنے ایک چیز جلوہ فروز ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فیصلہ نہ کیا ہوتا کہ وہ جلیں گے نہیں تو وہ اس کے نور کی وجہ سے جل بھی جائیں، اس کے بعد اس کا نور ان پر سایہ نکلن ہو جائے گا۔ اس کے بعد انہیں کہا جائے گا کہ تم اپنے اپنے ٹھکانوں میں چلے جاؤ۔ وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف آجائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والے نور سے ان کی بیویاں ان کے متعلق لاعلم ہوں گی اور وہ ان کے متعلق لاعلم ہوں گے، جب وہ گھر پہنچیں گے تو نور بڑھتا جائے گا اور پختہ ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی ان شکلوں کی طرف لوٹ آئیں گے جن میں وہ پہلے تھے۔ ان کی بیویاں ان سے کہیں گی تم جس شکل و صورت میں ہمارے ہاں سے گئے تھے اس کے علاوہ شکل و صورت میں واپس ہوئے۔ وہ کہیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے سامنے جلوہ افروز ہوا اور ہم نے اس کا دیدار کیا تو ہماری شکلیں تم سے مخفی رہ گئیں۔ آپ نے فرمایا ہر سات روز میں انہیں اس سے دو گنا (ویدار) نصیب ہوگا اور یہی بات اللہ عزوجل کے اس فرمان میں ہے ﴿فَلَا تَغْلَمْ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ کسی ذی روح کو علم نہیں کہ ان (جنتیوں) کے لیے ان کے عملوں کے صلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک مخفی رکھی گئی ہے۔ (بزار)

بَشِيرُهُمْ الْحُجُبُ فَيَكُونُ أَوَّلُ مَا يَسْمَعُونَ مِنْهُ أَنْ يَقُولَ آمِينَ عِبَادِي الَّذِينَ أَطَاعُونِي بِالْغَيْبِ وَلَمْ يَرَوْنِي وَصَدَّقُوا رُسُلِي وَاتَّبَعُوا أَمْرِي فَسَلُونِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُونَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبُّ رَضِيَاءَ عَنْكَ فَارْضَ عَنْكَ قَالَ: فَيَرْجِعُ اللَّهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنِّي لَوْ لَمْ أَرْضَ عَنْكُمْ لَمَا أَسْكَنْتُكُمْ جَنَّتِي فَسَلُونِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُونَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبُّ وَجْهَكَ أَرْنَا نَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ: فَكَشَفَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِلَاكِ الْحُجُبِ وَ يَجْعَلِي لَهُمْ رِشْيَةً لَوْ لَا أَنَّهُ قَضَى عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَخْضَرُوا لِأَخْضَرُوا مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُورِهِ فَيَغْشَاهُمْ مِنْ نُورِهِ قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ لَهُمْ اإِزْجِعُوا إِلَى مَنَازِلِكُمْ قَالَ: فَيَرْجِعُونَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَقَدْ خَفُوا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ وَخَفِينَ عَلَيْهِمْ مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُورِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِذَا صَارُوا إِلَى مَنَازِلِهِمْ تَرَادُّ النَّوْرُ وَ أَمَكْنَ وَ تَرَادُّ وَ أَمَكْنَ حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى صُورِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قَالَ: فَيَقُولُ لَهُمْ أَزْوَاجُهُمْ: لَقَدْ خَرَجْتُمْ مِنْ عَيْنِنَا عَلَى صُورَةٍ وَ رَجَعْتُمْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ: فَيَقُولُونَ: ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَجَلَّى لَنَا فَظَرَنَّا مِنْهُ إِلَى مَا خَفَيْنَا بِهِ عَلَيْكُمْ قَالَ: فَلَهُمْ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ

الضَّعْفُ عَلَى مَا كَانُوا قَالَ: وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءُ مِمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ((

۲۱۲۴- حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا کہ سب سے کم جنتی کا کیا مرتبہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سب سے کم جنتی) ایسا آدمی ہے جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا۔ یارب! لوگ تو اپنی اپنی جگہ پہنچ چکے ہیں اور اپنے انعامات لے چکے ہیں۔ اسے کہا جائے گا کیا تو اس بات پر خوش ہے کہ تجھے دنیا کے ایک بادشاہ کے برابر (جنت کا حصہ) مل جائے۔ وہ کہے گا اے رب میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی تیرے لیے ہے اور اس کے برابر اور بھی اس کے برابر اور بھی اس کے برابر اور بھی پانچویں دفعہ پر وہ کہے گا میں خوش ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارے لیے ہے اور اس سے دس گنا اور تیرے لیے وہ سب کچھ ہے جو تیرا دل چاہے اور جس سے تیری آنکھ محفوظ ہو۔ وہ کہے گا اے رب میں خوش ہو گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب سب سے اعلیٰ مقام والے کے لیے کیا کچھ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہیں میں نے چاہا ہے۔ میں نے ان کا احترام اپنے ہاتھ سے بویا ہے اور اس پر مہر لگائی ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی دل میں اس کا خیال آیا ہے۔ (مسلم)

۲۱۲۴- وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ رَبَّهُ مَا أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فَقَالَ : ((رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَمَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ لَكَ أَذْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ كَيْفَ وَ قَدْ نَزَلَ النَّاسُ مِنْزِلَهُمْ وَ أَخَذُوا أَجْرَهُمْ يَقُولُ لَكَ : أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ لَكَ : لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ : رَضِيتُ فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ وَ لَكَ مَا أَشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَ لَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ قَالَ: رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ: أَوْلَيْكَ الَّذِينَ أَرَذْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي وَ حَنَنْتُ عَلَيْهِمْ فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أَذُنٌ وَ لَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت اور اس کے
نزدیک لے جانے والے قول و عمل کی دعا کرتے ہیں
اور تجھ سے تیری ناراضی اور دوزخ اور اس کے نزدیک
لے جانے والے ہر قول و عمل سے پناہ مانگتے ہیں۔ ہم
تیرے انعامات کا اقرار کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کا
اقرار کرتے ہیں۔ تو ہمیں معاف فرما کر ہماری کوتاہیوں
کا تدارک فرما اور اپنے فضل کے ذریعے ہماری لغزشیں
معاف فرما اور ہمیں اپنے مخلص بندوں میں سے بنا،
یارب العالمین۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَ الْحَنَّةَ وَ مَا
قَرَّبَ إِلَيْهِمَا مِنْ قَوْلٍ وَ عَمَلٍ وَ نَعُوذُ
بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ
إِلَيْهِمَا مِنْ قَوْلٍ وَ عَمَلٍ وَ نَبْؤُهُ لَكَ
بِغَيْرِكَ وَ نَعْتَرِفُ بِذُنُوبِنَا فَتَدَارِكْ
[بِعَفْوِكَ] قَوَاتِنَا وَ اغْفِرْ [بِفَضْلِكَ]
هَفَوَاتِنَا وَ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُخْلِصِينَ
يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ اللَّهُمَّ عَلَى أَشْرَفِ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَ صَفِيكَ وَ
حَبِيبِكَ وَ خَلِيلِكَ وَ عَلَى آلِهِ وَ صَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَ سَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا
دَائِمًا أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ بروز اتوار مورخہ ۲۳- دسمبر ۱۹۹۵ کو دارالحدیث راجوال کی لائبریری میں
ترجمے کا یہ مبارک کام تکمیل پذیر ہوا اللہم تقبل منا واجعله خالصا لوجهک ولا
تجعل لاحد فیہ شیئا وانفعنی بہ یوم لا ینفع مال ولا بنون.



المکتبۃ الرحمانیۃ

۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر 14244

الْمَثْبُوتَاتُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایمان اور عمل کا چولی دامن کا تعلق ہے۔ ایمان کے بغیر عمل اور عمل خیر کے بغیر ایمان دونوں بے روح ہیں۔ ایمان کی کھیتی کو اگر عبادات اور اخلاص و تقویٰ سے سیراب کیا جائے تو اس میں اعمال صالح کے برگ و بار پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام ایسے ہی ایمان و عمل کے مجموعے کا نام ہے۔ اعمال کی قدر و قیمت حسن نیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ ان کا مقصود بھی رضائے الہی کے علاوہ کچھ اور نہیں ہونا چاہیے۔ ہر عمل کی فضیلت، اہمیت اور ثواب کے بارے میں زبان رسالت مآب ﷺ سے تعین کر دیا گیا ہے۔ کسی مسلمان کیلئے اس سے بڑھ کر خسارے کی کوئی اور بات نہیں ہو سکتی کہ وہ ایسے عمل کو اختیار کرے، جس کی بنیاد اور اساس سنت نبوی پر نہ ہو۔ افسوس صد افسوس کہ لاکھوں مسلمان ایسے ہزاروں عمل کر رہے ہیں کہ جن کا کوئی ثبوت نہ تو اللہ کی کتاب سے ملتا ہے اور نہ حضور سرور کائنات ﷺ کی سنت میں دکھائی دیتا ہے۔ اس صورت حال میں صحیح اعمال کو کیسے تلاش کیا جائے اور انہیں کیسے انجام دیا جائے نیز ان پر گفتار رسالت میں کس اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے، یہ سب باتیں احادیث کے درجنوں مجموعوں میں جا بجا موجود ہیں جنہیں ساتویں صدی ہجری کے نامور محدث امام الحافظ ابو محمد شرف الدین عبدالرحمن خلف الدیلمیؒ نے کمال محنت، محبت اور ریاضت سے اپنی کتاب ”التبہ الذابحہ فی ثبوت ہل اسئلہ“ میں یکجا کر دیا ہے۔ مصنف موصوف کا کمال یہ ہے کہ ہر عمل کو پہلے قرآنی آیات اور پھر احادیث کے حوالے سے پیش کیا ہے۔ اس مفید اور نافع کتاب کا اردو میں پہلا ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف کے قلم سے ہوا ہے، جسے مکتبہ قدوسیہ نے معیاری طباعت سے آراستہ کر کے شائع کیا ہے۔ اس ترجمے کا اسلوب سادہ، سلیس اور رواں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس علمی کوشش کو اردو خواں عامۃ المسلمین کے لیے نفع مند بنائے اور ایسے اعمال صالح کو اختیار کرنے کی توفیق دے، جن کے اجر و ثواب کو زبان رسالت مآب ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ آمین یا رب العالمین

پروفیسر عبدالبار شاہ